کہ ان کے ساتھ بدعہدی نکرے گا۔ انھیں فریب نہ دے گا یہاتہ قتل نکرے گا۔ نہ ان امور کا قصد کرے گا جب اس نے ایسا ان سب کے یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ کیا اور وہ اس پر واقف ہو گئے تو وہ اس کی بیعت سے بری ہو گئے۔ انھیں اختیار ہے کہ جس کو چاہیں نصب کریں۔ انھوں نے اس کی حکومت توڑنے کو حلال سمجھا۔"

یارجوخ لوگوں کے بھاگ جانے کے بعد دارالخلافت گیا تھا۔ وہاں سے اولاد متوکل میں سے اس نے ایک جماعت کو نکالا۔ انھیں اپنے گھر لے گیا ۱۲ ر رجب سہ شنبہ کو احمد بن المتوکل سے جو ابن فتیان مشہور تھا بیعت کر لی المعتمد علی اللہ نام رکھا گیا۔ ۱۸ ر رجب یوم پنجشنبہ کو المہتدی محمد بن الواثق کی وفات پر شہادت لی گئی کہ وہ درست حالت میں تھا سوائے ان دو زخموں کے جو اسے یکشنبہ کو لڑائی میں لگے کہ ایک تبر سے اور ایک تلوار سے اور کوئی زخم نہیں تھا۔ جعفر بن عبد الواحد اور امیر المومنین کے چند بھائیوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ المنتصر کے مقبرے میں دفن کر دیا گیا

موسیٰ بن بغا اور مفلح ۲۰ ر رجب یوم شنبہ کو سامرا میں داخل ہوئے۔ اس نے المعتمد کو سلام کیا خلعت ملا۔ وہ اپنے گھر چلا گیا لوگ امن و عافیت سے رہنے لگے۔

۲ ر رجب کو اہل کرخ و دور سب میں ہیجان پیدا ہوا۔ وہ جمع ہوئے۔ جب وہ حرکت کرتے تھے تو مہتدی اپنے بھائی عبداللہ کو بھیجا کرتا تھا۔ اس دن بھی حسب معمول عبداللہ کو اس کے پاس بھیجا اس نے انھیں اس حالت میں پایا کہ محل کے ارادے سے آئے ہیں۔ گفتگو کی اور ان کے حوائج کے انتظام کی ذمہ داری لی مگر انھوں نے انکار کیا کہ ہم واپس نہوں گے جب تک کہ ہم امیر المومنین کے پاس جا کر اس سے اپنے واقعے کی شکایت نکر لیں۔ عبداللہ ان کے پاس سے واپس ہوا۔ اس وقت دارالخلافت میں ابو نصر محمد بن بغا اور حبشون اور کیغلغ اور مسرور بلخی اور ایک اور گروہ تھا۔ عبداللہ نے جب یہ خبر پہنچا دی تو حکم ہوا کہ پھر جاؤ اور ان کی ایک جماعت کو ساتھ لاؤ۔ حسب الحکم عبداللہ ان سے قریب محل کے ملا اور چاہا کہ وہ اپنے مقام پر ٹھیریں اور اس کے ساتھ ایک جماعت کو

روانہ کریں مگر انھوں نے انکار کیا۔ جب ابو نصر کو اور جو اس کے ساتھ دار الخلافت میں تھے۔ یہ خبر پہنچی کہ ان کا گرو وہ آگیا ہے تو وہ سب کے سب باب النزالہ کے قریب سے دار الخلافت سے نکل گئے۔ دار الخلافت میں سوائے مسرور بلخی کے ایطون نائب کیغلغ کے۔ اور کاتبوں میں سے بجز عیسیٰ بن فرخانشاہ کے اور کوئی نہ رہا۔

موالی باب القصر الاحمر کے قریب سے داخل ہو گئے اور قریب چار ہزار کے دار الخلافت میں بھر گئے۔ مہتدی کے پاس گئے اپنی حالت کی شکایت کی انھیں اپنی درخواست میں بھروسا تھا کہ ان کے افسروں کو معزول کر دیا جائیگا اور اُن کا انتظام امیر المومنین کے بھائیوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ خزانے میں جتنی خیانت کی ہے سب کی تلافی و بازیابی ہوگی۔ جس کی مقدار پندرہ کرور بیان کی تھی۔ اس معاملے میں اور اُن کی درخواست پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اُس دن وہ دار الخلافت ہی میں رہے۔ مہتدی نے محمد بن مباشر کرخی کو بھیجا۔ اس نے اُن کے لئے ستو خرید ے ابو نصر بن بغا اس کے بعد ہی گیا یہاںتک کہ اُس نے الحیر میں کہ حلبہ کے قریب تھا لشکر جمع کیا۔ اس کے ساتھ تقریباً پانچ ہزار آدمی مل گئے۔ مگر اسی شب کو علیحدہ ہو گئے۔ اب اس کے پاس سو سے بھی کم رہ گئے۔ وہ چلا گیا۔ جاتے جاتے محمدیہ پہنچ گیا۔

چار شنبہ کی صبح اس طرح ہوئی کہ موالی اپنے پہلے مطالبے پر قائم تھے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ کام جس کا تم ارادہ کرتے ہو سخت کام ہے۔ ان امراء کے ہاتھ سے حکومت کا نکال لینا تمھیں بھی سہل نہیں۔ چہ جائے کہ معزول بھی کئے جائیں اور سرکاری مطالبات بھی پورے کرا لئے جائیں۔ اپنے معاملے میں غور کرو۔ اگر تمھیں یہ خیال ہو کہ تم اس معاملے پر اس وقت تک صبر کرو گے جب تک کہ وہ اپنی انتہا کو پہنچے تو امیر المومنین اسے تمھارے لئے قبول کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں امیر المومنین تمھارے لئے غور کو اچھا سمجھتے ہیں۔ انھوں نے سوائے اپنی پہلی درخواست کے انکار کیا۔ انھیں اس امر کی بیعت کی قسموں کی دعوت دی گئی کہ وہ اسی قول پر قائم رہیں گے

اس سے رجوع نکریں گے۔ جو شخص اُن سے اس معاملے میں قتال کرے گا اس سے قتال کریں گے۔ امیر المومنین کے لئے خیر خواہی کریں گے۔ اس سے وفاداری کریں گے۔ ان لوگوں نے اُس کی یہ بات مان لی بعیت کی قسمیں لی گئیں۔ اس دن تقریباً ایک ہزار نے عیسٰی بن فرخانشاہ کے ہاتھ پر بعیت کرلی کہ فرماں روائی کے کاروبار کی عنان اقتدار اُنھی کے ہاتھ میں تھی۔ اُنھوں نے اپنی جانب سے ابو نصر کو ایک خط لکھوایا جسے اُن کے لئے عیسٰی بن فرخانشاہ نے لکھدیا اس خط میں بے سبب دار الخلافت سے نکل جانے پر اپنی ناگواری کا ذکر کیا تھا کہ صرف اس لئے امیر المومنین کی جناب میں حاضر ہوئے تھے کہ اپنی حاجت کی شکایت کریں جب دار الخلافت کو خالی پایا تو ٹھیر گئے۔ امیر المومنین جب معاودت فرمائیں گے تو ہم بھی لوٹ جائیں گے۔ ہرگز ہرگز برانگیختہ نکریں گے۔ عیسٰی نے خلیفہ کی جانب سے بھی اُسے ایسا ہی لکھا۔ وہ المحمدیہ سے عصر وعشاء کے درمیان آیا اور دار الخلافت میں اس طرح داخل ہوا کہ اُس کے ہمراہ اس کا بھائی جشون اور کیغلغ اور بکالبا اور اُن میں کا ایک گروہ تھا موالی ان کے مقابلے میں مسلح ہو کے کھڑے ہو گئے اور المہتدی بیٹھ گیا۔ ابو نصر اور جو اُس کے ساتھ تھے اس کے پاس پہنچے سلام کیا قریب آیا المہتدی کے ہاتھ پاؤں اور فرش کو بوسہ دیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

المہتدی نے خطاب کیا کہ اے محمد اُس معاملے میں جو موالی کہتے ہیں تیرے پاس کیا ہے۔

اُس نے کہا وہ کیا کہتے ہیں۔

فرمایا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے تمام دولت کھینچ لی۔ اعمال میں خودرائی کی سلطنت کے کسی امر میں غور نہیں کرتے۔ مصالح عامہ پر کان نہیں دھرتے۔

محمد نے کہا اے امیر المومنین میں اور اموال ساتھ نہیں ہیں۔ نہ میں دیوان کا کاتب تھا۔ نہ میرے ہاتھ میں اعمال تھے۔

پوچھا۔ پھر وہ اموال کہاں ہیں۔ وہ ضرور تیرے ہی پاس ہیں۔ یا تیرے بھائیوں۔ کاتبوں اور ساتھیوں کے پاس۔

موالی قریب آئے عبداللہ بن تکین اور اُن میں کی ایک جماعت آگے بڑھی۔

ابو نصر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ امیر المومنین کا دشمن ہے جو امیر المومنین کے سامنے تلوار لے کے کھڑا ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کی تلوار لے لی ابو نصر کا ایک غلام اندر آیا جس کا نام شتیل تھا۔ اُس نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قدم بڑھایا کہ اُن لوگوں کو ابو نصر سے باز رکھے۔ اُس کا قدم خلیفہ کے قریب تھا۔ عبداللہ بن تکین بڑھا اور اُس کے سر پر ایک تلوار ماری۔ اس کے بعد دار الخلافت میں کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کی تلوار نہ لے گئی ہو۔ المہتدی اُٹھا اور ایک کوٹھری میں جو اس کے قریب تھی چلا گیا۔ محمد بن بغا کو گرفتار کر کے دار الخلافت کے ایک حجرے میں داخل کر دیا گیا اُس کے بقیہ ساتھی بھی قید کر دیے گئے۔ لوگوں نے اُس غلام کے قتل کا ارادہ کیا المہتدی نے انھیں روکا کہ اس کے بارے میں مجھے غور کرنے کی گنجایش ہے۔ پھر حکم دیا تو اُسے خزانے سے ایک کرتہ دیا گیا۔ اُس کے سر کا خون دھونے کا حکم دیا گیا۔ اور قید کر دیا گیا۔

چارشنبہ کی صبح کو لوگ بہت جمع ہو گئے بیعت لیجا رہی تھی۔ عبداللہ بن الواثق کو ایک ہزار شاکریوں اور فرغانیوں کے ساتھ الزفیف جانے کا حکم دیا خراسان کے ان سرداروں میں سے جنھیں اُس نے نکلنے کا حکم دیا تھا محمد بن یحیٰی الواثقی غناب بن غناب۔ ہارون بن عبد الرحمٰن بن الازہر۔ ابراہیم برادر ابی عوان یحیٰی بن محمد بن داؤد نصر بن شبث کا بیٹا۔ عبد الرحمٰن بن دینار اور احمد بن فریدون وغیرہم تھے عبد اللہ بن الواثق کو ان سرداروں کی جانب سے یہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اُس نواح میں ان کا جانا مناسب نہیں ہے۔ اس نے ادھر کا جانا ترک کر دیا ان لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ موسیٰ اور مفلح کو واپسی کے لئے اور لشکر کو اپنے میں سے کسی سردار کے سپرد کرنے کو لکھیں سب نے اس امر پر اتفاق کر لیا کہ ان دونوں کو یہ مضمون اور چند خطوط دوسرے سرداروں کو اُن دونوں سے لشکر پر قبضہ کرنے کو اور چند خطوط چھوٹوں کو اس درخواست کے متعلق جو اُن کے ساتھیوں نے سامرا میں کی تھی اور ان کی وہ درخواست قبول کی گئی تھی۔ اور ان خطوط کے لکھنے کا حکم دیا گیا جو سرداروں کو لکھنا منظور تھے۔ اور اس امر کا کہ وہ انتظار کریں۔ اگر موسیٰ و مفلح نے دار الخلافت مع اپنے غلاموں کے

آنے میں اور لشکر کو اس شخص کے جسے سپرد کرنے کا انھیں حکم دیا گیا ہے سپرد کرنے میں جلدی کی تو خیر ورنہ اُن دونوں کو گرفتار کر کے دار الخلافت روانہ کردو۔ ان لوگوں نے یہ خطوط اپنے میں سے تیس آدمیوں کے ہمراہ روانہ کئے وہ لوگ اسی سال ۵ رجب شب جمعہ کو سامرا سے روانہ ہوئے۔

اُن لوگوں پر جن سے دار الخلافت میں فی کس دو درہم یومیہ پر بیعت لی گئی تھی یومیہ جاری کیا گیا تقسیم کرنے کا متولی عبداللہ بن تکین ہوا جو کنجور کے لڑکے کا ماموں تھا۔ جب یہ خبر موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو پہنچی تو اس نے کنجور کو تہمت لگائی اور اسے مارنے کے بعد قید کرنے کا حکم دیا۔ اُس وقت موسیٰ السن میں تھا جب یہ خبر بایکباک کو پہنچی جو الحدیثہ میں تھا تو وہ السن آیا اور کنجور کو قید سے نکلوایا۔ لشکر السن میں جمع ہوا۔ پیامبر اُن کے پاس پہنچ گئے خطوط پہنچا دیے بعض اہل لشکر کو پڑھ کر سنائے ان سے مدد کی بیعت لی ۱۱ رجب پنجشنبہ کو الرفیف کے پل پر اُترے۔ اسی دن المہتدی الحیر کی طرف نکلا لوگوں نے روکا وہ تھوڑا ہی چلا تھا کہ پھر لوٹا اور حکم دیا کہ خیمے اور چھولداریاں اکھاڑ کے الحیر میں لگائی جائیں۔

جمعے کی صبح ہوئی تو موسیٰ کے لشکر سے تقریباً ایک ہزار آدمی واپس آگئے جن میں کوتکین و خشنج بھی تھے۔ المہتدی الحیر کی طرف نکلا اُس نے اپنا میمنہ بنایا جس پر کوتکین مقرر ہوا۔ میسرے پر خشنج مقرر ہوا۔ خود قلب میں ٹھیرا۔ پیامبر اس حالت میں واپس آئے کہ دونوں لشکروں کے درمیان آمد و رفت کر رہے تھے۔

موسیٰ بن بغا کو خواہش تھی کہ وہ کسی ایسے علاقے کا والی بنا دیا جائے کہ وہاں وہ واپس چلا جائے قوم کو خواہش تھی کہ موسیٰ مع اپنے غلاموں کے ان کے سامنے آئے کہ ان سے گفتگو کریں۔ اُس دن اُن کے درمیان کوئی بات طے نہ ہوئی جب ہفتے کی رات ہوئی تو جو شخص موسیٰ کے پاس سے واپس ہونا چاہتا تھا وہ واپس آگیا موسیٰ و مفلح تقریباً ایک ہزار آدمی کے ساتھ خراسان کے قصد سے واپس ہوئے بایکباک اور اس کے سرداروں کی ایک جماعت اُسی شب عیسیٰ کرخی کے ساتھ روانہ ہوئی۔ اُسی کے ہمراہ رات گذاری ہفتے کی صبح ہوئی۔ بایکباک اور

اُس کے ساتھی دار الخلافت میں داخل ہوئے تو ان کی تلواریں۔ بایکباک۔ اور یارجوخ اور اساتکین اور احمد بن خاقان اور خطارمش وغیرہ ہم کی لے لی گئیں۔ سب کے سب المہتدی کے پاس پہنچے اور سلام کیا۔ سوائے بایکباک کے سب کو واپسی کا حکم دیا گیا۔ المہتدی نے اسے اپنے سامنے ٹھیرانے کا حکم دیا تھا۔ وہ اس کے سامنے اس طرح آیا کہ وہ اُسے اس کے تعرضے شمار کرا رہا تھا جو کچھ مسلمانوں کے اور اسلام کے ساتھ کیا تھا۔ سب کا حساب کر رہا تھا۔ موالی اُس پر ٹوٹ پڑے اُسکے دار الخلافت کے ایک حجرے میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا۔ پانچ گھنٹے بھی نہ ٹھیرا تھا کہ ہفتہ کو زوال کے وقت قتل کر دیا گیا۔ حالت اپنی اصل پر آگئی۔ پھر کوئی حرکت نہ ہوئی۔ کسی نے کوئی کلام نہ کیا۔ سوائے چند آدمیوں کے جنھوں نے بایکباک کے معاملے کو برا جانا تھا۔ انھوں نے بھی پوری پوری بیقراری ظاہر نہ کی۔

جب یکشنبہ ہوا تو ترکوں نے دار الخلافت میں اپنے ساتھ فرغانیوں کی برابری ویکسانی پر ناراضی ظاہر کی۔ ان کے ذہن میں یہ بات جمگئی کہ یہ تدبیر صرف ان کے رؤسا کے قتل کے لئے جاری ہوئی ہے کہ فرغانیوں اور مغربیوں کو ان پر مقدم کیا جائے وہ سب کے سب دار الخلافت سے نکل گئے جہاں فقط مغربی و فرغانی رہ گئے۔ ترکوں نے کرخ کے علاقے میں جا کے اس کی مذمت کی بایکباک کے ہمراہیوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے خود بایکباک کو بھی ملالیا۔

مہتدی نے فرغانیوں کی ایک جماعت کو اپنے پاس بلایا ترکوں نے جن امور کو ناگوار سمجھا اس کی انھیں خبر دی کہ اگر تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ تم ان کے مقابلے پر کھڑے ہو سکو گے تو امیر المومنین کو تمھاری نزدیکی ناگوار نہیں ہے اور اگر تم لوگ اپنے متعلق اُن سے عاجز رہنے کا گمان کرتے ہو تو معاملے کے شدت اختیار کرنے سے قبل ہم ان لوگوں کو ان کی خواہش کی طرف چل کر رضامند کر لیں۔ فرغانیوں نے عرض کی کہ ہم ترکوں کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اور ان پر غالب آئیں گے۔ بشرطیکہ ہم میں اور مغربیوں میں اتفاق ہو جائے۔ اُن لوگوں پر اپنے مقدم کئے جانے کی وجہ سے اُنھوں نے بہت سی اشیاء

تیار رکیں المہتدی سے ترکوں پر چڑھائی کی خواہش کی وہ ظہر تک اسی طرح رہا۔ بعد ظہر سوار ہوا۔ بہت سے فرغانی سواروں اور بہتیرے مغربی پیادوں کو ساتھ لیا اُن کی طرف روانہ ہوگیا جو کرخ اور قطائع کے درمیان تھے ترک تقریباً دس ہزار تھے اور وہ چھ ہزار۔ ان کے ہمراہ ترک ایک ہزار سے بھی کم تھے جو صالح بن وصیف کے ساتھی تھے۔ ایک جماعت یارجوخ کے ساتھ تھی۔

جب دونوں گروہ مل گئے تو یارجوخ مع اپنے ترکی ساتھیوں کے دوسری طرف مائل ہوگیا۔ صالح بن وصیف کے ساتھی بھاگے اپنے اپنے مکان واپس چلے گئے۔ طاشتمر الدکہ کے پیچھے سے نکلا اُنھوں نے ایک لشکر پوشیدہ کیا تھا۔ فوج آپس ہی میں ٹکرا گئی۔ دن کے تھوڑے حصے میں جنگ جاری رہی جس میں شمشیر زنی۔ نیزہ بازی اور تیراندازی ہوتی رہی۔ المہتدی کے ساتھیوں میں بھاگڑ مچ گئی مگر وہ خود ثابت قدم رہا اور اس طرح مقابلے پر آیا کہ انھیں اپنی طرف بلا رہا تھا اور قتال کر رہا تھا۔ ان کی واپسی سے مایوس ہوگیا تو اُس حالت میں واپس چلا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اُس کے جسم پر زرہ اور ایک قبا تھی جس کا ابرہ سفید حریر کا تھا جس پر بنکیاں تھیں بموضع خشبۃ بابک تک اس حالت میں پہنچا کہ جہاد کرنے اور اپنی مدد کرنے پر لوگوں کو برانگیختہ کر رہا تھا مگر سوائے ایک آوارہ گرد جماعت کے اور کسی نے اس کی پیروی نہ کی جب وہ لوگ قید خانے کے دروازے پر پہنچے تو اُس کے گھوڑے کی لگام انھوں نے پکڑ لیا اور اس سے قیدیوں کے رہا کرنے کی درخواست کی۔ وہ تنہا ان کے پاس سے واپس ہوا مگر انھوں نے اُسے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس نے ان کے رہا کرنے کا حکم دیا۔

لوگ واپس ہو کے قید خانے کے دروازے میں مشغول ہو گئے اور وہ تنہا رہ گیا۔ پھر روانہ ہو کے موضع دار ابی صالح بن یزداد پہنچا۔ یہاں احمد بن جمیل تھا۔ گھر میں داخل ہوا۔ دروازے بند کر لئے گئے۔ اپنے کپڑے اور ہتھیار اُتارے۔ اور اُس کی ران میں نیزے کا ایک زخم تھا۔ ایک کرتہ پاجامہ مانگا جو احمد بن جمیل نے حاضر کیا۔ اپنا خون دھویا۔ پانی پیا اور نماز پڑھی۔

ترکوں کی تقریباً تیس آدمیوں کی ایک جماعت یارجوخ کے ساتھ آئی یہاں تک کہ وہ لوگ دار ابی صالح پہنچ گئے دروازہ کھٹکھٹایا اُس میں گھس گئے۔ پھر جب اُسے اُن کی آہٹ ملی تو وہ تلوار لئے ہوئے ایک زینے پر چڑھ گیا۔ وہ جماعت داخل ہوئی تو وہ چھت پر تھا بعض نے اس کے گرفتار کرنے کے لئے چڑھنے کا ارادہ کیا اُس نے تلوار چلائی مگر خطا کر گئی وہ آدمی زینے سے گر پڑا۔ انھوں نے اُسے تیر مارے ایک تیر اُس کے سینے میں لگا اور اُسے خفیف سا زخمی کر دیا اور اُسے یقین ہو گیا کہ یہ موت ہے۔ ناچار خود بخود اپنے کو سپرد کر دیا۔ اتر آیا اور اپنی تلوار پھینک دی انھوں نے اُسے پکڑ لیا کسی ایک کے سامنے گھوڑے پر بٹھا کے اُسی راستے پر چلے جس راستے سے وہ آیا تھا یہاں تک کہ اُسے یارجوخ کے مکان پہنچایا جو انقطایع میں تھا محل لوٹ لیا اُس میں کچھ باقی نہ رہا۔ احمد بن المتوکل کو نکالا جو ابن فتیان مشہور تھا اور محل میں قید تھا۔ موسیٰ بن بغا کو لکھا اُس سے واپس آنے کی درخواست کی المہتدی اُنھیں کے پاس رہا اور اُنھوں نے اس کے بارے میں کوئی نئی بات نہیں کی۔

رجب سہ شنبہ ہوا تو اُنھوں نے انقطائع میں احمد بن المتوکل سے بیعت کی اور چہار شنبہ کو اُسے محل میں لے گئے۔ ہاشمیوں نے اور خواص نے اس سے بیعت کی۔ انھیں دنوں میں اُنھوں نے المہتدی سے معزولی کی خواہش کی۔ اس نے انکار کیا۔ چہار شنبہ کو وہ مر گیا۔ پنجشنبہ کو اُسے ہاشمیوں اور خاصے کی ایک جماعت کے سامنے ظاہر کیا۔ اُس کا چہرہ کھولا اُسے غسل دیا۔ ۱۸ رجب پنجشنبہ ۲۵۶ھ کو جعفر بن عبد الواحد نے اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ۲۰ رجب یوم شنبہ کو موسیٰ بن بغا آیا۔ ۲۲ رجب یوم دوشنبہ کو احمد بن فتیان سوار ہو کر دار العامہ گیا لوگوں نے عام بیعت کی۔

محمد بن عیسیٰ القرشی سے مذکور ہے کہ جب المہتدی اُن کے ہاتھ آ گیا تو اُس نے اپنے آپ کو معزول کرنے سے انکار کیا۔ اُن لوگوں نے اُس کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں اُس کی ہتھیلیوں اور تلووں سے جدا کر دیں یہاں تک کہ اس کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں تلوے سوج گئے۔ اُس کے ساتھ نہ معلوم کیا گیا کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

ابو نصر محمد بن بغا کے قتل کے سبب میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ سامرا سے اپنے بھائی موسیٰ کے ارادے سے روانہ ہوا تھا المہتدی نے اپنے بھائی عبداللہ کو مغاربہ و فراغنہ کی ایک جماعت کے ساتھ اُس کی طرف روانہ کیا۔ وہ لوگ اُسے الرفیف میں مل گئے۔ اُسے لا کے قید کر دیا گیا۔ اُن کی مخالفت سے پہلے سلام کے لئے وہ المہتدی کے پاس آیا۔

پوچھا۔ اے محمد تیرا بھائی موسیٰ اپنے لشکر اور غلاموں کے ساتھ صرف اس لئے آیا ہے کہ صالح بن وصیف کو قتل کر کے واپس جائے۔

عرض کی۔ اے امیر المومنین۔ میں اللہ کے وسیلے سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ موسیٰ تیرا غلام ہے اور تیری فرمانبرداری میں ہے۔ باوجود اس کے ایک دشمن کتے کے مقابلے میں ہے۔

فرمایا۔ صالح ہمارے لئے اس سے زیادہ مفید تھا اور سیاست ملک کے لئے بھی اس سے اچھا تھا یہ علوی تو رے کی جانب پلٹ آیا۔

عرض کی۔ اے امیر المومنین۔ وہ کیا کرے؟ اس نے تو اُسے بھگا دیا۔ اُس کے ساتھیوں کو قتل کیا اور اُسے بالکل بھگا کے چھوڑا۔ موسیٰ واپس ہوا تو علوی لوٹ آیا۔ ہمیشہ اُس کا یہی کام ہے۔ یا اللہ کیا ہوگا۔ سوائے اس کے کہ تو اُسے رے میں ہمیشہ کے لئے ٹھہرنے کا حکم دے۔

فرمایا۔ یہ تذکرہ رہنے دے۔ تیرے بھائی نے دولت سمیٹنے اور مال جمع کرنے سے زیادہ کچھ نہ کیا۔

ناخوشی نے یہاں تک کہلا دیا کہ جب سے تو والی ہوا اس وقت سے حساب کیا جائے۔ جو کچھ اُسے اور اُس کے اہل بیت کو پہنچا واپس لیا جائے۔ اور جو تجھے اور تیرے بھائیوں کو پہنچا وہ بھی واپس لیا جائے۔

حسب الحکم وہ گرفتار کر لیا گیا۔ مارا گیا۔ اور اُس کا اور ابن ثوابۃ کا گھر لوٹ لیا گیا۔ الحسن بن مخلد اور ابن ثوابۃ اور سلیمان بن وہب القطان کاتب مفلح کشتنی قرار پائے۔ یہ لوگ بھاگ گئے۔ ان کے مکانات لوٹ لئے گئے۔ مہتدی نے فرغانیوں، اشروسنیوں، طبرستانیوں، دیلمیوں،

اشناخیوں کو، بقیۃ ترکان کرخ کو، اور وصیف کے بیٹے کو طلب فرمایا۔ موسیٰ اور مفلح کے مقابلے میں مدد چاہی۔ ان کے درمیان میں فساد برپا کرادیا انھوں نے مال لے لئے اور غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرلیا۔ خوف ہے کہ مجھے قتل کردیں گے۔ اگر تم لوگ میری مدد کروگے تو میں جو کچھ تمھارا رہ گیا ہے سب تم کو دوں گا اور تمھاری تنخواہیں بڑھادوں گا۔

سب نے سر تسلیم خم کیا۔ موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ محل کو اختیار کرلیا۔ از سر نو بیعت کی۔ اس نے شکر اور ستو کا حکم دیا جو ان کے لئے خرید اگیا۔ ہر شخص کو دو درہم یومیہ کے حساب سے جاری کئے۔ بعض بعض دن گوشت روٹی بھی ملی۔ سالار لشکر احمد بن وصیف اور عبد اللہ بن بغا الشرابی بنے۔ ان کے ساتھ بنی ہاشم بھی متوجہ ہوئے۔ بنو ہاشم کے ساتھ وہ بھی سوار ہو کے بازاروں میں گھومتے پھرتے اور لوگوں سے مدد مانگنے لگا کہ یہ فاسق لوگ خلفاء کو قتل کرتے ہیں۔ موالی پر حملہ کرتے ہیں۔ غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے۔ لہذا امیر المومنین کی اعانت کرو اور اس کی مدد کرو صالح بن علی بن یعقوب بن المنصور اور اس کے سوا دوسرے بنی ہاشم سے گفتگو کی۔ بایکباک کو خط لکھا جس میں اسے یہ حکم تھا کہ پورے لشکر کو صالح بن علی کے ماتحت کردے۔ وہی پورے لشکر کا امیر ہے۔ بایکباک کو موسیٰ و مفلح کے گرفتار کرنے کا حکم تھا۔

جب المہتدی ہلاک ہوگیا تو انھوں نے ابو نصر کو تلاش کیا۔ گمان تھا کہ وہ زندہ ہے۔ انھیں ایک مقام بتایا گیا جو کھودا گیا تو ابو نصر کو وہاں مذبوح پایا۔ پھر وہ اپنے اعزہ میں لایا گیا۔ بایکباک کی لاش بھی لا کے دفن کی گئی ترکوں نے محمد بن بغا (ابو نصر) کی قبر پر ایک ہزار تلواریں توڑیں۔ اپنے سردار کے مرنے پر ایسا ہی کرتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ مہتدی نے جب خلافت چھوڑنے سے انکار کیا تو ان لوگوں نے کسی کو اس کے خصیے ملنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ مرگیا۔

کہا گیا ہے کہ مہتدی جب قریب مرگ ہوا تو کہا۔

اَھُمُّ بِاَمْرِ الْحَزْمِ لَوْ اَسْتَطِیْعُہٗ ؛ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الْعَیْرِ وَالنَّزَوَانِ

(حزم و احتیاط سے کام لینا چاہتا ہوں۔ کاش ایسا کر سکتا۔ افسوس کہ مقصد اور کوشش کے درمیان زمانہ حائل ہوگیا)

کہا گیا ہے کہ محمد بن بغا کے معاملے میں جس دن وہ قید کیا گیا ان لوگوں نے کوئی نئی بات نہیں کی اُس سے مال کا مطالبہ کیا اُس نے کچھ اوپر بیس ہزار دینار دیئے۔ انھوں نے اُس کے پیٹ میں تلوار بھونک دی۔ گلا گھونٹ کے قتل کر دیا۔ لاش کسی کنویں میں ڈالدی۔ موالی نے مہتدی کو قید کرنے کے ایکدن بعد اُسے نکالا۔ پھر دفن کر دیا گیا۔

مہتدی کی خلافت ختم حکومت تک گیارہ مہینے اور پندرہ دن رہی۔ عمر اڑتیس سال۔ روشن چہرہ۔ کشادہ پیشانی۔ ترش رو۔ نیلگوں آنکھ۔ بڑا شکم۔ چوڑے کندھے۔ داڑھی دراز مگر چھوٹی تھی۔ قاطول میں پیدا ہوا تھا۔

اسی سال جحلان صاحب الزنج سے جنگ کرنے کے لئے بصرہ پہنچا۔

# رنج زنج

بیان کیا گیا ہے کہ جحلان جب بصرہ پہنچا تو آہستہ آہستہ اپنے لشکر کو لے چلا یہاں تک کہ اس کے اور صاحب الزنج کے لشکر کے درمیان ایک فرسخ (تین میل کا فاصلہ) رہ گیا۔ اس نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے خندق کھودی جس میں چھ ماہ تک مقیم رہا۔ الزینبی اور بریہ اور بنو ہاشم اور اہل بصرہ میں سے جس نے جنگ خبیث کو ہلکا سمجھا اُس دن روانہ ہوے جس دن جحلان نے اس کے مقابلے کا ان سے وعدہ کیا تھا جب وہ مقابلے پر آگئے تو ان میں سوائے سنگ باری و تیر اندازی کے کچھ نہ ہوا۔ جحلان کو اُس کے مقابلے کا موقع نہ ملا کیونکہ اُس مقام پر کھجور کے درختوں اور دوسرے درختوں کی کثرت کی وجہ سے گھوڑوں کے گذرنے میں تنگی تھی اور اس کے اکثر ساتھی سوار تھے۔

محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ جب جحلان کا قیام اپنی خندق میں طویل ہو گیا تو صاحب الزنج نے کہا کہ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کو اس کے لئے چھپا دوں جو اس پر (حملہ کرنے کو)

خندق کے راستے اختیار کریں۔ اور اُس میں رات کے وقت اُس پر حملہ کریں۔
اُس نے ایسا ہی کیا اور رات کے وقت خندق میں اُس پر حملہ کر دیا۔ اس کے
آدمیوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ بقیہ کو سخت خوف لاحق ہوا۔ جملان نے
اپنے لشکر کو چھوڑ دیا اور بصرہ واپس آگیا۔ زینبی نے اُس خبیث کے
جملان پر شب خون مارنے سے پہلے بلالیہ اور سعدیہ کے مجاہدین کو جمع کیا تھا۔
ان کے لئے گذرنے والی نہر اور نہر ہزار در کی سمت مقرر کر دی انھوں نے
دونوں جانبوں سے جنگ کی۔ زنجیوں نے مقابلہ کیا تو مقابلے میں نہیں
ٹھہرے۔ زنجی ان پر غالب آ گئے۔ اُن لوگوں نے قتل عظیم برپا کیا۔ ہزیمت
و شکست اٹھا کے سب بھاگے۔ جملان بصرہ پلٹ گیا اور وہیں مقیم ہو گیا۔
سلطنت سے اپنی عاجزی ظاہر کر دی۔

اسی سال جملان کو خبیث کی جنگ سے واپس کیا گیا اور سعید حاجب کو
اُس کی جنگ کے لئے وہاں جانے حکم دیا گیا۔

اسی سال صاحب الزنج اُس شور زمین سے جہاں وہ ٹھیرا ہوا تھا
نہر ابی حضیب کی غربی جانب منتقل ہو گیا۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے صاحب الزنج نے چوبیس بحری
کشتیاں گرفتار کر لیں جو بصرے کے ارادے سے جمع ہوئی تھیں۔ جب اُن کے
مالکوں کو اس کی اور اُس کے ساتھ والوں کی رہزنی کی خبر پہنچی تو سب کی
رائیں اس امر پر متفق ہو گئیں کہ اپنی کشتیوں کو ایک کو دوسری سے باندھ دیں
تاکہ اس طرح مثل جزیرے کے ہو جائیں کہ اُن کی پہلی کشتی آخری کشتی سے
متصل ہو جائے۔ اس کے بعد دجلے میں چلیں۔ ان کشتیوں کی خبر اسے بھی
پہنچی اُس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا۔ انھیں برانگیختہ کیا کہ یہ غنیمت باردہ ہے۔
ابو الحسن نے کہا کہ میں نے صاحب الزنج کو یہ کہتے سنا کہ جب مجھ کو
کشتیوں کی اپنے سے نزدیکی کی خبر ملی تو میں نماز کے لئے اٹھا اور دعا و زاری
و عاجزی میں مشغول ہو گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ فتح عظیم تیرے نزدیک ہو گئی ہے۔
میں متوجہ ہوا تو کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ کشتیاں نظر آئیں۔ میرے ساتھی چھوٹی چھوٹی

کشتیوں میں ان کی جانب کھڑے ہو گئے۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ اُن پر غالب آ گئے۔ لڑنے والوں کو قتل کر دیا جو غلام تھے اُنھیں قید کر لیا۔ اس قدر کثیر مال غنیمت ملا کہ اُس کا شمار نہیں ہو سکتا اور نہ اُس کی مقدار معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ سب اس کے ساتھیوں نے تین دن تک لوٹا اس کے بعد اس نے بقیہ کے لئے حکم دیا تو وہ بھی اس کے لئے جمع کر لیا گیا۔

اسی سال ۲۵ رجب کو زنجی اُبلّہ میں داخل ہوئے۔ وہاں اُنھوں نے خلق کثیر کو قتل کیا اور شہر کو جلا ڈالا۔

**قتل عام و آتش زدگی**

بیان کیا گیا ہے کہ جب جعلان اپنی اس خندق سے جو شاطی عثمان میں تھی ہٹ بصرہ چلا گیا تو صاحب الزنج نے اہل الابلہ پر پے در پے چھاپے مارنا شروع کئے۔ چنانچہ وہ اُن لوگوں سے بذریعہ پیادہ شاطئ عثمان کی جانب سے اور جو چند کشتیاں اُس کو ملی تھیں ان کے ذریعے سے دجلے کی جانب سے جنگ کرنے گیا۔ فوجی دستے نہر معقل کے علاقے تک جانے لگے۔

صاحب الزنج سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ عباد ان اور الابلہ کے درمیان متردد تھا۔ پھر میں نے اپنی توجہ عبادان کی طرف مائل کی آدمیوں کو اسی کے لئے پکارا تو مجھ سے کہا گیا کہ مکان کے اعتبار سے قریب تر اور اولی تر دشمن جسے چھوڑ کے سبب تجھے دوسری طرف مشغول نہ ہونا چاہئے اہل الابلہ ہیں۔ میں نے اپنے اُس لشکر کو جسے عبادان کی جانب روانہ کر دیا تھا الابلہ کی طرف پھیر دیا۔ وہ لوگ اہل الابلہ سے شب چارشنبہ ۲۵ رجب ۲۵۶ھ تک برابر جنگ کرتے رہے۔ جب یہ رات ہوئی تو اسی شب کو زنجی دجلہ و نہر الابلہ کے متصل جگہ کے قریب ہو گئے وہاں ابوالاحوص اور اس کا بیٹا قتل کیا گیا اور آگ لگائی گئی۔ شہر لکڑی سے بنا تھا۔ جس کی عمارتیں ملی ہوئی تھیں اس لئے نہایت تیزی سے آگ لگ گئی اور سخت ہوا چلنے لگی جس نے اس جلتے ہوئے مقام کے شعلوں کو بھڑکایا یہاں تک کہ وہ شاطی عثمان تک پہنچ گئے جس سے وہ بھی جل گیا۔ الابلہ میں مخلوق کثیر قتل ہوئی اور مخلوق کثیر غرق ہوئی۔ چھینے ہوئے

مال جمع کئے گئے۔ جو اسباب جل گیا تھا وہ لوٹے ہوئے اسباب سے زیادہ تھا۔

اسی شب کو عبداللہ بن حمید الطوسی اور اُس کا بیٹا قتل کیا گیا اور وہ دونوں نصیر عرف ابوحمزہ کے ہمراہ نہر معقل میں ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار تھے۔

اسی سال اہل عبادان نے صاحب الزنج سے صلح چاہی اپنا قلعہ اُس کے سپرد کر دیا۔

**غلبۂ زنج**

بیان کیا گیا ہے کہ جب اُس خبیث کے ساتھیوں نے اہل الابلہ کے ساتھ جو کیا وہ کیا تو اہل عبادان کے قلوب کمزور ہو گئے۔ اپنی اور اپنی عورتوں اور بچوں کی جانوں کا خوف ہوا۔ وہ قلعہ اپنے ہاتھوں سے دیدیا اور اپنا شہر اس کے سپرد کر دیا۔ زنجی اس میں داخل ہوے جو غلام تھے انھیں لے لیا۔ جو ہتھیار ملے۔ وہ سب اس کے پاس لے گئے جو اس نے اُنھیں کو تقسیم کر دیئے۔

اسی سال اُس کے ساتھی الاہواز میں داخل ہوئے اور انھوں نے ابراہیم بن المدبر کو قید کر لیا۔

**مزید غلبہ**

خبیث کے ساتھی جب اہل الابلہ پر مصیبت نازل کر کے وہاں جو کرنا تھا کر چکے اور اہل عبادان اُس سے صلح طلب کر چکے تو اُس نے اُن کے غلاموں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھیوں کے ماتحت کر دیا۔ وہ ہتھیار جو اس نے وہاں سے لیے تھے اُن میں تقسیم کر دئے تو اُسے الاہواز کا لالچ پیدا ہوا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو جُبّیٰ کی جانب قیام کرنے کا حکم دیا مگر وہاں کے باشندے بھی ان کے مقابلے میں نہ ٹھیرے اور بھاگ گئے۔ زنجی وہاں داخل ہوئے۔ قتل کیا جلایا لوٹا اور اُس کے آس پاس کو ویران کر دیا۔ یہاں تک کہ الاہواز پہنچے۔ وہاں اُس زمانے میں سعید بن یکسین والی تھا اور اُسی کے سپرد وہاں کی جنگ تھی۔ ابراہیم بن محمد بن المدبر کے سپرد خراج و جائداد تھی۔ وہ لوگ بھی ان سے بھاگے اور بہت میں سے ایک نے بھی ان سے قتال نہ کیا۔ سعید بن یکسین مع اپنے ہمراہی لشکر کے ہٹ گیا۔ ابراہیم بن المدبر مع اپنے غلاموں اور خادموں کے ثابت قدم رہا وہ لوگ اس شہر میں داخل ہوئے۔

اُسے گھیر لیا۔ ابراہیم بن محمد کے چہرے پر مار مار کے قید کر لیا۔ تمام مال و اسباب و غلام جن کا وہ مالک تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ یوم دوشنبہ ۱۲ رمضان ۲۵۶ھ کو ہوا۔

**آغاز خراب بصرہ** پہلے اُبلہ کا حادثہ پیش آیا۔ پھر سقوط اہواز سے سابقہ پڑا۔ یہ پے در پے حوادث دیکھ دیکھ کے اہل بصرہ سخت مرعوب ہو گئے۔ بہت سے باشندے وہاں سے منتقل ہو کے مختلف شہروں متفرق ہو گئے۔ بکثرت خوفناک خبریں پھیلنے لگیں۔

اسی سال ذی الحجہ میں صاحب الزنج نے شاہین بن بسطام کی جانب ایک لشکر روانہ کیا۔ سر لشکر یحیٰی بن محمد البحرانی تھا۔ مگر یحیٰی کو شاہین سے جو کچھ امید تھی اُس میں کامیابی نہ ہوئی تو خائب و خاسر لوٹ آیا۔

اسی سال رجب میں سلطنت کی جانب سے صاحب الزنج سے جنگ کے لئے سعید حاجب بصرہ پہنچا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا کے ان ساتھیوں کے درمیان جو اُس کے ساتھ محمد بن الواثق کے مخالف ہو کر الجبل کے علاقے میں روانہ ہو گئے تھے اور مساور بن عبد الحمید الشاری کے درمیان خانقین کے علاقے میں جنگ ہوئی۔ مساور بڑی جماعت کے ساتھ تھا اور موسیٰ اور اُس کے ساتھی دو سو کی تعداد میں تھے مگر ان لوگوں نے مساور کو شکست دی اور اُس کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔

# خلافت المعتمد علی اللہ

اسی سال احمد بن جعفر المعروف بابن فتیان سے بیعت کی گئی۔ المعتمد علی اللہ نام رکھا گیا۔ یہ ۱۶ رجب ۲۵۶ھ سہ شنبہ کا دن تھا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا کو جب کہ وہ خانقین میں تھا محمد بن الواثق کی

موت اور المعتمد کی بیعت کی خبر بھیجی گئی۔ وہ ۲۰ رجب کو سامرا پہنچا۔
۲ شعبان کو عبد اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وزارت پر مقرر کیا گیا۔
اسی سال کوفہ میں علی بن زید الطالبی ظاہر ہوئے۔ شاہ بن میکال کو زبردست لشکر کے ساتھ بھیجا گیا۔ علی بن زید نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اُس کا مقابلہ کیا اور اس کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ شاہ بچ گیا۔
اسی سال محمد بن واصل بن ابراہیم التمیمی نے جو اہل فارس میں سے تھا اور ایک دوسرے کاشتکار نے جس کا نام احمد بن اللیث تھا الحارث بن سیما الشرابی عامل فارس پر حملہ کر دیا۔ دونوں نے اس سے جنگ کی الحارث قتل کر دیا گیا اور محمد بن واصل فارس پر غالب آگیا۔
اسی سال مفلح کو مساور الشاری کی جنگ کے لئے اور کیخبور کو علی بن زید الطالبی کی جنگ کے لئے کوفہ روانہ کیا گیا۔
اسی سال ماہ رمضان میں الحسن بن زید الطالبی کا لشکر رے پر غالب آگیا
اسی سال ۱۱ شوال کو موسیٰ بن بغا سامرا سے رے روانہ ہوا۔ المعتمد نے اس کی مشایعت کی۔
اسی سال اماجور اور عیسیٰ بن الشیخ کے ایک لڑکے کے درمیان باب دمشق پر جنگ ہوئی۔ میں نے اُس شخص سے سنا جس نے بیان کیا کہ وہ اماجور کے پاس حاضر تھا اور وہ اُسی دن کہ جس دن یہ جنگ ہوئی شہر دمشق سے اپنے لئے لشکر کی تلاش میں نکلا تھا۔ ابن عیسیٰ بن الشیخ اور اس کا سردار جس کا نام ابو الصہبا تھا اپنے لشکر کے ساتھ دونوں قریب دمشق کے تھے۔ ان دونوں کو اماجور کے نکلنے کی کہ وہ اپنے چند ہمراہیوں کی مختصر جماعت کے ساتھ نکلا ہے خبر پہنچی تو دونوں اپنے ساتھیوں کو اس کی جانب لے گئے۔ اماجور کو ان دونوں کے اپنی جانب آنے کا علم نہ تھا یہاں تک کہ وہ دونوں اُس سے مل گئے۔ فریقین میں خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی۔ ابو الصہباء قتل کر دیا گیا اور اس جماعت کو شکست ہوئی جو اس کے اور ابن عیسیٰ کے ہمراہ تھی۔ میں نے ایک شخص سے یہ بھی سنا جو بیان کرتا تھا کہ ابن عیسیٰ اور ابو الصہبا اس روز تقریباً بیس ہزار

آدمیوں کے لشکر کے ساتھ تھے اور اماجور دوسو سے چارسو تک۔

اسی سال ۱۳ ذی الحجہ کو ابو احمد بن المتوکل مکّے سے سامرا آیا۔

اسی سال عیسیٰ بن الشیخ اسماعیل بن عبداللہ المروزی المعروف بابی النصر اور محمد بن عبید اللہ الکریزی القاضی اور الحسین الخادم المعروف بعرق الموت کو اس شرط پر ولایت ارمینیہ کو بھیجا گیا کہ وہ شام سے ان کے ساتھ واپس آئے اس نے اسے قبول کر لیا اور شام سے اس کی جانب روانہ ہوا۔

اس سال محمد بن احمد بن عیسیٰ بن ابی جعفر المنصور نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۵۷ھ

اس سال کے اہم واقعات میں یعقوب بن اللیث کا فارس کی جانب جانا ہے۔ اسی سال شعبان میں المعتمد کا اس کی جانب طغتا اور اسماعیل بن اسحاق اور ابو سعید الانصاری کو بھیجا۔ اس کے نام احمد بن المتوکل کا ولایت بلخ وطخارستان اور کرمان وسجستان اور السند وغیرہ کا جو علاقہ اس کے متصل ہے۔ اس کے متعلق اور جو مال ہر سال وہاں مقرر کیا جاتا ہے اس کے متعلق اس کا خط اور اس کو اس کا قبول کرنا اور اس کا واپس آنا ہے۔

**بودھ کا مجسمہ کابل میں**

اسی سال ربیع الآخر میں یعقوب بن اللیث کا سفیر بتوں کو لیکے بغداد آیا جن کے بارے میں اس نے بیان کیا کہ اس نے انھیں کابل سے لیا ہے۔

۱۲ صفر کو المعتمد نے اپنے بھائی ابو احمد کو کوفہ اور طریق مکہ اور حرمین اور یمن پر والی بنایا۔ اس کے بعد اسی کو ۷ رمضان کو بغداد اور السواد اور واسط اور کور اور دجلہ اور بصرہ اور الاہواز اور فارس پر والی بنا کے حکم دیا کہ حاکم بغداد اس کے اعمال پر والی بنایا جائے۔ اور بجائے سعید بن صالح کے یارجوخ بصرہ و کور دجلہ اور یمامہ اور بحرین پر والی بنایا جائے۔ چنانچہ یارجوخ نے

منصور بن جعفر بن دینار کو بصرہ اور کورِ دجلہ سے الاہواز کے متصل تک کا والی بنادیا۔

اسی سال بغراج کو سعید حاجب کے بجانب دجلہ جانے اور صاحب الزنج کے مقابلے میں پڑاؤ کرنے کا حکم دیا گیا۔ بغراج نے ایسا ہی کیا۔ سعید حاجب اسی سال رجب میں جس کام کا اُسے حکم دیا گیا تھا اُس کے لئے گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ سعید جب نہر معقل گیا تو صاحب الزنج کا لشکر اُس نہر پر پایا جو مرغاب مشہور ہے اور نہر معقل میں گرتی ہے۔ اُس نے ان لوگوں سے جنگ کی اُنھیں شکست دی لوٹ کا مال اور عورتیں جو ان کے قبضے میں تھیں سب کو چھڑا لیا۔ اس جنگ میں سعید کو چند زخم پہنچے جن میں سے ایک زخم اُس کے منہ میں تھا۔ اُس کے بعد سعید روانہ ہو کے اُس موضع میں پہنچا جو عسکر ابی جعفر المنصور کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ایک شب مقیم رہ کے ایک موضع میں پہنچا جو ہطمہ کے نام سے مشہور اور فرات کے علاقے میں ہے چند روز رہ کر اپنے ساتھیوں کو صاحب الزنج کے مقابلے کے لئے تیار کرتا رہا۔ زمانہ قیام میں یہ خبر ملی کہ صاحب الزنج کا ایک لشکر فرات میں ہے۔ اُس نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اُن کا ارادہ کیا۔ انھیں اُس نے شکست دی۔ اُن میں صاحب الزنج کے بیٹے کا نانا عمران بھی تھا جو انکلای کے نام سے مشہور تھا۔ عمران نے بغراج سے امان مانگ لی اور یہ لشکر متفرق ہو گیا۔

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ میں نے باشندگان فرات میں سے ایک عورت کو دیکھا جسے اُن گھنے درختوں میں ایک چھپے ہوئے زنجی کا علم ہو گیا تھا۔ وہ اُسے پکڑے ہوئے اس طرح سعید کے لشکر میں لارہی تھی کہ کوئی روک نہ تھی۔ سعید نے خبیث کی جنگ کے ارادہ سے دجلہ کے غربی جانب عبور کیا چند روز پے در پے لڑائیاں کیں اس کے بعد سعید اپنی ہطمہ کی چھاؤنی میں واپس آگیا۔ وہاں وہ اس طرح مقیم رہا کہ رجب کے بقیہ ایام اور پورے شعبان میں اس سے جنگ کرتا رہا۔

**رہائی ابن المدبر قید سے**

اسی سال ابراہیم بن محمد بن المدبر خبیث کی قید سے رہا ہوا۔ اُس کی رہائی کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ

وہ یحییٰ بن محمد البحرانی کے مکان کی ایک کھڑکی میں قید تھا۔ بحرانی کو اپنے مکان میں تنگی ہوئی محسوس ہوئی۔ قیدی کو کسی کوٹھری میں اتار کے پابزنجیر کر دیا۔ اُس پر وہ دو آدمی نگران مقرر تھے جن کا مکان اُس مکان کے متصل تھا جس میں ابراہیم تھا۔ ابراہیم نے ان دونوں سے انعام کا وعدہ کیا انھیں رغبت دلائی۔ دونوں نے اپنے مکان کی جانب سے اُس مقام تک جہاں ابراہیم تھا ایک سرنگ کھود دی۔ وہ اور اُس کا ایک بھتیجا جو ابو غالب مشہور تھا اور ایک اور شخص بنی ہاشم کا جو اُن دونوں کے ساتھ قید تھا نکل آئے۔

اسی سال خبیث کے ساتھیوں نے سعید سے اور اُس کے ساتھیوں سے جنگ کی۔ سعید و جمعیت سعید سب کو قتل کر ڈالا۔

**سعید کی بدبختی**

بیان کیا گیا ہے کہ خبیث نے یحییٰ بن محمد البحرانی کو جو نہر معقل پر عظیم الشان لشکر کے ساتھ مقیم تھا پیام بھیجا کہ وہ اپنے ساتھیوں میں سے ایک ہزار آدمی روانہ کرے جن پر سلیمان بن جامع اور ابو اللیث رئیس ہوں۔ اُن دونوں کو یہ حکم دے کہ رات کے وقت سعید کے لشکر کا قصد کریں اور فجر ہوتے ہی لڑیں اُس نے ایسا ہی کیا۔ وہ دونوں سعید کے لشکر کی جانب روانہ ہوگئے۔ اُنھیں دھوکے اور غفلت میں پاکے اُن پر حملہ کر دیا اور اُن میں قتل عظیم برپا کیا۔ زنجیوں نے اُس دن سعید کے لشکر کو جلا دیا جس سے سعید اور اُس کے ساتھی کمزور ہوگئے۔ ایک تو اس شبخون نے مصیبت ڈھائی۔ دوسرے فوج کا راتب اور بد معاش بند تھی۔ اہواز کے مال سے ان کے لئے انتظام کیا گیا تھا مگر اُس میں اُن لوگوں سے منصور بن جعفر الخیاط نے تاخیر کی۔ اُسی کے سپرد اُس زمانے میں الاہواز کی جنگ تھی۔ خراج بھی اُسی کے ہاتھ میں تھا۔ جب سعید بن صالح کا یہ حال ہوا تو اُسے دار الخلافہ واپس آنے کا اور اُس لشکر کو جو وہاں اس کے ساتھ تھا اور وہاں جو عمل اُس کے سپرد تھا حکم ہوا کہ سب کو منصور بن جعفر کے سپرد کر دے۔ یہ اس لئے ہوا کہ زنجیوں کے شبخون مارنے اور لشکر اسلام میں آگ لگا دینے سے ہمت ہار گئے سعید بیٹھ گیا۔ پھر اُسے کوئی حرکت نہ ہوئی۔

یہاں تک کہ اپنی خدمت سے ہٹا دیا گیا۔

اسی سال منصور بن جعفر الخیاط اور صاحب الزنج کے درمیان جنگ ہوئی جس میں منصور کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت قتل کر دی گئی۔

## ایک بڑی مہم

بیان کیا گیا ہے کہ سعید حاجب جب بصرے سے واپس کیا گیا تو بغراج وہاں مقیم رہ کر اُس کے باشندوں کی حفاظت کرتا رہا۔ منصور اُن کشتیوں کو جمع کرتا رہا جو المیرہ سے آتی تھیں۔ بصرے تک چھوٹی کشتیوں میں اُن کی حفاظت کرتا رہا۔ جس سے المیرہ زنجیوں پر تنگ ہو گیا۔ منصور نے اپنے ساتھیوں کو تیار کیا اور اُن چھوٹی کشتیوں کو جو اُس کے ساتھ تھیں دور کی چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ جمع کر کے صاحب الزنج کا ارادہ کیا جو اپنے لشکر میں تھا۔ وہ جلے کے ایک محل پر چڑھ گئے اُسے اور اُس کے گرد واگرد کو جلا دیا۔ خبیث کے لشکر میں اسی طرف سے داخل ہوا۔ زنجی اس کے پاس پہنچ گئے۔ اُنھوں نے ایک لشکر کو پوشیدہ کر دیا جنھوں نے اس کے ساتھیوں میں قتل عظیم برپا کیا۔ بقیہ لوگوں نے پانی کی طرف پناہ لی۔ مخلوق کثیر غرق ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس دن مقتولوں کے تقریباً پانچ سو سر یحیی بن محمد البحرانی نے لشکر میں لائے گئے جو نہر معقل پر تھا اُس نے وہیں پر اُن کے لٹکانے کا حکم دیا۔

اسی سال بغداد کے ایک موضع میں جس کا نام برکۃ زلزل ہے ایک گلا گھونٹنے والا ہاتھ آیا جس نے بہت سی عورتوں کو قتل کر کے اُنھیں اسی مکان میں دفن کیا تھا جس میں رہتا تھا۔ وہ المعتمد کے پاس لایا گیا۔ مجھے یہ خبر ملی کہ معتمد نے اُس کے مارنے کا حکم دیا۔ دو ہزار تازیانے اور چار سو لکڑیاں ماری گئیں مگر وہ نہ مرا یہاں تک کہ جلادوں نے اس کے اُنثیین شکنجے میں کس دیے۔ آخر مر گیا۔ لاش بغداد گئی جہاں پہلے تو سولی دی گئی پھر جلا دی گئی۔

اسی سال ابراہیم بن بسطام قتل کیا گیا اور ابراہیم بن سیما کو شکست ہوئی۔

## قتل شاہین و ہزیمت ابراہیم

بیان کیا گیا ہے کہ البحرانی نے خبیث کو اہواز میں لشکر لانے کا مشورہ دیا تھا

اور ترغیب دی تھی کہ اربک کا پل کاٹنے سے ابتدا کرے کہ وہ لشکر اس کے لشکر تک نہ پہنچ سکے۔ خبیث نے علی بن ابان کو پل کاٹنے کے لئے روانہ کیا اُس کا مقابلہ ابراہیم بن سیما سے ہو گیا جو فارس سے واپس آ رہا تھا اور وہاں الحارث بن سیما کے ساتھ اُس جنگل میں تھا جو دشت اربک کے نام سے مشہور تھا۔ یہ اہواز اور پل کے درمیان کا جنگل تھا۔ جب علی بن ابان پل پر پہنچا تو اپنے کو اور اپنے ساتھیوں کو چھپا کر مقیم ہو گیا۔ لشکر صحراء میں نکلا تو اُس نے مختلف سمتوں سے اُس پر حملہ کر دیا جس سے خلق کثیر مقتول ہوئی۔ علی بھاگا اور لشکر نے القندم تک اُس کا تعاقب کیا۔ اُس کے قدم میں نیزے کا ایک زخم لگا یا۔ وہ اہواز جانے سے رک گیا۔ اپنے سامنے کے رخ جبی کی جانب واپس ہوا۔

سعید بن یکسین کو واپس کر کے ابراہیم بن سیما مقرر کیا گیا جس کا کاتب شاہین تھا۔ دونوں ابراہیم بن سیما کے سامنے فرات کے راستے پر آئے جب کہ وہ نہر جبی کے اخیر حصے کے ارادے سے جا رہا تھا علی بن ابان الخبر زانیہ میں تھا۔ شاہین بن بسطام نہر موسیٰ کے راستے پر آیا جس نے ابراہیم سے ملنے کا ارادہ کیا تھا۔ قرارداد تھی کہ دونوں کے دونوں علی بن ابان پر حملہ کریں گے۔ شاہین گذر گیا۔ علی بن ابان کے پاس نہر موسیٰ سے ایک شخص آیا جس نے اُسے شاہین کے اس کی جانب آنے کی اطلاع دی۔ علی اُس کی طرف روانہ ہوا نہر ابوالعباس پر عصر کے وقت دونوں کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ یہ وہ نہر ہے جو نہر موسیٰ و نہر جبی کے درمیان ہے۔ دونوں میں جنگ چھڑ گئی۔ شاہین کے ساتھی ثابت قدم رہے۔ نہایت سخت جنگ کی۔ زنجیوں نے ایسا زبردست جوابی حملہ کیا کہ لوگ پشت پھیر کے بھاگے۔ اُس دن جو سب سے پہلے قتل ہوا وہ شاہین اور اُس کا چچا زاد بھائی حیان تھا۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اُس جماعت کے آگے والے حصے میں تھا۔ اُس کے بکثرت ہمراہی مقتول ہوئے۔

علی بن ابان کے پاس ایک مخبر آیا جس نے اُسے ابراہیم بن سیما کے وارد ہونے کی خبر دی۔ شاہین کو تو شکار کر ہی چکا تھا۔ فوراً نہر جبی کی طرف

روانہ ہوا۔ ابراہیم بن سیما وہاں اس طرح اپنی چھاؤنی ڈالے ہوا تھا کہ شاہین کی خبر تک نہ تھی۔ علی اُس کے پاس عشا کے آخر وقت پہنچا اور ان پر نہایت سخت حملہ کر دیا جس میں اُس نے بہت بڑی جماعت کو قتل کر ڈالا۔ شاہین کا قتل اور ابراہیم پر حملہ عصر اور عشاء کے آخر وقت کے درمیان ہوا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں نے علی بن ابان کو اس واقعے کا بیان کرتے سنا تھا کہ میں نے اُس روز اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ مجھے سخت بخار چڑھا تھا۔ جس وقت شاہین سے جو کچھ حاصل ہونا تھا جب میرے ساتھیوں کو وہ حال ہو چکا تو وہ مجھ سے جدا ہو گئے تھے۔ میرے ہمراہ ابراہیم بن سیما کے لشکر تک تقریباً پچاس آدمی سے زیادہ نہ گئے۔ جب میں اُس لشکر تک پہنچا تو اپنے آپ کو اُس کے قریب ڈال دیا۔ اہل لشکر کی چیخ پکار اور اُن کا کلام سننے لگا۔ سکون ہوا تو میں کھڑا ہوا اور اُن پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد علی بن ابان قتل شاہین و ہزیمت ابراہیم بن سیما کے بعد خبیث کا خط اُس کے پاس آنے کی وجہ سے جس میں اس نے اہل بصرہ کی جنگ کے لئے اُسے بصرہ جانے کو لکھا تھا جبی سے واپس ہوا۔

اسی سال خبیث کے ساتھی بصرے میں داخل ہوئے۔

### سقوط بصرہ

بیان کیا گیا ہے کہ سعید بن صالح جب بصرہ سے روانہ ہوا تو سلطنت نے اُس کا عمل منصور بن جعفر الخیاط کے سپرد کر دیا۔ منصور اور اُس کے ساتھیوں کا جو حال ہوا اُس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ منصور کی حالت کمزور ہو گئی تھی۔ خبیث کی جنگ کے لئے وہ اُس کے لشکر میں واپس نہ ہوا۔ بذرقۃ القیر وانات ہی میں رہ گیا۔ اہل بصرہ کو غلہ پہنچنے کی وجہ سے فراغت ہو گئی جو اس نے منقطع ہو گیا تھا۔ اور جس سے اُنھیں نقصان پہنچا تھا۔ خبیث کو اس کی اور اہل بصرہ کی فراغت کی خبر پہنچی تو بہت گراں گزرا۔ اس نے علی بن ابان کو جبی کے اطراف میں روانہ کیا جس نے الخیزرانیہ میں چھاؤنی بنائی۔ منصور بن جعفر بذرقۃ القیروانات سے بصرہ چلا گیا اور اہل بصرہ کی حالتِ تنگی بدل گئی۔ خبیث کے ساتھیوں نے اہل بصرہ کی جنگ پر صبح و شام اصرار کرنا شروع کیا۔ شوال کا مہینہ آیا تو خبیث نے اہل بصرہ پر حملہ کرنے اور اس کے

ویران کرنے میں کوشش کرنے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا۔ اُسے اہل بصرہ کے ضعف کا، اُن کے متفرق ہوجانے کا محاصرے سے انھیں نقصان پہنچنے کا اُس کے اطراف کے دیہات کے ویران ہوجانے کا علم تھا۔ نجوم کے حساب میں اس نے غور کر لیا تھا، چاند گرہن کی بنا پر جو شب سہ شنبہ ۱۴ اشوال ۲۵۷ھ کو ہونے والا تھا ٹھیر گیا۔

محمد بن الحسن بن سہل سے مذکور ہے کہ میں نے اُسے یہ کہتے سنا کہ میں نے اہل بصرہ پر بد دعا کرنے پر خوب کوشش کی اور اُس کے جلد ویران کرنے کے بارے میں میں اللہ تعالیٰ سے بہت گڑ گڑایا۔ مجھے خطاب کیا گیا کہ بصرہ تو تیرے لئے روٹی ہے جیسے تو اس کے کناروں سے کھاتا ہے۔ جب آدھی روٹی ٹوٹ جائے گی تو بصرہ اُجڑ جائے گا۔ میں نے اس کی یہ تاویل کی کہ آدھی روٹی کے ٹوٹنے سے مراد وہ چاند گرہن ہے جس کی ان دنوں امید ہے۔ بصرے کی حالت اتنی پرانی نہ ہوگی کہ وہ اس کے بعد رہے۔ وہ یہی بیان کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس میں اُس کے ساتھی بکثرت جمع ہو گئے۔ محمد بن یزید الدارمی کو کہ بحرین میں اس کے ساتھ رہ چکا تھا۔ بدویوں پر حملہ کرنے کے لئے نامزد کیا۔ دارمی کے ساتھ ایک بڑی جمعیت ہو گئی جس نے قندل میں پڑاؤ کیا۔ خبیث نے اُنکے پاس سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کو روانہ کیا اور انھیں بصرہ جانے اور اس پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

بدویوں کو جنگی تربیت دینے اور لڑائی کی باقاعدہ مشق کرانے کے لئے سلیمان بن موسیٰ آگے بڑھا۔ جب چاند گرہن ہوا تو اُس نے علی بن ابان کو کھڑا کیا اور بدویوں کے ایک گروہ کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا۔ بصرے میں اُس طرف سے آنے کا حکم دیا جو بنی سعد کے متصل ہے۔ یحییٰ بن محمد البحرانی کو جو اُس زمانے میں اہل بصرہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اُس جانب سے وہاں آنے کو لکھا جو نہر عدی کے متصل ہے۔ تمام اعراب کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ شبل نے بیان کیا کہ سب سے پہلے جس نے اہل بصرہ پر حملہ کیا وہ علی بن ابان تھا بغراج اُس زمانے میں لشکر کی ایک جماعت کے ساتھ بصرے میں تھا۔ وہ اس طرح مقیم رہا کہ دو روز تک اُن سے

قتال کرتا رہا۔ لوگ اُس کی طرف مائل تھے۔ یحییٰ مع اپنے ہمراہیوں کے قصر انس کے متصل سے الجسر کے ارادے سے آیا۔ علی بن ابان المہلبی ۱۷ شوال کو نماز جمعہ کے وقت داخل ہوا جمعے کے دن اور ہفتے کی رات اور ہفتہ کے دن تک اس حالت میں مقیم رہا کہ قتل کرتا تھا اور جلاتا تھا۔ یحییٰ یکشنبہ کو صبح کے وقت بصرے میں آیا۔ بغراج اور بریہ نے ایک جماعت کے ساتھ اُس کا مقابلہ کیا۔ ان دونوں نے اسے لوٹا دیا۔ اُس دن تو ٹھیرا رہا۔ پھر دوشنبہ کو صبح کے وقت اُن کے پاس آیا وہ داخل ہو گیا۔ لشکر منتشر ہو چکا تھا۔ بریہ بھاگ گیا تھا اور بغراج مع اپنے ہمراہیوں کے کنارے ہو گیا تھا۔ کوئی شخص اس کے سامنے ایسا نہ تھا کہ مدافعت کرتا۔

## بدعہدی

ابراہیم بن یحییٰ المہلبی نے اہل بصرہ کے لئے اُس سے امن مانگا اُس نے انھیں امن دیا۔ ابراہیم بن یحییٰ کے منادی نے ندا دی کہ جو شخص امان چاہے وہ ابراہیم کے گھر میں حاضر ہو جائے۔ تمام اہل بصرہ حاضر ہو گئے یہاں تک کہ پورا کشادہ مکان بھر گیا۔ یہ اجتماع دیکھا تو فرصت کو غنیمت جانا۔ راستے گلیاں اور کوچے بند کرا دیے کہ وہ لوگ منتشر نہ ہونے پائیں۔ اُن کے ساتھ بدعہدی کی۔ ساتھیوں کو ان کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ سوائے چند کے ہر وہ شخص قتل کر دیا گیا جو اس موقع پر آیا تھا۔ وہ اسی دن واپس ہوا الخریبہ کے قصر عیسیٰ بن جعفر میں قیام کیا۔

## خرابی بصرہ

احمد نے کہا کہ مجھ سے الفضل بن عدی الدارمی نے بیان کیا کہا کہ میں اُس وقت بنی سعد میں مقیم تھا جب کہ وہ دغاباز اہل بصرہ کی جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ ہمارے پاس ایک آنے والا رات کے وقت آیا کہ ایک گذرنے والے لشکر کو دیکھا ہے جو الخریبہ کے قصر عیسیٰ کا قصد رکھتا ہے۔ مجھ سے میرے ساتھیوں نے کہا کہ نکل اور ہمارے لئے اس لشکر کا حال دریافت کر۔ میں نکلا تو مجھے بنی تمیم و بنی اسد کی ایک جماعت ملی۔ اُن سے حال دریافت کیا تو وہ یہ سمجھے کہ یہ اُس علوی کے ساتھی ہیں جو علی بن ابان کے ساتھ شامل کئے گئے ہیں۔ علی بن ابان اس شب کی صبح کو بصرہ پہنچے گا اور اس کا ارادہ بنی سعد کے علاقے کا ہے یحییٰ بن محمد مع اپنی جماعت کے آل المہلب کے

علاقے کا قصد رکھتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اپنے بنی سعد والے ساتھیوں سے کہہ کہ اگر تم لوگ اپنی عورتوں کو بچانا چاہتے ہو تو قبل اس کے کہ لشکر تمھارا محاصرہ کرے تم لوگ اُن کے نکالنے میں جلدی کرو۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا۔ حال بتایا۔ لوگ مستعد ہو گئے اور اُن لوگوں کو بُریہ کے پاس بھیجا جو اسے اس خبر سے آگاہ کریں۔ وہ بقیہ غلاموں اور لشکر کی ایک جماعت کے ساتھ فجر کے وقت ان کے پاس پہنچا۔ یہ لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ اُس خندق تک پہنچے جو بنی حمان کے نام سے مشہور ہے۔ اُن کے پاس بنو تمیم اور سعدیہ کے مجاہدین بھی پہنچ گئے۔ زیادہ نہ ٹھہرے تھے کہ علی بن ابان نظر آیا جو زنجیوں اور اعراب کی اُس جماعت کے ساتھ تھا جو گھوڑوں کی پشت پر تھے۔ بریہ اُس جماعت کے مقابلے سے پہلے ہی غائب ہو گیا وہ اپنے مکان واپس گیا اور شکست ہو گئی۔ بنی تمیم کے جو لوگ جمع ہوئے تھے سب منتشر ہو گئے علی اس حالت میں پہنچا کہ کسی نے مدافعت نہ کی۔ المربد کے ارادے سے گذر گیا۔ بریہ نے بنی تمیم کے پاس کسی کو بھیجا جو انھیں پکار رہا تھا اُن میں سے ایک جماعت کھڑی ہو گئی۔ المربد میں بریہ کے گھر کے نزدیک قتال ہوا۔ بریہ اپنے گھر سے بھاگا اور لوگ بھی اُس کے بھاگنے سے منتشر ہو گئے۔ زنجیوں نے اس کے گھر کو جلا دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب لوٹ لیا۔ وہ لوگ اس حالت میں وہیں مقیم ہو گئے کہ قتل کرتے رہے۔ اہل بصرہ کمزور ہو گئے تھے۔ ان پر زنجی غالب آگئے تھے۔ دن کے ختم تک برابر لڑائی ہوتی رہی۔ علی جامع مسجد میں داخل ہوا اور اسے جلا دیا۔ ابو شیث کے غلام فتح نے کہ بصریوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھا علی کو جا پکڑا۔ علی اور اور اُس کے ساتھی چھپ گئے۔ زنجیوں کی ایک جماعت قتل کی گئی۔ علی واپس ہوا اور اُس موضع میں جو مقبرۂ بنی شیبان کے نام سے مشہور ہے پڑاؤ کیا۔

**بعد خرابی بصرہ**

لوگوں نے ایسے افسر کو تلاش کیا کہ وہ جس کے ساتھ ہو کے جنگ کریں مگر نہ پایا۔ بریہ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ بھاگ گیا ہے۔ اہل بصرہ کو ہفتے کی صبح اُس حالت میں ہوئی کہ اُن کے پاس علی بن ابان

نہیں آیا۔ وہ یکشنبہ کو صبح کے وقت اُن کے پاس آیا مگر اُس کے لئے کوئی نہ ٹھیرا اور وہ بصرہ پر کامیاب ہو گیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے محمد بن سمعان نے بیان کیا کہا کہ میں اُس وقت بصرے میں مقیم تھا جس وقت زنجی داخل ہوئے۔ میں ابراہیم بن محمد بن اسمٰعیل عرف بریہ کی مجلس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ ۱۰ر شوال ۲۵۷ھ کو جمعے کا دن آیا اس کے پاس شہاب بن العلاء العنبری بھی تھا۔ میں نے شہاب کو یہ بیان کرتے سنا کہ اُس دغاباز نے بہت سا مال جنگلوں میں روانہ کیا ہے کہ اُس کے ذریعے سے عرب کے آدمیوں کو خریدے۔ بہت بڑا لشکر جمع کیا ہے۔ اُنھیں اور پیادہ زنجیوں کو بصرے میں اتارنا چاہتا ہے۔ اُس روز بصرے میں شاہی لشکر میں سے صرف کچھ اوپر پچاس سوار بغراج کے ساتھ تھے بریہ نے شہاب سے کہا کہ عرب مجھ پر برائی کے ساتھ پیش قدمی نہ کریں گے بریہ عرب میں مانا جاتا تھا اور اُن میں محبوب تھا۔ ابن سمعان نے کہا کہ میں بریہ کی مجلس سے واپس آیا پھر میں احمد بن ایوب کاتب سے ملا میں نے اسے ہارون بن عبدالرحیم شیعی سے حکایت کرتے سنا جو اُس زمانے میں بصرے کی ڈاک کا افسر تھا۔ کہ اسے صحیح اطلاع ملی ہے کہ اُس دغاباز نے ۳ر شوال کو نو آدمیوں کو جمع کیا۔ اہل بصرہ کے معززین اور حاکم وقت کہ وہاں مقیم تھا جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا اُس دغاباز کے حقیقت حال سے غافل تھے۔

محاصرے نے اہل بصرہ کو سخت تکلیف پہنچائی تھی۔ وبا بکثرت ہو گئی تھی۔ دو گروہوں میں جو بلالیہ و سعدیہ کے نام سے مشہور تھے جنگ کی آگ بھڑک رہی تھی۔ جب اسی سال ۱۷ر شوال جمعے کا دن ہوا تو اسی دن صبح کو اُس دغاباز کے لشکر نے تین جانب سے بصرے میں لوٹ مچائی۔ بنی سعد کی جانب سے۔ المربد کی جانب سے۔ اور الخریبہ کی جانب سے اُس لشکر کا سردار جو المربد کی جانب گیا علی بن ابان تھا۔ اُس نے اپنے ساتھیوں کے دو گروہ کر دیے تھے۔ ایک گروہ پر رفیق غلام یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن خاقان کو والی بنایا اور انھیں بنی سعد کی طرف جانے کا حکم دیا۔ ایک دوسرا گروہ جس میں وہ خود تھا المربد

کی طرف روانہ ہوا اُس لشکر کا سردار جو الخریبہ کی جانب سے آیا یحییٰ بن محمد الازرق البحرانی تھا۔ اُس نے اپنے ساتھیوں کی ایک ہی جانب سے جمع کیا تھا اور وہ خود اُن میں تھا۔ اُن میں سے ہر گروہ کے مقابلے کو اہل بصرہ کے کمزوروں میں سے جو لوگ نکلے تعداد میں بھی کم تھے اور بھوک اور محاصرے نے مشقت میں بھی ڈال رکھا تھا۔ جو لشکر بغراج کے ساتھ تھا دو گروہوں میں بٹ گیا۔ ایک گروہ المربد کی جانب گیا، اور ایک الخریبہ کی جانب مجاہدین سعدیہ کی اُس جماعت سے جو بنی سعد کی جانب وارد ہوئی فتح غلام ابی شیث اور اُس کے ساتھیوں نے قتال کیا مگر اہل بصرہ کے وہ قلیل لوگ جو خبیث کی جماعتوں کے مقابلے کو نکلے کچھ بھی نہ کر سکے۔ خبیثوں نے اپنے پیادوں اور سواروں سے گھیر لیا۔

**شہر جلا دیا۔**

ابن سمعان نے کہا کہ میں اُس دن جامع مسجد میں تھا کہ یکایک تین جانب سے آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ ایک ہی وقت میں زہران۔ المربد اور بنی حمان میں آگ لگ گئی۔ آگ لگانے والوں نے شاید وقت مقرر کر لیا تھا۔ یہ واقعہ جمعے کے دن ہوا۔ مصیبتیں بڑھ گئیں اہل بصرہ کو ہلاکت کا یقین آگیا۔ جو لوگ مسجد جامع میں تھے اپنے اپنے گھروں کو بھاگے۔ میں بھی بھاگتا ہوا اپنے گھر گیا۔ جو اُس زمانے میں کوچہ ربد میں تھا۔ مجھے اہل بصرہ کے بھاگنے والے اُس گلی میں ملے جو جامع مسجد کی طرف واپس جا رہے تھے۔ اُن کے آخر میں القاسم بن جعفر بن سلیمان الہاشمی تھا جو اپنے خچر پر تلوار لٹکائے ہوئے لوگوں کو پکار رہا تھا کہ تمہاری بربادی ہو۔ کیا تم اپنا یہ شہر اور اپنے اہل و عیال کو اپنے دشمن کے سپرد کرتے ہو۔ جو اس شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ مگر لوگ اُس کی طرف نہ پھرے اور نہ اس کی بات سنی۔ وہ چلا گیا اور کوچۂ مربد خالی ہو گیا۔ اُس کوچے میں بھاگنے والوں اور زنجیوں کے درمیان ایک ایسا میدان ہو گیا جس میں نظر گذر جاتی تھی۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھر میں گھس گیا۔ دروازہ بند کر لیا۔ جھانک کر دیکھا تو نظر آیا کہ اعراب کے سوار اور زنجیوں کے پیادے آگئے۔ جن کے آگے ایک شخص مشکی گھوڑے پر اپنے ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے ہے جس پر زرد پھریرا

ہے۔ بعد کو دریافت کیا تو علی بن ابان نے دعوی کیا کہ یہ وہی شخص ہے اور یہ زرد جھنڈا اسی کا جھنڈا ہے۔ وہ قوم داخل ہوگئی۔ لوگ کوچۂ مربد میں غائب ہوگئے یہاں تک کہ باب عثمان پہنچ گئے۔ اور یہ بعد زوال کے ہوا اس کے بعد وہ لوگ واپس ہوگئے تو بصرے کے چرواہوں اور جاہل لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ یہ قوم نماز جمعہ کے لئے گئی۔ وہ امر کہ جس نے انھیں واپس کیا تھا یہ تھا کہ انھیں یہ خوف ہوا کہ المربعہ سے سعدیہ و بلالیہ کا گروہ اُن پر حملہ کردے گا اور وہاں انھیں پوشیدہ لشکروں کا بھی خوف ہوا۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہوے جو زہران و بنی حصن کی جانب تھے۔ یہ واپسی بعد اس کے ہوی کہ شہر کو جلادیا، لوٹ لیا، غالب آگئے، قابض ہو گئے، اور یہ جان لیا کہ انھیں اُس شہر سے کوئی روکنے والا نہیں۔ شنبہ و یکشنبہ کو دن ہی میں آئے اور دن ہی میں واپس گئے۔ دوشنبہ کو صبح کے وقت بصرے میں آئے تو انھیں کوئی مدافعت کرنے والا نہ ملا۔ لوگ ابراہیم بن یحیٰی المہلبی کے دروازے پر جمع ہوگئے۔ انھیں امان دیدی گئی۔

محمد بن سمعان نے کہا کہ مجھ سے الحسن بن عثمان المہلبی الملقب بمندلقہ نے جو یحیٰی بن محمد کے ساتھیوں میں سے تھا بیان کیا کہ اس صبح کو مجھے یحیٰی نے مقبرۂ بنی یشکر جانے کا اور جو تنور وہاں تھے ان کے لیجانے کا حکم دیا۔ میں وہاں گیا اور کچھ اوپر بیس تنور لوگوں کے سروں پر لے گیا۔ یہاں تک کہ میں انھیں یحیٰی بن ابراہیم کے گھر میں لایا۔ لوگ یہ گمان کر رہے تھے کہ یہ ان کے لئے کھانا پکانے کو مہیا کئے گئے ہیں۔ بھوک اور محاصرے کی شدت اور مشقت سے سب نہایت تکلیف میں تھے۔ ابراہیم بن یحیٰی کے دروازے پر مجمع بہت ہوگیا۔ لوگ نوبت بہ نوبت آتے رہے اور بڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آفتاب بلند ہوگیا۔ میں اُس دن کوچۂ مربد سے اپنے گھر سے اپنے نانا ہشام المعروف بالداف کے گھر میں منتقل ہوگیا تھا جو بنی تمیم میں تھا۔ یہ اس خبر کی وجہ سے ہوا جو بنی تمیم کے دغاباز کی صلح میں داخل ہونے کے متعلق لوگوں میں شائع ہوگئی تھی۔ اُسی جگہ تھا کہ یکایک مخبر اس واقعے کی خبر لائے جو ابراہیم بن یحیٰی کے

گھر پر ہوا۔ اُنھوں نے بیان کیا کہ یحییٰ بن محمد البحرانی نے زنجیوں کو حکم دیا تو اُنھوں نے اُس مجمع کا محاصرہ کر کے منادی کی کہ جو آل المہلب سے ہو وہ ابراہیم بن یحییٰ کے گھر میں داخل ہو جائے۔ ایک چھوٹی سی جماعت داخل ہوگئی۔ اُن کے بعد دروازہ بند کر دیا گیا۔ زنجیوں سے کہا گیا کہ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں اُنھیں قتل کر دو۔ اُن میں سے کسی کو نہ چھوڑو محمد بن عبداللہ المعروف بابی اللیث الاصبہانی نکلا اور زنجیوں سے کہا کہ "کیلوا" یہ ایک علامت تھی جس کے ذریعے قتل کا حکم دیا جاتا تھا۔ انجام کار سب کے سب تلوار کے گھاٹ اُتر گئے۔ الحسین بن عثمان نے کہا کہ میں اُن کا کلمۂ شہادت اور فریاد و بکا سن رہا تھا۔ وہ قتل کئے جا رہے تھے۔ اُن کی آوازیں کلمۂ شہادت کے ساتھ اس قدر بلند ہوئیں کہ مجھے الطفاوہ میں سنائی دیں حالانکہ وہ اُس مقام سے بہت دور تھے۔ جب اُس مجمع پر آئے جس کا ہمنے ذکر کیا تو زنجی ہر اُس شخص کے قتل کو آ گئے جس کے پاس وہ پہنچے۔ اُس دن علی بن ابان داخل ہوا۔ اُس نے جامع مسجد کو جلا دیا اور الکلاء چلا گیا۔ الجبل سے الجسر تک جلا کے راکھ کر دیا۔ اس تمام واقعے میں آگ ہر اس شئے میں لگ جاتی تھی جدھر سے گذرتی تھی خواہ انسان خواہ چوپایہ خواہ اسباب وسامان۔ رات دن یہی کرتے کہ جسے پاتے تھے یحییٰ بن محمد کے پاس ہنکالاتے کہ اُن دنوں سیحان میں تھا۔ جو مالدار ہوتا اُسے ٹھیراتا اس کا مال نکلوالیتا اور اُسے قتل کر دیتا تھا۔ جو فقیر ہوتا اُس کو فوراً قتل کر دیتا تھا

شبل سے مذکور ہے کہ سہ شنبہ کو بعد اُن کے قتل کے جو ابراہیم بن یحییٰ کے دروازے پر قتل کئے گئے یحییٰ صبح کے وقت بصرہ آیا اور لوگوں میں امان کی منادی کرنے لگا کہ لوگ ظاہر ہو جائیں مگر کوئی ظاہر نہ ہوا۔ یہ خبر خبیث کو پہنچی تو اس نے علی بن ابان کو بصرے سے واپس کر دیا۔ یحییٰ نے جو قتل کیا وہ اُس کے موافق تھا اور اُس کا وقوع اُس کی مرضی کے مطابق تھا اس لئے یحییٰ کو تنہا چھوڑ دیا۔ علی بن ابان کو کہ علاقۂ بنی سعد میں فساد سے باز رہا تھا قصوروار سمجھا۔ علی بن ابان نے اُس خبیث کے پاس بنی سعد کا ایک وفد بھیجا تھا۔

وہ لوگ اُس کے پاس گئے تو وہاں خیریت نہ پائی۔ نکلکر عبادان چلے گئے۔ یحییٰ بصرے میں مقیم ہو گیا۔ خبیث نے ایک خط لکھا جس میں اُسے یہ حکم تھا کہ بصرے پر شبل کی خلافت کو ظاہر کرے تاکہ لوگوں کو اطمینان ہو جائے اور چھپنے والے اور وہ جو کثرت مال کے لئے مشہور ہیں ظاہر ہو جائیں۔ جب ظاہر ہو جائیں تو اُنھیں اس مال کے بتانے پر مجبور کیا جائے جو اُنھوں نے دفن کیا ہے یا پوشیدہ رکھا ہے۔ یحییٰ نے ایسا ہی کیا۔ کوئی دن کسی جماعت سے خالی نہ ہوتا تھا کہ اُنھیں لایا جاتا تھا، جس کی تونگری معلوم ہو جاتی جو کچھ اُس کے پاس ہوتا سب چھین کے اُسے قتل کر دیتا تھا۔ جس کی مفلسی ظاہر ہوتی تھی اُسے فوراً قتل کر دیتا تھا۔ کسی کو نہ چھوڑا۔ جو ملا خاک میں ملا۔ جو لایا گیا ذلت میں گرایا گیا۔ سب لوگ منہ کے بل بھاگے۔ خبیث نے اپنا لشکر بصرے سے واپس کر لیا۔

محمد بن الحسن سے روایت ہے کہ جب دغا باز نے بصرے کو ویران کر دیا اور اُسے وہ سنگین افعال معلوم ہوئے جو اُس کے ساتھیوں نے وہاں کئے تو میں نے اُسے یہ کہتے سنا کہ "میں نے اُس دن کی صبح کو اہل بصرہ پر بد عا کی تھی جس دن میرے ساتھی وہاں داخل ہوئے۔ میں نے دعا میں خوب کوشش کی۔ سجدہ کیا اور اپنے سجدوں میں دعا مانگنے لگا۔ بصرے کو میری طرف اُٹھایا گیا۔ میں اُسے دیکھا اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ اُس میں قتال کر رہے ہیں۔ آسمان و زمین کے درمیان ایک شخص کو ہوا میں کھڑا دیکھا کہ جعفر المعلوف کی صورت میں ہے جو سامرا میں دیوان خراج میں مامور تھا۔ وہ اس طرح کھڑا ہے کہ اپنا بایاں ہاتھ نیچا کر دیا ہے اور داہنا ہاتھ اونچا کر دیا ہے اور بصرے کو مع اُس کے باشندوں کے الٹ دینے کا ارادہ کر رہا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھیوں ہی تک محدود نہیں بلکہ فرشتے بھی بصرے کو ویران کرنے پر مامور ہوئے ہیں۔ اگر میرے ساتھی اس پر مامور ہوتے تو وہ اس عظیم الشان کام تک نہ پہنچتے جس کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ فرشتے ہیں کہ جنگ میں مجھے مدد دیتے ہیں، میری تائید کرتے ہیں اور میرے ساتھیوں میں سے اُس شخص کو مضبوط کرتے ہیں جس کا قلب کمزور ہے۔"

محمد بن الحسن نے کہا کہ بصرے کو ویران کرنے کے بعد اُس خبیث نے

اپنے کو یحییٰ بن زید بن علی کی طرف سے منسوب کیا۔ علویوں کی ایک جماعت بصرے میں تھی جو اُس کے ساتھ جا ملی۔ اس میل جول سے اُس نے فایدہ اٹھایا اور اپنے آپ کو انھیں میں سے ٹھیرایا۔ علی بن احمد بن علیسیٰ بن زید و عبد اللہ بن علی بھی عورتوں و بچوں کے ساتھ آپہنچے۔ یہ لوگ اُس پاس آئے تو وہ احمد بن علیسیٰ کی نسبت چھوڑ کے اپنے کو یحییٰ بن زید کی طرف منسوب کرنے لگا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں نے خبیث کو سنا جب کہ نوفلیین کی ایک جماعت اُس کے پاس حاضر تھی۔ القاسم بن الحسن النوفلی نے کہا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی تھی کہ تو احمد بن علیسیٰ بن زید کی اولاد سے ہے۔ اُس نے کہا کہ میں علیسیٰ کی اولاد سے نہیں ہوں میں یحییٰ بن زید کی اولاد سے ہوں۔ حالانکہ وہ خبیث اس معاملے میں جھوٹا ہے اس لئے کہ یحییٰ کے بارے میں اجماع ہے کہ اُس نے بجز ایک بیٹی کے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور وہ بھی بحالت شیر خوارگی مر گئی۔

اسی سال سلطنت نے محمد المولد کو صاحب الزنج کی جنگ کے لئے بصرے روانہ کیا۔ یکم ذیقعدہ یوم جمعہ ۲۵۷ھ کو وہ سامرا سے روانہ ہوا۔

**کیا گزری**

بیان کیا گیا ہے کہ محمد المعروف بالمولد روانہ ہوا تو الابلہ میں اترا۔ بریہ آیا تو بصرے میں اترا۔ اہل بصرہ میں سے مخلوق کثیر جو بھاگی ہوئی تھی بریہ کے پاس جمع ہو گئی۔ یحییٰ جب بصرے سے واپس آیا تھا تو وہ نہر غوثی پر ٹھیر گیا تھا۔ محمد نے کہا کہ شبل نے کہا کہ جب محمد المولد آیا تو خبیث نے یحییٰ کو ایک خط لکھا جس میں اُسے نہر اڑا جانے کا حکم تھا۔ وہ اُس طرف لشکر کو لے گیا اور وہاں ٹھیر کر المولد سے دس دن تک جنگ کرتا رہا۔ لڑتے لڑتے تھک کے مولد وہیں ٹھیر گیا تھا۔ خبیث نے یحییٰ کو خط لکھا جس میں شب خون مارنے کا حکم تھا۔ ابو اللیث الاصبہانی کے ساتھ اُس کے پاس کشتی روانہ کی۔ اُس نے شب خون مارا۔ المولد نے اپنے ساتھیوں کو کھڑا کیا۔ بقیہ شب اور صبح سے عصر تک قتال کیا اس کے بعد پیٹھ پھیر کے واپس ہوا۔ زنجی اس کی چھاؤنی میں داخل ہو گئے۔ جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔

یحییٰ نے یہ خبر خبیث کو لکھی تو اُس نے تعاقب کرنے کو لکھا۔ الحوانیت تک تعاقب کر کے واپس ہوا تو الجامدہ پر گذرا۔ باشندوں پر مصیبت نازل کی۔ گاؤں میں جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ جتنے خون بہا سکتا تھا بہاتا رہا پھر الحالہ میں پڑاؤ کیا اور ایک مدت تک وہاں قیام کر کے نہر معقل لوٹ آیا۔

اسی سال محمد المولد نے سعید بن احمد بن سعید بن سلم الباہلی کو گرفتار کیا۔ اُس نے اور اُس کے باہلہ کے ساتھیوں نے البطائح پر لوٹ مار کی تھی اور راستے میں فساد برپا کیا تھا۔

اسی سال محمد بن واصل نے فارس میں سلطنت سے بغاوت کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل بن العباس بن محمد بن علی ابن عبداللہ بن العباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال بسیل المعروف بالصقلبی جسے الصقلبی کہا جاتا تھا اور اہل بیت سلطنت میں سے تھا اس لئے کہ اُس کی ماں صقلبیہ تھی۔ میخائیل بن توفیل شاہ روم پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔ میخائیل تنہا چوبیس سال تک سلطنت پر رہا تھا۔ اُس کے بعد الصقلبی روم کا بادشاہ بن گیا۔

## واقعات ۲۵۸ھ

اس سال کے اہم واقعات میں سعید بن احمد بن سعید بن سلمہ الباہلی کا دارالخلافہ آنا اور تازیانے کھانا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اسی سال ماہ ربیع الآخر میں اُسے سات سو تازیانے مارے گئے۔ مر گیا تو لٹکا دیا گیا۔

اسی سال صاحب الزنج کے ایک قاضی کی جو عبادان میں تھا اور چودہ زنجیوں کی گردنیں سامرا کے باب العامہ پر ماری گئیں۔ بصرے کے علاقے سے یہ سب قید کئے گئے تھے۔

علاقے سے بہ سبب قید کئے گئے تھے۔

اسی سال مفلح نے تکریت میں اعراب سے جنگ کی۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مساور الشاری کی جانب مائل ہو گئے تھے۔

اسی سال مسرور بلخی نے الیعقوبیہ کے کاشتکاروں پر حملہ کیا انھیں شکست دی اور ان پر مصیبت نازل کی۔

اسی سال محمد بن واصل حلقۂ اطاعت میں داخل ہو گیا۔ فارس کا علاقہ اور خراج محمد بن الحسین بن الفیاض کے سپرد کر دیا۔

۲۰ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو المعتمد نے اپنے بھائی ابو احمد کو دیار مضر و قنسرین اور العواصم ولایت سے سرفراز فرمایا۔ پنجشنبہ ماہ ربیع الآخر کی چاند رات کو اُسے اور مفلح کو خلعت دیا۔ دونوں بصرے کی جانب روانہ ہوئے۔ اور وہ عوام کے سامنے سوار ہوا۔ ابو احمد کی اُس نے مشایعت کی اور پھر واپس آیا۔

اسی سال منصور بن جعفر بن دینار الخیاط قتل کیا گیا۔

## قتل خیاط

بیان کیا گیا ہے کہ اُس خبیث نے جب اُس کے ساتھی بصرے کے معاملے سے فارغ ہوئے علی بن ابان المہلبی کو جو اُس زمانے میں الاہواز میں تھا منصور بن جعفر کی جنگ کے لئے جبی جانے کا حکم دیا۔ وہ مقابلے میں ایک مہینہ ٹھیرا۔ علی جب خیزرانیہ میں تھا تو منصور اس کے لشکر میں آیا کرتا۔ ساتھ چند ہی آدمی ہوا کرتے۔ خبیث نے اپنے ساتھیوں کی جماعتوں سے بھری ہوئی بارہ کشتیاں علی بن ابان کو روانہ کیں۔ کشتیوں کا کام ابو اللیث الاصبہانی کے سپرد کر کے اُسے علی بن ابان کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ ابو اللیث علی کی جانب روانہ ہو گیا۔ پھر اُس کا مخالف بنکر اُس کے خلاف اپنی رائے پر عمل پیرا ہو کر مقیم ہو گیا۔ منصور جس طرح آیا کرتا تھا جنگ کے لئے آیا۔ اس کے ساتھ کشتیاں تھیں ابو اللیث نے بغیر علی بن ابان کے مشورہ و حکم کے اُس کی طرف سبقت کی۔ منصور اُن کشتیوں پر جو اُس کے ہمراہ تھیں فتحمند ہو گیا۔ جو عرب و زنجی تھے اُن میں سے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا۔ ابو اللیث کو شکست ہو گئی وہ خبیث کے پاس واپس گیا۔ علی بن ابان اور وہ تمام لوگ جو اُس کے ہمراہ تھے واپس ہوئے

اور ایک مہینے تک ٹھیرے رہے۔ اس کے بعد منصور اپنے آدمیوں کے ساتھ منصور کی جنگ کے لئے لوٹا۔ جب علی ٹھیر گیا تو اُس نے مخبروں کو روانہ کیا کہ وہ منصور اور اُس کے لشکر کی خبریں اُس کے پاس لائیں۔

منصور کا ایک والی تھا جو کرنبا میں مقیم تھا۔ علی بن ابان نے اُس سردار پر شب خون مار کر اُسے قتل کر دیا اور اُس کے اکثر ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ جو کچھ اُس کے لشکر میں تھا لوٹ لیا۔ بہت سے گھوڑے پائے چھاؤنی کو جلا دیا اور رات ہی کو واپس ہوا۔ یہاں تک کہ نہر جبی کے آخیر حصے پر پہنچا۔ یہ خبر منصور کو پہنچی تو وہ روانہ ہو کے الخیزرانیہ پہنچا۔ علی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔ دونوں کے درمیان دن چڑھے سے ظہر تک جنگ ہوتی رہی۔ بعد ظہر منصور کو شکست ہوئی۔ ساتھی اُس سے جدا ہو گئے اور وہ اُن سے علٰحدہ ہو گیا۔ زنجیوں کے ایک گروہ نے نہر عمر بن مہران تک اُس کا تعاقب کیا۔ وہ اُن پر برابر حملہ کرتا رہا یہاں تک کہ اُس کے نیزے ٹوٹ گئے۔ تیر ختم ہو گئے۔ اور اُس کے ساتھ کوئی باقی نہ رہا۔ اُس نے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا کہ عبور کر جائے۔ گھوڑے کو اشارہ کیا۔ آواز دی مگر اس نے کام نہ دیا۔ آخر کو پڑا۔ پاؤں نے کوتاہی کی پانی میں ڈوب مرا۔ شبل نے کہا کہ گھوڑے کا منصور کو نہر عبور کرانے میں کمی کرنے کا سبب یہ تھا کہ زنجیوں میں سے ایک شخص نے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا جب کہ اس نے منصور کو نہر کی طرف قصد کرتے دیکھا جس سے اُس کا ارادہ اُسے عبور کرتے کا تھا وہ تیر کر اُس کے آگے ہو گیا پھر جب گھوڑا کودا تو وہ حبشی اُس کے سامنے آ گیا۔ گھوڑا ابھڑکا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئے پھر منصور نے اپنا سر نکالا تو حبشیوں میں سے ایک غلام اُس کی طرف اترا جو مصلح کے پہچاننے والوں میں سے تھا جس کا نام ابرون تھا۔ اُس نے اس کا سر کاٹ کے اسباب لے لیا۔ اُن لوگوں کی جو اُس کے ساتھ تھے ایک بڑی جماعت قتل کر دی گئی۔ منصور کے ساتھ اُس کا بھائی خلف بن جعفر بھی قتل کر دیا گیا۔ منصور کے سپرد جو عمل تھا یارجوخ نے اس پر اصغجون کو والی بنا دیا۔

اسی سال ۵ جمادی الاولیٰ یوم سہ شنبہ کو مفلح اُس تیر سے مقتول ہوا جو بغیر نوک کے اُس کی کنپٹی میں لگ گیا۔ چار شنبہ کی صبح کو وہ مردہ پایا گیا۔ اس کی لاش سامرا پہنچائی گئی۔ وہیں دفن کیا گیا۔

**مرگ مفلح**

میرا وہ بیان گذر چکا ہے جو ابواحمد بن المتوکل کے سامرا سے اس ملعون کی جنگ کے لئے بصرہ جانے کے متعلق ہے۔

یہ روانگی اس وقت ہوئی جب کہ اُسے اور المعتمد کو وہ بدترین امور معلوم ہوئے جن کا اُس ملعون نے بصرے کے اور اُس کے قریب کی تمام سرزمین اسلام کے مسلمانوں کے ساتھ ارتکاب کیا ہے۔ میں نے بغداد میں اُس لشکر کا معاینہ کیا ہے جس میں ابواحمد اور مفلح روانہ ہوئے جس وقت وہ باب الطاق سے گذر رہے تھے تو میں اُس دن وہیں موجود تھا۔ میں نے اہل بغداد کے مشائخ کی ایک جماعت کو کہتے سنا کہ ہم نے خلفاء کے بہت سے لشکر دیکھے مگر اس لشکر کے مثل نہیں دیکھا جو مستعدی میں بھی سب سے اچھا ہے۔ ہتھیاروں کی تکمیل وتیاری میں بھی سب سے زیادہ ہے۔ تعداد وجماعت کے اعتبار سے بھی سب سے بڑھا چڑھا ہے۔ بغداد کے بازاریوں میں سے بھی ایک جماعت کثیر نے اس لشکر کا ساتھ دیا۔

محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ یحییٰ بن محمد البحرانی ابواحمد کے خبیث کے مقام پر پہنچنے سے قبل نہر معقل پر مقیم تھا۔ نہر عباس جانے کی اجازت چاہی تو اُس نے اسے ناپسند کیا۔ خوف ہوا کہ سلطانی لشکر اُس کے پاس کہیں اس حالت میں نہ پہنچ جائے کہ اُس کے ساتھی متفرق ہوں۔ یحییٰ نے اُس سے اصرار کیا یہاں تک کہ اُس نے اُسے اجازت دیدی۔ وہ اس حالت میں نکلا کہ خبیث کے اکثر اہل لشکر اُس کے ساتھ ہو گئے۔ علی بن ابان زنجیوں کی جماعت کثیرہ کے ساتھ جبی میں مقیم تھا۔

بصرہ خبیث کے اہل لشکر کا جائے غنیمت ہو گیا تھا کہ وہ لوگ صبح وشام وہاں اُن اشیاء کے منتقل کرنے کو جایا کرتے تھے جو وہاں سے اُن کے ہاتھ لگتی تھیں۔ اُس دن خبیث کے لشکر میں اُس کے ساتھیوں میں سے

صرف چند ہی آدمی تھے۔ اسی حال میں تھا کہ ابو احمد اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ گیا جس میں مفلح بھی تھا۔ ایسا زبردست ہولناک لشکر پہنچا کہ خبیث پر ایسی مصیبت کبھی نہ آئی تھی۔ جب وہ لشکر نہر معقل پہنچا تو خبیث کے لشکر کے جو لوگ وہاں تھے سب بھاگے اور ڈرتے ہوئے اُس سے مل گئے۔ خبیث بھی ڈرا۔ پھر اُس نے وہاں کے روساے لشکر میں سے دو رئیسوں کو بلایا سبب دریافت کیا کہ تم دونوں نے اپنا مقام کیوں چھوڑ دیا۔ اُن دونوں نے جو کچھ اُس آنے والے لشکر کی بڑائی۔ تعداد کی کثرت۔ سامان کی مضبوطی دیکھی تھی سب سے اُسے خبردار کیا کہ اس حالت میں کیا طاقت تھی کہ ٹھہر کے مقابلہ کر سکتے۔ انھوں نے یہ جو کچھ دیکھا اُس کے مقابلے پر ٹھیرنے کی اُس تیاری میں کہ جس میں وہ دونوں ہیں اُن دونوں میں قوت نہیں ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ آیا وہ جانتے ہیں کہ لشکر کا سالار کون ہے۔

ان دونوں نے کہا نہیں۔" ہم نے اس کے معلوم کرنے میں کوشش کی ہے مگر ہمیں کوئی نہ ملا جو صحیح خبر دے۔

خبیث نے کشتیوں میں مخبر روانہ کئے کہ وہ اس کی خبر دریافت کریں۔ وہ مخبر بھی اُس لشکر کی بڑائی اور بزرگی کی خبر لے گے اُس کے پاس واپس آے اور کسی کو اُن میں سے یہ خبر نہ ملی کہ کون اُس لشکر کا قائد اور رئیس ہے۔ اس خبر نے اس کے خوف وہراس میں اضافہ کیا۔ اُس نے علی بن ابان کے پاس قاصد بھیجنے میں عجلت کی جس کے ذریعے سے اُس آنے والے لشکر کی خبر سے آگاہ کیا تھا۔ اُسے مع اُس کے ساتھیوں کے اپنے پاس آنے کا حکم دیا تھا۔ وہ لشکر پہنچ گیا اور اُس نے اُس کے مقابلے میں پڑاؤ کیا۔

جنگ کا دن آیا۔ چہارشنبہ کا روز تھا۔ خبیث نکلا کہ پیادہ اپنے لشکر میں گھومے اور اُن لوگوں کے حال میں غور کرے جو اُس کے گروہ کے لوگ اُس کے ساتھ مقیم ہیں اور جو اُس کے مقابلے میں اُس کی جنگ والے مقیم ہیں۔ اُس دن آسمان سے کسی قدر بارش ہوگئی تھی۔ زمین تر تھی کہ اُس سے قدم پھسلتے تھے۔ وہ دن کے اول حصے میں تھوڑی دیر گھوم کے لوٹا۔

دوات اور کاغذ مانگا کہ علی بن ابان کو ایک خط بھیجے۔ اُس لشکر سے آگاہ کرے جسے اُس نے دیکھا اور اُن آدمیوں کے بھیجنے کا حکم دے جن کے بھیجنے پر وہ قادر ہو۔ اسی فکر میں تھا کہ یکایک اُس کے پاس ابو دلف آیا جو حبشیوں کا ایک قائد تھا۔ اُس سے کہا کہ وہ جماعت چڑھ آئی۔ زنجی بھاگ گئے۔ مقابلے میں کوئی ایسا شخص نہیں جو مدافعت کر سکے۔ یہاں تک کہ وہ الجبل الرابع تک پہنچ گئے۔ وہ اُس پر چلّایا۔ اُسے ڈانٹا کہ میرے پاس سے دور ہو۔ تو نے جو کچھ بیان کیا۔ اُس میں جھوٹا ہے۔ یہ محض گھبراہٹ کی وجہ سے ہے کہ جماعت کی کثرت دیکھکر تجھ میں آگئی ہے۔ تیرا دل اڑ گیا ہے اور تو جو کہتا ہے وہ سمجھتا نہیں ہے۔ ابو دلف اُس کے آگے سے چلا گیا۔ اور اُس کے کاتب کے پاس آیا۔ اُس نے جعفر بن ابراہیم السجان کو زنجیوں میں منادی کرنے اور معرکے میں نکلنے کا حکم دیا۔ السجان اُس کے پاس آیا اور یہ خبر دی کہ منادی کی گئی۔ لوگ نکلے۔ دو کشتیوں پر فتح ہوئی۔ پھر اُسے پیادوں میں تحریک کے لئے واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ واپس گیا۔ ہنوز تھوڑی ہی دیر ٹھہرنے پایا تھا کہ مفلح کو ایک تیر لگا جس کا مارنے والا معلوم نہ تھا اور شکست ہوگئی۔ زنجی پر غالب آگئے۔ قتل میں اُنھیں جو کامیابی ہوئی وہ ہوئی۔ لوگ خبیث کے پاس سر لائے جن پر وہ اپنے نیزوں سے قبضہ کئے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے وہ سر اُس کے سامنے ڈالدیئے۔ اُس دن سر بہت ہو گئے یہاں تک کہ ہر شے بھر گئی۔ یہ لوگ مقتولوں کا گوشت تقسیم کرنے لگے اور آپس میں اُس کا ہدیہ دینے لگے۔

اُس دغاباز کے پاس ایک قیدی کو لایا گیا جو فرغانیوں کی اولاد میں سے تھا۔ اُس نے لشکر کے سردار کو پوچھا تو اُس نے اسے ابو احمد اور مفلح کا ہونا بتایا۔ وہ ابو احمد کے ذکر سے ڈرا۔ اُس کی عادت تھی کہ جب کسی امر سے ڈرتا تو اُس کی تکذیب کرتا۔ اُس نے کہا کہ لشکر میں سوائے مفلح کے کوئی نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں سوائے اُس کے کسی کا ذکر نہیں سنتا۔ اگر

لشکر میں وہ ہوتا جس کا اس قیدی نے ذکر کیا تو ضرور دور تک اس کی شہرت ہوتی۔ البتہ مفلح اُس کے تابع اور اُس کی صحبت میں شامل تھا۔

خبیث کے اہل لشکر جب ان پر ابو احمد کے ساتھیوں نے خروج کیا تو سخت گھبرا گئے تھے۔ اپنے گھروں سے بھاگ کر نہر ابی الخصیب کی پناہ لی تھی۔ اُس زمانے میں اُس پر پل نہ تھا جس سے اُس دن بچوں اور عورتوں کی بڑی مخلوق اُس میں غرق ہو گئی۔ اس جنگ کے بعد اُس خبیث کو بہت کم دیر ہوئی تھی کہ علی بن ابان اپنے ساتھیوں کی بڑی جماعت کے ساتھ اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہ اس حالت میں اس کے پاس پہنچا کہ وہ اُس سے بے نیاز ہو چکا تھا۔ مفلح کو بھی زیادہ دیر نہ گذری کہ وہ مر گیا۔

ابو احمد نے الابلہ میں مقام کیا تا کہ ہزیمت نے جسے پراگندہ کر دیا ہے اُسے جمع کرے اور از سر نو سامان کر لے۔ اس کے بعد نہر ابی الاسد گیا اور وہیں ٹھہر گیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ خبیث یہ نہیں جانتا تھا کہ مفلح کیونکر قتل ہوا جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ اُسے ایک تیر لگا اور اُس نے کسی کو اُس کے تیر مارنے کا مدعی نہ دیکھا تو اُس نے دعویٰ کیا کہ وہی اس تیر کا چلانے والا تھا۔ اُس نے کہا کہ پھر میں نے اُسے کہتے سنا کہ میرے سامنے ایک تیر گرا تو اُسے میرا خادم واح میرے پاس لایا اور مجھے دیدیا میں نے اُسے چلایا۔ مفلح کو میں نے ہی مارا۔ محمد نے کہا کہ وہ اس بارے میں جھوٹ بولا اس لئے کہ میں اُس موقع پر موجود تھا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سے نہ اُترا کہ اُس کے پاس مخبر شکست کی خبر لایا۔ سر لائے گئے۔ اور جنگ ختم ہو گئی۔

اسی سال دجلہ کے دیہات میں وبا پیدا ہوئی جس میں بغداد۔ سامرا۔ اور واسط وغیرہ میں مخلوق کثیر ہلاک ہو گئی۔

اسی سال خر سخارس اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ بلاد روم میں قتل کیا گیا۔

اسی سال یحییٰ بن محمد البحرانی زنجیوں کے سردار کا ساتھی قید ہوا اور اسی سال قتل کیا گیا۔

**بحرانی بحران موت میں**

محمد بن سمعان کاتب سے مذکور ہے کہ جب یحییٰ بن محمد نہر عباس پہنچا تو اسے دہانۂ نہر پر اصغجون عامل کے ساتھیوں میں سے تین سو ستر سوار ملے۔ وہ اس وقت الاہواز کا عامل تھا۔ یہ سوار بھی اسی علاقے میں مقرر کیے گئے تھے۔ یحییٰ نے دیکھا تو انھیں قلیل سمجھا اور جماعت جو اس کے ساتھ تھی اسے اتنا کثیر جانا کہ ہمراہی میں کوئی اندیشہ نہ ہوا اصغجوں کے ساتھیوں نے تیر اندازی کی۔ بہتوں کو زخمی کر دیا۔ جب یحییٰ نے یہ دیکھا تو اس نے ان ایک سو بیس سواروں کو ان کی جانب عبور کرایا جو اس کے ساتھ تھے اور پیادوں کی بھی بہت بڑی جماعت ان کے ساتھ کر دی اصغجوں کے ساتھی ان کے مقابلے سے کنارے ہٹ گئے۔ البحرانی اور اس کے ساتھی نہر عباس میں گھسے۔ نہر میں پانی کی کمی کا وقت تھا۔ القیروانات کی کشتیاں کیچڑ پر کنارے لگی تھیں۔ جب ان کشتیوں کے مالکوں نے زنجیوں کو دیکھا تو کشتیاں چھوڑ دیں۔ زنجیوں نے ان پر قبضہ کر لیا تمام مال غنیمت جو بہت زیادہ اور بہت قیمتی ان کشتیوں میں تھا سب لوٹ لیا۔ اور اسے بطیحۃ الصحناء لے چلے۔ انھوں نے سیدھا راستہ چھوڑ دیا۔ یہ اس باہمی حسد کی وجہ سے تھا جو البحرانی اور علی بن ابان المہلبی کے درمیان تھا یحییٰ کے ساتھیوں نے اسے یہ مشورہ دیا کہ اس راستے میں نہ چلے جس میں علی اپنے لشکر کو گذارتا ہے۔ اس نے مان لیا۔ وہ لوگ اس راستے پر چلے جو بطیحہ تک پہنچاتا تھا۔ وہ بھی چلا یہاں تک کہ بطیحۃ میں داخل ہوا۔ اس لشکر کو جانے دیا جو ساتھ تھا۔ ابو اللیث الاصبہانی کو اس کے ہمراہ کر دیا۔ لشکر کو سردار کے لشکر لیجانے کا حکم دیا۔

خبیث نے کسی کو یحییٰ البحرانی کے پاس روانہ کیا تھا جو اسے لشکر کے آنے کی خبر دے واپسی کے وقت اسے اس امر سے بچنے کا حکم دیا تھا کہ کوئی شخص ان میں سے اس لشکر کا مقابلہ کرے۔ البحرانی نے مخبروں کو دجلہ

روانہ کیا وہ مخبر اُس وقت واپس آئے کہ ابو احمد کا لشکر الابلہ سے نہر ابی الاسد
واپس ہو رہا تھا۔ لشکر کے نہر ابی الاسد کی طرف لوٹنے کا سبب یہ تھا کہ
رافع بن بسطام وغیرہ نے جو بطیحۃ الصحناء اور نہر العباس کے قریب تھے
ابو احمد کو لکھ کر البحرانی کی حالت اور اُس کے لشکر کی کثرت سے آگاہ کیا تھا
کہ اُس کا پوشیدہ طور پر ارادہ یہ ہے کہ نہر العباس سے دجلہ کی طرف نکلے۔
پھر نہر ابی الاسد تک بڑھ جائے اور وہیں چھاؤنی قائم کرے اور لشکر اسلام سے
سامان رسد روک دے یحییٰ کے مخبر ابو احمد کی خبر اور اس کے لشکر کے حالات
معلوم کر کے مرعوب وہیبت زدہ لوٹے۔ بڑی مشقت سے راہ کٹی تھی بطیحہ میں
مارے مارے پھرتے سے ایک وبا ان میں پھیل گئی مرض کی کثرت ہوگئی۔ نہر العباس کے
قریب پہنچے تو یحییٰ نے اپنے مقدمے پر سلیمان بن جامع کو کر دیا۔ وہ لوگ اپنی کشتیوں کو نہر العباس سے
نکل جانے کے ارادے سے چلا رہے تھے۔ نہر میں چھوٹی بڑی شاہی کشتیاں تھیں جو صنجون
کی جانب سے دہانہ نہر کی حفاظت کر رہی تھیں۔ اُن کے ہمراہ ایک جماعت
سوار و پیادہ کی تھی۔ اس نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو ڈرا دیا۔ اپنی
کشتیاں خالی کر دیں اور اپنے آپ کو نہر العباس کے غربی حصے میں ڈال دیا۔
الزیدان کا راستہ اختیار کیا جو خبیث کے لشکر کی طرف جا رہے تھے۔
یحییٰ اس حال سے غافل تھا۔ اپنے لشکر کے درمیان میں تھا کہ تورج العباس کے
پل پر ایک ایسے تنگ مقام پر ٹھیر گیا تھا جس میں پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا۔
وہ اپنے ان ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جو کشتیوں کے چلانے میں مشغول تھے۔
اُن میں سے بعض وہ تھیں جو ڈوب رہی تھیں اور بعض وہ جو بچ رہی تھیں۔
محمد بن سمعان نے کہا کہ میں اس حالت میں اُس کے ہمراہ ٹھیرا ہوا تھا۔
کہ اس نے پانی کے تیز بہاؤ سے متعجب ہو کر میری جانب متوجہ ہو کے کہا کہ
کیا تو نے غور کیا کہ اگر اس حالت میں ہمارا دشمن ہم پر ٹوٹ پڑے تو
ہم سے زیادہ بدحال کون ہوگا۔ کلام ختم نہ ہوا تھا کہ طاشتمر ترکی اُس
لشکر کے ساتھ پہنچ گیا جس کو ابو احمد نے الابلہ سے نہر ابی الاسد واپس آنے کے وقت
روانہ کیا تھا۔ لشکر میں ایک شور مچ گیا۔ محمد نے کہا کہ میں بھی دیکھنے کے لئے کھڑا

ہوگیا تو دیکھا کہ سرخ جھنڈے نہر العباس کی غربی جانب سے آ گئے ہیں اور یحییٰ اُس میں ہے۔ جب زنجیوں نے دیکھا تو سب نے اپنے آپ کو پانی میں ڈالدیا اور عبور کر کے شرقی جانب چلے گئے جو وہ مقام سنسان ہوگیا جس میں یحییٰ تھا۔ اُس کے ساتھ کچھ اوپر دس آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ اس وقت یحییٰ نے کھڑے ہو کر چمڑے کی ڈھال اور تلوار لے لی۔ ایک رومال باندھا اور چند آدمیوں کے ساتھ جو اُس کے ہمراہ تھے قوم سے مل گیا۔ طاشتمر کے ساتھیوں نے تیر مارے اُس نے بھی تیزی کے ساتھ انھیں زخمی کیا۔ البحرانی تیروں سے زخمی ہو گیا تین زخم اس کے دونوں بازوؤں اور بائیں پنڈلی میں لگے۔ جب اُس کے ساتھیوں نے مجروح دیکھا تو سب جدا ہو گئے۔ کوئی ایسا نہ معلوم ہوا جو اُس کا قصد کرتا۔ وہ لوٹا۔ ایک کشتی میں سوار ہوا۔ اور نہر کی شرقی جانب عبور کر گیا۔ یہ اُس وقت کا واقعہ ہے کہ اچھی طرح دن چڑھ آیا تھا۔ یحییٰ کو زخموں نے بوجھل کر دیا تھا۔ زنجیوں نے جب اُس کی مصیبت دیکھی تو سخت گھبرا اُٹھے۔ دل کمزور ہو گئے۔ جنگ ترک کر دی۔ فکر ہوئی کہ لاکھوں پائیں نہ پائیں کسی طرح جان تو بچائیں۔ شاہی لشکر نے تمام مال غنیمت پر قبضہ کر لیا جو نہر کی غربی جانب کشتیوں میں تھا۔ جب وہ اُس پر قابض ہو گئے تو اُن میں سے بعض کشتیوں میں مٹی کے تیل سے آگ لگانے والوں کو بٹھا کے نہر کی شرقی جانب لے گئے۔ وہاں جس قدر کشتیاں زنجیوں کے قبضے میں تھیں سب جلا دیں۔ زنجی یحییٰ سے جدا ہو گئے۔ اُن میں قتل عام کیا گیا۔ بکثرت قید کئے گئے۔ دن میں چھپکر جا رہے تھے۔ شام ہوئی رات خوب تاریک ہو گئی۔ تو منھ کے بل گرتے ہوئے بھاگے۔ جب یحییٰ نے اپنے ساتھیوں کی جدائی دیکھی تو ایک کشتی میں بیٹھا اور اپنے ساتھ ایک طبیب کو بٹھایا جس کا نام عباد اور عرف ابو جیش تھا۔ کہ جو زخم لگے ہیں ان کا مداوا ہو سکے۔ بجکر خبیث کے لشکر تک پہنچنے کی خواہش تھی۔ چلتے چلتے دہانۂ نہر کے قریب ہو گیا۔ کشتیوں کے ملاحوں نے دیکھ لیا جو چھوٹی بڑی کشتیوں میں تھے۔

گھبرائے اور انھیں یقین ہو گیا کہ پکڑ لئے جائیں گے عبور کر کے جانب غربی گئے۔
اُسے اور اُس کے ساتھی کو زمین پر کھیت میں ڈالدیا وہ نکلکر اس حالت میں
چلنے لگا کہ بوجھل تھا۔ چلتے چلتے گر پڑا۔ رات بھر وہیں پڑا رہا۔ صبح ہوئی تو
عباد طبیب اُٹھ کے دیکھنے لگا کہ آتے جاتے کوئی نظر آئے۔ شاہی لشکر کے
کچھ آدمی دکھائی دئیے۔ اشارہ کیا۔ اُنھیں یحییٰ کی خبر دی۔ ساتھ لایا اور یحییٰ کو
اُن کے سپرد کر دیا۔ ایک جماعت کا یہ خیال تھا کہ ایک فوج اُسے لے گئی۔
فوج نے دیکھا پہچانا اور گرفتار کر لیا۔ خبیث کو خبر پہنچی۔ نہایت مضطرب
ہوا۔ بے قراری بہت بڑھ گئی۔

یحییٰ بن محمد الازرق البحرانی کو ابو احمد کے پاس لایا گیا۔ ابو احمد نے
اُسے المعتمد کے پاس سامرا بھیج دیا۔ اُس نے الحیر میں مجبر الحلبہ کے سامنے
ایک چبوترہ بنانے کا حکم دیا۔ لوگوں کے سامنے اُس کو چبوترے پر چڑھایا گیا۔
پھر تازیانے مارے گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ۹ رجب چارشنبہ کو ایک
اونٹ پر سامرا میں داخل ہوا۔ اُس کے دوسرے دن المعتمد بیٹھا۔ یہ پنجشنبہ کا
دن تھا۔ دو سو تازیانے مارے گئے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے زور زور سے
تلواریں ماری گئیں۔ پھر ذبح کیا گیا پھر جلا دیا گیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ جب یحییٰ البحرانی قتل کیا گیا اور اس کی خبر
صاحب الزنج کو پہنچی تو اُس اُس نے کہا کہ مجھ پہ اُس کا قتل بہت گراں گزرا
میرا اہتمام اُس کے ساتھ نہایت سخت تھا پھر مجھ سے خطاب کیا گیا کہ
اس کا قتل تیرے لئے بہتر ہے کیوں کہ وہ حریص تھا۔ پھر ایک جماعت کی طرف
متوجہ ہوا جن میں میں بھی تھا اور کہا کہ اُس کی حرص کا یہ حال تھا کہ ہمیں غنیمت میں
بعض چیزیں ملیں۔ اُس میں دو ہار بھی تھے جو یحییٰ کے ہاتھ لگے تو اُس نے
اُس میں سے زیادہ قیمتی کو مجھ سے چھپایا اور میرے سامنے کم قیمت کا
پیش کیا۔ وہ ہار بھی مجھ سے مانگا۔ میں نے اسے دیدیا۔ پھر مجھ سے اُس
ہار کی شکایت کی گئی جو اُس نے چھپایا تھا۔ میں نے اسے بلایا کہ وہ ہار لا جو تو نے
چھپایا ہے۔ میرے پاس وہی ہار لایا جو میں اُسے دیا تھا۔ انکار کیا کہ

نہ میں نے اور کوئی ہار لیا ہے نہ میرے پاس ہے۔ میں اس طرح اس کا حال بیان کرنے لگا کہ گویا میں اُسے دیکھتا ہوں۔ وہ متحیر ہو گیا۔ اور وہی ہار میرے پاس لایا۔ مجھ سے مانگا۔ میں نے اُسے دیدیا اور استغفار کا حکم دیا۔

**پیغمبری سے باز آیا**

محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ محمد بن سمعان نے بیان کیا کہ زنجیوں کے سردار نے مجھ سے کہا کہ مجھ پر نبوت پیش کی گئی مگر میں نے اُس سے انکار کیا۔

میں نے پوچھا "یہ کیوں"۔

کہا کہ اس لئے کہ اُس کے کچھ اسباب ہیں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اس بار کو برداشت نہ کر سکوں گا۔

اسی سال ابو احمد بن المتوکل اُس مقام سے کہ صاحب الزنج کے قریب تھا واسط کی طرف ہٹ آیا۔

**واسط میں مرکز جنگ**

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد جب نہر ابی الاسد گیا اور وہاں ٹھیر گیا۔ اُس کے ساتھ جو لوگ تھے اُن میں بیماریوں کی کثرت سے موت پھیل گئی۔ وہ وہیں مقیم رہا یہاں تک کہ جس نے موت سے نجات پائی وہ اپنے مرض سے اچھا ہو گیا۔ اس کے بعد وہ بافاورد کا رخ کر کے واپس ہوا اور وہیں چھاؤنی بنا لی۔ آلات کے درست کرنے لشکر کو تنخواہیں دینے اور چھوٹی بڑی کشتیوں کے درست کرنے کا حکم دیا اور اُنھیں اُن سرداروں سے بھر دیا جو اُس کے موالی اور غلام تھے خبیث کے لشکر کی جانب چل کھڑا ہوا۔ اپنے سرداروں کی ایک جماعت کو نہر ابی الخصیب وغیرہ کے ان مقامات کا حکم دیا جو ان کے لئے نامزد کر دیئے تھے۔ ایک جماعت کو اپنے ساتھ رہنے اور اُن مقامات میں اپنے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا جہاں جنگ ہو۔ جس وقت لڑائی شروع ہوئی۔ دونوں گروہ نہر ابی الخصیب کے پاس مل گئے اور ابو احمد اپنے تھوڑے سے ساتھیوں کے ہمراہ رہ گیا۔ تو وہ اُس مقام سے اس خوف کی وجہ سے نہ ہٹا کہ مبادا زنجیوں کا حوصلہ بڑھ جائے۔ لوگ نہر منکی کی شور زمین میں تھے۔ ابو احمد کے ساتھیوں کا

اس سے جدا ہو جانا معلوم ہوا تو زنجی بکثرت جمع ہو گئے اور جنگ بھڑک اٹھی۔ دونوں فریق میں سخت خوں ریزی ہوئی۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے زنجیوں کے محل و مکانات جلا دیئے۔ عورتوں کی ایک بڑی جماعت کو چھڑا لیا جو قید تھیں۔ زنجیوں نے اپنی جماعت کو اُس مقام کی طرف لوٹایا جہاں ابو احمد تھا۔ الموفق ایک کشتی پر ظاہر ہوا۔ گھمسان کا رن پڑا۔ عین گرمی معرکہ میں زنجیوں کا انبوہ امنڈ آیا۔ مُوفق سمجھے کہ اپنی قلیل جمعیت کے ساتھ اس کا مقابلہ مناسب نہیں مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ جنگ روک دی جائے۔ اسی بنا پر حملہ آوروں کو کشتیوں میں لوٹنے کا حکم دیا جو نُوَدَہ میں تھیں۔ اکثر آدمیوں کے اپنی اپنی کشتیوں میں بیٹھ جانے کے بعد ابو احمد اپنی کشتی میں گیا۔ لوگوں کا ایک گروہ رہ گیا جنھوں نے اُن گھنے درختوں اور تنگ راستوں میں پناہ لی۔ وہ لوگ اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے۔ ان پر زنجیوں کے پوشیدہ لشکر نکل پڑے۔ انھوں نے مدافعت کی۔ نہایت سخت جنگ ہوئی جس میں بہتیرے کام آئے۔ مقتولوں میں ایک سو سپاہی اور دس افسر تھے جن کے سر صاحب الزنج کے پاس لے گئے۔ اب کیا تھا۔ اُس کے تکبر میں اور اضافہ ہو گیا۔

ابو احمد لشکر کے ساتھ باذ آورد واپس آیا اور وہاں ٹھیر کر اپنے ساتھیوں کو تیار کرنے لگا۔ لشکر کے ایک کنارے آگ لگ گئی سخت ہوا چل رہی تھی چھاؤنی جل گئی۔ ابو احمد واپسی کے ارادے سے واسط روانہ ہوا۔ یہ اسی سال شعبان کا واقعہ ہے۔ واسط پہنچا تھا کہ اکثر لوگ علیحدہ ہو گئے۔

۱۱ شعبان کو الصیمرہ میں نہایت سخت ہولناک آواز ہوئی۔ دوسرے دن پھر وہی آواز سنائی دی۔ یہ اتوار کا دن تھا۔ پہلے دن سے بھی یہ آواز بڑی تھی۔ اس سے اکثر شہر منہدم ہو گیا۔ دیواریں گر پڑیں۔ باشندوں میں سے جیسا کہ کہا گیا تقریباً بیس ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔

**بے ادبی کی سزا**

ایک شخص ابو فقعس کے نام سے معروف تھا۔ اس کی نسبت شہادت سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کو بے سبب

گالیاں دیتا ہے۔ سامرا کے باب العامہ پر اُس کو ایک ہزار بیس تازیانے مارے گئے۔ وہ مرگیا۔ یہ ۷ ہر رمضان پنجشنبہ کا واقعہ ہے۔

۸ ہر رمضان یوم جمعہ کو یارجوخ کی وفات ہوئی۔ ابو عیسیٰ بن المتوکل نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جعفر بن المعتمد نے بھی شرکت کی۔

اسی سال موسیٰ بن بغا اور الحسن بن زید کے ساتھیوں میں جنگ ہوئی۔ موسیٰ نے الحسن کے ساتھیوں کو شکست دی۔

اسی سال مسرور البلخی مساور الشاری کے مقابلے سے سامرا واپس آیا۔ اُس کے ساتھ شاریوں کے قیدی تھے۔ اُس نے اپنے لشکر پر جو الحدیثیہ میں تھا جعلان کو اپنا نائب بنایا۔ بعد کو بوازیج روانہ ہوا۔ وہاں مساور سے ملا۔ دونوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ مسرور نے اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو قید کرلیا۔ ذی الحجہ میں چند دن باقی تھے کہ واپس آگیا۔

اسی سال بغداد کے اندر لوگوں میں ایک وبا پیدا ہوئی جس کا نام اہل بغداد القفاع بتاتے تھے۔

اسی سال اکثر حجاج القرعاء سے پیاس کے خوف سے واپس آگئے۔ اُن میں سے وہ سلامت رہا جو مکے چلا گیا۔

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۵۹ھ

اہم واقعہ ابو احمد بن المتوکل کی واسط سے واپسی اور ۲۶ ہر ربیع الاول یوم جمعہ کو سامرا میں اُس کی آمد ہے۔ واسط اور اُن اطراف میں جنگ خبیث پر محمد المولد کو اُس نے اپنا قائم مقام بنایا تھا۔ کنجور اسی سال قتل ہوا۔

**قتل کنجور** کنجور والی کوفہ تھا۔ وہاں سے بغیر اجازت سامرا کے ارادے سے واپس ہوا۔ لوٹنے کا حکم دیا گیا تو اُس نے

انکار کیا۔ اُسے مال بھیجا گیا کہ اپنے ساتھیوں کی تنخواہ تقسیم کر دے۔ مگر اس نے اس پر قناعت نہیں کی اور روانہ ہو گیا یہاں تک کہ ربیع الاول میں عکبراء پہنچا۔ سامرا سے چند سردار اُس کی جانب روانہ ہوئے جن میں ساتکین وتکین وعبدالرحمن بن مفلح وموسیٰ بن اتامش وغیرہم تھے۔ ان لوگوں نے اُسے ذبح کر دیا۔ اُس کا سر ۲۹ ربیع الاول کو سامرا لایا گیا۔ اُس کے ساتھ کچھ اوپر چالیس ہزار دینار بھی پہنچائے گئے۔ اُس کے ایک نصرانی کاتب کو خیانت مال سرکار کے الزام میں ماہ ربیع الآخر میں باب العامہ پر ایک ہزار کوڑے مارے گئے جس سے وہ مر گیا۔

اسی سال شرکب ساربان مرو اور اُس کے نواح پر غالب آگیا اور اُسے لوٹ لیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث بلخ سے واپس آیا اور قہستان میں قیام کیا ہراۃ بوشنج اور باذغیس پر اپنے عامل مقرر کئے اور سجستان کی طرف لوٹ گیا۔

اسی سال عبداللہ السنجری نے یعقوب بن اللیث کو مخالف ہو کر چھوڑ دیا اور نیسابور کا محاصرہ کر لیا۔ محمد بن طاہر نے قاصدوں اور فقہاء کو روانہ کیا۔ انھوں نے دونوں کے درمیان آمد ورفت کی اس کے بعد اس نے اُسے ابطسین وقہستان کا والی بنا دیا۔

اسی سال ۶ رجب کو المہلبی اور یحییٰ بن خلیف الاہواز کے بازار کی نہر لطی میں داخل ہوئے۔ وہاں اُنھوں نے مخلوق کثیر کو قتل کیا۔ وہاں کے صاحب المعونۃ کو بھی قتل کر ڈالا۔

**صاحب الحرب کی ہلاکت**

بیان کیا گیا ہے کہ قائد الزنج پر اُس آتش زنی کی حالت پوشیدہ رہی جو ابواحمد کے لشکر باذاورد میں ہوئی تھی۔ چنانچہ اسے اس کی خبر تین دن کے بعد عبادان کے دو شخصوں سے معلوم ہوئی۔ وہ فساد کے لئے پلٹا۔ اُس کی رسد منقطع ہو گئی تھی۔ اُس نے علی بن ابان المہلبی کو کھڑا کے بہت سا لشکر اُس کے ساتھ کر دیا۔ سلیمان بن جامع بھی اُس کے ساتھ روانہ ہوا۔ وہ لشکر اُسی کے ساتھ کر دیا گیا تھا جو

یحییٰ بن محمد البحرانی اور سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کے ساتھ تھا۔ سوار اُس کے ساتھ کئے گئے تھے اور بقیہ لوگ علی ابان المہلبی کے ساتھ۔ اُس زمانے میں الاہواز کا متولی اصغجون تھا۔ اُس کے ہمراہ سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ نیزک بھی تھا۔ علی بن ابان اپنے زنجیوں کے ساتھ اُن لوگوں کی جانب روانہ ہوا۔ اصغجون نے بھی اُسے دیکھ لیا۔ وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چل اٹھ کھڑا ہوا۔ صحرائے دستماران میں دونوں لشکر مل گئے۔ یہ اصغجون کی موت کا دن تھا۔ نیزک اپنے بہت سے ہمراہیوں کے ساتھ قتل کیا گیا۔ اصغجون غرق ہو گیا۔ الحسن بن ہرثمہ عرف الشار اور الحسن بن جعفر عرف زاوشار قید ہو گئے۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے الحسن بن الشار نے بیان کیا کہا کہ ہم لوگ اُس دن اصغجون کے ہمراہ مقابلے کے لئے نکلے تو ہمارے ساتھی نہ ٹھیرے اور بھاگے۔ نیزک قتل کیا گیا اور اصغجون گم ہو گیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُترا۔ دل میں یہ ارادہ کیا کہ میں اُس اونٹنی کی دُم پکڑوں جو میرے ساتھ تھی۔ زبردستی نہر میں ڈالدوں اور اُس کے ذریعے نجات حاصل کروں۔ میرے غلام نے سبقت کی۔ وہ بچ گیا اور مجھے چھوڑ گیا۔ میں موسیٰ بن جعفر کے پاس آیا کہ اُس کے ساتھ نجات پاؤں۔ وہ ایک کشتی میں سوار ہو کے روانہ ہو گیا۔ میرے لئے نہ ٹھیرا۔ میں نے ایک چھوٹی کشتی دیکھی۔ اُس کے پاس آیا اور اُس میں سوار ہو گیا۔ بہت لوگ میرے پاس جمع ہو گئے۔ اور سوار ہونے کی خواہش کرنے لگے۔ کشتی میں لٹک گئے یہاں تک کہ اُسے ڈبو دیا۔ کشتی الٹ گئی۔ میں اُس کی پشت پر چڑھ گیا۔ وہ لوگ میرے پاس سے چلے گئے۔ زنجیوں نے مجھے دیکھا۔ تیر برسانے لگے۔ جب مجھے مرنے کا اندیشہ ہوا تو میں نے کہا کہ تیر اندازی سے باز آؤ اور کوئی چیز میری طرف ڈالو کہ اس میں لٹک کے تمھارے پاس آجاؤں۔ اُنھوں نے ایک نیزہ میری جانب بڑھا دیا جسے میں نے ہاتھ سے پکڑ لیا اور ان کے پاس چلا گیا۔

الحسن بن جعفر کو اُس کے بھائی نے ایک گھوڑے پر سوار کر کے

تیار کیا کہ اُسے اپنے اور امیر لشکر کے درمیان سفیر بنائے۔ جب شکست ہوگئی تو وہ نجات کی تلاش میں جلدی کرنے لگا۔ گھوڑے نے گرا دیا اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔

علی بن ابان نے خبیث کو اس جنگ کا حال لکھا۔ بہت سے سر اور جھنڈے اس کے پاس روانہ کئے۔ الحسن بن الشار اور الحسن بن جعفر اور احمد بن روح کو روانہ کیا۔ اس نے ان قیدیوں کو قید خانے کا حکم دیا۔ علی بن ابان الاہواز میں داخل ہوا۔ وہاں قیام کر کے فساد کرتا رہا یہاں تک کہ موسیٰ بن بغا خبیث کی جنگ کے لئے نامزد ہوا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا سامرا سے اُس کی جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ یہ ۱۷ ذیقعدہ کا واقعہ ہے۔ خلیفہ نے شہر پناہ کے باہر تک اس کی مشایعت کی اور وہاں اُسے خلعت دیا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا کی جانب سے قائد الزنج کی جنگ کے لئے عبدالرحمٰن بن مفلح الاہواز اور اسحاق بن کنداج بصرہ اور ابراہیم بن سیما باداورد پہنچا۔

**طیّاریاں**

بیان کیا گیا ہے کہ ابن مفلح جب الاہواز پہنچا تو اربد کے پل پر دس دن تک ٹھیر کے المہلبی کی جانب گیا۔ اُس سے جنگ کی۔ اُسے المہلبی نے شکست دی وہ واپس ہوا اور تیاری کی۔ پھر لوٹا اور نہایت سخت جنگ کی۔ بہتیرے زنجی مار ڈالے اور بہت سے قیدی گرفتار کئے۔ علی بن ابان بھاگا۔ اُسے اور اُس کے ساتھ کے زنجیوں کو شکست ہوئی یہاں تک کہ وہ لوگ بیان میں پہنچ گئے۔ خبیث نے ان کے لوٹانے کا ارادہ کیا۔ مگر وہ خوف کی وجہ سے نہ لوٹے۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو انھیں اپنے لشکر میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ سب کے سب داخل ہو گئے اور اسی کے شہر میں ٹھیر گئے۔ عبدالرحمٰن قلعۃ المہدی پہنچا کہ وہاں چھاؤنی قائم کرے۔ خبیث نے علی بن ابان کو اُس کی جانب روانہ کیا۔ اُس نے جنگ کی مگر اس پر غالب نہ آیا۔ علی اُس موضع کے ارادے سے روانہ ہوا جو الدکر کے نام سے مشہور ہے۔ ابراہیم بن سیما اُس زمانے میں باذاورد میں تھا۔ ابراہیم نے اُس سے جنگ کی۔ علی بن ابان کو شکست ہوئی۔ دوبارہ پلٹا تو ابراہیم نے

پھر شکست دی۔ وہ رات میں چلا۔ اپنے ساتھ راہبروں کو لے لیا۔ وہ لوگ اسے گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں لے گئے یہاں تک کہ نہر یحییٰ پہنچا۔ اُس کی اطلاع عبدالرحمٰن کو پہنچی تو اُس نے طاشتمر کو موالی کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا مگر راستے کے دشوار گزار ہونے کے باعث وہ نہ پہنچ سکا۔ نیستان تھا۔ بانسوں سے راہ رُکی ہوئی تھی۔ اُس نے آگ لگادی۔ وہ اُس میں سے بھاگتے ہوئے نکلے۔ اُس نے گرفتار کئے فتح کر کے قیدیوں کے ساتھ عبدالرحمٰن بن مفلح کے پاس واپس آیا۔ علی روانہ ہوا یہاں تک کہ نسوخ پہنچا۔ وہاں اُن لوگوں کے ساتھ قیام کیا جو اُس کے ساتھیوں میں سے اُس کے ہمراہ تھے۔ اس کی خبر عبدالرحمٰن بن مفلح کو پہنچ گئی۔ اُس نے العمود کی طرف توجہ کی۔ وہاں پہنچ کے ٹھہر گیا۔ علی بن ابان نہر السدرہ کی طرف گیا۔ خط لکھا خبیث سے مدد چاہی اور کشتیاں بھیجنے کی درخواست کی۔ اُس نے تیرہ کشتیاں روانہ کیں جن میں اُس کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت تھی۔ کشتیوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن کے پاس پہنچ گیا۔ عبدالرحمٰن اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس کی جانب نکلا مگر دونوں میں کوئی جنگ نہیں ہوئی اور اُس روز دونوں لشکر ٹھیرے رہے۔ جب رات ہوئی تو علی بن ابان نے اپنے ساتھیوں میں سے اُس جماعت کو منتخب کیا۔ جن کی قوت و صبر پر اُسے بھروسہ تھا۔ ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی ہمرکاب تھا۔ باقی لشکر کو وہیں اپنی جگہ پر چھوڑ گیا کہ اُس کا حال پوشیدہ رہے۔ وہ عبدالرحمٰن کے پیچھے سے گیا اور اُس کے لشکر میں شب خون مارا مگر کچھ مطلب حاصل نہ ہوا۔ عبدالرحمٰن اُس سے کنارہ ہو گیا۔ چار کشتیوں کو خالی کر دیا۔ انھیں علی نے لے لیا اور واپس ہو گیا۔ عبدالرحمٰن اپنے سامنے کے رخ روانہ ہو کے الدولاب پہنچا۔ وہیں ٹھیر گیا۔ کچھ آدمیوں کو تیار کر کے اُن پر طاشتمر کو والی بنایا اور انھیں علی بن ابان کی جانب روانہ کر دیا اُن لوگوں نے اُسے بیابان آزر کے نواح میں پایا۔ جنگ کی۔ وہ بھاگا۔ طاشتمر نے عبدالرحمٰن کو بھاگنے کا حال لکھدیا۔ عبدالرحمٰن مع اپنے لشکر کے آیا۔ العمود پہنچ کے ٹھہر گیا۔

ساتھیوں کو جنگ کے لئے مستعد کیا۔ کشتیاں درست کیں اور اُن پر طاشتمر کو والی بنایا۔ وہ وہاں نہر السدرہ کی جانب روانہ ہوا علی بن ابان سے ایسی جنگ کی کہ علی بھاگا۔ اس نے اس سے دس کشتیاں لے لیں۔ علی شکست و ہزیمت اُٹھا کے خبیث کے پاس لوٹا۔ عبدالرحمن فوراً روانہ ہوا۔ بیان میں پڑاو کیا۔ عبدالرحمن بن مفلح اور ابراہیم بن سیما باری باری ایک دن بیچ خبیث کے لشکر کی طرف جانے لگے اور اُس سے جنگ کرنے لگے۔ جو لوگ اُس کے لشکر میں تھے اُنھیں خائف کرنے لگے۔ اسحاق بن کنداج اُس زمانے میں بصرہ میں مقیم تھا کہ خبیث کے لشکر سے رسد منقطع ہو چکی تھی خبیث اُس دن اپنے ساتھیوں کو جمع کرتا تھا جس دن اُسے عبدالرحمن بن مفلح اور ابراہیم بن سیما کے پہنچنے کا خوف ہوتا تھا یہاں تک کہ جنگ ختم ہو جاتی تھی وہ اُن میں سے ایک گروہ کو بصرے کی جانب واپس کر دیتا تھا۔ اُن سے اسحاق بن کنداج جنگ کرتا تھا۔ اسی حالت میں کچھ اوپر دس مہینے ٹھیرے رہے یہاں تک کہ موسیٰ بن بغا کو خبیث کی جنگ سے واپس بلا کے مسرور البلخی کو مقرر کیا گیا۔ یہ خبر اُس خبیث کو بھی پہنچ گئی۔

اسی سال الحسن بن زید قومس پر غالب آگیا اور وہاں اُس کے ساتھی داخل ہو گئے۔

اسی سال محمد بن الفضل بن سنان القزوینی اور وہسوذان بن جستان الدیلمی کے درمیان جنگ ہوئی۔ محمد بن الفضل نے وہسوذان کو شکست دی۔

اسی سال موسیٰ بن بغا نے الصلابی کو رے کا والی بنایا کیغلغ نے تکین پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا تھا۔ لہذا اصلابی کی روانگی شتابی سے ہوئی۔

اسی سال صاحب الروم سمیساط پر غالب آگیا۔ اس کے بعد ملطیہ پر اُترا۔ باشندوں کا محاصرہ کر لیا۔ اہل ملطیہ نے جنگ کی اور اُسے شکست دی۔ احمد بن محمد القابوس نے نصر الاقریطشی کو طریق البطارقہ میں قتل کر دیا۔

اسی سال الاہواز سے زنجیوں کی وہ جماعت سامرا روانہ کی گئی جو قید کئے گئے تھے۔ سامرا کے عوام نے ان پر حملہ کر کے اکثر کو قتل کر دیا۔

لڑکے مار ڈالے گئے۔ بائیں رونے کو رہ گئیں۔

اسی سال یعقوب بن اللیث نیشاپور میں داخل ہوا۔

**یعقوب نیشاپور میں**

بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب بن اللیث ہراۃ کی جانب گیا۔ پھر نیشاپور کا قصد کیا۔ جب قریب ہوا اور داخل ہونے کا ارادہ کیا تو محمد بن طاہر نے ملنے کے لئے اُس سے اجازت طلب کی جو نہیں ملی۔ اس نے اپنے چچاؤں اور گھر والوں کو بھیجا جو اُس سے ملے۔ ۴ شوال کو عشاء کے وقت نیشاپور میں داخل ہوا۔ داؤد آباد میں اُترا محمد بن طاہر سوار ہو کے اُس کے پاس گیا۔ خیمے میں داخل ہوا۔ اُس نے حال دریافت کیا۔ عمل میں کمی کرنے پر ملامت کی پھر واپس ہو گیا۔ عزیز بن السری کو وکیل بنانے کا حکم دیا۔ محمد بن طاہر کو واپس کر دیا اور عزیز کو نیشاپور کا والی بنایا۔ محمد بن طاہر اور اُس کے گھر والوں کو قید کر دیا۔ سلطنت کو خبر پہنچی تو حاتم بن زیرک بن سلام کو اُس کے پاس روانہ کیا۔

۲۰ ذی القعدہ کو یعقوب کے معروضے پہنچے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا جعفر بن المعتمد اور ابو احمد بن المتوکل ایوان خلافت میں بیٹھے۔ سردار حاضر ہوئے۔ یعقوب کے قاصدوں کو اجازت دی گئی۔ قاصدوں نے اہل خراسان کا حال بیان کیا۔ شادی (خارجی) اور مخالفین اُس پر غالب آگئے ہیں۔ محمد بن طاہر کمزور ہو گیا ہے۔ اہل خراسان کی یعقوب سے مراسلت کا۔ یعقوب کو بلانے کا۔ اُس سے مدد مانگنے کا ذکر کیا۔ کہ وہ اس طرف گیا تو جب وہ نیشاپور سے دس فرسخ پر تھا تو اس کے پاس وہاں کے باشندے گئے اور انھوں نے اُسے اُس کے سپرد کر دیا۔ اس طرح یعقوب نیشاپور میں داخل ہوا۔

ابو احمد اور عبید اللہ بن یحییٰ نے قاصدوں سے کہا کہ یعقوب نے جو کچھ کیا امیر المومنین اُس سے موافقت نہیں کرتے۔ اُسے حکم دیتے ہیں کہ اپنی خدمت پر واپس جائے مناسب نہیں کہ بغیر حکم کے ایسا کرتا۔ لہٰذا اسے واپس ہو جانا چاہئے۔ اگر اُس نے ایسا کیا تو وہ دوستوں میں شمار ہو گا ورنہ اس کے لئے

اس کے سوا کچھ نہ ہو گا جو مخالفین کے لئے ہوتا ہے۔ قاصدوں کو اس جواب کے ساتھ واپس کیا گیا۔ وہ پہنچے اور اُس نے ان میں سے ہر ایک کو ایسا خلعت دیا جس میں تین تین کپڑے تھے۔

وہ لوگ نیزے پر ایک سر لائے تھے جس میں ایک رقعہ تھا کہ اُس میں یہ تحریر تھا: "یہ اللہ کے دشمن عبد الرحمٰن الخارجی ساکن ہراۃ کا سر ہے جو تیس برس سے مدعی خلافت تھا جسے یعقوب بن اللیث نے قتل کیا"۔

اس سال ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس عرف بُریہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۶۰ھ

منجملہ اُن واقعات کے جو اس سال ہوئے مساور الشاری کے کردوں میں سے ایک شخص کا محمد بن ہارون بن المعتز کو قتل کرنا ہے جس کو اُس نے سامرا کے ارادے سے ایک کشتی میں پا کے قتل کر دیا اور اُس کا سر مساور کے پاس لے گیا۔ جمادی الآخرہ میں ربیعہ نے اُس کے خون کا دعویٰ کیا۔ مسرور البلخی اور سرداروں کی ایک جماعت کو مساور پر راستہ بند کرنے کے لئے نامزد کیا گیا۔

اسی سال قائد الزنج نے علی بن زید العلوی امیر کوفہ کو قتل کر دیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث نے الحسن بن زید الطالبی سے جنگ کی۔ اُسے شکست دی اور طبرستان میں داخل ہو گیا۔

**عروج صفّار**

یعقوب کے حالات سے خبر رکھنے والوں کی ایک جماعت نے مجھے خبر دی کہ عبد اللہ السجزیؒ سجستان پر فخر کیا کرتا تھا۔ یعقوب نے اس پر غصہ کیا۔ عبد اللہ اُس سے علیحدہ ہو کے محمد بن طاہر سے

نیشاپور میں مل گیا۔ جب یعقوب نیشاپور گیا تو عبد اللہ بھاگا اور الحسن بن زید سے مل گیا۔ وہ معاملہ جو یعقوب اور محمد بن طاہر کے درمیان ہوا تھا کہ پہلے اس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ یعقوب اس کے پیچھے روانہ ہوا وہ طبرستان کے راستے میں اسفرائیم اور اس کے نواح میں گذرا۔ وہاں ایک شخص تھا جسے میں بھی پہچانتا تھا کہ وہ حدیث کا طالب العلم تھا۔ اس کا نام بدیل الکشی تھا۔ پرہیزگار تھا۔ امر بالمعروف میں سرگرم رہتا۔ اس نواح کے اکثر باشندوں نے اسے قبول کر لیا تھا۔ جب یعقوب وہاں اترا تو اس کے پاس قاصد بھیجا کہ پرہیزگاری میں وہ بھی اسی کے مثل ہے اور وہ اسی کے ساتھ ہے۔ اس کی خوشامد کرتا رہا یہاں تک کہ بدیل اس کے پاس گیا۔ جب وہ اس کے قابو میں آگیا تو قید کر کے اپنے ساتھ طبرستان لے گیا۔ ساریہ کے قریب پہنچا تو الحسن بن زید سے ملاقات ہوئی۔

مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب نے الحسن بن زید کے پاس کسی کو بھیجکر یہ درخواست کی کہ عبد اللہ السجزی کو میرے پاس بھیجدیں۔ تو پھر میں لوٹ جاؤں گا۔ طبرستان کا محض عبد اللہ کی وجہ سے قصد کیا ہے نہ کہ الحسن سے جنگ کے لئے۔ الحسن بن زید نے سپرد کرنے سے انکار کیا۔ یعقوب نے اعلان جنگ دیا۔ دونوں کے لشکر مل گئے اور جنگ ہوئی مگر نہ ہونے کی سی ہوئی۔ الحسن بن زید کو شکست ہوئی وہ الشہرزا اور ویلم چلے گئے۔ یعقوب ساریہ میں داخل ہو گیا۔ وہاں سے آمل کی طرف بڑھا۔ باشندوں سے ایک سال کا خراج وصول کیا۔ آمل سے الحسن بن زید کی تلاش میں الشہرز کی جانب روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ وہ طبرستان کے ایک پہاڑ تک پہنچا جہاں بارش نے روک لیا۔ جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا بارش پے در پے تقریباً چالیس دن تک ہوتی رہی۔ بڑی مشکلوں کے ساتھ وہاں سے نکل سکا۔

جیسا کہ مجھ سے کہا گیا ہے۔ یعقوب ایک پہاڑ پر چڑھ گیا تھا جب اترنے کا قصد کیا تو بغیر آدمیوں کی پشت پر لدے ہوئے ممکن نہ ہوا۔ اکثر جانور ہلاک ہو گئے۔ الحسن بن زید کے بعد الشہرز میں داخل ہونے کا قصد کیا۔

مجھ سے اُس نواح کے بعض رہنے والوں نے بیان کیا کہ راستے تک پہنچکر ٹھیر گیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی ٹھیرنے کا حکم دیا۔ اُن کے آگے آگے سوچتا ہوا بڑھا پھر واپس ہوا اور اُنھیں بھی واپس ہونے حکم دیا کہ اگر اس راستے کے سوا اُس کا کوئی راستہ نہیں ہے تو اُس کا راستہ ہی نہیں ہے۔

مجھے اُسی شخص نے خبر دی کہ اُس علاقے کی عورتوں نے اپنے مردوں سے کہا کہ تم لوگ اُسے بلاؤ کہ وہ اس راستے میں داخل ہو کیوں کہ وہ اگر داخل ہو گیا تو ہم اُس کے معاملے میں تمھیں کافی ہوں گے۔ تمھارے لئے اُس کا گھیر لینا ہے۔ قید کرنا ہمارے ذمے ہوگا۔ پھر جب وہ پلٹنے کے ارادے سے واپس ہو کے حدود طبرستان سے روانہ ہو گیا تو اپنے آدمیوں کو پھیلا دیا۔ ان میں سے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا چالیس ہزار کھو گئے۔ اکثر گھوڑے اور اونٹ اور اسباب جاتا رہا۔ اور بیان کیا گیا کہ اُس نے سلطان کو ایک خط لکھا۔

**خلافت کو عرضداشت**

یعقوب نے دار الخلافہ میں عرضی گزرانی کہ میں نے حسن بن زید کا قصد کیا۔ جرجان سے طمیس گیا۔ اُسے فتح کر لیا۔ پھر ساریہ اس حالت میں گیا کہ الحسن بن زید نے پلوں کو تباہ کر دیا تھا۔ پار ہونے کی کشتیاں اٹھالی تھیں اور راستوں کو پاٹ دیا تھا۔ الحسن بن زید نے باب ساریہ پر چھاؤنی قائم کر لی تھی بڑے بڑے کوہستانی میدانوں کو محفوظ کر لیا تھا۔ خرشاد بن جیلا و صاحب الدیلم نے اُس کی مدد کی تھی۔ اُن لوگوں کے باعث اُس کی طاقت بڑھ گئی تھی جو طبرستان و دیلم و خراسان و قم و قہستان و شام و جزیرہ وغیرہا سے اُس کے پاس جمع ہو گئے تھے میں نے اُسے شکست دی اور اتنی تعداد کو قتل کیا کہ میرے زمانے میں اس تعداد کو کوئی تعداد نہیں پہنچی۔ آل ابی طالب میں ستّر افراد میں نے قید کر لئے۔ یہ رجب کا واقعہ ہے الحسن بن زید الشرز کی جانب چلے گئے۔ دیلمی اس کے ساتھ تھے۔

اسی سال اکثر بلاد اسلام میں سخت گرانی ہو گئی جیسا کہ بیان کیا گیا شدت گرانی سے مکے سے لوگ مدینے وغیرہ شہروں میں نکل گئے۔ عامل بھی وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس کا نام بریہ تھا۔ بغداد میں بھی بھاؤ چڑھ گیا تھا

ایک کُرجو ایک سو بیس دینار کو اور گیہوں ایک سو پچاس دینار کو ہو گیا تھا۔ مہینوں تک ایسا رہا۔

اسی سال اعراب نے ہنجور والی حمص کو قتل کر دیا۔ بکتمر کو عامل بنایا گیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث جب طبرستان سے واپس ہوا تو رے کی جانب گیا۔ جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا اُس کے وہاں جانے کا سبب عبداللہ السجزی کا یعقوب سے پناہ مانگ کر الصلابی کے پاس جانا ہے۔ جب یعقوب رے کے قریب پہنچا تو الصلابی کو ایک خط لکھا کہ عبداللہ السجزی کو میرے سپرد کر دے تو میں واپس جاؤں۔ علاقے سے تعرض نہ کروں۔ ورنہ جنگ ہو گی۔ الصلابی نے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا عبداللہ کو اُس کے سپرد کر دیا۔ یعقوب نے اُسے قتل کر دیا اور الصلابی کے علاقے سے واپس ہو گیا۔

اسی سال العلاء بن احمد الازدیؔ قتل کیا گیا۔

## قتل ازدی

بیان کیا گیا ہے کہ العلاء بن احمد کو فالج ہو گیا تھا۔ وہ بیکار ہو گیا تو سلطنت نے ابو الرُدینی عمر بن علی بن عمرؔ کو ولایت آذربیجان کے لئے لکھا جو اس کے قبل العلاء کے سپرد تھی۔ ابو الردینی وہاں گیا کہ اُسے العلاء سے اپنے قبضے میں لے لے۔ العلاء ایک قبے میں سے ماہ رمضان میں ابو الردینی کی جنگ کے لئے نکلا۔ ابو الردینی کے ساتھ شاریوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ العلاء قتل کر دیا گیا۔ مذکور ہے کہ اُس نے چند آدمیوں کو اس مال کے اٹھانے کو بھیجا جو العلاء چھوڑ گیا تھا۔ اُس کے قلعے سے اتنا مال اٹھایا گیا جس کی قیمت ستائیس لاکھ درہم کو پہنچی۔

اسی سال رومیوں نے لُؤلُؤہ کو مسلمانوں سے لے لیا۔

اس سال ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان بن علی عرف بُریہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

# واقعات سنہ ۲۶۱ھ

اس سال کا اہم واقعہ الحسن بن زید کا دیلم سے طبرستان واپس آنا اور شالوس کو جلانا ہے اس وجہ سے کہ اُن سے یعقوب کی دوستی تھی۔ اُن کی جائدادیں بطور جاگیر دیلمیوں کو دے دیں۔

اسی سال سلطنت نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کو اُن حجاج کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ جو خراسان اور رے اور طبرستان اور جرجان سے بغداد آئے تھے۔ اس نے اسی سال صفر میں اُنھیں جمع کیا۔ اُنھیں ایک فرمان سنایا گیا کہ خلافت نے یعقوب بن اللیث کو خراسان کا والی نہیں بنایا ہے۔ حکم تھا کہ اُس سے علیحدہ رہیں۔ اس لئے کہ خراسان میں اُس کا داخل ہونا اور محمد بن طاہر کو قید کرنا نہایت ناروا امر تھا۔

اسی سال عبد اللہ بن الواثق کی وفات دغاباز یعقوب کے لشکر میں ہوئی۔

اسی سال جمادی الآخرہ میں مساور الشاری نے یحییٰ بن حفص کو قتل کر دیا جو کرخ جدان میں طریق خراسان کا والی تھا۔ مسرور البلخی اُس کی تلاش میں روانہ ہوا۔ ابو احمد بن المتوکل اُس کے پیچھے گیا۔ مساور ہٹ گیا اور نہیں ملا۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں ابو ہاشم داؤد بن سلیمان الجعفری ہلاک ہوا۔

اسی سال محمد بن واصل اور عبد الرحمٰن بن مفلح اور طاشتمر کے درمیان رام ہرمز میں جنگ ہوئی۔ ابن واصل نے طاشتمر کو قتل اور ابن مفلح کو قید کر لیا۔

**خانۂ خالی**

اس کا سبب جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا یہ ہوا کہ ابن واصل نے الحارث بن سیما کو قتل کر دیا جو فارس میں عامل تھا۔ اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر فارس اور الاہواز اور بصرہ اور البحرین اور الیمامہ بھی موسیٰ بن بغا کے ماتحت کر دیا گیا۔ ملک مشرق پہلے ہی سے اُس کے سپرد تھا۔ موسیٰ بن بغا نے عبد الرحمٰن بن مفلح کو اہواز بھیج کر اہواز و فارس کی حکومت تفویض کی۔

طاشتمر کو اُس کے ماتحت کر دیا۔ ابن واصل کو موسیٰ کے اس فعل کی خبر ملی کہ ابن مفلح فارس اُس کے قصد سے روانہ ہو گیا ہے۔ وہ اس کے قبل بصرے کے علاقے میں خارجی کی جنگ پر الاہواز میں مقیم تھا۔ ابن واصل نے اس پر چڑھائی کی۔ دونوں رام ہرمز میں مل گئے۔ ابوداؤ د ابن واصل کا مددگار ہو کر اُس سے مل گیا۔ ابن مفلح پر کامیاب ہو گیا۔ اُسے قید کر لیا۔ طاشتمر کو قتل کر دیا اور ابن مفلح کے لشکر کو تباہ کر ڈالا۔ ابن مفلح اُسی کے قبضے میں رہا یہانتک کہ اُسے بھی قتل کر دیا۔ حالانکہ سلطنت نے اسمٰعیل بن اسحاق کو ابن مفلح کے رہا کرانے کو ابن واصل کے پاس روانہ کیا تھا۔ مگر ابن واصل نے قبول نہ کیا۔

## دیو می گیرد

ابن مفلح سے فارغ ہوا تو یہ ظاہر کر کے روانہ ہوا کہ اُس کا قصد موسیٰ بن بغا کی جنگ کے لئے واسط کا ہے۔ یہانتک کہ الاہواز پہنچا۔ وہاں ایک جماعت کثیرہ کے ساتھ ابن سیما تھا۔ جب موسیٰ بن بغا نے معاملے کی شدت اور مشرق کے نواح پر زبردستی قبضہ کرنے والوں کی کثرت دیکھی کہ اُس کے لئے ان کے مقابلے کا کوئی انتظام نہیں ہے تو درخواست کی کہ اُسے مشرق کے اعمال سے معاف کر دیا جائے۔ اُسے اُن اعمال سے معاف کر دیا گیا۔ ابو احمد کے ماتحت کر دیا گیا اور اُس پر ابو احمد بن المتوکل کو والی بنا دیا گیا۔ موسیٰ بن بغا مع اپنے عمال کے واسط سے اعمال مشرق سے مستعفی ہو کر سلطنت کے دروازے پر واپس آ گیا۔

اسی سال ابوالساج کو الاہواز اور قائد الزنج کی جنگ کا والی بنایا گیا۔ وہ عبدالرحمان بن مفلح کے علاقۂ فارس روانہ ہونے کے بعد اُدھر روانہ ہو گیا۔

اسی سال ابوالساج کے خسر عبدالرحمٰن اور علی بن ابان کے درمیان علاقہ الدولاب میں جنگ ہوئی جس میں عبدالرحمٰن قتل کیا گیا۔ ابوالساج عسکر مکرم کے لشکر کی طرف ہٹ گیا۔ زنجی اہواز میں داخل ہو گئے۔ باشندوں کو قتل و قید کیا۔ گھروں کو لوٹ لیا اور جلا دیا۔ ابوالساج کو اُس کی خدمت سے واپس کیا گیا۔ اور ابراہیم بن سیما کو اس پر والی بنایا گیا۔ وہ اپنے اس عمل میں برابر مقیم رہا یہانتک کہ موسیٰ بن بغا کے عمل مشرق سے واپس ہونے سے وہ بھی

واپس ہو گیا۔

اسی سال محمد بن اوس البلخی کو طریق خراسان کا والی بنایا گیا۔

جب عمل مشرق ابو احمد کے ماتحت کیا گیا تو اسی سال شعبان میں مسرور البلخی کو الاہواز و بصرہ و کور دجلہ و یمامہ و بحرین اور قائد الزنج کی جنگ کا والی بنایا گیا۔

اسی سال نصر بن احمد بن اسد السامانی کو ماوراء نہر بلخ کا والی بنایا گیا۔ یہ اسی سال رمضان میں ہوا۔ اُسے اُس کی ولایت کے لئے لکھ دیا گیا۔

اسی سال شوال میں یعقوب بن اللیث نے فارس پر چڑھائی کی۔ ابن واصل الاہواز میں مقیم تھا۔ وہاں سے فارس واپس ہوا۔ ذی القعدہ میں مقابلہ ہوا۔ یعقوب نے شکست دی۔ لشکر کو تباہ کر دیا۔ خُرّمہ میں ابن واصل کے قلعے میں (لشکر کو) بھیجا۔ جو کچھ اس میں تھا سب لے لیا۔ بیان کیا گیا کہ جو کچھ یعقوب نے وہاں سے لیا اُس کی قیمت چار کرور درہم تھی۔ ابن واصل کے ماموں مرداس کو قید کر لیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث کے ساتھیوں نے موسیٰ بن مہران کردی سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ جنگ کی اس وجہ سے کہ اُن کی دوستی محمد بن واصل سے تھی انھیں ان لوگوں نے قتل کر دیا اور موسیٰ بن مہران بھاگ گیا۔

**ولایت عہد**

اسی سال ۱۲ شوال کو المعتمد نے دار العامہ میں دربار کیا۔ اپنے فرزند جعفر کو ولی عہد بنایا۔ اُس کا نام المفوض الی اللہ رکھا۔ مغرب کا والی بنایا۔ موسیٰ بن بغا کو اُس کے ماتحت کیا۔ افریقیہ مصر شام الجزیرہ موصل ارمینیہ طریق خراسان مہرجانقذق اور حلوان کی ولایت دی۔ اپنے بھائی ابو احمد کو جعفر کے بعد ولی عہد ٹھہرایا اور اُسے مشرق پر والی بنایا۔ مسرور البلخی کو اُس کے ماتحت کیا اور اُسے بغداد السواد کوفہ طریق مکہ مدینہ یمن کسکر کور دجلہ الاہواز فارس اصبہان قُم الکرج الدینور رے زنجان قزوین خراسان طبرستان جرجان کرمان سجستان اور سندھ کی ولایت دی۔ دونوں میں سے ہر ایک کے لئے دو دو جھنڈے ایک سیاہ اور ایک سفید مقرر کئے۔ یہ شرط کی کہ

اگر المعتمد کو موت کا حادثہ پیش آجائے اور جعفر حکومت کے قابل نہ ہو تو حکومت ابو احمد کے لئے ہوگی اس کے بعد جعفر کے لئے۔ اس پر لوگوں سے بیعت لے لی گئی۔ فرمان کی نقلیں شائع کر دی گئیں۔ ایک نقل الحسن بن محمد بن ابی الشوارب کے ساتھ بھیجی گئی کہ اُسے کعبے میں لٹکا دے۔ جعفر المفوض نے شوال میں موسیٰ بن بغا کو مغرب کی ولایت دی اور محمد المولد کے ہمراہ اُسے اس عہدے کی خبر بھیجدی۔

اسی سال محمد بن زید ویہ نے یعقوب بن اللیث کو چھوڑ دیا۔ اپنے ہزاروں ساتھیوں کے ہمراہ اُس کے لشکر سے کنارہ کشی کر لی۔ ابو الساج کے پاس چلا گیا۔ اور اُس کے ساتھ الاہواز میں مقیم ہو گیا۔ سامرا سے ایک خلعت بھیجا گیا۔ زید ویہ نے الحسن بن طاہر بن عبداللہ کو اپنے ہمراہ خراسان روانہ کرنے کی درخواست کی۔ ۷ ہر ذی الحجہ کو مسرور البلخی ابو احمد کا مقدمہ بنکر سامرا سے روانہ ہوا۔ اُسے اور اُس کے چونتیس سرداروں کو جیسا کہ بیان کیا گیا خلعت دیا گیا۔ دونوں ولی عہد نے اُس کی مشایعت کی۔ ۲۱ ہر ذی الحجہ کو سامرا سے روانہ ہو کر الموفق اُس کے پیچھے گیا۔

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل بن العباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال مکے میں حج کے بعد الحسن بن محمد بن ابی الشوارب کا انتقال ہوا۔

## واقعات سنہ ۲۶۲ھ

یعقوب بن اللیث محرم میں رام ہرمز پہنچا۔ بغراج اور اسماعیل بن اسحاق کو خلافت نے یعقوب کے پاس سفیر بنا کے بھیجا۔ یعقوب بن اللیث کے جو رشتہ دار قید تھے۔ رہا کئے گئے۔ محمد بن طاہر کے ساتھ جو برتاؤ اُس نے کیا تھا اس سے ناخوش ہو کے اُس کے غلام وصیف کو اور وہاں جتنے رشتہ دار تھے سب کو قید کر لیا گیا تھا۔ یعقوب کے رام ہرمز پہنچنے کے بعد

رہا کر دیا گیا۔ یہ ۵ ماہ ربیع الاول کا واقعہ ہے۔ اسماعیل بن اسحاق یعقوب کے پاس سے آیا اور اُس کے پاس سے پیام لے کے سامرا روانہ ہوا۔ ابواحمد نے بغداد میں دربار کیا۔ تاجروں کی ایک جماعت کو بلایا اور اُن سے کہا کہ امیرالمومنین نے یعقوب بن اللیث کو خراسان، طبرستان، جرجان، رے، فارس اور بغداد کی پولیس پر والی بنانے کا حکم دیا ہے۔ دربار میں یعقوب کا ساتھی درہم بن نصر حاضر تھا۔ المعتمد نے درہم کو سامرا سے یعقوب کے پاس اس معروضے کا جواب دے کے واپس کیا تھا جس میں یعقوب نے اپنے لئے درخواست کی تھی اُس کے ہمراہ اُس نے اس کے پاس عمر بن سیما و محمد بن ترکشہ کو بھیجا تھا۔

اسی سال ماہ ربیع الاول میں ابن زید ویہ کے قاصد اُس کے پاس سے پیام لے کے بغداد پہنچے۔ ابواحمد نے اُسے خلعت دیا۔

اسی سال وہ لوگ جو یعقوب بن اللیث کے پاس گئے تھے۔ واپس آئے اور یہ اطلاع دی کہ وہ اُس پر راضی نہیں ہے۔ یعقوب لشکر مکرم سے روانہ ہوگیا۔ تو ابوالساج اُس کے پاس گیا۔ یعقوب نے اُس کی بزرگداشت کی۔ اکرام سے پیش آیا اور اچھے سلوک کئے۔ قاصد جواب لے کے المعتمد کے لشکر میں یوم شنبہ ۳ جمادی الآخرہ کو سامرا کے قائم مقام کے پاس لوٹے۔ المعتمد نے سامرا پر اپنے فرزند جعفر کو اپنا قائم مقام بنا دیا تھا۔ محمد المولد اُس کے ماتحت تھا۔ وہاں سے سہ شنبہ ۶ جمادی الآخرہ کو روانہ ہوا اور ۱۴ جمادی الآخرہ یوم چارشنبہ کو بغداد پہنچا۔ کنارے کنارے چل کے زعفرانیہ میں منزل کی اور اپنے بھائی ابواحمد کو الزعفرانیہ سے آگے روانہ کر دیا۔

یعقوب مع اپنے لشکر کے عسکر مکرم سے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ واسط سے ایک فرسخ رہ گیا۔ اُس نے وہاں پانی کا ایک دھارا دیکھا جسے مسرور البلخی نے دجلے سے کاٹ دیا تھا۔ کہ وہ اُس پر سے گذر نہ سکے وہاں ٹھہر گیا اور بند باندھ کے عبور کیا۔ یہ ۲۴ جمادی الآخرہ کا واقعہ ہے۔ باذبین گیا۔ محمد بن کثیر یعقوب کی جانب سے مسرور البلخی کے لشکر پہنچا۔

اُس کے مقابلے پر گیا۔ مسرور مع اپنے لشکر کے النعمانیہ چلا گیا۔ یعقوب واسط میں آگیا۔ ۲۴ ؍ جمادی الآخرہ کو داخل ہوا۔

المعتمد الزعفرانیہ سے پنجشنبہ ۲۹ ؍ جمادی الآخرہ کو روانہ ہوا یہاں تک کہ سیب بنی کوما پہنچا۔ وہاں مسرور البلخی آیا۔ مسرور البلخی کی روانگی دجلے کے غربی جانب سے ہوئی۔ اس طرف عبور کیا جس میں لشکر تھا۔ المعتمد سیب بنی کوما میں چند روز مقیم رہا۔ یہاں تک کہ لشکر جمع ہو گیا۔ یعقوب واسط سے دیر العاقول روانہ ہوا۔ دیر العاقول سے شاہی لشکر کا رُخ کیا۔ المعتمد نے السیب میں قیام کیا۔ ساتھ عبید اللہ بن یحییٰ بھی تھا۔ اپنے بھائی ابو احمد کو یعقوب کی جنگ کے لئے متعین کیا۔ ابو احمد نے میمنہ پر موسیٰ بن بغا کو اور میسرے پر مسرور البلخی کو مقرر کیا۔ خود اپنے مخصوص اور منتخب لوگوں کے ساتھ قلب میں رہا۔

رجب کے چند روز گذرنے کے بعد یکشنبہ کو ایک مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ اس کا نام اضطربد تھا جو سیب بنی کوما اور دیر العاقول کے درمیان تھا۔ یعقوب کے میسرہ نے ابو احمد کے میمنہ پر حملہ کر کے شکست دی۔ بڑی جماعت کو قتل کر دیا جن میں اُن کے سرداران فوج ابراہیم بن سیما ترکی اور طباغو اترکی اور محمد طغتا ترکی اور المبرقع مغربی وغیرہم تھے۔ بھاگنے والے لوٹے۔ ابو احمد کا باقی لشکر ثابت قدم تھا۔ اُنھوں نے یعقوب اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا تو وہ بھی ثابت قدم رہے اور نہایت سخت جنگ کی۔ یعقوب کے ساتھیوں میں سے طاقت وروں کی ایک جماعت قتل کر دی گئی یعقوب کو تین تیر لگے اُس کے حلق میں اور دونوں ہاتھوں میں۔ کہا گیا ہے کہ فریقین میں نماز عصر کے آخر وقت تک مسلسل جنگ ہوتی رہی۔ اس کے بعد الدیرانی اور محمد بن اوس ابو احمد کے پاس آئے اور وہ سب لوگ جمع ہو گئے جو ابو احمد کے لشکر میں تھے۔ یعقوب کے ساتھ جنگ بہتوں کو ناگوار تھی۔ جب دیکھا کہ خلیفہ خود برسر جنگ ہے تو اُن سب نے یعقوب اور اُس کے ثابت قدم ساتھیوں پر حملہ کر دیا یعقوب کے

ساتھی بھاگ گئے۔ یعقوب اپنے مخصوص ساتھیوں کے ہمراہ ثابت قدم رہا یہاں تک کہ وہ لوگ مقام جنگ کو چھوڑ گئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب کے لشکر سے گھوڑے اور خچر دس ہزار سے زائد ہات آئے۔ دینار و درہم اس قدر کہ اٹھانا دشوار تھا۔ مشک انبار در انبار۔ محمد بن طاہر بن عبداللہ رہا ہو گیا جو بھاری بیڑیاں پہنے تھا۔ اسی نے اسے رہا کیا جو اس پر نگراں مقرر تھا۔ محمد بن طاہر کو لایا گیا اور اسے اس کے مرتبے کے موافق خلعت دیا گیا۔ لوگوں کو ایک فرمان پڑھ کر سنایا گیا جس کا مضمون یہ تھا۔

ملعون بیدین یعقوب بن اللیث کمینہ ہمیشہ طاعت و فرمانبرداری کا دعویٰ کرتا رہا یہاں تک کہ بدترین واقعات پیش آئے۔ منجملہ ان کے اس کا والی خراسان کے پاس جانا۔ اس پر غالب آنا۔ حاکم بن جانا۔ بار بار فارس جانا۔ اس پر قبضہ کر لینا۔ امیر المومنین کی بارگاہ میں ان امور کے متعلق اپنی درخواست پیش کرنے کو آنا۔ جن میں سے امیر المومنین نے ایسے امور منظور بھی کر لئے تھے جن کا وہ مستحق بھی نہ تھا۔ محض اس لئے کہ صلح و صلاح قائم رہے اور "دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ" پر عمل ہو۔ یہی سبب تھا کہ امیر المومنین نے یعقوب کو خراسان اور رے اور فارس اور قزوین اور زنجان اور بغداد کی پولیس کا والی بنایا۔ اس کی عزت کرنے کو لکھا۔ عمدہ جاگیریں دیں۔ مگر ان سب امور نے سوائے سرکشی و بغاوت بڑھانے کے اور کچھ نہ کیا۔ اسے لوٹنے کا حکم دیا تو اس نے انکار کیا۔ امیر المومنین اس کی مدافعت کے لئے اٹھے کیونکہ وہ مدینۃ السلام اور واسط کے درمیانی راستے میں آ گیا تھا۔ یعقوب نے ایسے جھنڈے بھی ظاہر کئے جن میں بعض پر صلیبیں تھیں۔ امیر المومنین نے اپنے بھائی ابو احمد الموفق باللہ کو جو ولی عہد مسلمین ہیں آگے قلب میں کیا۔ ابو عمران موسیٰ بن بغا کو میمنہ میں۔ بازو میں ابراہیم بن سیما کو۔ میسرہ میں ابو ہاشم مسرور البلخی کو۔ بازو میں الدیرانی کو۔ یعقوب نے جنگ میں عجلت کی تو ابو احمد نے بھی اس سے جنگ کی یہانتک کہ اسے اچھی طرح

زخم لگے اور ابو عبداللہ محمد بن طاہر صحیح و سالم اُن کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔ وہ لوگ زخمی ہو کے اپنا اسباب چھنوا کے اور پشت پھیر کے بھاگے اس ملعون نے جو کچھ اُس کی ملک میں تھا سب سپرد کر دیا۔"

۱۱ رجب یوم سہ شنبہ کو یہ فرمان لکھا گیا۔

المعتمد اپنی چھاؤنی واپس آیا اور ابن واصل کو فارس کی ولایت کے لئے لکھا۔ جو وہاں جا چکا تھا اور ایک جماعت کو جمع کر چکا تھا۔ اس کے بعد المعتمد المداین لوٹا۔ ابو احمد بھی روانہ ہوا اُس کے ساتھ مسرور اور ساتکین اور سرداروں کی ایک جماعت تھی۔ ابوالساج کی جائداد و مکان ضبط کر کے مسرور البلخی کو بطور جاگیر دیدے گئے۔ محمد بن طاہر بن عبداللہ بغداد میں ۱۶ رجب یوم دوشنبہ کو آیا۔ خدمت سابقہ پر بحال ہو چکا تھا۔ الرصافہ میں اُسے خلعت دیا گیا۔ محمد اپنے آبائی گھر میں فروکش ہوا۔ نہ کسی کو معزول کیا گیا اور نہ کوئی والی بنایا گیا۔ اُس کے لئے پانچ لاکھ درہم کا حکم دیا گیا۔

جس روز خلافت اور اس کمینے کے درمیان جنگ ہوئی اس دن یوم الشعانین (عید نصاریٰ) تھی۔ محمد بن علی بن فید الطائی نے ذیل کا قصیدہ کہا جس میں وہ ابو احمد کی مدح کرتا ہے اور اس کمینے کا حال بیان کرتا ہے۔

وہ کمینہ کیسی تیاریوں کے ساتھ آیا تھا مگر کس قدر ذلیل و خوار ہوا۔

حکم الہٰی نے فوری موت کو اُس کے پاس کھینچکر پہنچا دیا۔ اُس پہنچانے والے کے حکم کو سب قبول کرتے ہیں۔

اُسے ابلیس ملعون نے اپنے مکر سے بہکایا۔ اور وہ اُس کے جھوٹے وعدے سے دھوکے میں پڑ گیا۔

یہاں تک کہ جب لوگوں نے آمد و رفت کی اور اُس نے یہ گمان کیا کہ وہ بڑے لشکروں اور چھوٹے لشکروں کے درمیان غالب آگیا

تو مبارک لشکر اُس کے قریب ہو گئے۔ اس طرح کہ وہ ایک غالب آنے والے جھنڈے کو لے کے مقابلہ کر رہے تھے۔

ایسے جوشیلے لشکر کے ساتھ جس کے بہادر لوگ زرہ پہننے والے
اور نیزہ مارنے والے اور تیر مارنے والے دکھائی دیتے تھے۔
امام نے ایسے کامیاب جھنڈے کو ظاہر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
تھا جو اللہ کی کاٹنے والی تلوار سے تھے۔
مسلمانوں کا ولی عہد موفق باللہ شہاب ثاقب سے بھی زیادہ تیز
جانے والا تھا۔
وہ لوگوں میں مثل طلوع کرنے والے چودھویں رات کے چاند کے تھا
جو ستاروں کے درمیان نور سے چمک رہا تھا۔
جب انھوں نے مقابلہ کیا مشرقی تلواروں اور نیزوں سے
اس طرح کہ ایک لڑنے والا دوسرے لڑنے والے کو مارتا
اور بھونکتا تھا۔
تو غبار اڑا اور اس کے اوپر سفید ابر تھا جو تیر انداز کے تیر کی بارش
کر رہا تھا۔
تمام گروہوں کو اپنی نورانی عقل کی احتیاط سے شکست دی۔ اور
ایک ساتھی کو دوسرے ساتھی سے جدا کر دیا۔
اللہ ہی کے لئے موفق کی خوبی ہے جو جنگ کے وقت مقام پر
ثابت قدم رہنے والا اور حملہ کرنے والا ہے۔
اے عرب کے سوار جس کا مثل لوگوں میں کوئی دوسرا نہیں
معلوم ہوتا مصائب کے مقابلے کے لئے جو کاٹنے والے سخت
زمانے کی طرف سے ہوں۔ اور جو بدعہد سرکش غاصب کے لشکر کے
مقابلے سے ہوں۔
اسی سال قائد الزنج نے اپنے لشکروں کو البطیحۃ اور دستمیسان کے
علاقے میں روانہ کر دیا۔

**فتنہ پھیل گیا**

بیان کیا گیا ہے کہ المعتمد نے جب موسیٰ بن بغا کو مشرق سے
واپس بلا کے اپنے بھائی ابو احمد کے ماتحت کر دیا

اور ابواحمد نے دجلے کا علاقہ مسرور البلخی کے ہاتھ میں دیا۔ یعقوب بن اللیث ابواحمد کے ارادے سے آیا اور واسط چلا گیا تو ولایات دجلہ سوائے مداین ومضافات کے ارکان خلافت سے خالی ہوگئے مسرور نے اس کے قبل موسیٰ بن اتامش کی جگہ جعلان ترکی کو باذآورد روانہ کردیا تھا۔ قائد الزنج کی جانب سے موسیٰ بن اتامش کے مقابلے میں سلیمان بن جامع تھا۔ سلیمان قبل اس کے کہ ابن اتامش کو باذآورد سے واپس کیا جائے اُس کے لشکر پر غالب ہوچکا تھا۔ جب ابن اتامش کی جگہ جعلان مقرر کیا گیا تو سلیمان نے اپنی جانب سے ایک شخص کو روانہ کیا۔ یہ بحرانیوں میں سے تھا۔ اس کا نام ثعلب بن حفص تھا۔ اُس نے اُس سے جنگ کی۔ قائد الزنج نے اپنی جانب سے ایک شخص کو جو اہل جبی سے تھا اور جس کا نام احمد بن مہدی تھا چند کشتیوں کے ساتھ روانہ کیا جن میں اس کے ساتھیوں میں سے تیر انداز تھے۔ اُس نے اُسے نہر المراۃ روانہ کیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ جبائی دیہات میں جنگ کرنے لگا جو المندار کے نواح میں تھے۔ وہاں فساد کرتا فتنہ مچاتا نہر المراۃ لوٹ آتا۔ اور وہیں مقیم ہوجاتا تھا۔ جبائی نے قائد الزنج کو ایک خط لکھا کہ یعقوب بن اللیث کے واسط میں وارد ہونے کے وقت سے البطیحہ خالی ہوگیا ہے۔ قائد الزنج نے سلیمان بن جامع کو اور اپنے سرداروں کی جماعت کو الحوانیت جانے کا حکم دیا۔ عمر بن عمار باہلی کو جو البطیحہ اور اُس کی سڑکوں کے راستوں سے واقف تھا یہ حکم دیا کہ وہ جبائی کے ساتھ جائے یہاں تک کہ الحوانیت میں ٹھیر جائے۔

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ محمد بن عثمان العبادانی نے کہا کہ جب صاحب الزنج نے البطیحہ اور دستمیسان کے نواح میں لشکروں کو روانہ کرنے کا ارادہ کیا تو سلیمان بن جامع کو حکم دیا کہ وہ المطوعہ میں پڑاؤ کرے اور سلیمان بن موسیٰ کو یہ حکم دیا کہ وہ دہانۂ نہر الیہود پر پڑاؤ کرے۔ ان دونوں نے ایسا ہی کیا اور اس وقت تک وہاں ٹھیرے کہ ان دونوں کے پاس اس کا حکم آگیا تو وہ دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے۔ سلیمان کی روانگی تو قریۂ معروفۂ قادسیہ کی طرف ہوئی

اور سلیمان بن جامع کی روانگی الحوانیت کی طرف۔ الجبائی کشتیوں میں سلیمان بن جامع کے آگے آگے تھا۔ اباترک تیس کشتیوں کے ساتھ دجلہ آیا اور قائدالزنج کے لشکر کے اراوے سے اتر گیا۔ وہ ایک ایسے گاؤں میں گذرا جو اس خبیث کی صلح میں داخل تھا۔ اُس نے وہاں سے کچھ حاصل کیا اور جلا دیا۔ خبیث نے سلیمان بن موسیٰ کو لکھا کہ اس کو روک رکھے۔ سلیمان نے اس کا راستہ بند کر دیا۔ وہ ایک مہینے تک ٹھیر کر جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ چھوٹا اور البطیحہ چلا گیا۔

محمد بن عثمان نے بیان کیا کہ جباش خادم نے یہ گمان کیا کہ اباترک اس وقت دجلہ نہیں گیا تھا اور جو شخص وہاں مقیم تھا وہ نصیر عرف ابوحمزہ تھا۔ جب سلیمان بن جامع الحوانیت کے قصد سے ایک موضع میں پہنچا جو نہر العتیق کے نام سے مشہور ہے۔ الجبائی کو الماویان کے راستے میں رئیس ملا۔ الجبائی نے اس سے جنگ کی شکست دی چوبیس کشتیاں اور کچھ اوپر تیس اونٹ جو چھ چھ برس کے تھے لے لئے۔ رئیس بچ گیا۔ اُس نے گھنے درختوں کی پناہ لی۔ جو خانیوں کی ایک قوم آئی جس نے اُسے وہاں سے نکالا۔ اس طرح اس کی جان بچ گئی۔

سلیمان کا نہر العتیق سے نکلنا تھا کہ رئیس کے بھاگنے والے ساتھیوں سے مل گیا۔ اُس نے اُنھیں گھیر لیا۔ جنگ کی اور کسی قدر کامیاب ہوا۔ رئیس چلتے چلتے اُس گانوں میں پہنچا جو برمساور کے نام سے مشہور ہے۔ بلالیین کی ایک جماعت سلیمان کی جانب مائل ہو گئی۔ ایک سو پچاس کشتیوں میں یہ لوگ سوار تھے۔ اُن سے حال دریافت کیا تو کہا کہ تیرے اور واسط کے درمیان عاملوں اور والیوں میں سے کوئی نہیں ہے۔ سلیمان اس سے دھوکے میں آگیا اور اس کی طرف جھک پڑا۔ وہاں سے چل کے اُس موضع تک پہنچا جو الجازرہ مشہور ہے۔ ایک شخص ملا جس کا نام ابومعاذ القرشی تھا۔ اُس نے اُس سے جنگ کی۔ سلیمان بھاگا۔ ابومعاذ نے اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا اور زنجیوں کے قائدوں میں سے ایک سردار کو گرفتار کر لیا جس کا نام ریاح القندلی تھا۔ سلیمان اسی موضع کی طرف واپس ہوا جہاں وہ پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ اس کے پاس بلالیہ میں سے

دو شخص آئے کہ واسط میں کوئی نہیں ہے جو اُسے بچائے سوائے ابو معاذ کے جو اُن پانچ کشتیوں میں ہے جن میں اُس نے تجھ سے مقابلہ کیا تھا۔ سلیمان تیار ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کو جمع کیا۔ خبیث کو انہیں بلالیوں کے ذریعے کہ زیر پناہ تھے ایک خط بھیجا اُس قلیل جماعت کو جو دس کشتیوں میں تھی اپنے ہمراہ ٹھیرنے کے لئے منتخب کر لیا اور اُن دونوں کو بھی روک لیا جنھوں نے اُسے واسط کے متعلق خبر دی تھی۔ اور نہر ابان کے ارادے سے روانہ ہو گیا۔ ابو معاذ نے راستے میں اُسے روکا دونوں کے درمیان جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ آندھی چلنے لگی۔ ابو معاذ کی کشتی ڈگمگائی۔ سلیمان اور اُس کے ساتھی زبردست پڑے۔ اُس نے بھاگ کر اس سے پشت پھیر لی۔

سلیمان چلا یہاں تک کہ نہر ابان تک پہنچ گیا۔ زبردستی اُس میں داخل ہو گیا۔ آگ لگائی لوٹا اور عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ اُس کی خبر ابو احمد کے وکلاء کو پہنچی جو اُس کی جائداد نہر سنداد میں مقیم تھے۔ وہ ایک جماعت کے ساتھ سلیمان کی طرف گئے اور اُس سے ایک ایسی جنگ کی کہ زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ سلیمان اور احمد بن مہدی اور جعلان دونوں کے ہمراہ تھے اپنی چھاؤنی کی طرف بھاگے۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ محمد بن عثمان کہتا تھا کہ جب سلیمان بن جامع الحوانیت میں ٹھیر گیا اور اُس نہر میں اترا جو یعقوب بن النضر کے نام سے مشہور ہے تو ایک آدمی کو روانہ کیا کہ واسط کی خبر دریافت کرے۔ یعقوب کے وہاں آنے کے سبب سے مسرور البلخی اور اُس کے ساتھیوں کے وہاں سے نکلنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا۔ وہ شخص واپس آیا اور یعقوب کے آنے کی خبر دی۔ مسرور نے واسط سے السیب روانہ ہونے کے قبل سلیمان کی جانب ایک شخص کو جس کا نام وصیف الرحال تھا کشتیوں کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ سلیمان نے اُس سے جنگ کی اور قتل کر دیا۔ سات کشتیاں لے لیں۔ جس پر قابو پایا اُسے مار گرایا۔ مقتولوں کو الحوانیت میں ڈالدیا کہ جو آدمی اُن کے پاس سے گزریں اُن کے دلوں میں خوف بیٹھ جائے۔ جب سلیمان کے پاس مسرور کے واسط سے

جانے کی خبر آئی تو سلیمان نے اپنے نائب عمیر بن عمار کو اور باہلیین کے رئیسوں میں سے ایک شخص کو جس کا نام احمد بن شریک تھا بلایا۔ اس مقام سے کنارے ہٹنے کا مشورہ کیا جس کے متصل لشکر اور کشتیاں ہیں۔ ایسے مقام کی تلاش ہوئی جو ایسے راستے کے متصل ہو کہ جب وہاں سے خبیث کے لشکر کی جانب بھاگنے کا ارادہ ہو تو اس پہ چلے۔ ان دونوں نے اُسے عقرماور جانے کا اور طہیثا میں اور گھنے درختوں میں محفوظ ہو جانے کا مشورہ دیا۔ باہلیوں کو سلیمان بن جامع کا اپنے درمیان سے نکلنا ناگوار رہا۔ اس وجہ سے کہ اُنھیں سزا کا خوف ہوا۔

سلیمان نے اپنے ساتھیوں کو نہر البرور میں طہیثا کی جانب روانہ ہونے کو سوار کیا اور الجبّائی کو کشتیوں کے ساتھ نہر العتیق روانہ کر کے حکم دیا کہ کشتیوں کی اور خلافت کے جو لوگ آئیں اُن کی کیفیت معلوم کر کے فوراً اطلاع دے۔ ایک جماعت کو ان لوگوں کے روانہ کرنے کو چھوڑ گیا جو اس کے ساتھیوں میں سے رہ گئے تھے۔ روانہ ہو کے عقرماور میں آیا اور اُس گاؤں میں اترا جو قریۂ مروان کے نام سے نہر طہیثا کے شرقی جانب وہاں کے ایک جزیرے میں ہے کنارے کے رہنے والوں کو اور باہلیوں کے رؤسا کو اپنے پاس جمع کیا اور جو کچھ کیا وہ خبیث کو لکھدیا۔ اُس نے اُسے خط لکھا جس میں اس کی رائے کی درستی ظاہر کی تھی اور اُسے اُس غلّے اور غنیمتوں کے روانہ کرنے کا حکم دیا تھا جو اس کے پاس تھیں۔ یہ سب اُس کے پاس روانہ کر دیا گیا۔

مسرور اُس مقام کی طرف روانہ ہوا جہاں پہلے چھاؤنی تھی۔ اُس نے وہاں کسی کا نشان نہ پایا۔ حالت یہ تھی کہ جو کچھ چھاؤنی میں تھا سب کا سب نکال لے گئے تھے۔

اباترک سلیمان کی تلاش میں البطائح میں اترا۔ گمان یہ تھا کہ اُس نے یہ علاقہ ترک کر دیا ہے اور خبیث کے شہر کی جانب روانہ ہو گیا ہے۔ اسی عزم میں خود بھی روانہ ہوا مگر سلیمان کا نشان تک نہ ملا دوبارہ پلٹا تو سلیمان کو اس حالت میں پایا کہ اپنا لشکر الحوانیت کی جانب روانہ کر دیا ہے۔ اُس نے اُس راستے کو ترک کر دیا۔ دوسرے راستے سے روانہ ہوا یہاں تک کہ مسرور کے پاس پہنچا

اور اُسے خبر دی کہ سلیمان کی کوئی خبر نہیں معلوم ہوئی۔

سلیمان کا لشکر جو کچھ غلہ جمع تھا لے کے واپس ہوا۔ سلیمان مقیم ہو گیا اُس نے الجبائی کو کشتیوں کے ساتھ رسد اور غلے کے مقامات دریافت کرنے اور اُن کے لانے کی تدبیر کرنے کے لئے روانہ کیا۔ الجبائی جس علاقے میں پہنچتا۔ جہاں از قسم غلہ کچھ بھی پاتا اُسے جلا دیتا تھا۔ اس فعل نے سلیمان کو ناراض کر دیا۔ اُس نے اُسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ وہ یہ کہتا تھا کہ یہ غلہ ہمارے دشمنوں کا سامان زندگی ہے۔ لہٰذا اُسے چھوڑنا عقل کی بات نہیں ہے۔

سلیمان نے خبیث کو ایک خط لکھا جس میں الجبائی کی شکایت تھی۔ خبیث کا خط الجبائی کے پاس آیا جس میں اُسے سلیمان کی بات سننے اور ماننے اور اُس امر کا امتثال کرنے کی اُسے ہدایت تھی جو وہ اُسے حکم دے۔ سلیمان کے پاس اس مضمون کا خط آیا کہ اغرتمش اور خشیش سوار و پیادہ اور چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آئے ہیں کہ سلیمان سے لڑیں سلیمان بہت ہی گھبرایا اور الجبائی کو ان دونوں کا حال دریافت کرنے بھیجا خود ان دونوں کے مقابلے کی تیاری کرنے لگا کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ الجبائی اس کے پاس بھاگتا ہوا آیا اور خبر دی کہ وہ دونوں باب طنج آ گئے۔ یہ اُس وقت سلیمان کے لشکر سے نصف فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ اُس نے اُسے پلٹنے اور اُس لشکر کا رُخ معلوم کرنے کے لئے حکم دیا یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے۔

الجبائی کو روانہ کر کے سلیمان ایک سطح پر چڑھ گیا اور وہاں سے دیکھنے لگا۔ لشکر کو آتے ہوئے دیکھا تو فوراً اترا۔ نہر طہیثا کو عبور کیا اور پیادہ روانہ ہوا۔ زنجی سرداروں اور اُن کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت ساتھ ہو گئی یہاں تک کہ باب طنج میں آ گئے اُس نے اغرتمش کو پیچھے چھوڑا انھوں نے اُس کے لشکر تک پہنچنے کی خوب کوشش کی اُس شخص کو جسے اپنے لشکر پر نائب بنایا تھا۔ یہ حکم دیا تھا کہ کسی زنجی کو اغرتمش کے لشکر والوں میں سے کسی پر ظاہر نہ ہونے دے۔ جہاں تک ہو سکے چھپائیں۔ یہاں تک کہ وہ نہر میں داخل ہوں جب نقارۂ جنگ کی آواز سنیں تو نکل کے ان پر حملہ کر دیں۔

اغرتمش اپنے لشکر کے ساتھ آیا یہاں تک کہ اُس کے اور لشکر کے درمیان سوائے اُس نہر کے کچھ حائل نہ تھا جو طہیثا سے نکلی ہے اور جس کا نام جار ورۂ بنی مروان ہے۔ الجبائی کشتیوں میں بھاگا یہاں تک کہ طہیثا گیا۔ اُس نے اپنی کشتیوں کو وہیں چھوڑا اور پیادہ سلیمان کے لشکر کی طرف لوٹا۔ اس سے سلیمان کے لشکر کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی۔ وہ لوگ ایا وسبا میں منتشر ہو گئے۔ اُن میں سے ایک قلیل جماعت کھڑی ہوئی جس میں ایک زنجی سردار تھا جس کا نام ابو الندا تھا۔ اُنھوں نے ان کا مقابلہ کیا ان سے جنگ کی اور اُنھیں لشکر میں گھسنے سے روک دیا۔ سلیمان نے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ زنجیوں نے اپنے ڈھول بجا کر اپنے آپ کو ان کی جانب عبور کرنے کے لئے پانی میں ڈال دیا۔ اغرتمش کے ساتھی بھاگے اور ان پر اُن زنجیوں نے حملہ کیا جو طہیثا میں تھے۔ اُن میں خوب تیغ زنی کی۔ خشیش ایک ابلق گھوڑے پر سوار اپنے لشکر کی طرف پلٹنے کے ارادے سے آیا۔ زنجیوں نے روک کے پچھاڑ دیا۔ اُن کی تلواریں اُس پر پڑنے لگیں۔ قتل ہو گیا اور اُس کا سر سلیمان کے پاس پہنچایا گیا۔ خشیش نے جب وہ لوگ اُس پر ٹوٹ پڑے تو کہا کہ میں خشیش ہوں۔ مجھے قتل نہ کرو۔ اپنے صاحب کے پاس لے چلو۔ مگر اُنھوں نے اس کی بات نہ سنی۔ اغرتمش بھاگا۔ آخری صف میں تھا۔ اپنے آپ کو زمین پر ڈال دیا۔ ایک گھوڑے پر سوار ہو کے چلا زنجیوں نے اُس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ لشکر میں پہنچ گئے۔ اور اُن کشتیوں پر کامیاب ہو گئے جو خشیش کے ساتھ تھیں۔

وہ لوگ جنھوں نے پشت پھیرنے والے لشکر کا تعاقب کیا ان کشتیوں پر کامیاب ہوئے جو اغرتمش کے ساتھ تھیں جن میں مال تھا۔ جب یہ خبر اغرتمش کو پہنچی تو وہ دوبارہ پلٹا یہاں تک کہ اُس نے اُنھیں ان کے ہاتھوں سے چھین لیا۔

سلیمان اپنے لشکر کی جانب اس حالت میں لوٹا کہ وہ لوٹ کے مال سے بھرا اور گھوڑوں پر سامان لدا ہوا تھا۔ اس جنگ کی اور اُس سے جو کچھ اس میں ہوا تھا اُس کی خبر خبیث کو لکھی۔ اُس کے پاس خشیش کا سر اور اُس کی مہر روانہ کی اور اُن کشتیوں کو جو اُس نے لی تھیں اپنے لشکر میں رکھا۔

جب سلیمان کا خط اور خشیش کا سر پہنچا تو وہ اُس کے لشکر میں گھمایا گیا اور ایک دن لٹکایا گیا پھر اُسے علی بن ابان کے پاس روانہ کر دیا جو اس زمانے میں الاہواز کے نواح میں مقیم تھا۔ اور اُسے وہاں لٹکانے کا حکم دیا۔ سلیمان اس طرح الحوانیت کے علاقے کی جانب نکلا کہ الجبائی اور زنجی سرداروں کی ایک جماعت بھی اُس کے ساتھ تھی۔ اتفاق سے وہاں تیرہ کشتیاں ملیں جو ابوعون وصیف ترک کے بھائی ابوتمیم کے ہمراہ تھیں۔ ان لوگوں نے جنگ کی۔ وہ مقتول ہوا اور ڈوب گیا۔ انھوں نے گیارہ کشتیاں چھین لیں۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ یہ تو محمد بن عثمان العبادانی کی خبر ہے۔ لیکن جباش کا گمان یہ ہے کہ وہ کشتیاں جو ابوتمیم کے ساتھ تھیں آٹھ تھیں۔ اُن میں سے دو کشتیاں بچ گئیں جو پیچھے تھیں۔

سلیمان کو ہتھیار اور لوٹ کا مال ملا۔ جو لشکر اُن کشتیوں میں تھا ان میں سے اکثر پر حملہ کیا۔ سلیمان اپنے لشکر میں واپس آیا۔ ابوتمیم اور اُس کے ساتھیوں کے قتل کا حال خبیث کو لکھدیا۔ اور کشتیوں کو اپنے لشکر میں روک لیا۔

اسی سال ابن زیدویہ نے الطیب پر حملہ کر کے اُسے لوٹ لیا۔

اسی سال علی بن محمد بن ابی الشوارب کو محکمۂ قضاء کا حاکم بنایا گیا۔

اسی سال جب کہ اس کے دو دن باقی تھے الحسین بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر بغداد سے نکلا اور الجبل گیا۔

اسی سال الصلابی مر گیا اور کیغلغ کو رے کا والی بنایا گیا۔

اسی سال ربیع الآخر میں صالح بن علی بن یعقوب بن المنصور مر گیا اور اسماعیل بن اسحاق کو بغداد کی جانب شرقی کی قضاء کا والی بنایا گیا۔ اُس کے لئے دونوں جانب کی قضاء جمع ہو گئی۔

اسی سال محمد بن عتاب بن عتاب قتل کر دیا گیا جو السیبین کا والی بنایا گیا تھا۔ وہاں جا رہا تھا۔ کہ اعراب نے قتل کر دیا۔

۱۵ رمضان کو موسیٰ بن بغا الرقہ جانے کے لئے الانبار گیا۔

اسی سال القطان مفلح کا ساتھی بھی قتل کیا گیا جو موصل میں خراج پر

عامل تھا وہاں سے واپس ہوا تو راستے میں قتل کر دیا گیا۔

اسی سال رمضان میں علی بن الحسین بن داؤد کاتب احمد بن سہل اللطفی نے کفتمر کو طریق مکہ کا عہدہ دیا۔

اسی سال عطر والوں اور قصائیوں کے درمیان یوم الترویہ سے ایک دن قبل (یعنی ۷ ذیحجہ کو) قتال ہوا یہاں تک کہ لوگوں کو حج کے باطل ہو جانے کا خوف ہوا۔ پھر وہ باز آ گئے تاکہ لوگ حج کر لیں۔ اُن میں سے سترہ آدمی مقتول ہوئے تھے۔

اسی سال یعقوب بن اللیث فارس پر غالب آ گیا اور ابن واصل بھاگ گیا۔

اسی سال زنجیوں اور احمد بن لیثویہ کے درمیان جنگ ہوئی اُس نے اُن میں سے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا اور ابوداؤد بد معاش کو گرفتار کر لیا جو ان کے ساتھ گیا تھا۔

**مفسد کی گرفتاری**

بیان کیا گیا ہے کہ مسرور البلخی نے احمد بن لیثویہ کو کورالاہواز کے نواح میں روانہ کیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو السوس میں اُترا اور اُس کمینے نے محمد بن عبید اللہ بن آزاد مرد الکردی کو کورالاہواز سپرد کیا تھا۔ محمد بن عبید اللہ نے قائد الزنج کو لکھا جس میں اپنی طرف آنے کی خواہش کی تھی۔ شروع ہی سے اُس سے خط و کتابت تھی۔ اُس نے اُسے یہ وہم دلایا تھا کہ کورالاہواز کی حفاظت کرے گا اور اُس کمینے کی مدارات کرے گا یہاں تک کہ وہاں اُس کا معاملہ مکمل ہو جائے۔ خبیث نے اس بات کو اس شرط پر قبول کیا کہ علی بن ابان اُس کا متولی ہو۔ اور محمد بن عبید اللہ اُس پر اُس کا نائب ہو۔ محمد بن عبید اللہ نے اسے قبول کر لیا۔ علی بن ابان نے اپنے بھائی الخلیل بن ابان کو زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ روانہ کیا۔ محمد بن عبید اللہ نے ابوداؤد بد معاش سے اُن کی مدد کی۔ وہ لوگ السوس کی جانب روانہ ہوئے مگر وہاں تک پہنچے نہ تھے کہ انھیں ابن لیثویہ نے اور ان شاہی آدمیوں نے جو اُس کے ہمراہ تھے وہاں سے دفع کر دیا۔ وہ وہاں سے شکست کھا کے

واپس ہوئے۔ قتل عظیم ہوا اور اُن کی جماعت گرفتار ہوگئی۔

احمد بن لیثویہ روانہ ہو کے جُندی ساپور میں اُترا۔ علی بن ابان الاہواز سے احمد بن لیثویہ کے خلاف محمد بن عبید اللہ کی مدد کرنے کے روانہ ہوا۔ محمد بن عبید اللہ کردوں اور بدمعاشوں کی ایک جماعت کے ساتھ اُس سے ملا۔ قریب ہوئے تو دونوں مل کے روانہ ہوئے۔ ایک تو مسرقان کے اس طرف سے چلا۔ دوسرا دوسری طرف سے۔ محمد بن عبید اللہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو تین سواروں کے ہمراہ روانہ کیا۔ وہ علی بن ابان سے مل گیا۔ علی بن ابان اور محمد بن عبید اللہ روانہ ہو کے عسکر مکرم پہنچے۔ محمد بن عبید اللہ تنہا علی بن ابان کے پاس گیا۔ دونوں ملے۔ باتیں کیں۔ محمد اپنے لشکر واپس آگیا۔ علی بن ابان کے پاس اس نے القاسم بن علی اور کردوں کے رئیسوں میں سے ایک شخص کو جس کا نام حازم تھا اور کمینے کے ساتھیوں میں سے ایک بوڑھے کو جس کا عرف الطالقانی تھا روانہ کیا۔ وہ لوگ علی کے پاس آئے۔ اُسے سلام کیا۔ محمد اور علی الفت پر قائم رہے یہاں تک کہ علی فارس کے پل پر آیا اور محمد بن عبید اللہ تستر۔

احمد بن لیثویہ کو علی بن ابان اور محمد بن عبید اللہ کے اُس کی جنگ پر آپس میں مددگار ہونے کی خبر پہنچی تو وہ جندی ساپور سے نکل کے السوس روانہ ہوگیا۔ فارس کے پل پر علی کی آمد جمعہ کے روز ہوئی۔ محمد بن عبید اللہ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اُس دن خطیب خطبہ پڑھے گا تو تستر کے منبر پر اس کے اور قائد الزنج کے لئے دعا کرے گا۔ علی اس کے انتظار میں ٹھیر گیا۔ بہبوذ بن عبدالوہاب کو اُس نے جمعہ میں حاضر ہونے اور اُس کی خبر لانے کے لئے روانہ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا تو خطیب کھڑا ہوا اور اُس نے المعتمد اور کمینہ اور محمد بن عبید اللہ کے لئے دعا کی۔ بہبوذ یہ خبر لے کے علی کے پاس پلٹا تو علی اُسی وقت کھڑا ہوگیا۔ اور سوار ہو کے اپنے ساتھیوں کو الاہواز کی واپسی کا حکم دیا۔ انھیں اپنے آگے گیا اور اُن کے ہمراہ اپنے بھتیجے محمد بن صالح اور محمد بن یحییٰ الکرمانی کو روانہ کیا جو اُس کا نائب و کاتب تھا۔ وہ ٹھیرا رہا

یہاں تک کہ جب وہ لوگ گذر گئے تو اُس نے اُس پل کو توڑ دیا جو وہاں تھا تا کہ لشکر اُس کا پیچھا نہ کرے۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں علی کے اُن ساتھیوں میں سے تھا جو آگے واپس ہوئے تھے۔ لشکر اسی رات کو نہایت تیزی سے روانہ ہوا۔ وہ فجر کے وقت تک عسکر مکرم پہنچ گئے۔ وہ مقام خبیث کی صلح میں داخل تھا مگر اس کے ساتھیوں نے بدعہدی کی عسکر مکرم کے ساتھ جنگ کی۔ اور لوٹ کا مال حاصل کیا۔ علی بن ابان اپنے ساتھیوں کے پیچھے پہنچا تو اُس حادثے سے آگاہ ہوا مگر کچھ تلافی نہ کر سکا۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ الاہواز پہنچا۔ جب احمد بن لیثویہ کو علی کے واپس ہونے کی خبر پہنچی تو وہ پلٹ کے تستر آیا اور محمد بن عبید اللہ اور اُس کے ساتھیوں سے جنگ کی محمد بھاگا اور ابو داؤد بدمعاش اُس کے ہاتھ لگ گیا۔ جسے بارگاہ خلافت میں روانہ کر دیا۔ احمد بن لیثویہ تستر میں ٹھیر گیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے الفضل بن عدی الدارمی نے بیان کیا جو قائد الزنج کے اُن ساتھیوں میں سے ایک تھا کہ محمد بن ابان برادر علی بن ابان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اُس نے کہا کہ جب احمد بن لیثویہ تستر میں ٹھیر گیا تو علی بن ابان اُس کی طرف مع اپنے لشکر کے نکل کے اس گاؤں میں اترا جو برنجان کہلاتا ہے۔ مخبروں کو روانہ کیا کہ خبر لائیں یہ خبر ملی کہ ابن لیثویہ آ رہا ہے اور اُس کے لشکر کا ابتدائی حصہ اُس گاوں تک پہنچ گیا ہے۔ جو قریۃ الباہلیین مشہور ہے۔ علی بن ابان روانہ ہوا۔ اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دے رہا تھا۔ اُن سے فتح کا وعدہ کر رہا تھا کہ خبیث نے یہی بشارت دی ہے۔ جب قریۃ الباہلیین پہنچا تو اُسے ابن لیثویہ اپنے لشکر کے ساتھ ملا جو تقریباً چار سو سوار تھے۔ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ اُن کے پاس لشکر کی مدد آ گئی جس سے شاہی لشکر زیادہ ہو گیا۔ اعراب کی اس ایک جماعت نے جو علی بن ابان کے ساتھ تھے ابن لیثویہ سے امن مانگ لیا۔ علی ابان کا باقی لشکر بھاگ گیا۔ پیادوں کی ایک چھوٹی جماعت رہ گئی کہ جن میں سے اکثر منتشر ہو گئے۔ دونوں فریق میں شدت سے قتال ہونے لگا۔ علی بن ابان سواری سے اتر پڑا اور اپنے آپ

پیادہ ہو کے قتال کرنے لگا۔ اُس کے آگے ایک غلام تھا جس کا نام فتح اور عرف غلام ابی الحدید تھا۔ وہ بھی علی کے ساتھ قتال کرنے لگا۔ علی کو ابو نصر کلھیب اور بدر الرومی عرف الشعرانی نے دیکھ لیا۔ اُن دونوں نے اُسے پہچان کے لوگوں کو اُس سے ڈرایا۔ وہ پلٹ کر بھاگا یہاں تک کہ المسرقان میں پناہ لی اور اپنے آپ کو اُس میں ڈالدیا۔ فتح بھی اُس کے پیچھے ہو گیا۔ اُس نے بھی اپنے آپ کو اُس کے ساتھ ڈالدیا چنانچہ فتح غرق ہو گیا اور علی بن ابان نصر الرومی سے مل گیا۔ اُس نے اُسے پانی سے بچا کے ایک کشتی میں ڈالدیا۔ علی کے ایک تیر پنڈلی میں لگا تھا۔ وہ شکست اُٹھا کے واپس ہوا۔ زنجیوں کے بڑے بڑے شجاعوں اور بہادروں میں سے ایک بڑی جماعت قتل کر دی گئی۔

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن العباس بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

# واقعات ۲۶۳ھ

اس سال کا ایک اہم واقعہ یعقوب بن اللیث کے ساتھی عزیز بن السریؒ کا محمد بن واصل پر فتحمند ہونا اور اُسے قیدی بنا کے گرفتار کر لینا ہے۔

اسی سال موسیٰ دالجویہ اور اعراب کے درمیان الانبار کے علاقے میں وہ جنگ ہوئی جس میں اُنھوں نے اُسے بھگا دیا اور شکست دیدی۔ ابو احمد نے اپنے بیٹے احمد کو اپنے سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ اُن اعراب کی تلاش میں روانہ کیا جنھوں نے موسیٰ دالجویہ کو شکست دی تھی۔

اسی سال الدیرانی نے ابن اوس پر شبخون مارا۔ اُس کے گروہ کو منتشر کر دیا۔ لشکر کو لوٹ لیا۔ ابن اوس بیچ کے واسط کی طرف چلا گیا۔

اسی سال موصل کے راستے میں ایک فرغانی ظاہر ہوا جس نے راستے میں ڈاکہ ڈالا۔ آخر گرفتار ہوا اور قتل کر دیا گیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث فارس سے آیا۔ جب نوبندجان پہنچا تو احمد بن لیثویہ تستر سے واپس ہوا۔

اسی سال یعقوب الاہواز گیا۔ ابن لیثویہ کے تستر سے روانہ ہونے کے قبل علی بن ابان کے بھائی کے ساتھ اُس کی ایک جنگ ہوئی تھی جس میں اُسے زنجیوں کی جماعت کثیرہ پر فتح ہوئی تھی۔

**زنگی کا فور**

علی بن ابان سے مذکور ہے کہ ابن لیثویہ نے جب اُسے قریۂ باہلہ کی جنگ میں شکست دی تو اُس پر جو مصیبت آنی تھی آئی۔ الاہواز اس طرح پہنچا کہ وہاں اُس نے قیام نہیں کیا اور اپنے ساتھی قائد الزنج کے لشکر چلا گیا۔ جو زخم اُس کے لگے تھے ان کا علاج کیا یہاں تک کہ اچھا ہو گیا۔ دوبارہ الاہواز کی طرف لوٹا اور اپنے بھائی الخلیل بن ابان اور بھتیجے محمد بن صالح عرف ابو سہل کو بڑے بھاری لشکر کے ساتھ ابن لیثویہ کی طرف روانہ کیا جو اس زمانے میں عسکر مکرم میں مقیم تھا وہ دونوں ان لوگوں کے ہمراہ جوان کے ساتھ روانہ ہوئے ابن لیثویہ نے عسکر مکرم سے ایک فرسخ پر ان کا مقابلہ کیا۔ دونوں لشکر مل گئے۔ ابن لیثویہ نے ایک لشکر کو پوشیدہ کر دیا تھا جب اچھی طرح قتال ہونے لگا تو ابن لیثویہ دیدہ و دانستہ پیچھے ہٹا زنجیوں نے اُس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ پوشیدہ لشکر سے بڑھ گئے۔ وہ اُن کے پیچھے سے نکلا وہ لوگ بھاگے اور منتشر ہو گئے۔ ابن لیثویہ ان پر پلٹ پڑا اور وہ شکست کھا کے پلٹے۔ ابن لیثویہ ان سروں کو لیکے جو اُسے ملے تستر واپس آیا۔ علی بن ابان نے انکلویہ المسرقان کے ایک بارانی گڑھے کی جانب احمد بن لیثویہ کے مقابلے کو بھیجا۔ تیس سوار روانہ کئے جو بہادروں میں سے تھے۔ الخلیل بن ابان کو ان لیثویہ کے ساتھیوں کا اس گڑھے کی طرف جانا معلوم ہوا تو وہ معہ اپنے ساتھیوں کے ان کے لئے پوشیدہ ہو گیا۔ جب وہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو اُن پر نکل آیا۔ کوئی ان میں سے نہ بچا۔ آخر تک سب قتل کر دیئے گئے۔ اُن کے سر علی بن ابان کے پاس بھیجے گئے جو الاہواز میں تھا۔ اس نے انھیں خبیث کے پاس روانہ کر دیا۔ اُس وقت وہ کمینہ الاہواز آیا اور ابن لیثویہ وہاں سے بھاگا۔

**حرکات مذبوحی**

مذکور ہے کہ یعقوب اللیث جب جندی سابور پہنچا تو وہاں اتر گیا۔ اُس علاقے سے وہ سب لوگ چلدیئے جو خلافت کی جانب سے مامور تھے۔ یعقوب نے اپنی جانب سے ایک شخص کو جس کا نام الحصن بن العنبر تھا الاہواز بھیجا۔ جب وہ اُس کے قریب پہنچا تو وہاں سے قائد الزنج کا ساتھی علی بن ابان نکل کے نہر السدرہ میں اترا اور حصن الاہواز میں داخل ہو کے وہاں ٹھہر گیا اُس کے ساتھی اور علی بن ابان کے ساتھی ایک ایک کو لوٹنے لگے۔ اُن میں سے ہر فریق کو اپنے ساتھی سے مصیبت پہنچتی تھی یہاں تک کہ علی بن ابان تیار ہو کے الاہواز روانہ ہوا۔ اُس نے الحصن اور اُس کے ساتھیوں سے نہایت شدید جنگ کی جس میں یعقوب کے ساتھیوں میں سے مخلوق کثیر قتل کر دی گئی۔ گھوڑے اور بہت سا مال غنیمت ملا۔ اور الحصن اور اُس کے ساتھی عسکر مکرم بھاگ گئے۔ علی الاہواز میں ٹھہر گیا جو کچھ وہاں تھا سب لوٹ لیا۔ وہاں سے نہر السدرہ واپس آیا اور بہبوذ کو خط لکھا جس میں اُسے اُس شخص سے جنگ کرنے کا حکم تھا جو کمینے کے کرد ساتھیوں میں سے دورق میں مقیم تھا۔ بہبوذ نے اُس سے جنگ کی۔ اس کے آدمیوں کو قتل کیا۔ اُسے قید کر لیا۔ پھر اُس پر احسان کر کے رہا کر دیا۔ علی کو یعقوب کے اپنی جانب آنے کی توقع تھی مگر وہ نہیں آیا اُس نے الحصن بن العنبر کی اُس کے بھائی الفضل بن عنبر سے مدد کی۔ دونوں کو خبیث کے ساتھیوں کی جنگ سے رُکنے کا اور الاہواز میں محض مقیم رہنے کا حکم دیا۔ علی بن آبان کو مصالحت کا خط لکھا کہ اس کے ساتھیوں کو الاہواز میں ٹھیرنے دے علی نے شرط کی کہ وہاں جو سامان رسد اور غلہ ہے کمینہ اس غلے کے منتقل کرنے سے علیحدہ رہے گا۔ علی کمینے کے لئے اس چارے کے منتقل کرنے سے علیحدہ رہے گا۔ جو الاہواز میں تھا۔ علی نے غلہ منتقل کر دیا اور چارہ چھوڑ دیا دونوں فریق علی کے ساتھی اور کمینے کے ساتھی رک گئے۔

اسی سال مساور بن عبد الحمید الشاری کی وفات ہوئی۔

اسی سال عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان مرا جو میدان میں یوم جمعہ ۱۰ ذی القعدہ کو اپنے خادم رشیق کی ٹکر سے اپنے گھوڑے سے گرا۔ اُس کی ناک اور کان سے خون جاری ہو گیا۔ گرنے کے تین گھنٹے کے بعد مر گیا۔ ابو احمد بن المتوکل نے

اُس کی نماز پڑھائی اور اُس کے جنازے کے ساتھ چلا۔ دوسرے دن الحسن بن مخلد کو وزیر بنایا گیا۔ ۲۷ ذی القعدہ کو موسٰی بن بغا سامرا آیا۔ الحسن بن مخلد بغداد بھاگ گیا۔ اُس کے بجائے ۶ ذی الحجہ کو سلیمان بن وہب کو وزیر بنایا گیا۔ عبید اللہ بن سلیمان کو المفوض اور الموفق کے کاتبوں کا والی بنایا گیا باوجودیکہ وہ موسٰی بن بغا کے کاتبوں کا بھی والی تھا۔ عبید اللہ بن یحیٰی کا مکان کیغلغ کو دیدیا گیا۔

اسی سال شرکب کے بھائی نے الحسین بن طاہر کو نیسابور سے نکال دیا۔ اُس پر غالب آگیا اور وہاں کے باشندوں کو اپنا ایک تہائی مال دینے پر مجبور کیا۔ الحسین مرو چلا گیا۔ وہیں خوارزم شاہ کا بھائی تھا جو محمد بن طاہر کے لئے دعا کرتا تھا۔

اسی سال صقلبیوں نے لؤلؤہ کو سرکشوں کے حوالے کر دیا۔

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل نے لوگوں کو حج کرایا۔

# واقعات ۲۶۴ھ

لمیتہ یعقوب کا لشکر الصیمرہ پہنچا۔ صیغون کو گرفتار کرلیا اور قید کرکے اُس کے پاس پہنچا دیا۔ وہیں وہ مرگیا۔ ۱ محرم کو ابو احمد نے کہ اُس کے ساتھ موسٰی بن بغا بھی تھا القائم میں چھاؤنی قائم کی۔ المعتمد نے دونوں کی مشایعت کی۔ ۲ صفر کو دونوں سامرا سے روانہ ہوئے۔ موسٰی بن بغا مر گیا اور سامرا میں دفن کیا گیا۔

اسی سال ماہ ربیع الاول میں قبیحہ والدۂ المعتز کا انتقال ہوا۔

اسی سال ابن الدیرانی الدینور گیا۔ اور ابن عیاض اور دلف بن ابی دلف اُس کے خلاف آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہو گئے۔ ان دونوں نے اُسے شکست دی اُس کا مال وجائداد لے لیا اور وہ ہزیمت

اُٹھا کے حلوان لوٹ آیا۔

اسی سال روم نے عبداللہ بن رشید بن کاؤس کو قید کر لیا۔

**چشم زخم**

اس کا سبب یہ ہوا کہ عبداللہ چار ہزار باشندگان سرحد شامی کے ساتھ ارض روم میں داخل ہوا۔ مسلمانوں نے مال غنیمت حاصل کیا اور سفر سے واپس ہوئے۔ البدندول سے کوچ کیا تو اس پر بطریق سلوقیہ اور بطریق قذیذیہ اور بطریق قرہ اور کوکب اور خرشنہ نے حملہ کر کے محاصرہ کر لیا۔ مسلمان اُتر پڑے گھوڑوں کے پاؤں توڑ دیے۔ اور قتال کیا۔ سوائے پانچ یا چھ سو کے سب قتل کر دیے گئے پانچ چھ سو بھی وہ تھے جنھوں اپنے گھوڑوں کی پسلیوں پر کوڑے مارے اور نکل گئے۔ روم نے جسے قتل کیا اُسے قتل کیا۔ عبداللہ بن رشید کو کہ چند زخم لگے تھے قید کر کے لؤلؤہ لے گئے پھر ڈاک پر بادشاہ کے پاس بھیجا۔

اسی سال محمد المولد کو واسط کا والی بنایا گیا۔ سلیمان بن جامع نے اُس سے جنگ کی۔ قائد الزنج کی جانب سے وہ اس علاقے کے متصل والی تھا۔ اُس نے اُسے شکست دے کے واسط سے نکال دیا اور خود داخل ہو گیا۔

**جنگ واسط**

اس کا سبب یہ ہوا کہ سلیمان بن جامع نے جو قائد الزنج کی جانب سے الحوانیت اور البطائح کے نواح میں بھیجا گیا تھا۔ جب جعلان ترک کو کہ شاہی افسر تھا بھگا دیا۔ اغرتمش سے جنگ کی جس سے اُس کے لشکر کو بھی شکست ہوئی۔ خشیش کو قتل کر دیا۔ اور جو کچھ تھا سب لوٹ لیا تو قائد الزنج کو ایک خط لکھا جس میں حاضری کی اجازت چاہی کہ کچھ زمانہ اُس کے ساتھ گذارے اور اپنے گھر کے کام کاج درست کر سکے۔ خط روانہ کر چکا تو احمد بن مہدی الجبائی نے لشکر البخاری کی طرف چلنے کا مشورہ دیا جو اُس زمانے میں بردوادین مقیم تھا۔ اُس نے اسے قبول کر لیا بردواد روانہ ہو گیا۔ ایک موضع میں اکرمہر تھا یہ موضع لشکر تکین سے پانچ فرسخ کے فاصلے پر تھا یہاں آیا تو

الجبائی نے سلیمان سے کہا کہ رائے یہ ہے کہ تو اسی جگہ قیام کرے۔ میں کشتیوں کے ساتھ روانہ ہوں۔ قوم کو تیرے پاس کھینچ لاؤں انھیں مشقت میں ڈالوں۔ وہ تیرے پاس آئیں گے۔ تھکے ہوئے ہوں گے۔ تجھے ان پر کامیابی ہوگی۔ سلیمان نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے اپنے سوار و پیادہ لشکر کو اُسی موضع میں تیار کیا اور صبح سویرے احمد بن مہدی کشتیوں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ لشکر تکین میں آیا اور اُس سے ایک گھنٹے تک قتال کیا۔

تکین نے اپنے پیادہ وسوار کو تیار کیا۔ الجبائی پسپا ہو گیا۔ ایک غلام کو سلیمان کے پاس روانہ کیا کہ تکین کے ساتھی اُس پر مع اپنے لشکر کے وارد ہیں۔ قاصد سلیمان سے ملا جو الجبلائی کے نشان قدم پر آرہا تھا خبر میں دیر لگی۔ اُس کے لشکر واپس کر دیا۔ دوسرا قاصد بھی وہی خبر لے کے آیا۔

جب سلیمان اپنے لشکر پلٹ آیا تو اُس نے تغلب بن جعفص البحرانی اور ایک زنجی قائد کو جس کا نام منین تھا مع ایک جماعت کے روانہ کیا۔ دونوں کو اُس صحرا میں پوشیدہ کر دیا جو لشکر تکیں کے میسرہ کے متصل تھا حکم دیا کہ جب تکین کا لشکر آگے بڑھ جائے تو وہ اُن کی پشت سے نکلیں۔

الجبائی کو یہ معلوم ہو گیا کہ سلیمان نے ان کے مقابلے کے لئے اپنا لشکر مضبوط کر دیا ہے اور کمین کا حکم دیا ہے ۔اُس نے اپنی آواز بلند کی کہ تکین کے ساتھی سنیں اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگوں نے مجھے دھوکا دیا۔ ہلاک کر دیا۔ میں نے تو یہ حکم دیا تھا کہ اس مقام میں داخل نہ ہونا مگر تم نے نہ مانا۔ اب ہمیں اپنی نجات نہیں نظر آتی۔ یہ آواز سن کے تکین کے ساتھیوں کو لالچ آیا۔ اس کی تلاش میں انھوں نے خوب کوشش کی اور پکارنے لگے کہ "بلبل قفس میں ہے"۔

الجبائی نہایت تیزی سے روانہ ہوا۔ وہ لوگ تیراندازی کرتے ہوئے اس کے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ پوشیدہ لشکر سے گذر کے سلیمان کے لشکر کے قریب ہو گئے۔ وہ اپنے لشکر اور ساتھیوں کے ہمراہ ایسی پناہ میں تھا جیسی دیواروں کے پیچھے ہوتی ہے۔ سلیمان بڑھا اور اُس لشکر سے مل گیا۔ پوشیدہ لشکر اُس لشکر کے پیچھے سے نکلا۔ الجبائی نے اپنی کشتیوں کو اُن لوگوں پر

نکلنے کا حکم دیا جو نہر میں تھے۔ ہر طریقے سے ہزیمت ہوئی۔ زنجی ان کشتیوں میں اس طرح سوار ہو گئے کہ انھیں قتل کرتے اور لوٹ رہے تھے۔ اسی حالت میں انھوں نے تقریباً تین فرسخ راہ قطع کر لی تو سلیمان کھڑا ہو گیا اور الجبائی سے کہا کہ ہم لوٹ چلیں کیوں کہ ہم نے مال غنیمت بھی پا لیا اور سلامت بھی رہے۔ اور سلامتی ہر شئے سے افضل ہے۔ الجبائی نے کہا ہرگز نہیں۔ ہم نے اُن کے دلوں کو کھینچا ہے۔ ہمارا حیلہ اُن میں شائع ہو گیا۔ عقل کی بات یہ ہے کہ اس شب میں اُن پر حملہ کریں۔ شاید ہم اُنھیں ان کے لشکر سے ہٹا دیں۔ اور اُن کی جماعت کو پارہ پارہ کر دیں۔

سلیمان نے الجبائی کی رائے کے مطابق لشکر تکین کو گیا مغرب کے وقت اُس کے پاس پہنچ کے حملہ کیا۔ تکین مع اپنے ساتھیوں کے کھڑا ہوا اور نہایت شدید قتال کیا۔ سلیمان اور اُس کے ساتھی اُس سے پوشیدہ ہو گئے۔ پھر سلیمان ٹھہر گیا اور اپنے ساتھیوں کو تیار کیا۔ شبل کو ایک جماعت کے ساتھ صحرا کی جانب روانہ کیا اور اُس کے ساتھ پیادہ لشکر کی ایک جماعت کو شامل کر دیا۔ الجبائی کو حکم دیا تو وہ بیچ نہر میں کشتیوں میں روانہ ہوا خود اپنے سوار و پیادہ ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ساتھیوں کو آگے کیا۔ یہاں تک کہ تکین کے پاس آیا۔ آ سے کسی کی خبر نہ ہوئی اور وہ سب کے سب ظاہر ہو گئے۔ اپنا لشکر چھوڑ دیا۔ جو کچھ پایا سب لوٹ لیا اور لشکر کو جلا دیا۔ جو غنیمت اُسے ملی وہ سب لے کے اپنی چھاؤنی واپس آیا۔ وہاں خبیث کا خط پایا جو اُسے اُس کے مکان آنے کی اجازت کے بارے میں وارد ہوا تھا۔ اُس نے الجبائی کو نائب بنایا۔ اُن جھنڈوں کو جو اُسے تکین کے لشکر سے ملے تھے اور اُن کشتیوں کو جو اُس نے ابو تمیم اور خشیش اور تکین سے لی تھیں ساتھ لے کے خبیث کے لشکر میں پہنچ گیا یہ واقعہ جمادی الاولی ۲۶۴ھ کا ہے۔

# واقعات سنہ ۲۶۴ھ

## زنجی واسط میں

جب سلیمان بن جامع تکین کے ساتھ جنگ کر کے صاحب الزنج کے پاس روانہ ہوا تو یحییٰ بن الخلف الجبائی کشتیوں میں اُس لشکر کے ساتھ جسے سلیمان اُس کے ساتھ چھوڑ گیا تھا غلے کی تلاش میں مازروان کی طرف نکلا۔ اُس کے ہمراہ ایک جماعت زنجیوں کی بھی تھی۔ جعلان کے ساتھی اس کے بیچ میں آگئے۔ کشتیاں گرفتار کر لیں اور اُسے بھگا دیا۔ وہ ہزیمت اُٹھا کے لوٹا۔ طہیثا پہنچا۔ اہل قریہ کے خطوط ملے کہ جب منجور مولی امیر المومنین اور محمد بن علی بن حبیب الیشکری کو سلیمان بن جامع کے طہیثا سے غائب ہونے کی خبر پہنچی تو دونوں نے اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے قریہ کا ارادہ کیا۔ وہاں خونریزی کی اور آگ لگا دی۔ پھر واپس چلے گئے۔ بقیۃ السیف نے بھاگ کے قریۂ حجاجیہ میں جان بچائی۔

الجبائی نے سلیمان کو ان خطوط کی خبر دی اور اُس جعل کا حال لکھا جس میں جعلان نے اُسے پھنسایا تھا۔ قائد الزنج نے نہایت عجلت کے ساتھ سلیمان کو طہیثا روانہ کیا۔ وہ وہاں آیا اور یہ ظاہر کیا کہ جعلان سے لڑنا چاہتا ہے۔ اُس نے اپنا لشکر تیار کیا ہے۔ الجبائی کو کشتیوں میں اپنے آگے روانہ کر دیا ہے۔ اُس کے ساتھ سوار و پیادہ کو کر دیا ہے۔ مازروان آنے اور جعلان کے لشکر کے مقابلے میں ٹھیرنے کا حکم دیا ہے۔ کہ اپنے گھوڑے ظاہر کرے اور انھیں اس طرح چرائے کہ جعلان کے ساتھی انھیں دیکھیں اور ان پر حملہ کریں۔ اپنے لشکر کے ساتھ سوار ہوا۔ سوائے اُن چند اشخاص کے جنھیں اُس نے اپنی چھاؤنی میں چھوڑ دیا تھا۔ نالوں میں روانہ ہوا یہاں تک کہ ان دونالوں پر نکلا

جوالربہ اور العمرقہ کے نام سے مشہور ہیں۔ محمد بن علی بن حبیب کی طرف گیا جو اُس زمانے میں موضع تلفخار میں تھا۔ اُس پر شدید حملہ کرکے بہتوں کو قتل کر دیا۔ بہت سے گھوڑے لے لئے۔ اور کثیر مال غنیمت اکٹھا کئے۔ محمد بن علی کے ایک بھائی کو بھی قتل کر دیا۔ محمد بچ گیا۔

سلیمان لوٹ کے اُس جنگل میں پہنچا جو البزاق اور القریہ کے درمیان ہے۔ اُس کے پاس بنی شیبان کے سوار آئے۔ تل فخار میں جن لوگوں پر سلیمان نے مصیبت ڈھائی تھی اُن میں بنی شیبان کا ایک سید بھی تھا جسے اُس نے قتل کر دیا۔ اُس کے چھوٹے بیٹے کو قید کر لیا۔ اُس کے گھوڑے کو لے لیا یہ خبر اُس کے قبیلے کو پہنچی۔ انھوں نے چار سو سواروں کے ساتھ اس جنگل میں سلیمان کا مقابلہ کیا سلیمان نے جب وہ ابن حبیب کی جانب روانہ ہوا تھا تو اپنے الطف کے نائب عمیر بن عمار کو بلا بھیجا تھا۔ وہ اس کے پاس آگیا تھا اور اُس نے اُسے اُن راستوں کا علم رکھنے کی وجہ سے رہبر بنایا تھا۔

سلیمان نے بنی شیبان کے گھوڑے دیکھے مگر سوائے عمیر بن عمار کے اپنے تمام ساتھیوں کو آگے روانہ کر چکا تھا۔ خود اکیلا تھا۔ بنو شیبان کو اُس پر فتح ہوئی۔ اُسے قتل کر دیا اور اُس کا سر لیکے واپس ہو گئے۔ یہ خبر خبیث کو پہنچی تو اُسے عمیر کا قتل بہت گراں گزرا۔ سلیمان نے وہ سب خبیث کے پاس روانہ کر دیا جو اُسے محمد بن علی بن حبیب کے شہر سے ملا تھا۔ یہ اسی سال کے آخر رجب کا واقعہ ہے۔

شعبان میں سلیمان اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہو کے وہ قریۂ حسان میں آیا۔ وہاں اُس زمانے میں خلافت کی جانب سے ایک سردار تھا جس کا نام جیش بن حمرتکین تھا۔ اُس پر حملہ کیا۔ وہ اُس کے مقابلے سے بھاگ گیا۔ قریہ کو فتح کرکے لوٹ لیا۔ اُس میں آگ لگا دی۔ گھوڑے لے لئے اور اپنے لشکر کی طرف لوٹ آیا۔

۱۰ ر شعبان الصحانیہ کی طرف نکلا۔ الجبائی کشتیوں میں برمُساور کی طرف چلا۔

وہاں اس نے ایک میدان بے گیاہ میں گھوڑے پائے کہ جعلان کے سے تھے۔ جس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان کے ذریعے سے نہرابان میں آئے۔ وہ خود شکار کو گیا تھا۔ الجبائی نے اس میدان پر حملہ کر دیا۔ انھیں قتل کر ڈالا۔ گھوڑے لے لئے جو بارہ[2] تھے۔ طہیثا لوٹ آیا۔

۲۷؍شعبان کو سلیمان تل رمانا گیا۔ اس پر حملہ کیا۔ باشندے وہاں سے نکل گئے۔ جو کچھ وہاں تھا سب لوٹ گھسوٹ کے اپنے لشکر لوٹ آیا۔

۱؍رمضان کو اس مقام کی طرف روانہ ہوا جو الجازرہ کے نام سے مشہور تھا۔ اس زمانے میں آیا وہاں تھا اور جعلان مازروان میں سلیمان نے خبیث کو اپنے پاس کشتیاں بھیجنے کو لکھا تھا۔ اس نے اس کے پاس دس کشتیاں عبادان کے ایک شخص کے ہمراہ روانہ کیں جس کا نام الصقر بن الحسین تھا۔ الصقر جب یہ کشتیاں سلیمان کے پاس لایا تو یہ ظاہر کیا کہ جعلان کا قصد ہے۔ یہ خبر بہ تیزی کے ساتھ جعلان کو پہنچیں کہ سلیمان اس کے پاس آنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کا ارادہ اپنے لشکر کو روکنے کا تھا مگر جب سلیمان آبا کے مقام سے قریب ہوا تو اس کی طرف جھک گیا۔ اس پر حملہ کر دیا اور اپنے آنے کے متعلق اسے دھوکے میں پایا۔ آخر دھوکے ہی دھوکے میں کامیابی ہوئی۔ چھ کشتیاں پا گیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ جباش کہتا تھا کہ آٹھ کشتیاں تھیں جنھیں اس نے اس کے لشکر میں پایا۔ اور ان دو کشتیوں کو جلا دیا جو ساحل پر تھیں۔ اسے گھوڑے اور ہتھیار اور لوٹ کا مال ملا۔ اور اپنے لشکر کی طرف واپس ہو کے ظاہر کیا کہ اس کا قصد تکین بخاری کا ہے۔ الجبائی اور جعفر بن احمد کے ساتھ جو خبیث ملعون کے بیٹے کا ماموں تھا جس کا عرف انکلائی تھا چند کشتیاں تیار کیں۔ جب وہ کشتیاں جعلان کے لشکر پہنچیں تو جعلان نے کشتیوں پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ سلیمان نے خشکی کی جانب سے اس پر حملہ کر کے جعلان کو الصافتہ تک بھگا دیا۔ اپنی کشتیاں واپس لے لیں اور ستائیس گھوڑوں اور دو گھوڑوں کے بچوں پر اور تین خچروں پر قبضہ کر لیا۔ لوٹ کا مال کثیر اور ہتھیار ملے۔ اور طہیثا واپس آگیا۔

محمد نے کہا کہ جباش کو اس مقام میں تکین کے ذکر سے انکار تھا نہ اُسے تکین میں العبادانی کی خبر معلوم تھی۔ اس نے یہ گمان کیا اُس کا قصد صرف جعلان ہی کا تھا۔ سلیمان کی خبر اُس کے اہل لشکر پر پوشیدہ تھی یہاں تک کہ اُنھوں نے یہ خبر یہ مشہور کر دی کہ وہ قتل کر دیا گیا اور اُس کے ساتھ الجبائی بھی ہلاک ہوا۔ لوگ بہت ہی گھبرائے۔ حملۂ جعلان کے متعلق جب ٹھیک خبر ملی اور واقعات معلوم ہوے تو انھیں قرار و سکون ہوا یہاں تک کہ سلیمان آیا اور جو پیش آیا تھا اُس کا ماجرا خبیث کو لکھا جھنڈے اور ہتھیار روانہ کیے۔

سلیمان ذی القعدہ میں الرصافہ گیا اور مطر بن جامع پر حملہ کیا جو اُس زمانے میں وہاں مقیم تھا۔ اُسے بہت سا مال غنیمت ملا۔ الرصافہ کو جلا دیا اور اُسے حلال سمجھ لیا۔ جھنڈے خبیث کو روانہ کر دیے۔ ۵ ذی الحجہ ۲۶۱ھ کو خبیث کے شہر میں اترا۔ وہاں اس لئے ٹھیر گیا کہ عید کرے اور اپنے مقام میں مقیم ہو۔ مطر بن جامع قریۂ الحجاجیہ میں آیا۔ اُس پر حملہ کیا۔ باشندوں میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ سلیمان کی جانب سے جو قاضی تھا وہیں کے باشندوں میں سے تھا۔ اُس کا نام سعید بن السید العلوی تھا۔ قاضی صاحب قید کئے گئے اور مع ثعلب بن حفص اور چار چھراہی سرداروں کے واسط بھیجے گئے۔ یہ لوگ الحر جلیہ پہنچے جو طہیثا سے ڈھائی فرسخ ہے۔ الجبائی مع سوار و پیادہ مطر کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ چنانچہ وہ الناحیہ آیا۔ مطر کو جو کچھ حاصل کرنا تھا کر چکا تھا۔ الجبائی وہاں سے واپس ہوا اور سلیمان کو یہ خبر لکھی۔ سلیمان اسی سال ۲۸ ذی الحجہ یوم سہ شنبہ کو آیا۔ جعلان کو واپس کیا گیا۔ احمد بن لیثویہ آیا تو اس نے الشدیدیہ میں قیام کیا۔ سلیمان اُس موضع کی طرف گیا جس کا نام نہرابان تھا۔ وہاں اُسے ابن لیثویہ کا ایک سردار ملا جس کا نام طرناج تھا۔ اُس نے اُس پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ محمد نے کہا کہ جباش نے کہا کہ جو شخص اس مقام پر قتل کیا گیا وہ ینگ تھا۔ طرناج تو بازروان میں مقتول ہوا ہے۔

سلیمان بعزم رصافہ روانہ ہوا۔ وہاں اُس زمانے میں مطر بن جامع کا

لشکر تھا۔ اُس نے اُس پر حملہ کیا۔ لشکر کو حلال سمجھ لیا۔ اور سب کو حلال کر ڈالا۔ ساتھ کشتیاں لے لیں۔ اور دو جلا دیں۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الآخر ۲۶۴ھ میں ہوا۔ محمد نے کہا کہ جباش نے کہا کہ یہ واقعہ الشدیدیہ میں ہوا اور وہ بھی جس میں اس دن چھ کشتیاں گرفتار کی گئیں۔

سلیمان پانچ کشتیوں میں روانہ ہوا۔ بہادر سرداروں کو ترتیب سے بٹھایا۔ تکین البخاری نے الشدیدیہ میں اُس پر حملہ کیا۔ اُس زمانے میں ابن لیثویہ کوفہ و جنبلاء کے نواح میں چلا گیا تھا۔ تکین نے سلیمان پر حملہ کر کے مع اسباب و اسلحہ و مقاتلین کے اُس کی سب کشتیاں لے لیں اس جنگ میں سلیمان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ابن لیثویہ الشدیہ چلا گیا اور ان اطراف کا انتظام کیا یہاں تک کہ ابو احمد نے محمد المولد کو واسط کا والی بنایا۔

محمد نے کہا کہ جباش کہتا تھا کہ ابن لیثویہ جب الشدیدیہ آیا تو سلیمان اُس کی جانب روانہ ہوا۔ دو روز تک ٹھیر کر اُس سے جنگ کرتا رہا تیسرے دن سلیمان اُس سے پسپا ہوا۔ ابن لیثویہ نے بعجیل اُس کا تعاقب کیا۔ سلیمان لوٹا۔ اسے وہانہ بردواد میں ڈالدیا۔ قریب تھا کہ ڈوب جائے مگر بچ گیا سلیمان کو ابن لیثویہ کے سترہ گھوڑے ملے۔

محمد نے کہا کہ سلیمان نے خبیث کو امداد کے لئے لکھا اُس نے الخلیل بن ابان کو تقریباً پندرہ سو سوار کے ساتھ اُس کے پاس روانہ کیا۔ اُس کے ہمراہ المذوب بھی تھا۔ اس مدد کے آنے کے بعد سلیمان نے محمد المولد پر حملہ کیا۔ محمد بھاگ گیا اور زنجی واسط میں داخل ہو گئے۔ مخلوق کثیر قتل کی گئی اُسے لوٹا اور جلا دیا گیا جب کہ یہ واقعہ ہوا وہاں کنجور البخاری تھا۔ اُس نے عصر کے وقت تک مدافعت کی اس کے بعد قتل کر دیا گیا۔ اُس دن سلیمان بن جامع کے لشکر کا سردار الخلیل بن ابان اور عبداللہ عرف المذوب تھا۔ الجبائی بڑی کشتیوں میں تھا۔ ابن مہربان زنجی چھوٹی کشتیوں میں۔ سلیمان بن جامع اپنے سرداروں اور ان کے پیادوں کے ساتھ تھا۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی اور اُس کے دونوں بھائی مع اپنے پیادہ و سوار کے سلیمان بن جامع کے ساتھ تھے۔ ساری قوم ایک ہاتھ تھی۔

سلیمان بن جامع واسط سے واپس ہوا اور مع تمام لشکر کے جنبلاء گیا تاکہ فساد کرے اور ویران کرے۔ اُس کے اور الخلیل کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ الخلیل نے یہ واقعہ اپنے بھائی علی بن ابان کو لکھا۔ اُس نے قائد الزنج سے درخواست کی کہ سلیمان کی معیّت سے اُس کو معاف کیا جائے۔ الخلیل کو مع علی بن ابان کے ساتھیوں اور اُس کے غلاموں کے خبیث کے شہر واپس آنے کی اجازت دی گئی۔ المذوب مع اعراب کے سلیمان کے ساتھ رہ گیا۔ چند روز (سلیمان) اپنی چھاؤنی میں مقیم رہا۔ پھر نہر الامیر چلا گیا اور وہاں پڑاؤ ڈالا۔ الجبائی اور المذوب، کو جنبلاء روانہ کیا۔ وہ دونوں وہاں نو دن تک مقیم رہے۔ سلیمان نہر الامیر میں پڑاو کئے رہا۔ محمد نے کہا کہ جباش کہتا تھا کہ سلیمان الشدیدہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

اسی سال سلیمان بن وہب بغداد سے سامرا کی طرف نکلا۔ الحسن بن وہب بھی اس کے ہمراہ تھا۔ احمد بن الموفق اور مسرور البلخی اور اکثر سرداروں نے اُس کی مشایعت کی بسامرا پہنچا تو خلیفہ نے ناخوش ہو کے قید کر دیا۔ بیڑیاں ڈالدیں۔ اس کے اور اُس کے دونوں بیٹے وہب اور ابراہیم کے مکانات لوٹ لیے گئے۔ ۲۷/ذی القعدہ کو الحسن بن مخلد کو وزیر بنایا۔

الموفق بغداد سے روانہ ہوا۔ عبد اللہ بن سلیمان بھی ہم رکاب تھا۔ سامرا کے قریب پہنچا تو المعتمد جانب غربی منتقل ہو گیا۔ اور وہاں پڑاؤ کیا۔ ابو احمد الموفق اور اُس کے ساتھی جزیرۃ المؤید میں اتر گئے۔ دونوں کے درمیان قاصد آمد و رفت کرتے رہے۔ ذی الحجہ کے چند دن گزر گئے تو المعتمد براہ دجلہ چلا گیا اور اُس کا بھائی ابو احمد براہ زلال اُس کے پاس گیا۔ اُس نے ابو احمد اور مسرور البلخی اور کیغلغ اور احمد بن موسیٰ بن بغا کو خلعت دیا۔ سہ شنبہ ۸/ذی الحجہ کو یوم الترویہ ہوا۔ ابو احمد کے لشکر والے المعتمد کے لشکر میں عبور کر گئے۔ سلیمان بن وہب رہا کر دیا گیا۔ المعتمد محل واپس آیا۔ الحسن بن مخلد اور احمد بن صالح بن شیرزاد بھاگ گئے المعتمد نے دونوں کے اور ان دونوں کے رشتہ داروں کے مال و متاع پر قبضہ کرنے کو لکھا۔ احمد بن ابی الاصبع قید کر دیا گیا جو سردار سامرا میں

مقیم تھے تکریت بھاگ گئے۔ ابوموسی بن المتوکل پوشیدہ ہو گیا پھر ظاہر ہوا۔ جو سردار تکریت چلے گئے تھے موصل روانہ ہو گئے۔ اور خراج جمع کرنے لگے۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسی بن عیسی الہاشمی الکوفی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۶۵ھ

ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ اس سال احمد بن لیثویہ اور سلیمان بن جامع سردار صاحب الزنج کے درمیان جنبلاء کے نواح میں جنگ ہوئی۔

**بلاء جنبلاء**

بیان کیا گیا ہے کہ سلیمان بن جامع نے صاحب الزنج کو نہر الزہیری کے حال سے خبر دی تھی اور سواد کوفہ بھیجنے کے خرچ کی اجازت چاہی تھی کہ اس میں فاصلہ کم ہے۔ روانگی کے ساتھ ہی اس تمام رسد کی باربرداری کا انتظام کر دے گا جو جنبلاء اور سواد کوفہ میں ہے۔ اس کے انتظام کے لئے خبیث نے ایک شخص کو روانہ کیا جس کا نام محمد بن یزید البصری تھا۔ سلیمان کو اس کی مالی ضروریات رفع کرنے کو اور جس کام کے لئے وہ روانہ کیا گیا اس سے فارغ ہونے کے وقت تک لشکر میں قیام کرنے کو لکھ دیا۔ سلیمان مع اپنے تمام لشکر کے روانہ ہو کے الشریطیہ میں ایک مہینے کے قریب ٹھیرا رہا۔ نہر میں کام کرنے والے لگا دیئے۔ اُسے الفتین کے نواح سے رسد پہنچتی تھی۔ یہاں تک کہ اُس پر ابن لیثویہ نے جو جنبلاء پر ابواحمد کا عامل تھا حملہ کر کے اس کے چودہ سرداروں کو قتل کر دیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ ابن لیثویہ نے سینتالیس سرداروں کو اور اتنی بڑی مخلوق کو جس کی کثرت کا شمار نہیں ہو سکتا قتل کر دیا۔ لشکر کو حلال کر ڈالا کشتیوں کو جلا دیا جو اُسی نہر میں تھیں جس کے جاری کرنے پر وہ مامور تھا۔ وہ ہزیمت اُٹھا کے روانہ ہوا یہاں تک کہ طہیثا پہنچا۔ وہاں ٹھیر گیا۔ اسی کے بعد الجبائی آیا۔

پھر وہ بڑھا۔ اور موضع برتمرنا میں قیام کیا۔ کشتیوں کے داخل کرنے پر مہربان بن الزنجی کو مامور کیا۔ خلافت نے نصیر کو شامرج کے مقید کرلانے کے لئے روانہ کیا تھا۔ نصیر الزنجی بن مہربان شامرج کو قید کر کے نہر بتمرتا آیا۔ اس سے سات کشتیاں لے لیں۔ مگر چھ کشتیاں الزنجی نے واپس لے لیں۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ جباش انکار کرتا تھا کہ زنجی بن مہربان نے اُن کشتیوں میں سے کوئی واپس نہیں لی تھی اُس کا گمان یہ ہے کہ نصیر تمام کشتیوں کو لے گیا اور الجبائی طہیثا کی جانب واپس ہوا۔ سلیمان کو خط بھیجنے میں اُس نے عجلت کی اور اُس کے پاس آگیا۔ پھر سلیمان طہیثا میں ٹھیرا یہاں تک کہ اُسے الموفق کے آنے کی خبر پہنچی۔

اسی سال انطاکیہ میں احمد بن طولون نے سیما الطویل پر حملہ کیا۔ اس نے اُسے گھیر لیا۔ یہ اسی سال محرم میں ہوا۔ پھر ابن طولون انطاکیہ پر برابر مقیم رہا یہاں تک کہ اس نے اُسے فتح کر کے سیما کو قتل کر دیا۔

اسی سال اصبہان میں القاسم بن مماہ نے ولف بن عبد العزیز بن ابی ولف پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ ولف کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے القاسم پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر دیا۔ احمد بن عبد العزیز کو اپنا رئیس بنایا۔

اسی سال محمد المولد یعقوب بن اللیث سے مل گیا۔ اُس کے پاس چلا گیا۔ یہ واقعہ محرم میں ہوا خلافت نے اُس کے مال و جائداد پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔

اسی سال امامیں اعراب نے جعلان عرف العیار کو قتل کر دیا جو ایک قافلے کی رہنمائی کے لئے نکلا تھا۔ انھوں نے اُسے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ جمادالاولی میں ہوا۔ خلافت نے اپنے موالی کی ایک جماعت کو قاتلوں کی تلاش میں روانہ کیا۔ اعراب بھاگ گئے جو ان کی تلاش میں روانہ ہوئے تھے عین التمر پہنچے پھر بغداد کی جانب لوٹے۔ سردی کے سبب سے ان میں سے ایک جماعت مر چکی تھی۔ ان دنوں سردی کی شدت تھی جو کچھ دن تک رہی۔ بغداد میں برف گری۔

اسی سال ابواحمد نے سلیمان بن وہب اور اُس کے بیٹے عبداللہ کے قید کرنے کا حکم دیا۔ وہ دونوں اور اُن کے چند رشتہ دار ابواحمد کے گھر میں

قید کئے گئے اور ان کے چند رشتہ داروں کے مکان لوٹ لئے گئے۔ سلیمان اور اُس کے بیٹے عبداللہ کی مکان کی حفاظت پر پہرہ مقرر کر دیا گیا۔ سوائے احمد بن سلیمان کے اُن دونوں کے اور ان کے رشتہ داروں کے مال و جائداد پر قبضہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ سلیمان اور اُس کے بیٹے عبداللہ سے سات لاکھ دینار پر صلح کی گئی۔ ان دونوں کو ایسے مقام پر پہنچا دیا گیا جہاں وہ شخص ان دونوں کے پاس پہنچ سکے جسے یہ دونوں پسند کریں۔

اسی سال موسیٰ بن اتامش اور اسحاق بن کنداجیق اور ینغجور بن ارخوز اور الفضل بن موسیٰ بن بغا نے باب الشماسیہ پر پڑاؤ کر کے بغداد کے پل کو عبور کیا اور السفینتین چلے گئے۔ احمد بن الموفق ان کے پیچھے گیا مگر یہ لوگ نہیں لوٹے اور صرصر میں اتر گئے۔

اسی سال ابو احمد نے صاعد بن مخلد کو کاتب بنایا۔ ۱۸ر جمادی الآخرہ کو یہ تقرر ہوا۔ اُسے خلعت دیا۔ صاعد اُن سرداران کے پاس گیا جو صرصر میں تھے۔ ابو احمد نے اپنے بیٹے احمد کو اُن کے پاس بھیجا۔ اُس نے اُن سے گفتگو کی۔ وہ لوگ اُس کے ساتھ واپس آئے۔ انھیں بھی خلعت دیا۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا روم کے پانچ بطریق تیس ہزار رومیوں کے ساتھ اَذَنہ کی جانب نکلے۔ پھر المصلی گئے۔ اُرخوز کو قید کر لیا جو سرحد کا والی تھا پر معزول کر دیا گیا تھا اور اُس نے وہیں تعلق کر لیا تھا۔ وہ قید کیا گیا۔ اُس کے ہمراہ تقریباً چار سو آدمی قید کئے گئے۔ ان لوگوں میں سے جو اُن کی جانب گئے تقریباً چودہ سو آدمی قتل کئے گئے۔ وہ لوگ چوتھے دن واپس ہوئے۔ یہ حادثہ اسی سال جمادی الاولیٰ میں پیش آیا۔

اسی سال رجب میں موسیٰ بن اتامش اور اسحاق بن کنداجیق اور ینغجور بن ارجوز نے نہر دیالی پر پڑاؤ کیا۔

اسی سال احمد بن عبداللہ الخجستانی نیسابور پر غالب آیا۔ الحسین بن طاہر جو محمد بن طاہر کا عامل تھا مرو چلا گیا اور وہیں مقیم ہو گیا۔ شرکب الجمال کا بھائی الحسین اور احمد بن عبداللہ الخجستانی کے درمیان رہا۔

اسی سال طوس کو برباد کیا گیا۔

اسی سال اسماعیل بن بلبل کو وزیر بنایا گیا۔

اسی سال یعقوب بن اللیث الاہواز میں مرا۔ عمرو بن اللیث اس کا جانشین ہوا۔ عمرو نے خلافت کو لکھا کہ وہ اُس کا مطیع و فرمانبردار ہے۔ اسی سال ذی العقدہ میں احمد بن ابی الاصبع کو اُس کے پاس روانہ کیا گیا۔

اسی سال بنی اسد کے اعراب کی ایک جماعت نے علی بن مسرور البلخی کو قبل اُس کے المغیثہ پہنچنے کے مکہ راستہ میں قتل کر دیا۔ ابو احمد نے محمد بن مسرور البلخی کو طریق مکہ کا والی بنایا تھا پھر اُس کے بھائی علی بن مسرور کو والی بنایا۔

اسی سال شاہ روم نے عبداللہ بن رشید بن کاؤس کو واپس کیا۔ چند مسلمان قیدی بھی ساتھ تھے اور چند نسخے کلام اللہ کے بھی بطور ہدیہ کے دیئے تھے۔

اسی سال زنجیوں کی ایک جماعت تیس کشتیوں میں جنبل گئی۔ وہاں غلے کی چار کشتیاں گرفتار کر کے واپس گئے۔

اسی سال العباس بن احمد بن طولون اپنے باپ احمد کا مخالف ہو کر مع اپنے متبعین کے برقہ چلا گیا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا اُس کے باپ احمد نے اس سے جب احمد شام کی جانب روانہ ہوا تھا مصر میں اُس کے ولایت عہد کی قسم لی تھی۔ جب احمد شام سے واپس ہوا تو العباس جس قدر مال مصر کے بیت المال میں تھا سب لے کے برقہ چلا گیا۔ احمد نے اس کی جانب لشکر روانہ کیا وہ اس پر کامیاب ہوئے۔ اور اُسے اُس کے باپ احمد کے پاس واپس لائے۔ اُس نے اُسے اپنے پاس قید کر دیا۔ اُس جماعت کو قتل کر دیا جنھوں نے اس کام پر بیٹے کا ساتھ دیا تھا۔

اسی سال زنجی النعمانیہ میں داخل ہوئے بازار کو اور باشندوں کے اکثر مکانات کو جلا دیا۔ لوگوں کو قید کیا اور جرجرایا کی جانب چلے گئے۔ وہاں کے دیہات کے باشندے بغداد میں آگئے۔

اسی سال ابو احمد نے عمرو بن اللیث کو خراسان اور فارس اور اصبہان اور سجستان اور کرمان اور سندھ کا والی بنایا۔ احمد بن ابی الاصبغ کے ہاتھ فرمان بھیجا اور اس کے ساتھ ہی خلعت بھی اُسے روانہ کیا۔

اسی سال ذی الحجہ میں مسرور البلخی النیل گیا۔ عبداللہ بن الیثویہ مع اپنے بھائی کے ساتھیوں کے وہاں سے کنارہ ہوگیا۔ اُس نے خلافت کی مخالفت ظاہر کی تھی۔ وہ اور اُس کے متبعین احمد آباذ چلے گئے۔ مسرور البلخی نے جنگ کے قصد سے اُن کا تعاقب کیا۔ عبداللہ بن لیثویہ۔ جو لوگ اُس کے ہمراہ تھے بڑھے۔ مسرور کے لئے سواری سے اتر پڑے اور اُس کی اطاعت میں اُس کے فرمانبردار ہوگئے۔ عبداللہ بن لیثویہ جو اپنی تلوار کھینچے ہوئے پٹکا اپنے گلے میں لٹکائے ہوئے تھا قسمیں کھا کے معذرت کر رہا تھا۔ کہ جو کچھ اُس نے کیا اس پر اُسے مجبور کیا گیا تھا۔ معذرت مقبول ہوئی اور اُسے اور اُس کے ہمراہ چند سرداروں کو خلعت دیا گیا۔

اسی سال تکین النجاری مسرور البلخی کے مقدمے میں الاہواز روانہ ہوا۔

**واقعات اہواز** محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ ابو احمد نے ولایت اہواز جب مسرور بلخی کو تفویض کی تو مسرور نے اپنی طرف سے تکین بخاری کو وہاں مامور کیا۔ تکین وہاں روانہ ہوا۔ علی بن ابان المہلبی بھی وہاں گیا تھا۔ پھر اُس نے تستر کا قصد کیا۔ علی نے اپنے زنجی ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ اُس مقام کا محاصرہ کر لیا۔ باشندے خائف ہوئے اور قریب تھا کہ اسے سپرد کر دیں کہ اسی حال میں تکین وہاں آیا۔ سفر کے کپڑے بھی نہ اتارے تھے کہ علی بن ابان اور اُس کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا شکست زنجیوں کو ہوئی۔ وہ قتل کیے گئے بھگا دیے گئے اور منتشر ہوگئے علی اُن لوگوں کے ہمراہ جو بچ گئے تھے ہزیمت اٹھا کے واپس ہوا۔ یہ باب کوک کی مشہور جنگ ہے۔

تکین البخاری لوٹا۔ تستر میں اترا۔ بدمعاشوں کا بہت بڑا گروہ اس کے ساتھ شامل ہوگیا۔ علی بن ابان نے بھی اپنے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ اس کی جانب کوچ کیا۔ المسرقان کی شرقی جانب اترا۔ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے بھائی کو غربی جانب کر کے پیادہ لشکر زنج کو اس کے ساتھ کر دیا۔ سرداران زنج کی ایک جماعت کو آگے کیا جن میں انکلویہ اور حسین عرف حمامی اور ان دونوں کے علاوہ اور بھی

ایک جماعت تھی۔ انھیں فارس کے پل پر قیام کرنے کا حکم دیا۔ علی بن ابان نے جو تدبیر کی تھی اس کی خبر تکین کو پہنچی۔ مخبر ایک غلام وصیف الرومی تھا جو علی بن ابان کے لشکر سے بھاگ آیا تھا۔ اُس نے خبر دی کہ فارس کے پل پر قیام ہے۔ شراب خواری کا مشغلہ ہے۔ ساتھیوں کو غلّہ اکٹھا کرنے کے لئے منتشر کر دیا ہے۔ تکین رات کے وقت ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا اور اُن پر حملہ کر دیا۔ زنجی سرداروں میں سے انکلویہ اور الحسین عرف الحمامی اور ابو صالح مفرج اور اندرون کو قتل کر دیا۔ باقی لوگ بھاگ گئے اور الخلیل بن ابان سے مل گئے۔ جو مصیبت اُن پر نازل ہوئی تھی وہ اُسے بتائی۔

تکین المسرقان کی شرقی جانب روانہ ہو کے علی بن ابان سے ملا جو ایک جماعت کے ساتھ تھا مگر علی اس کے لئے نہیں ٹھیرا۔ بھاگ گیا۔ علی کا ایک غلام جو سواروں میں سے تھا اور جعفرویہ مشہور تھا گرفتار ہو گیا۔ علی اور الخلیل مع اپنی جماعت کے الاہواز لوٹ آئے اور تکین تستر لوٹ گیا۔

علی بن ابان نے تکین کو ایک خط لکھا جس میں اُس سے جعفرویہ کے قتل سے باز رہنے کی درخواست کی تھی چنانچہ اس نے اسے قید کر دیا اور تکین اور علی بن ابان کے درمیان لطف آمیز نامہ و پیام جاری ہوئے۔ اسکی خبر مسرور کو پہنچی تو اُس نے ناپسند کیا۔ مسرور کو یہ خبر ملی کہ تکین نے اُس کی نافرمانی کی ہے۔ علی بن ابان کی طرف جھک گیا ہے اور اُس کی جانب مائل ہے۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے محمد بن دینار نے بیان کیا۔ اُس سے محمد بن عبد اللہ بن الحسن بن علی المامونی الباذغیسی نے جو تکین البخاری کے ساتھیوں میں سے تھا کہا جب مسرور کو علی بن ابان پر التفات کی خبر پہنچی تو اس نے توقف کیا کہ صحیح حال معلوم کر سکے۔ الاہواز کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ تکین سے رضامندی اور اُس کے فعل کی خوبی ظاہر کر رہا تھا۔ شاہرزان گیا۔ وہاں سے السوس آیا۔ تکین کو خبر معلوم ہو گئی تھی۔ وہ اس سے اور اُس جماعت سے وحشت میں تھا۔ مسرور اور تکین کے درمیان مراسلت سے تکین کو خوف نہ رہا۔ مسرور وادئ تستر چلا گیا اور تکین کو بلا بھیجا۔ وہ گیا تو مسرور کے حکم سے اُس کی

تلوار لے لی گئی اور اُس پر نگران مقرر کر دیا گیا۔ تکین کے لشکر نے یہ دیکھا تو اُسی وقت منتشر ہو گئے۔ اُن میں سے ایک فرقہ صاحب الزنج کے علاقے کی طرف اور ایک فرقہ محمد بن عبید اللہ الکردی کے پاس چلا گیا۔ یہ خبر مسرور کو پہنچی تو اُس نے تکین کے بقیہ لشکر کے لئے امان کا اعلان کر دیا۔ لوگ اُس کے ساتھ ہو گئے۔ محمد بن عبداللہ بن الحسن المامونی نے کہا کہ میں اُن لوگوں میں سے ایک ہوں جو مسرور کے لشکر میں گئے۔ مسرور نے تکین کو ابراہیم بن جعلان کے سپرد کیا۔ وہ اُسی کے قبضے میں مقید رہا۔ یہاں تک کہ اس کی موت آگئی۔ مسرور و تکین کا کچھ حال ہمنے ۲۶۵ھ میں بیان کیا ہے اور کچھ حال ۲۶۶ھ میں۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال عرف ابو المغیرہ بن عیسیٰ بن محمد المخزومی جو زنجیوں کے ساتھ شریک تغلب تھا علی کی معیت میں وارد مکہ ہوا۔

# واقعات ۲۶۶ھ

ماہ صفر میں عمرو بن اللیث نے بغداد و سامرا کی پولیس پر عبید اللہ بن عبداللہ بن طاہر کو اپنی جانب سے نائب مقرر کیا۔ ابو احمد نے اُسے خلعت دیا۔ عبید اللہ بن عبداللہ اپنے گھر گیا۔ عمرو بن اللیث نے اُسے ایک خلعت دیا اور سونے کی ایک چھڑی بھیجی۔

اسی سال صفر میں اساتکین رے پر غالب آیا۔ وہاں سے طلجور کو نکال دیا جو عامل تھا۔ وہ اور اُس کا بیٹا اذکوتکین قزوین گئے جہاں کیغلغ کا بھائی ابرون عامل تھا۔ اس سے مصالحت کی اور قزوین میں داخل ہو گئے۔ محمد بن الفضل بن سنان العجلی کو گرفتار کر کے اس کا مال و جائداد لے لی۔ اساتکین نے اُسے قتل کر دیا۔ رے کی جانب لوٹا تو باشندوں نے قتال کیا۔ وہ اُن پر غالب آیا اور داخل ہو گیا۔

اسی سال روم کا ایک لشکر تل بسمی علاقے دیار ربیعہ میں وارد ہوا۔ بعض مسلمانوں کو قتل کیا اور تقریباً ڈھائی سو کو قید کیا۔ اہل نصیبین اور اہل موصل مقابلے کو بڑھے تو رومی واپس چلے گئے۔

اسی سال ماہ ربیع الآخر میں ابوالساج لشکر عمرو بن اللیث بغداد واپس آتے ہوئے جندیسابور میں مر گیا۔ اُس کے قبل اسی سال محرم میں سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کی وفات ہوئی تھی۔

اسی سال عمرو بن اللیث نے احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو اصبہان کا والی بنایا۔

اسی سال محمد بن ابی الساج کو طریق مکہ و حرمین کا والی بنایا گیا۔

اسی سال اغرتمش کو الاہواز کے ان اعمال کا والی بنایا گیا جن کا تکین البخاری والی تھا۔ اغرتمش وہاں گیا اور ماہ رمضان میں داخل ہوا۔

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ مسرور نے اغرتمش اور آبا اور مطر بن جامع کو علی بن ابان کی جنگ کے لئے روانہ کیا۔ وہ لوگ روانہ ہوکے تستر پہنچے اور وہاں مقیم ہو گئے۔ جو تکین کی قید میں قائد الزنج کے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ جعفرویہ بھی تھا۔ وہ سب قتل کر دیے گئے مطر بن جامع ان کے قتل کا منتظم تھا۔ اس کام سے فارغ ہو کے عسکر مکرم پہنچے۔ علی بن ابان نے ان کی جانب کوچ کیا اور اپنے بھائی الخلیل کو اپنے آگے روانہ کیا۔ الخلیل اُن کے پاس ٹھیر گیا اور علی اس کے پیچھے پہنچا۔ مقابلے میں زنجیوں کے مجمع کی کثرت ہو گئی تو انھوں نے پل کو کاٹ دیا اور اپنی حفاظت کر لی۔ علی بن ابان اپنے تمام ساتھیوں کی ہمراہی میں واپس ہو کے الاہواز چلا گیا۔ الخلیل مع اُن لوگوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے المسرقان میں ٹھیر گیا اُس کے پاس یہ خبر آئی کہ اغرتمش اور ابا اور مطر بن جامع نے اُس کا رخ کیا ہے اور اربک کے پل کی غربی جانب اترے ہیں کہ عبور کر کے اُس کے پاس آئیں۔ الخلیل نے یہ خبر اپنے بھائی علی بن ابان کو لکھ دی۔ علی کوچ کر کے پل پر آیا اور الخلیل کو پاس آنے کو کہلا بھیجا۔ وہ اُس کے پاس آگیا۔ علی کے جو ساتھی الاہواز میں تھے وہ خوفزدہ ہو گئے۔

انھوں نے اُس کی چھاؤنی اُکھاڑ ڈالی اور نہر السدرہ چلے گئے۔ وہاں علی بن ابان اور خلافت کے سرداروں میں جنگ چھڑ گئی اور دن بھر ہوتی رہی۔ آخر افسرانِ خلافت باز آ گئے۔ علی بن ابان الاہواز واپس آیا۔ وہاں کسی کو نہیں پایا۔ اپنے تمام ساتھیوں کو اس حالت میں پایا کہ نہر السدرہ چلے گئے تھے۔ کسی کو اُن کے پاس روانہ کیا کہ واپس لائے۔ یہ وقت سخت گذرا تو وہ بھی پیچھے چلا گیا اور نہر السدرہ میں ٹھہر گیا۔ خلافت کے سردار واپس ہو کے عسکر مکرم میں اُترے۔ علی بن ابان جنگ کی تیاری کرنے لگا۔ بہبوذ بن عبد الوہاب کو بلا بھیجا۔ وہ مع اپنے ساتھیوں کے اُس کے پاس آ گیا۔ علی نے ان لوگوں کی جانب روانہ ہونے پر اتفاق کیا تھا وہ اغرتمش اور اُس کے ساتھیوں کو معلوم ہوا۔ وہ لوگ اُس کی جانب روانہ ہوئے۔ علی بن ابان نے اپنے بھائی کو مقدمے پر کیا تھا اور بہبوذ اور احمد بن الزنجی کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا تھا۔ دونوں فریق کا الدولاب میں مقابلہ ہوا۔ علی نے الخلیل بن ابان کو یہ حکم دیا کہ بہبوذ کو کمین گاہ میں رکھے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ الخلیل روانہ ہوا۔ اُن کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ صبح کا ابتدائی وقت لشکر خلافت کے موافق رہا۔ بعد کو اُن پر پوشیدہ لشکر نکل آیا۔ زنجی ٹوٹ پڑے۔ انھوں نے اُن کو بھگا دیا۔ مطر بن جامع گرفتار کر لیا گیا جو اپنے گھوڑے سے گر پڑا تھا۔ بہبوذ نے اُسے گرفتار کر لیا اور علی کے پاس لے گیا۔ سیما عرف صغراج سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ بہبوذ جب مطر کو علی کے پاس لایا تو مطر نے امان کی درخواست کی۔ علی نے انکار کیا کہ اگر تو جعفرویہ کو امان دیتا تو ہم بھی تجھے مامون رکھتے۔ وہ اُس کے نزدیک لایا گیا تو اُس نے اپنے ہاتھ سے گردن مار دی۔

علی بن ابان الاہواز میں داخل ہو گیا۔ اغرتمش اور ابامع ان لوگوں کے جو بچ گئے تھے واپس ہو کے تستر میں آ گئے۔ علی بن ابان نے خبیث کے پاس سر روانہ کر دیئے۔ اُس نے انھیں اپنے شہر کی چہار دیواری پر لٹکانے کا حکم دیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ علی بن ابان اس کے بعد اغرتمش اور اس کے ساتھیوں کے پاس آتا تھا اور ان میں جنگ فجر کرنے کو ہوتی تھی۔

خبیث نے اپنے لشکر کو علی بن ابان کی جانب پھیر دیا تھا۔ وہ اغرتمش کے مقابلے میں بہت ہو گئے۔ تو وہ صلح کی طرف مائل ہوا۔ علی بن ابان نے بھی پسند کیا۔ دونوں نے آپس میں صلح کر لی۔ علی بن ابان آس پاس کو لوٹنے لگا۔ اسی غارتگری میں قریہ بیروذ کو تباہ کر ڈالا اور وہاں سے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔ خبیث کو لکھا اور جو مال غنیمت اُس نے پایا تھا روانہ کر دیا اور مقیم ہو گیا۔

اسی سال اسحاق بن کنداجیق نے احمد بن موسی بن بغا کے لشکر کو چھوڑ دیا۔ احمد بن موسی بن بغا جب الجزیرہ روانہ ہوا تو موسیٰ بن اتامش کو اُس نے دیار ربیعہ پر والی بنایا تھا۔ اسحاق کو یہ ناگوار ہوا اور اس سبب سے اُس نے اس کا لشکر چھوڑ دیا۔ اور بَلَد چلا گیا یعقوبی نے کردوں پر حملہ کر کے انھیں شکست دی اور اُن کا مال لے لیا۔ چنانچہ وہ اس سے قوی ہو گیا۔ اس کے بعد اُس نے مساور الشاری کے بیٹے کا مقابلہ کیا پھر اُسے بھی قتل کر ڈالا۔

اسی سال شوال میں اہل حمص نے اپنے عامل عیسیٰ الکرخی کو قتل کر دیا۔

اسی سال احمد بن طولون کے غلام احمد نے موسی بن اتامش کو قید کر لیا۔ یہ اس طرح ہوا کہ لؤلؤ بنی تمیم کے ٹیلے پر مقیم تھا۔ موسیٰ بن اتامش راس العین میں تھا۔ موسیٰ نشے کی حالت میں رات کے وقت نکلا کہ اُن پر حملہ کرے۔ وہ لوگ پوشیدہ ہو گئے۔ اُسے پکڑ کے قید کر لیا اور الرقہ بھیجدیا۔ لؤلؤ نے احمد بن موسی اور اُس کے سرداروں کا اور جو اعراب اُن کے ساتھ تھے اُن کا شوال میں مقابلہ کیا۔ لؤلؤ کو شکست ہوئی اور اُس کے ساتھیوں میں سے بہت بڑی جماعت قتل کی گئی۔ ابن صفوان العُقیلی اور اعراب احمد بن موسیٰ کے لشکر کے اسباب کی طرف لوٹے کہ اُسے لوٹ لیں۔ اُن پر لؤلؤ کے ساتھی ٹوٹ پڑے۔ اُن میں سے بچ جانے والوں کے بھاگنے کی خبر قرقیسیا پہنچی۔ پھر وہ لوگ بغداد اور سامرا چلے گئے۔ وہاں ذی القعدہ میں آئے۔ ابن صفوان بادیہ میں بھاگ گیا۔

اسی سال احمد بن عبد العزیز بن ابی دلف اور بکتمر کے درمیان جنگ ہوئی۔ یہ واقعہ اسی سال کے شوال میں ہوا۔ احمد بن عبد العزیز نے بکتمر کو شکست دی۔ وہ بغداد چلا گیا۔

اسی سال جرجان میں الحسن بن زید پر الجستانی نے الحسن کی غفلت میں حملہ کیا۔ الحسن بھاگ کے آمل میں چلے گئے الجستانی جرجان اور طبرستان کے بعض اطراف پر غالب آگیا۔ یہ اسی سال کے جمادی الآخرہ و رجب میں ہوا۔

اسی سال الحسن بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسن الاصغر العقیقی نے اہل طبرستان کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ یہ اس طرح ہوا کہ الحسن بن زید نے اپنے جرجان روانہ ہونے کے وقت عقیقی کو ساریہ میں اپنا نائب بنایا تھا۔ جرجان میں الجستانی اور الحسن کا واقعہ ہوا تو العقیقی نے ساریہ میں یہ ظاہر کیا کہ الحسن قید ہو گئے لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی تو ایک جماعت نے اُس سے بیعت کرلی۔ الحسن بن زید آئے تو اُس نے جنگ کی الحسن نے اس کے لئے حیلہ کیا یہاں تک کہ کامیاب ہوئے اور اس کو قتل کر دیا۔

اسی سال الجستانی نے اہل جرجان کے تاجروں کے مال لوٹ لئے شہر میں آگ لگادی۔

اسی سال الجستانی اور عمرو بن اللیث کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں الجستانی عمرو پر غالب آیا اور اُسے شکست دی۔ نیسابور میں داخل ہوگیا۔ وہاں سے عمرو کے عامل کو نکالدیا۔ اُن لوگوں کی ایک جماعت کو وہاں قتل کر دیا جو عمرو کی جانب مائل تھے۔

اسی سال جعفریہ اور علویہ کے درمیان مدینے اور اُس کے نواح میں فتنہ ہوا۔

**ابتلائے مدینۃ المنورہ**

اس کا سبب یہ ہوا کہ مدینہ اور وادی القری اور اُس کے نواح کے معاملات کا منتظم اس سال اسحاق بن محمد بن یوسف الجعفری تھا۔ اس نے اپنی جانب سے وادی القری پر عامل مقرر کیا۔ اہل وادی القری نے اسحاق بن محمد کے عامل پر حملہ کر کے اسے اور اسحاق کے دو بھائیوں کو قتل کر دیا۔ اسحاق وادی القریٰ کی جانب نکلا تو اُسے مرض لاحق ہوا اور وہ مرگیا۔ مدینے کے معاملات کا منتظم اُس کا بھائی موسیٰ بن محمد ہوا۔ اُس پر الحسن بن موسیٰ بن جعفر نے خروج کیا۔ اس کو اُس نے آٹھ سو دینار سے راضی کر لیا۔ اب الحسن بن زید والی طبرستان کے چچا کے بیٹے ابوالقاسم احمد بن محمد بن اسماعیل بن الحسن بن زید نے حملہ کر کے موسیٰ کو

قتل کر دیا اور مدینے پر غالب آ گئے۔ احمد بن محمد بن اسماعیل بن الحسن بن زید وہاں
آئے۔ مدینے کا انتظام کیا۔ نرخ گراں ہو گیا تھا۔ غلہ منگانے کا سامان کیا۔ تجار کے
مال کی ذمہ داری کی اور مالگذاری معاف کر دی جب نرخ ارزاں ہو گیا مدینہ پُرامن ہو گیا۔
خلافت نے ابن ابی الساج کے وہاں آنے تک الحسنی کو مدینے کا والی بنا دیا۔

اسی سال اعراب نے غلاف کعبہ پر حملہ کیا۔ اُسے لوٹ لیا۔ اُن سے بعض
لوگ صاحب الزنج کے پاس چلے گئے۔ حجاج کو نہایت سخت تکلیف پہنچی۔

اسی سال روم نے دیار ربیعہ کی جانب خروج کیا پھر لوگوں کو بھگایا گیا۔ وہ
ایسی سردی اور ایسے وقت میں بھاگے کہ راستہ چلنا دشوار تھا۔

اسی سال سیما نائب احمد بن طولون نے سرحد شام پر تین سو آدمیوں کے ساتھ
جو اہل طرسوس میں سے تھے جہاد کیا۔ اُن پر دشمن نے کہ تقریباً چار ہزار تھے بلاد ہرقلہ
میں خروج کیا۔ اور اُنھوں نے شدید قتال کیا۔ مسلمانوں نے دشمن کی تعداد کثیر کو
قتل کر دیا اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت پر بھی مصیبت آئی۔

اسی سال اسحاق بن کنداجیق اور اسحاق بن ایوب کے درمیان وہ جنگ ہوئی
جس میں ابن کنداجیق نے اسحاق بن ایوب کو شکست دی اُسے اُس نے نصیبین
پہنچا دیا اور جو کچھ اس کے لشکر میں تھا سب لے لیا۔ اُس کے ساتھیوں کی بڑی
جماعت کو قتل کر دیا۔ ابن کنداجیق نے اُس کا تعاقب کیا نصیبین گیا۔ اور
اسحاق بن ایوب اُس سے بھاگا۔ اُس کے خلاف عیسیٰ بن الشیخ سے جو آمد میں
تھا اور ابو المغراء بن موسیٰ بن زرارہ سے جو ارزن میں تھا۔ مدد مانگی۔ وہ لوگ
ابن کنداجیق کے خلاف آپس میں مددگار ہو گئے۔ خلافت نے یوسف بن یعقوب کے
ہمراہ ابن کنداجیق کو موصل اور دیار ربیعہ اور ارمینیہ پر خلعت اور جھنڈا بھیجا
ان لوگوں نے صلح کی درخواست کی۔ ابن کنداجیق کو دو لاکھ دینار اس شرط پر
دینے کو کہا کہ وہ اُنھیں ان کے خدمات پر باقی رکھے۔

اسی سال محمد بن ابی الساج مکے آیا۔ ابن المخزومی نے جنگ کی۔ ابن
ابی الساج نے شکست دی اور اُس کے مال کو حلال کر لیا۔ یہ اسی سال یوم الترویہ
(۸ / ذی الحجہ ۲۶۶ھ) کو ہوا۔

اسی سال کیغلغ الجبل روانہ ہوا اور بکتمر الدینور واپس آیا۔

اسی سال قائد الزنج کے ساتھی رام ہرمز میں داخل ہوئے۔

**فتنۂ رام ہرمز**

اس کے قبل محمد بن عبید اللہ الکردی اور علی بن ابان خبیث کے ساتھی کا وہ معاملہ ہم بیان کر چکے ہیں جب کہ ان دونوں نے اپنی جانب سے صلح پر اتفاق کیا تھا۔ مذکور ہے کہ محمد سے علی اپنے دل میں کینہ رکھتا تھا۔ جب کہ وہ اپنے اس سفر میں تھا اور اس کے شر کی گھات میں تھا۔ محمد بن عبید اللہ معاملے کو سمجھ گیا۔ چاہتا تھا کہ بچ نکلے۔ اُس نے خبیث کے بیٹے انکلائے سے درخواست کی کہ وہ خبیث کو لکھے کہ علی کو انکلائے کے ماتحت کر دے کہ علی کا اقتدار زائل ہوئے۔ اُسے ہدیہ بھیجا۔ اس امر نے علی بن ابان کے غصہ وکینہ کو بڑھا دیا۔ اُس نے خبیث کو لکھا جس میں محمد کا تعارف کرایا تھا اور خبیث کو صحیح خبر پہنچائی تھی کہ علی کی بدعہدی پر محمد اصرار کرتا ہے۔ علی نے خبیث سے محمد پر حملہ کرنے کی اجازت چاہی بھی کہ اُس معاملے میں سے اس نواح کا خراج علی کے پاس روانہ کرنے کی درخواست کو ذریعہ بنایا جائے۔ خبیث نے اجازت دیدی علی نے محمد بن عبید اللہ کو مال روانہ کرنے کو لکھا۔ اس نے علی کو ٹالا۔ علی نے تیاری کی اور اُس کی جانب روانہ ہوا۔ رام ہرمز پر حملہ کیا۔ محمد بن عبداللہ اُس زمانے میں وہیں مقیم تھا۔ محمد کی جانب سے مدافعت نہیں ہوئی۔ وہ بھاگ گیا۔ اور علی رام ہرمز میں داخل ہو گیا اور اُس کو غارت کر کے تباہ کر ڈالا۔ محمد بن عبید اللہ اپنی اربق وبیلم کی انتہائی جائے پناہ چلا گیا۔ علی فتحمند ہو کے واپس ہوا۔ جو کچھ علی سے صادر ہوا اس نے محمد کو خوفزدہ کر دیا۔ اُس نے اُسے صلح کے لئے لکھا۔ علی نے خبیث کو اس کی خبر دی۔ اُس نے قبول کرنے اور محمد کو روانگی مال پر مجبور کرنے کا حکم دیا۔ محمد بن عبید اللہ نے اُسے دو لاکھ درہم روانہ کئے۔ علی نے وہ خبیث کو روانہ کر دیے۔ محمد بن عبید اللہ اور اس کے اعمال سے باز آ گیا۔

اسی سال الدار بان کے کردوں کی خبیث سے جنگ ہوئی جس میں اُنھیں زنجیوں کو شکست ہوئی اور وہی پسپا ہوئے۔

**کرد بمقابلۂ زنج**

محمد بن عبید اللہ بن آزادمرد سے مذکور ہے کہ اُس نے علی بن ابان کو

اس مال کے روانہ کرنے کے بعد جس کی مقدار ہم نے پہلے بیان کی ہے اور علی کے اس سے اور اُس کے اعمال سے باز آجانے کے بعد ایک خط لکھا جس میں اُس سے اس شرط پر موضع الداربان کے کاشتکاروں کے خلاف مدد کی درخواست کی تھی کہ ان لوگوں کا مال غنیمت اُس کے اور اُس کے ساتھیوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ علی نے خبیث کو لکھا جس میں اس کام کے لئے اٹھنے کی درخواست کی تھی۔ اس نے اُسے یہ لکھا کہ الخلیل بن ابان اور بہبوذ بن عبد الوہاب کو روانہ کر دے اور تو خود وہیں ٹھہر اپنے لشکر کو روانہ نہ کر جب تک تجھے محمد بن عبید اللہ کی جانب سے اُن ضمانتوں کی وجہ سے پورا بھروسہ نہ ہو جائے جو اس کی جانب سے تیرے قبضے میں ہوں جن کی وجہ سے تو اُس کی بد عہدی سے مامون رہے۔ کیوں کہ تو نے اُس سے بدی کی ہے اور انتقام سے محفوظ نہیں ہے۔ علی نے محمد بن عبید اللہ کو حسب الحکم لکھ دیا اور اُس سے ضمانتیں مانگیں۔ محمد بن عبید اللہ نے اس پر قسمیں کھائیں۔ عہد و پیمان کیا مگر ضمانت نہ دی۔

علی کو مال غنیمت کی حرص نے بر انگیختہ کیا جس کا محمد بن عبید اللہ نے اُسے لالچ دلایا تھا۔ اُس نے لشکر روانہ کر دیا وہ لوگ اس طرح روانہ ہوئے کہ ہمراہ محمد بن عبید اللہ کے آدمی بھی تھے یہاں تک کہ مقام مقصود پہنچ گئے۔ باشندے نکلے۔ اور جنگ چھڑ گئی شروع میں کردو پر زنجی غالب آگئے۔ کردوں نے بہادری ظاہر کی محمد بن عبید اللہ کے ساتھیوں نے ان کی مدد ترک کر دی۔ وہ متفرق ہو گئے اور شکست کھا کے مجبوراً بھاگے۔ محمد بن عبید اللہ نے اُن کے لئے ایک جماعت کو تیار کیا تھا جنھیں بھاگنے کے وقت روکنے کا حکم دیا تھا۔ انھوں نے روکا۔ ان پر حملہ کیا۔ اُن سے مال غنیمت حاصل کیا۔ اُن کے ایک گروہ کو گھوڑوں سے اتار دیا اور وہ گھوڑے لے لئے۔ زنجی بدحالی کے ساتھ لوٹے۔ المہلبی نے خبیث کو اپنے ساتھیوں کی مصیبت لکھی۔ اس نے بڑی درشتی سے جواب دیا کہ میں نے تجھے پہلے ہی حکم دیا تھا کہ محمد بن عبید اللہ کی طرف مائل نہ ہو۔ اپنے اور اُس کے درمیان ضمانتوں کو وثیقہ بنا۔ مگر تو نے میرے حکم کو نہ مانا اور خواہش نفس کی پیروی کی۔ یہی وہ چیز ہے جس نے تجھے اور تیرے لشکر کو

ہلاک کیا۔

خبیث نے محمد بن عبید اللہ کو لکھا کہ علی بن ابان کے لشکر کے خلاف تیری تدبیر مجھ سے پوشیدہ نہ تھی۔ تو نے جو کچھ کیا ہے اُس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ خبیث کے خط کے مضمون سے ڈر کے محمد بن عبید اللہ نے عاجزی کے ساتھ نیاز نامہ بھیجا۔ گھوڑے جو میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے علی کی جماعت چھوڑ گئی تھی سب روانہ کر دئیے اور لکھا کہ میں اپنے تمام ہمراہیوں کے ساتھ اُس جماعت کے پاس گیا جنھوں نے الخلیل اور بہبوذ پر حملہ کیا تھا۔ اُنھیں ڈرا دھمکا کے یہ گھوڑے واپس لئے۔ خبیث اس پر اور بھی غضبناک ہوا اور اُسے خط لکھا جس میں ایسے زبردست لشکر کی دھمکی دی تھی کہ اسے تیروں پر رکھ لے گا۔ محمد نے عاجزی وزاری کا دوسرا خط بھیجا۔ اور بہبوذ کو پیام بھیجا جس میں اُس سے مال کی ذمہ داری کی اور محمد بن یحییٰ الکرمانی سے بھی اسی قسم کی ذمہ داری کی۔

محمد بن یحییٰ اُس زمانے میں علی بن ابان پر غالب تھا اور اپنی رائے پر اسے چلاتا تھا۔ بہبوذ علی بن ابان کے پاس گیا۔ محمد بن یحییٰ الکرمانی نے اس کی مدد کی۔ دونوں نے مل کے محمد بن عبید اللہ کے بارے میں علی کا خیال تبدیل کرا دیا۔ جو غصہ اور کینہ اُسے تھا دونوں نے اُس کی تسلی کر دی۔ پھر وہ دونوں خبیث کے پاس گئے۔ پہنچے تو اُسی وقت محمد بن عبید اللہ کا نیاز نامہ بھی پہنچا ان دونوں نے اُسے نشیب و فراز سمجھایا۔ آخر کار خبیث نے ظاہر کیا کہ ان کی اُن کی بات مان لے گا اور محمد بن عبید اللہ سے اس کی مرضی کے مطابق درگزر کرے گا۔ اور کہا کہ میں اس کے بعد اُس کی معذرت قبول کرنے والا نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے علاقے (کی مسجدوں) کے منبروں پر میرے نام کا خطبہ پڑھے۔

بہبوذ اور الکرمانی اسی قول و قرار کے ساتھ واپس ہوئے اور محمد بن عبید اللہ کو اس کی اطلاع کر دی۔ اُس نے تمام امور منظور کر لئے جن کی خبیث نے خواہش کی تھی۔ اور منبروں پر اُس کے واسطے دعا کرنے میں فریب کرنے لگا۔

علی نے ایک مدت تک ٹھیر کے مَتّوث کی تیاری کی۔ مگر مَتّوث

اتنا محفوظ تھا اور باشندے انبوہ درانبوہ اس کثرت سے مدافعت پر آمادہ تھے کہ علی کی طاقت طاق ہو گئی۔ وہاں سے نامراد لوٹا۔ اب اس نے سیڑھیاں اور ایسے آلات بنوائے جن کے ذریعے سے شہر پناہ پر چڑھ سکے۔ اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور پوری طیاری کر لی۔

مسرور البلخی کو علی کا ارادہ معلوم ہو گیا تھا۔ وہ اس زمانے میں کور الاہواز میں مقیم تھا۔ جب علی دوبارہ روانہ ہوا تو مسرور بھی اُس کی جانب روانہ ہوا۔ اُس کے پاس غروب آفتاب سے کچھ ہی قبل آیا۔ علی وہاں مقیم تھا۔ علی کے ساتھیوں نے مسرور کے لشکر کا ابتدائی حصہ دیکھا تو بری طرح بھاگے۔ اپنے تمام آلات چھوڑ دئیے جنھیں لاد کر لائے تھے۔ بہت بڑی جماعت قتل ہوئی۔ علی بن ابان نکالا ہوا واپس ہوا۔ تھوڑی ہی دیر ٹھیرا تھا کہ ابو احمد کے آنے کی پے در پے خبریں آنے لگیں۔ بمتوث سے واپس آنے کے بعد علی کو کسی جنگ کا موقع نہ ملا یہاں تک کہ ابو احمد نے سوق الخمیس اور طہیثا کے علاقے فتح کر لئے۔ اُس خط کی وجہ سے واپس گیا جو خبیث کے پاس آیا تھا اور جس میں بڑی شتابی کی کے ساتھ مع لشکر کے اُس کو اپنے پاس بلایا تھا۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی الکوفی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۶۷ھ

اس سال جو واقعات ہوئے ان میں سے محمد بن طاہر بن عبداللہ اور اس کے چند گھر والوں کی قید ہے۔ احمد بن عبداللہ الخجستانی کے عمرو بن اللیث کو شکست دینے اور عمرو بن اللیث کے محمد بن طاہر پر الخجستانی اور الحسین بن طاہر سے خط کتابت کرنے کی تہمت کے بعد یہ واقعہ پیش آیا۔ الحسین اور الخجستانی نے خراسان کے منبروں پر محمد بن طاہر کے لئے

دعا کی

اسی سال ابو العباس ابن الموفق دجلہ کے اکثر دیہات پر غالب آیا جن پر قائد الزنج کا افسر سلیمان بن جامع قابض ہو گیا تھا۔

**غلبۂ عباسیہ**

محمد بن الحسن نے محمد بن حماد کے واسطے سے بیان کیا کہ جب زنجی واسط میں داخل ہوئے اور وہاں اُن سے وہ سرزد ہوا جس کا ذکر اس کے قبل ہو چکا ہے۔ اس کی خبر ابو احمد بن المتوکل کو پہنچی۔ اس نے جنگ کے لئے نواح واسط میں اپنے بیٹے ابو العباس کو نامزد کیا۔ ابو العباس نے جلدی کی۔ نکلنے کا وقت آیا تو ماہ ربیع الآخر ۲۶۶ھ میں ابو احمد سوار ہو کے بستان موسیٰ الہادی گیا۔ ابو العباس کے ہمراہی اُس کے روبرو پیش کئے گئے۔ وہ اُن کی تعداد سے واقف ہوا۔ تمام سوار و پیادہ دس ہزار تھے جو نہایت اچھی حالت اور عمدہ شکل اور مکمل تیاری میں تھے۔ اُن کے ہمراہ چھوٹی بڑی کشتیاں اور پیادہ لشکر کے لئے عبور کرنے کے عارضی پل بھی تھے۔ ہر شے ایسی تھی کہ اُس کی صنعت نہایت مضبوط کی گئی تھی۔ ابو العباس بستان الہادی سے روانہ ہوا۔ ابو احمد اُس کی مشایعت کے لئے سوار ہوا۔ یہاں تک کہ ابو العباس الفرک میں اترا اور ابو احمد واپس ہوا ابو العباس الفرک میں چند روز مقیم رہا۔ تعداد پوری ہو گئی۔ ساتھی مل گئے۔ تو المدائن گیا۔ وہاں ٹھہر کے دیر عاقول پہنچا۔

محمد بن حماد نے کہا کہ مجھ سے میرے بھائی اسحاق بن حماد اور ابراہیم بن محمد بن اسماعیل الہاشمی عرف بریہ اور محمد بن شعیب الاشتیام نے روایت کی ہے۔ اس مہم میں ابو العباس کے ساتھ جو کثیر جماعت تھی سب اس روایت میں شریک ہیں۔ تمام روایتیں مجموعی طور پر ملتی جلتی واقع ہوئی ہیں۔ مفاد یہ ہے کہ ابو العباس دیر العاقول میں اترا تو اس کے پاس نصیر عرف ابو حمزہ عہدہ دار کشتی کی عرضداشت پہنچی جسے اُس نے اپنے مقدمے پر روانہ کر دیا تھا۔ اُس میں یہ تھا کہ سلیمان بن جامع مع سوار و پیادہ چھوٹی بڑی کشتیاں لئے ہوئے اس طرح آیا کہ الجبائی اُس کے مقدمے پر ہے۔ وہ اُس جزیرے میں اترا جو بردوداد کے سامنے ہے۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی مع سوار و پیادہ و کشتی نہرابان میں آگیا۔ ابو العباس نے کوچ کیا۔

جو جرایا آیا۔ فم الصلح کا رُخ کیا۔ الظہر پہنچا۔ وہاں سے الصلح آیا اور دریافتِ حال کے لئے مخبروں کو روانہ کیا۔ ایک شخص نے حاضر ہو کے لشکر کی آمد کی خبر دی کہ ان کا ابتدائی حصہ الصلح میں اور آخری حصہ زیرین واسط بستان موسٰی بن بغا میں ہے۔ یہ سُن کے ابو العباس شاہراہ عام سے ہٹ کے چلنے لگا۔ اُس کے ساتھی قوم کے ہراول سے ملے تو اُن سے پسپا ہو گئے۔ غنیم کو طمع لاحق ہوا اور دھوکے میں پڑ کے اِن لوگوں کا اچھی طرح تعاقب کیا۔ کہتے تھے کہ لڑنا ہے تو کسی دوسرے امیر کو تلاش کرو۔ تمھارے امیر نے تو اپنے آپ کو شکار میں مشغول کر لیا ہے۔

الصلح میں ابو العباس کے قریب جب غنیم آگئے تو وہ اپنے ہمرکاب پیادہ و سوار کے ساتھ اُن پر نکل پڑا۔ حسب الحکم نصیر سے پکار کے کہا گیا کہ تو کب تک ان کتوں سے تاخیر کرے گا۔ ان لوگوں کی جانب پلٹ۔ نصیر ان کی طرف لوٹا۔ ابو العباس ایک کشتی پر سوار ہوا۔ محمد بن شعیب الاشتیام بھی ہمرکاب تھا۔ اُن لوگوں ہر طرف سے گھیر لیا۔ وہ بھاگے۔ اللہ نے ابو العباس اور اس کے ساتھیوں پر فضل کیا۔ وہ انھیں قتل کر رہے اور بھگا رہے تھے وہ لوگ قریۂ عبداللہ میں آئے جو میدان مقابلہ سے چھ فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ پانچ چھوٹی کشتیاں اور چند بڑی کشتیاں لے لیں۔ ایک جماعت نے امن مانگ لیا۔ کچھ قیدی گرفتار ہوئے۔ جو کچھ کشتیوں میں پایا گیا سب ڈبو دیا گیا۔ یہ پہلی فتح تھی جو ابو العباس بن ابی احمد کو ہوئی۔

جنگ ختم ہو گئی تو ابو العباس کو اُس کے سرداروں اور دوستوں نے اُس قوم کی نزدیکی سے ڈر کر یہ مشورہ دیا کہ اپنی چھاؤنی اس مقام پر قائم کرے جہاں الصلح سے پہنچا تھا۔ مگر اُس نے انکار کیا کہ میرے قیام کا واسطہ تو واسط ہی سے ہے۔ سلیمان بن جامع اور اُس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور اُن پر خدا کی مار پڑ گئی تو سلیمان بن موسٰی الشعرانی نہر ابان سے بھاگ کے سوق الخمیس آیا۔ سلیمان بن جامع نہر الامیر چلا گیا۔

جماعت نے جب ابو العباس کا مقابلہ کیا تھا تو آپس میں رائے لے لی تھی کہ یہ نوجوان ہے جسے نہ جنگوں کا زیادہ تجربہ ہے اور نہ ان کی عادت ہے۔

اس لئے مناسب رائے یہ ہے کہ ہم لوگ اپنی پوری طاقت سے اُس کا قصد کریں اور پہلے ہی مقابلے میں پسپا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ شاید یہ اُسے خائف کر دے اور ہمارے مقابلے سے اُس کے واپس ہونے کا سبب ہوجائے۔ اِس فیصلے کے مطابق سب نے جمع ہو کے خوب کوشش کی مگر اللہ نے ان کے دل میں خوف و رعب ڈال دیا۔ ابو العباس جنگ کے دوسرے دن سوار ہوا اور واسط میں نہایت عمدہ شکل سے داخل ہوا۔ یہ جمعے کا دن تھا۔ اُس نے قیام کیا۔ وہاں نماز جمعہ ادا کی۔ خلق کثیر نے امن کی درخواست کی وہاں سے العمر کی جانب اترا جو واسط سے ایک فرسخ پر ہے۔ چھاؤنی پر غور کیا کہ میں اپنی چھاؤنی واسط کے نیچے قائم کرونگا کہ اُس کے اوپر جو لوگ ہیں یہ اُنھیں یخوف کر دے۔ نصیر عرف ابو حمزہ اور الشاہ بن مکیال نے اُسے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ اپنا مقام واسط سے اوپر کرے۔ مگر وہ اس سے باز رہا۔ اور اُن دونوں کو جواب دیا کہ میں تو سوائے العمر کے اور کہیں نہیں اترونگا لہذا تم دونوں دہانہ بر دوادمیں اترو۔

ابو العباس نے اپنے ساتھیوں کے مشورے اور اُن کی رائے سننے سے انکار کیا۔ العمر میں اترا۔ چھوٹی کشتیاں لینے کی دھن لگی۔ صبح و شام غنیم سے لڑتا تھا۔ اُس نے اپنے خاص غلاموں کو کشتیوں میں ترتیب دیا تھا۔ ہر ایک کشتی میں دو دو رکھے۔ پھر سلیمان نے تیاری کی۔ اور اپنے ساتھیوں کو تقسیم کر کے تین سمتوں میں مامور کیا۔ ایک فرقہ نہر ابان سے آیا۔ ایک بر تمرتا سے۔ اور ایک بر دوادسے۔ ابو العباس نے ان کا مقابلہ کا۔ کچھ ہی دیر ٹھیرے تھے کہ بھاگے۔ اُن کی ایک جماعت سوق الخمیس میں رہ گئی اور ایک، مازروان میں۔ ایک جماعت تمرتا کے راستے چلی دوسروں نے المادیان کو اختیار کیا۔ جو المادیان کے راستے جارہے تھے۔ ایک جماعت نے اُن کو روکنا چاہا مگر وہ نہ رکے۔ ابو العباس نہر برمساور میں آیا۔ پھر واپس ہوا۔ گانوؤں اور سڑکوں پہ ٹھیرتے مقام کرتے سفر کرتا رہا۔ ہمراہ رہبر بھی تھے۔ لشکر میں پہنچا تو اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو آرام دینے کے لئے ٹھیر گیا۔

ایک مخبر نے آ کے خبر دی کہ زنجی جمع ہو کے حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اپنے لشکر کو تین سمتوں سے لانے والے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ابو العباس ایک مغرور نوجوان ہے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ اُن کی رائیں پوشیدہ لشکروں کے چھپانے اور اُن تین سمتوں سے دھاوا کرنے پر متفق ہو گئی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔

ابو العباس نے حفاظت کا سامان اور تیاری کر لی۔ زنجی مقابلے کو اس طرح آئے کہ تقریباً دس ہزار کا لشکر تمر تا میں اور تقریباً اتنی ہی تعداد قس ہثا میں پوشیدہ کر دی تھی۔ بیس کشتیوں کو اس لشکر کی جانب پہلے روانہ کر دیا تھا کہ اُن سے اہل لشکر دھوکا کھائیں اور اُن مقامات سے آگے بڑھ جائیں۔ جہاں زنجی فوجیں پوشیدہ ہیں۔

ابو العباس نے تعاقب سے لوگوں کو روکا۔ زنجیوں کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ اُن کا داؤ نہیں چلا تو الجبائی اور سلیمان چھوٹی بڑی کشتیوں میں نکلے۔ ابو العباس نے اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح تیار کیا تھا۔ اُس نے نصیر عرف ابو حمزہ کو حکم دیا کہ چھوٹی کشتیوں میں نکلے۔ اور ابو العباس گھوڑے سے اتر گیا۔ چھوٹی سی ایک کشتی منگائی جس کا نام الغزال تھا۔ محمد بن شعیب کو اس کشتی کے لئے ملاحوں کے انتخاب کا حکم دے کے سوار ہو گیا۔ مخصوص ساتھیوں اور غلاموں کی ایک جماعت کو منتخب کر کے نیزے دیدئے۔ سواروں کو نہر کے کنارے کنارے سامنے چلنے کا حکم دیا۔ کہ تم اُس وقت تک چلنا نہ چھوڑو جب تک کہ ممکن ہو۔ یہاں تک کہ نہریں تمہارے راستے کو قطع کر دیں۔ گھوڑوں کے عبور کرانے کا حکم دیا جو بردوا میں تھے۔

دونوں فریق میں جنگ چھڑ گئی۔ قریۃ الرمل کی حد سے الرصافہ تک معرکۂ جنگ تھا۔ زنجیوں کو شکست ہوئی۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے چودہ کشتیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس دن ہلاکت کے قریب پہنچنے کے بعد الجبائی اور سلیمان پیادہ پا ہو کے بچ گئے دونوں کے گھوڑے مع سامان چار جامہ وغیرہ لے لئے گئے۔ زنجی اس طرح بھاگے کہ ان میں سے کوئی پلٹ کر نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ طہیثا میں آ گئے۔ اسباب و سامان جو کچھ ساتھ تھا سب چھوڑ دیا۔ ابو العباس نے لوٹ کے اپنی چھاؤنی العمر میں قیام کیا۔ جو چھوٹی بڑی کشتیاں لی تھیں ان کے درست کرنے اور لوگوں کے ان میں ترتیب سے بٹھانے کا حکم دیا۔ اور اس کے بعد

## بنجیر گزشت

زنجی بیس دن تک اس طرح ٹھیرے رہے کہ کوئی شخص ظاہر نہ ہوتا تھا۔ الجبائی ہر تیسرے دن مخبروں کے ہمراہ آتا اور لوٹ جاتا۔ اس نے نہر سنداد کے اوپر کچھ کنوئیں کھودے تھے جن میں لوہے کی سیخیں لگادی تھیں۔ انھیں بوریوں سے ڈھانک دیا تھا اور ان کے مقامات کو چھپادیا تھا۔ یہ خس پوش کنوئیں بخط مستقیم رہگزر میں تھے کہ ان پر سے گذرنے والے ان میں گر پڑیں لشکرگاہ کے کنارے کنارے سپاہیوں کے مقابلے میں آیا کرتا کہ لشکر اس کی تلاش میں نکلے۔ ایک دن آیا۔ لشکر نے اسے تلاش کر لیا۔ تعاقب میں دوڑے تو ایک خس پوش کنوئیں میں ایک فرغانی سردار کا گھوڑا گر گیا۔ آخر یہ راز کھل گیا۔ سپاہی بچ گئے اور اس راستے کا چلنا ہی چھوڑ دیا۔

روزانہ صبح کے وقت لشکر سے جنگ کے لئے زنجی آیا کرتے۔ نہر الامیر پر بہت بڑی جماعت کے ساتھ اپنا لشکر قائم کیا تھا۔ جب یہ ان کے لئے مفید نہ ہوا تو بقدر ایک ماہ لڑائی سے رکے رہے۔ سلیمان نے صاحب الزنج کو لکھا کہ کشتیوں سے مدد دے جن میں سے ہر کشتی کے لئے چالیس چالیس کھینے کی لکڑیاں ہوں۔ تقریباً بیس دن کے اندر چالیس ایسی کشتیاں آئیں جن میں دو دو لڑنے والے تھے۔ ملاحوں کے پاس تلواریں نیزے اور ڈھالیں تھیں۔ ابو العباس کے لشکر کے اردگرد الجبائی پھرتا رہتا۔ ہر روز جنگ کے لئے لوٹ لوٹ کے آتے۔ ابو العباس کے سپاہی مقابلے کو نکلتے تو بھاگ جاتے۔ ٹھیرتے نہ تھے۔ وقتاً فوقتاً مخبر آتے۔ پل کاٹ جاتے۔ لشکر سے جو نکلتا اسے تیر مارتے۔ پہرے کی کشتیوں میں سے جو نصیر کے ساتھ تھیں جو پاتے اسے آگ لگا دیتے تھے۔ اسی طرح بقدر دو ماہ رہے۔

ابو العباس نے مناسب سمجھا کہ قریۃ الرمل میں کمینگاہ کرے۔ کشتیاں پہلے سے بھیج دیں کہ زنجی ان کے لالچ میں آجائیں۔ ابو العباس کے لئے ایک کشتی اور زیرک کے لئے ایک کشتی تیار کی گئی۔ ان کشتیوں میں اس کے غلاموں کی وہ جماعت سوار کی گئی جن کا اس نے انتخاب کیا تھا۔ اور ان کی شجاعت کو سمجھ لیا تھا۔ بدر اور مونس کو ایک کشتی میں۔ رشیق الحجاجی اور یمن کو ایک کشتی میں خفیف اور

یسیر کو ایک کشتی میں۔ نذیر اور وصیف کو ایک کشتی میں سوار کیا۔ پندرہ کشتیاں تیار کیں۔ ہر کشتی میں دو مجاہد تھے۔ انھیں لشکر کے آگے کیا۔

محمد بن شعیب الاشتیام نے کہا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو اُس روز آگے گئے تھے۔ زنجیوں نے آگے جانے والی چند کشتیاں اور چند قیدی گرفتار کر لئے۔ میں تیز چلا اور بلند آواز سے پکارا کہ قوم نے ہماری کشتیاں گرفتار کر لی ہیں۔ ابو العباس نے میری آواز سن لی۔ اُس وقت ناشتہ کر رہا تھا۔ سنتے ہی کشتی کی جانب اٹھ کھڑا ہوا جو اُس کے لئے تیار تھی۔ لشکر سے آگے روانہ ہو گیا۔ ساتھیوں کے ملنے کا بھی انتظار نہ کیا۔ وہی ساتھ دے سکا جس نے عجلت کی ہمنے زنجیوں کو پالیا۔ جب اُنھوں نے ہمیں دیکھا تو اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالدیا۔ ڈر کے مارے پانی میں کود کود کے بھاگے ہمنے اپنے ساتھیوں کو چھڑالیا۔ اُس روز ہمنے اکتیس کشتیوں پر قبضہ کر لیا۔ الجبائی تین کشتیوں کے ساتھ بچ گیا۔ ابو العباس نے اس دن اپنی کمان سے اتنے تیر چلائے کہ انگوٹھے سے خون بہنے لگا۔ اگر اُس روز الجبائی کی تلاش میں کوشش کرتے تو میرا گمان یہ ہے کہ ہم لوگ اُسے پالیتے۔ مگر تھکن کی شدت نے روکدیا۔

ابو العباس اور اُس کے اکثر ساتھی اپنے اپنے مقام پر لوٹ آئے۔ جب وہ اپنے لشکر پہنچا تو اُن لوگوں کے لئے جو ساتھ تھے خلعت کا حکم دیا۔ زنجیوں سے جو کشتیاں چھینی تھیں درست کرائیں۔ ابو حمزہ کو حکم دیا کہ مع ان کشتیوں کے جو اُس کے ساتھ ہیں دجلہ میں خسر سابور کے سامنے مقام کرے۔ ابو العباس نے یہ مناسب سمجھا کہ مازروان و حجاجیہ و نہر امیر کو خود دیکھ بھال لے۔ ان مقامات سے واقف ہو جائے اور اُن راستوں کو معلوم کر لے جدھر سے زنجیوں کی کشتیاں گذرتی ہیں۔ نصیر کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آگے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ مگر اُس نے مازروان کا راستہ چھوڑ کے نہر الامیر کے علاقے کا قصد کیا۔ ابو العباس اپنی کشتی میں سوار ہوا اُس کے ساتھ محمد بن شعیب بھی تھا۔ مازروان میں داخل ہوا اور محمد سے کہا کہ مجھے نہر میں آگے جانے دے کہ نصیر کا حال معلوم ہو۔ اُس نے چھوٹی بڑی کشتیوں کو اپنے پیچھے چلنے کا حکم دیا۔ الحجاجیہ کے قریب پہنچ گئے تو ہمیں نہر میں ایک کشتی دکھائی دی جس میں دس زنجی تھے۔ ہم اُس کی طرف تیزی سے چلے تو زنجیوں نے اپنے آپ کو پانی میں ڈالدیا۔ کشتی ہمارے قبضے میں آگئی۔ وہ

جو سے بھری ہوئی تھی۔ اُس میں ہم نے ایک زنجی کو پایا اُسے گرفتار کر لیا۔ نصیر اور اُس کی کشتیوں کا حال دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ اس نہر میں چھوٹی بڑی کشتیوں میں سے کوئی بھی نہیں آئی۔ ہمیں حیرت لاحق ہوئی بقیۃ السیف زنجیوں نے بھاگ کے اپنے ساتھیوں کو ہماری خبر دی ملاحوں کو جو ہمارے ساتھ تھے کچھ بھیڑیں نظر آئیں۔ وہ ان کے لوٹنے کے لئے نکل گئے۔

محمد بن شعیب کا بیان ہے کہ میں تنہا ابو العباس کے ساتھ رہ گیا۔ ہنوز کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ہمارے پاس ایک زنجی سردار جس کا نام منتاب تھا۔ ایک جماعت کے ساتھ نہر کی ایک جانب سے آیا۔ دوسری جانب سے دس زنجی آئے۔ یہ دیکھتے ہی ابو العباس نکلا دوش پر کمان ہاتھ میں تیر تھے۔ میں اپنا نیزہ لے کے نکلا جو میرے ہاتھ میں تھا۔ نیزے سے اُس کی حفاظت کرنے لگا۔ وہ زنجیوں پر تیر برسانے لگا۔ دو زنجیوں کو زخمی کیا۔ وہ لوگ حملہ کرنے لگے اور بکثرت جمع ہونے لگے۔ زیرک کی زیرکی کام آئی جو کشتیوں کے ساتھ تھا اور اس کے ہمراہ غلام بھی تھے۔ ہمیں مازروان کے دونوں جانب سے تقریباً دو ہزار زنجی گھیر چکے تھے۔ اللہ ہی نے کفایت کی اور انھیں ذلت و پستی کے ساتھ واپس کیا۔

ابو العباس نے اپنے لشکر کو لوٹا۔ ساتھیوں کو بھیڑوں گایوں اور بھینسوں میں سے بہت کچھ غنیمت میں ملا تھا۔ اُن تین ملاحوں کے متعلق حکم دیا جو اُس کے ساتھ تھے اور بھیڑیں لوٹنے کے لئے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اُن کی گردنیں ماری گئیں جو باقی رہے اُن کی ایک ماہ کی مدد معاش روکنے کا حکم دیا۔ ملاحوں میں یہ اعلان ہوا کہ جنگ کے وقت کوئی شخص کشتیوں سے نہ ٹلے جو ایسا کرے گا اس کا خون حلال ہوگا۔

تمام زنجی بھاگ کے طہیثا پہنچ گئے۔ ابو العباس العمر کی چھاؤنی میں مقیم ہو گیا۔ اُس نے ہر طرف اپنے مخبروں کو پھیلا دیا تھا۔ ایک زمانے تک وہاں ٹھیرا رہا۔ سلیمان بن جامع نے اپنے لشکر اور ساتھیوں کو طہیثا میں جمع کیا اور محفوظ ہو گیا۔ سوق الخمیس میں شعرانی نے بھی یہی کیا۔ الصینیہ میں بھی ان کا بہت بڑا لشکر تھا جن کا سردار انھیں میں کا ایک شخص نصر السندی تھا۔ وہ لوگ ہر اس

چیز کو برباد کرنے لگے جس کے برباد کرنے کا راستہ پاتے تھے غلّوں کو لا دلیجانے لگے جن پر قادر ہوتے۔ اور اُن مقامات کو آباد کرنے لگے جن میں مقیم تھے۔

ابو العباس نے اپنے سرداروں کی ایک جماعت کو الصینیہ کے نواح میں گھوڑوں پر روانہ کیا جن میں الشاہ اور کمشجور اور الفضل بن موسیٰ بن بغا اور اُس کا بھائی محمد تھے۔ ابو العباس چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ سوار ہوا۔ نصیر اور زیرک ہم رکاب تھے۔ ایک گھوڑا دشت مساور سے طریق النظر تک عبور کرایا گیا۔ لشکر روانہ ہو کے الہرث تک پہنچا۔ گھوڑے الہرث تک لائے گئے۔ پھر دجلے کی جانب غربی سے دیر العمال کے راستے چلا یا جائے۔

زنجیوں نے لشکر کو دیکھا تو ان میں سخت ہیبت ہوئی انھوں نے کشتیوں میں پناہ لی زیادہ نہ ٹھیرے تھے کہ چھوٹی بڑی کشتیاں آگئیں اُنھیں کوئی جائے پناہ نہ ملی۔ اور امن مانگنے لگے ایک گروہ مقتول۔ ایک گروہ قید ہوا۔ بعض نے اپنے آپ کو پانی میں ڈالدیا۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے ان کی کشتیاں گرفتار کرلیں جو چاولوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اُن کے سردار نصر السندی کی کشتی کو بھی گرفتار کرلیا۔ بقیہ بھاگ گئے۔ ایک گروہ ٹھیٹھا اور ایک گروہ سوق الخمیس گیا۔ ابو العباس فتحمند ہو کر اپنے لشکر واپس آیا۔ اُس نے الصینیہ فتح کرلیا تھا اور زنجیوں کو وہاں سے نکالدیا تھا۔

محمد بن شعیب نے کہا کہ جس وقت ہم لوگ الصینیہ میں زنجیوں کی جنگ میں مشغول تھے کہ اُسے ایک کُلنگ نظر آیا۔ ایک تیر مارا وہ زنجیوں کے سامنے گرا۔ اُنھوں نے اسے لے لیا۔ جب اُس کے تیر لگنے کی جگہ دیکھی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ ابو العباس کا تیر تھا تو سخت خوفزدہ ہو گئے۔ یہی اُس دن اُن کے بھاگ نے کا سبب ہو گیا۔ دوسرے راوی سے جو مُتّہم نہیں، مذکور ہے کہ اُس تیر کا واقعہ دوسرے دن کا ہے۔

ابو العباس کو یہ خبر پہنچی کہ عبدسی میں بہت بڑا لشکر ہے جس کے سردار ثابت بن ابی دلف زنجی اور لولو زنجی ہیں۔ ابو العباس حملہ کرنے کے ارادے سے تنہا سواروں کے ایک دستے کے ساتھ کہ جو اُس کے بہادر غلاموں اور جری ساتھیوں سے

انتخاب کیا گیا تھا روانہ ہوا۔ اُس مقام پر جہاں اُن کا مجمع تھا صبح کے وقت پہنچا۔
ایسا شدید حملہ کیا کہ اُن کے شجاعوں اور بہادروں میں سے مخلوق کثیر قتل ہو گئی۔
وہ بھاگ گئے۔ سہر خیل زنج ثابت بن ابی ولف پر قابو مل گیا مگر ابو العباس نے اس پر
احسان کیا۔ اُسے زندہ رہنے دیا اور اسے اپنے ایک سردار کے سپرد کر دیا۔ لولو کو ایک تیر لگا۔
جس سے ہلاک ہو گیا۔ اور اُس دن ان عورتوں میں سے جو زنجیوں کے قبضے میں تھیں
مخلوق کثیر کو چھڑا لیا گیا۔ ابو العباس نے ان کے آزاد کرنے اور اپنے اعزہ کی طرف
واپس کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ سب لے لیا جو زنجیوں نے جمع کیا تھا۔ چھاونی میں
پہنچ کے ابو العباس نے فوج کو آرام کرنے کا حکم دیا کہ دم لے لیں تو سوق الخمیس چلیں۔
نصیر کو بلایا۔ چلنے کے لئے تیاری کا حکم دیا نصیر نے کہا کہ سوق الخمیس کی نہر تنگ ہے
اس لئے آپ ٹھیرئیے اور مجھے وہاں جانے کی اجازت دیجئے کہ اُس کا معاینہ کر لوں۔
ابو العباس نے اپنے والد ابو احمد کے آنے سے پہلے اُسے چھوڑنے سے انکار کیا کہ
وہ اُس کا معاینہ کرے اور اُس علم پر واقف ہو جس کی اُسے وہاں سے ضرورت ہے۔
یہ واقعہ پہلے کا ہے۔

محمد بن شعیب نے کہا کہ ابو العباس نے مجھے بلا کے کہا کہ سوق الخمیس میں
داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں میں نے عرض کی کہ اگر یہ امر ناگزیر ہے تو زیادہ تعداد
نہ بڑھائیے جن کو اپنے ہمراہ کشتیوں میں سوار کر کے لے جائیے گا۔ تیرہ غلاموں میں
دس تیر انداز ہوں اور تین کے ہاتھ میں نیزے ہوں۔ نہر کی تنگی کو دیکھتے ہوئے کشتیوں کی
کثرت مناسب نہیں ابو العباس اس کے لئے تیار ہو گیا۔ نصیر اُس کے سامنے تھا۔
وشتت مساور کے دہانے پر پہنچا تو نصیر کی درخواست کے مطابق اُسے آگے کر دیا۔
نصیر بیند رہ کشتیوں کے ساتھ داخل ہوا۔ موالی کے سرداروں میں سے ایک شخص نے
جس کا نام موسیٰ والجویہ تھا سامنے چلنے کی اجازت چاہی اُس نے اجازت دی۔
وہ روانہ ہوا۔ ابو العباس نے بسامی۔ دہانہ براطق۔ نہر الرق۔ اور اُس نہر کو عبور
کرنا چاہا۔ جو رواطا اور عبدسی تک جاتی ہے۔ یہ تینوں نہریں تین جداگانہ راستوں
کی طرف لے جاتی ہیں۔ نصیر نے نہر براطق کا راستہ اختیار کیا۔ یہ وہ نہر ہے جو سلیمان
بن موسیٰ الشعرانی کی بستی تک پہنچاتی ہے۔ اس کا نام اُس نے المنیعہ رکھا تھا۔ یہ

سوق الخمیس میں تھی۔ ابو العباس اسی نہر کے دہانے پر مقیم ہو گیا۔ نصیر غائب ہو گیا۔ خبر بھی مخفی ہو گئی اس مقام پر زنجیوں کی مخلوق کثیر ہم پر نکل پڑی جنھوں نے ہمیں نہر کے اندر جانے سے روکا۔ ہمارے اور شہر پناہ تک پہنچنے اور اس مقام کے درمیان جہاں ہم پہنچے تھے وہ لوگ حائل ہو گئے شہر پناہ جو الشعرانی کی بستی کو گھیرے ہوئے تھی بقدر دو فرسخ کے تھی۔ وہ لوگ وہیں گھیر کر ہم سے جنگ کرنے لگے۔ ہمارے اور ان کے درمیان صبح سے ظہر تک شدت سے جنگ ہوتی رہی۔ وہ لوگ زمین پر تھے اور ہم لوگ کشتیوں میں تھے۔ نصیر کی خبر ہم سے مخفی تھی۔

زنجی ہمیں یہ بری خبر سنانے لگے کہ ہم نے نصیر کو گرفتار کر لیا ہے۔ پھر تم کیا کرو گے۔ اور ہم تمہارا پیچھا کریں گے خواہ تم کہیں جاؤ۔ ابو العباس نے یہ بات سنی تو غمگین ہوا۔ محمد بن شعیب نے اس سے جانے کی اجازت چاہی کہ نصیر کی خبر دریافت کرے۔ اجازت ملی تو مع بیس ملاحوں کے ایک بڑی کشتی میں روانہ ہو کے نصیر ابو حمزہ کے پاس آیا۔ وہ ایک بند کے قریب تھا جسے ان فاسقوں نے باندھ دیا تھا۔ اسے اس حالت میں پایا کہ ان کے شہر میں آگ لگا دی تھی۔ نہایت شدید جنگ کی تھی۔ اور اسے ان پر فتح ملی تھی۔ زنجی ابو حمزہ کی چند کشتیوں پر قابض ہو گئے تھے۔ اس نے جنگ کر کے سب کچھ چھین لیا۔

محمد بن شعیب ابو العباس کی جانب لوٹا۔ نصیر اور اس کے ہمراہیوں کی سلامت کا مژدہ سنایا۔ اس کا حال بتایا۔ وہ اس سے مسرور ہوا۔ اس دن نصیر نے زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کو قید کر کے مراجعت کی اور ابو العباس کے فرودگاہ پر حاضر ہوا۔ جب نصیر لوٹا تو ابو العباس نے کہا کہ میں اس وقت تک یہاں سے ٹلنے والا نہیں جب تک کہ میں اس دن کی شب میں ان لوگوں سے قتال نہ کر لوں۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ ان کشتیوں میں سے جو ہمراہ تھیں صرف ایک کشتی کا حکم دیا بقیہ پوشیدہ رکھیں۔ انھوں نے اس کشتی کو دیکھا لالچ کیا۔ اس کا پیچھا کیا۔ جو لوگ اس کشتی میں تھے نہایت آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ زنجیوں کو وہ کشتی مل گئی اس کے بیٹھنے والوں سے چمٹ گئے

ملاح چلتے چلتے اس مقام تک آگئے جہاں پوشیدہ کشتیاں تھیں۔ ابوالعباس ایک بڑی کشتی میں سوار ہوگیا تھا۔ چھوٹی کشتی کو اپنے پیچھے کر لیا تھا۔ وہ اُس چھوٹی کشتی کی جانب چلا۔ زنجی چھپے ہوئے تھے۔ ابوالعباس کو یہ کشتی مل گئی۔ زنجی اس کے بیٹھنے والوں کو اس طرح روکے ہوئے تھے کہ تمام اطراف سے کشتی کو گھیرے ہوئے تیر اور اینٹیں پھینک رہے تھے۔

ابوالعباس تیر وکمان سے آراستہ تھا خفتان کے نیچے زرہ تھی۔ اُس روز ہم نے ابوالعباس کے خفتان سے پچیس تیر نکالے۔ میں نے اپنے لبادے سے جو میرے جسم پر تھا چالیس تیر اور باقی ملاحوں کے لبادوں سے پچیس تیس۔ اللہ نے زنجیوں کی چھ کشتیوں پر پر ابوالعباس کو فتح دی۔ وہ کشتی بھی ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی۔ اور وہ لوگ بھاگے۔ ابوالعباس اور اُس کے ساتھی کنارے کی جانب پلٹے۔ ڈھال تلوار لے کے مجاہدین زنجیوں پہ نکل پڑے خوف کی وجہ سے جو اُن کے قلوب میں جاگزیں تھا اس طرح بھاگے کہ کسی طرف رخ نہ کیا۔ ابوالعباس صحیح و سالم اور فتحمند واپس آیا۔ ملاحوں کو خلعت اور صلہ دیا اپنی چھاؤنی العمر میں موفق کے آنے تک ٹھیرا رہا۔

اسی سال ۱۱ رصفر کو ابو احمد بن المتوکل نے الفرک میں پڑاؤ کیا۔ وہ رینۃ السلام سے اس لئے نکلا کہ اُس کا ارادہ صاحب الزنج کی جنگ کے لئے روانہ ہونے کا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُسے یہ خبر پہنچی کہ صاحب الزنج نے اپنے ساتھی علی بن ابان المہلبی کو ایک خط لکھا ہے جس میں اُسے مع تمام اُن لوگوں کے جو اس کے ہمراہ ہیں سلیمان بن جامع کے علاقے میں جانے کا حکم دیا ہے۔ کہ ابوالعباس بن ابی احمد کی جنگ پر دونوں مجتمع ہو جائیں الفرک میں ابو احمد نے چند روز تک قیام کیا یہاں تک ہمرکاب لشکر اُس کے ساتھ مل گئے۔ اُس نے اس کے قبل چھوٹی بڑی اور بہت بڑی کشتیاں اور عارضی پل تیار کر لئے تھے۔ الفرک سے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ ۲ ربیع الاول یوم سہ شنبہ کو مع اپنے موالی اور غلاموں اور سواروں اور پیادوں کے کوچ کر کے رومیۃ المدائن پہنچا۔ وہاں سے روانہ ہو کے السیب میں اترا پھر دیر العاقول میں۔ پھر جرجرایا میں پھر قُنی میں پھر جَبُّل میں۔ پھر الصلح میں پھر واسط سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر اترا۔ وہاں ایک دن اور ایک رات

قیام کیا۔ وہیں اس کے بیٹے ابو العباس نے اس سے ملاقات کی جو تنہا ایک سوار دستے کے ساتھ تھا۔ جس میں اس کے سردار اور لشکر کے بڑے بڑے لوگ تھے ابو احمد نے اس کے ساتھیوں کا حال پوچھا تو اُس نے اُن کی خیرخواہی کو بیان کیا۔ ابو احمد نے اس کے اور اُن سب کے لئے خلعت کا حکم دیا۔ سب کو خلعت دیا گیا۔ اور ابو العباس نے اپنی چھاؤنی العمر میں واپس ہو کے ایک دن قیام کیا۔ دوسرے دن کی صبح ہوئی تو ابو احمد نے تری کے راستے کوچ کیا۔ اس کے فرزند ابو العباس نے مع تمام ہمراہی لشکر کے جنگ کی شکل اور اُس وضع میں اُس سے ملاقات کی جس میں زنجیوں سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ ابو العباس ہراول بن کے چلنے لگا یہاں تک کہ اپنے لشکرگاہ واقع نہر شیر زاد میں پہنچا۔ ابو احمد بھی وہیں اتر پڑا۔ وہاں سے ۲۸ ربیع الاول یوم پنجشنبہ کو کوچ کر کے نہر سندادپر اُترا جو قریۂ عبداللہ کے مقابلے میں ہے۔ اپنے فرزند ابو العباس کو مقدمۃ الجیش بنایا۔ وہ دشت دواد کے مقابلے میں دجلے کی شرقی جانب اترا۔ لشکر میں عطا تقسیم کردی گئی۔ اپنے فرزند کو اپنے آگے تمام سامان جنگ لے کے دہانۂ دشت مُساور چلنے کا حکم دیا۔

ابو العباس اپنے منتخب سرداروں اور آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوا جن میں زیرک ترک مقدم الجیش تھا۔ نصیر عرف ابو حمزہ چھوٹی بڑی کشتیوں کا افسر تھا۔ اس کے بعد ابو احمد نے مع منتخب سوار و پیادہ کے کوچ کیا۔ عام لشکر اور بہت سے سوار و پیادہ کو چھاؤنی میں چھوڑ گیا۔ ابو العباس نے اس سے مع قیدیوں اور سروں اور اُن مقتولین کے جنھیں اُس نے الشعرانی کے ساتھیوں میں سے قتل کیا تھا ملاقات کی۔ یہ واقعہ یوں ہوا کہ ابو احمد کے آنے سے پہلے اُسی دن الشعرانی اس کے لشکر میں آیا۔ ابو العباس نے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے بہتوں کو مار ڈالا اور ایک جماعت کو قید کر لیا۔ ابو احمد کے حکم سے قیدیوں کی گردنیں ماری گئیں۔ دہانۂ دشت مساور میں ابو احمد نے دو روز قیام کر کے اسی سال ۸ ربیع الآخر یوم سہ شنبہ کو مع اپنے ہمراہی لشکر اور اسباب جنگ کے کوچ کیا۔ اُس کا ارادہ سوق الخمیس کی اُس بستی کا تھا جس کا نام صاحب الزنج نے المنیعہ رکھا تھا۔ برمساور میں کشتیوں میں چلا۔ لشکر اُس کے مقابل برمساور کی شرقی جانب چلنے لگا یہاں تک کہ وہ اُس نہر براطق کے

مقابلے میں آگیا جو الشعرانی کے شہر تک پہنچاتی ہے۔

ابو احمد نے صرف اس وجہ سے سلیمان بن جامع کی جنگ سے پہلے سلیمان بن موسیٰ الشعرانی سے ابتدا کی تھی کہ الشعرانی ابو احمد کے پیچھے تھا۔ اندیشہ ہوا کہ اگر وہ ابن جامع سے ابتدا کرے گا تو الشعرانی پیچھے سے آکے روک دے گا۔ لشکر کے عبور کرانے اور نہر براطق کے دونوں جانب سے چلنے کا حکم دیا۔ ابو العباس کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آگے اور اکثر لشکر کو اس کے پیچھے کر دیا۔ سلیمان اور اس کے ساتھی زنجیوں نے سوار و پیادہ لشکر کو جو نہر کے دونوں جانب چل رہے تھے۔ نیز نہر میں چھوٹی بڑی کشتیوں کو چلتے دیکھا۔ ابو العباس اس کے پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ انھوں نے ایک ایسی کمزور جنگ کی کہ بھاگ کے متفرق ہو گئے۔ ابو العباس کے ساتھی شہر پناہ کی دیوار پر چڑھ گئے جو ملا اس کو تلوار پر رکھ لیا۔ زنجی اور ان کے پیرو متفرق ہو گئے۔ ابو العباس کے ساتھی بستی میں داخل ہو گئے۔ بہتوں کو قتل اور بہتیروں کو قید کیا۔ بستی میں جو کچھ تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ الشعرانی اور اس کے بقیۃ السیف ساتھی بھاگے۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے بطائح تک تعاقب کیا۔ مخلوق کثیر ڈوب گئی اور باقی لوگوں نے جھاڑیوں میں پناہ لی۔

ابو احمد نے سہ شنبہ کو قبلِ غروب آفتاب اپنے ساتھیوں کو اپنی چھاؤنی واپس جانے کا حکم دیا۔ خود اس طرح واپس ہوا کہ تقریباً پانچ ہزار مسلمان عورتیں چھڑائی تھیں جو ان زنجی عورتوں کے علاوہ تھیں جن پر سوق الخمیس میں وہ قبضہ مند ہوا تھا۔ ابو احمد نے تمام عورتوں کو حفاظت سے واسط لے جانے کا حکم دیا کہ اپنے سرپرستوں کو دے دی جائیں۔ نہر براطق کے ارد گرد شب گذاری صبح کے وقت دوسرے دن اس بستی میں گیا۔ زنجیوں کے سامان پر قبضہ کرنے اور جو کچھ اس میں تھا سب لے لینے کی اجازت دی۔ فصیل کے منہدم کرنے خندقوں کے پاٹنے۔ اور جو کشتیاں باقی تھیں ان کے جلانے کا حکم دیا۔ گاؤں کے غلے، گیہوں، جو، چانول، جو الشعرانی کے قبضے میں تھے سب لے کے لشکر گاہ دشت مساور کی جانب خانخانہ کوچ کیا۔ غلوں کے فروخت کرنے اور اس کی قیمت موالی اور غلاموں اور لشکر اور اہل لشکر کے عطیات میں صرف کرنے کا حکم دیا۔ سلیمان الشعرانی اور

اس کے دونوں بھائی اور جو بچے تھے سب بھاگ گئے۔

الشعرانی سے اُس کا لڑکا اور جو مال اُس کے قبضے میں تھا چھین لیا گیا۔ وہ
المذار چلا گیا۔ صاحب الزنج کو اپنا حال۔ اپنی مصیبت اور اپنا المذار میں پناہ گزین ہو
لکھا۔ محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ محمد بن ہشام عرف ابو واثلۃ الکرمانی نے کہا کہ میں
دغاباز کے سامنے تھا۔ وہ باتیں کر رہا تھا کہ اُس کے پاس سلیمان الشعرانی کا خط
المذار بھاگ جانے کے متعلق آیا۔ اُس نے خط کو چاک ہی کیا تھا کہ شکست پر نظر پڑی
شکم کی طنابیں کھل گئیں حاجت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر آیا۔ خط لیا۔ اُسے
دوبارہ پڑھنے لگا پھر جب اُس مقام پر پہنچا اُٹھ کھڑا ہوا۔ چند بار یہی صورت
پیش آتی رہی۔ یہ دیکھ کے مجھے عظیم الشان مصیبت کے بارے میں شک نہ رہا مگر
اُس سے دریافت کرنے کو نامناسب سمجھا۔ جب معاملے کو طول ہوگیا تو میں نے
جرأت کی کہ کیا یہ سلیمان بن موسیٰ کا خط نہیں ہے۔ کہا ہاں۔ وہ پشت شکن خبر
لایا ہے کہ جو لوگ اس کے پاس اُترے تھے اُنھوں نے اُس پر ایسا سخت حملہ
کیا کہ کوئی نہ باقی نہ رہا۔ یہ خط اُس نے المذار سے لکھا ہے سوائے اُس کی
جان کے اور کوئی شئے سلامت نہ رہی۔ میں نے اس پر افسوس کیا حالانکہ اس
پوشیدہ سرور کو اللہ ہی جانتا ہے جو میرے قلب کو حاصل ہوا۔ وہ بہادری
ظاہر کرنے لگا اور سلیمان بن جامع کو ایک خط لکھا جس میں اُسے اُس طرح کی
مصیبت سے ڈرایا تھا۔ جو الشعرانی پر نازل ہوئی۔ اُسے بیدار رہنے اور اپنے
نواح کی حفاظت کرنے کا حکم دیا تھا۔

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ محمد بن حماد نے کہا کہ الموفق نے برمساور کی
چھاؤنی میں دور دز قیام کیا کہ الشعرانی اور سلیمان بن جامع کے حالات معلوم کرے
اور ابن جامع کے مستقر سے واقف ہو کوئی شخص آیا جسے اس کام کے لئے
روانہ کیا تھا۔ اُسنے خبر دی کہ سلیمان بن جامع الحوانیت میں مع لشکر مقیم ہے اسی وقت
اُس نے سوار لشکر کو ارض کسکر عبور کرانے کا حکم دیا جو دجلے کی غربی جانب ہے۔
خود خشکی کے راستے سے روانہ ہوا۔ کشتیاں۔ الکشیتہ کی جانب اتار دی گئیں۔
عام لشکر کو اور آدمیوں اور مویشی کی جماعت کثیرہ کو دہانہ دشت مساور میں چھوڑ گیا۔

بغراج کو اُسی مقام پر ٹھیرنے کا حکم دیا۔ ابو احمد الصینیہ آیا اور ابو العباس کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ۔ تیزی کے ساتھ الحوانیت جانے کا حکم دیا کہ سلیمان بن جامع کی صحیح حالت دریافت کرے۔ اگر اُسے دھوکے میں پائے تو حملہ کرے۔ ابو العباس اسی دن کی رات کو الحوانیت روانہ ہوگیا مگر اُس نے وہاں سلیمان کو نہیں پایا۔ سرداران زنج میں شبل اور ابو النداء طاقت اور شجاعت میں مشہور تھے جو اُس فاسق کے اُن قدیم ساتھیوں میں سے تھے جنھیں اُس نے اپنے ابتدائے خروج کے زمانے میں ساتھ لیا تھا۔ سلیمان بن جامع ان دونوں سرداروں کو اپنے مقام پر ان کثیر غلّوں کی حفاظت کے لئے چھوڑ گیا تھا جو وہاں تھے۔ ابو العباس نے ان دونوں سے جنگ کی اور چھوٹی کشتی کو نہر کے ایک تنگ مقام میں داخل کردیا۔ اُن کے آدمیوں میں سے مخلوق کثیر کو مقتول اور تیروں سے مجروح کیا۔ یہ لوگ سلیمان بن جامع کے نہایت منتخب اور چیدہ بہادروں میں تھے جن پر اُسے اعتماد تھا۔ ان کے درمیان برابر جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ رات حائل ہوگئی۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ اور محمد بن حماد نے کہا کہ ابو العباس کا واقعۂ کلنگ اس دن ہوا جس کو محمد بن شعیب نے الصینیہ والے دن بیان کیا ہے۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ اس قوم میں سے ایک شخص نے ابو العباس سے پناہ مانگی۔ ابو العباس نے وہ مقیم دریافت کیا جہاں سلیمان بن جامع تھا۔ اُس نے بتایا کہ وہ طہیثا میں مقیم ہے۔ ابو العباس نے واپس ہوکر اپنے والد سے سلیمان کے اس بستی میں مقیم ہونے کی صحیح خبر بیان کی جس کا نام اُس نے المنصورہ رکھا تھا۔ اور جو اُس مقام میں تھا جو طہیثا کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں اُس کے ہمراہ سوائے شبل اور ابو النداء کے اُس کے تمام ساتھی ہیں وہ دونوں الحوانیت میں اپنے مقام پر ہیں۔ اس لئے کہ انھیں اُس کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ ابو احمد کو یہ معلوم ہوا تو اُس نے دشت دواد کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیا کیونکہ طہیثا کا راستہ وہیں سے تھا۔ ابو العباس چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آگے گیا اور اُن لوگوں کو جنھیں دشت مساور میں چھوڑا تھا یہ حکم دیا کہ سب کے سب دشت دواد جائیں۔ ابو احمد نے جس دن ابو العباس کو حکم دیا خود بھی اُسی دن صبح سویرے کوچ کیا دو روز تک چل کے ۱۸ ربیع الآخر یوم جمعہ ۲۶۷ھ کو وہاں آیا۔ وہاں ٹھیر کر

ان اشیاء کی اصلاح کرتا رہا جن کی اصلاح کی ضرورت تھی۔ عطیات تقسیم کرنے اور پلوں کی کشتیاں درست کرنے کا حکم دیا کہ انھیں اپنے ساتھ اُتارے بکثرت مزدور جمع کئے۔ بیشتر آلات ایسے فراہم کئے جن سے نہریں بند کی جاتی ہیں اور لشکر کے لئے راستے درست کئے جاتے ہیں۔ دشت دواد میں بغراج ترک کو چھوڑ دیا۔ اُس نے جب دشت دواد کا ارادہ کیا تھا تو اپنے ایک غلام کو جس کا نام جعلان تھا بلا بھیجا تھا جو بغراج کے ساتھ اس کے لشکر میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ اُسے خیمے اکھاڑنے کے مع اُن گھوڑوں اور ہتھیاروں کے جو اُس کے پاس چھوڑ دیے گئے تھے دشت دواد لے جانے کا حکم ملا۔ جعلان نے یہ کام عشاء کے آخر وقت تک پورا کر لیا۔ لوگ بے خبر و غافل تھے کہ اُس نے لشکر میں منادی کرائی۔ سمجھے کہ یہ منادی بربنائے وقوع شکست ہے۔ سب کے سب نکل پڑے۔ لوگوں نے اپنے اپنے سامانوں کو اس گمان کی وجہ سے چھوڑ دیا کہ دشمن اُن کے قریب آگیا ہے۔ کسی نے کسی کو پلٹ کے بھی نہ دیکھا۔ سب نے دشت دواد کی چھاؤنی واپس جانے کا ارادہ کیا بیچ رات میں روانہ ہوئے۔ بعد کو حقیقت حال ظاہر ہوئی تو سکون و اطمینان ہوا۔

اسی سال صفر میں علاقۂ قرماسین میں کیغلغ ترک کے ساتھیوں اور احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے ساتھیوں میں جنگ ہوئی۔ کیغلغ نے انھیں شکست دی اور وہ ہمذان کی جانب چلا گیا۔ پھر صفر میں احمد بن عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس کے پاس آیا جنگ کی کیغلغ بھاگا اور الصیمرہ میں پناہ لی۔

اسی سال ۲۷ ربیع الآخر کو ابو احمد اور اس کے ساتھی طہیثا میں داخل ہوئے۔ سلیمان بن جامع کو وہاں سے نکال دیا۔ احمد بن مہدی الجبائی قتل کیا گیا۔

## قبض و قتل

محمد بن الحسن سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو دشت دواد میں عطا تقسیم کر کے سامان جنگ کی اصلاح کی جنھیں معرکے میں بھیجنا تھا اُن کے ساز و سامان کی تکمیل کر کے طہیثا کو روانہ ہوا۔ یہ واقعہ ۲۰ ربیع الآخر ۲۶۷ھ یوم یکشنبہ کو پیش آیا۔ اُس کی روانگی مع اپنے سواروں کے خشکی کے راستے تھی۔ کشتیاں مع پیادہ لشکر و اسلحہ و آلات کے اُتاری گئیں عارضی پل اور چھوٹی بڑی کشتیاں بھی اُتار دی گئیں جو نہر مہر و ذین کہ قریۂ الجعزیہ کے

سامنے سے لائی گئیں۔ ابو احمد وہاں اتر گیا۔ نہر مہروذ پر پل باندھنے کا حکم دیا۔ ایکدن رات قیام کیا۔ صبح ہوئی تو اپنے سامنے سواروں کو اور اسباب کو پل پر عبور کرایا۔ بعد کو خود عبور کیا۔ سب کو طہیثا جانے کا حکم دیا۔ لوگ اُس مقام تک گئے جسے ابو احمد نے اپنی منزل کیلئے پسند کیا تھا۔ سلیمان بن جامع کی بستی سے یہ مقام دو میل پر تھا۔ ۲۲ ربیع الآخر کو صاحب الزنج کے بالمقابل وہیں قیام کیا۔ آسمان سے اچھی طرح بارش ہوئی۔ سردی تیز ہوگئی۔ بارش اور سردی کی وجہ سے جنگ سے باز رہنا پڑا۔

جمعے کی رات ہوئی تو ابو احمد اپنے چند سرداروں اور موالی کے ساتھ سواروں کے گذرنے کے قابل مقام کی تلاش میں سوار ہوا۔ سلیمان بن جامع کی شہر پناہ کے قریب تک پہنچا تھا کہ ایک بڑی جماعت نے اُس سے مقابلہ کیا۔ مختلف مقامات سے پوشیدہ لشکر نکل پڑے۔ جنگ چھڑ گئی اور شدت سے ہونے لگی۔ سواروں کی ایک جماعت نے گھوڑوں سے اتر کر مدافعت کی اور پھر تنگ راستوں سے نکل گئی۔ ابو احمد کا ایک غلام جس کا نام وصیف علمدار تھا اور زیرک کے چند سردار گرفتار کر لئے گئے۔ ابو العباس نے احمد بن مہدی الجبائی کے نتھنے میں۔ ایسا تیر مارا کہ چیرتا ہوا دماغ میں گھس گیا۔ وہ چت گر پڑا اور اُسے دغاباز کے لشکر پہنچایا گیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ دے مارا۔ اُس کی وجہ سے بڑی مصیبت نازل ہوی۔ کیوں کہ صاحب الزنج کے خاص بھروسے کے لوگوں میں تھا اور بڑی تیز بصیرت رکھتا تھا۔ چند روز تک تو جبائی کا علاج ہوتا رہا آخر موت نے اپنا جبتہ اُڑھا دیا۔ غنیم کا غم بہت بڑھ گیا۔ اس کے غسل اور کفن اور نماز جنازہ اور قبر پر کھڑے ہونے کا انتظام کیا۔ یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا گیا۔ ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کے انھیں نصیحت کی الجبائی کی موت کا تذکرہ کیا۔ اُس کی وفات رعد و برق والی شب میں ہوئی تھی۔ اُس نے کہا (جیسا کہ بیان کیا گیا) کہ مجھے اُس کے قبض روح کا وقت موت کی خبر پہنچنے سے قبل ہی معلوم ہوگیا تھا کہ میں نے اُس کے حق میں رحم کی دعا کرتے ہو ملائکہ کی آواز سنی۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ ابو واثلہ میری طرف متوجہ ہوا۔ وہ بھی اُن لوگوں میں تھا جو اُس وقت موجود تھے۔ جو کچھ اس نے سُنا تھا کمال استعجاب کے ساتھ مجھے سُناتا تھا اور میرا تعجب بڑھاتا تھا۔ محمد بن سمعان نے بھی آ کے مجھے محمد بن ہشام کی سی خبر دی۔ دغاباز الجبائی کے دفن سے

اس طرح واپس آیا کہ اس پر کوہ غم ٹوٹا ہوا تھا۔

محمد بن الحسن سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ ابو احمد اس جنگ سے واپس ہوا جو ۲۶/ ربیع الآخر جمعہ کی رات کو ہوئی تھی۔ اس کی خبر اس کے لشکر کو بھی پہنچ گئی۔ اکثر لشکر اس کے پاس آیا۔ انھوں نے اسے واپس ہوتا ہوا پایا تو اس نے انھیں اپنی چھاؤنی کی طرف واپس کر دیا۔ یہ مغرب کے وقت کا واقعہ ہے۔ جب اہل لشکر جمع ہوئے تو انھیں رات میں ہوشیار رہنے اور جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا۔

۲۷/ ربیع الآخر یوم شنبہ کو صبح ہوئی تو ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو تیار کر کے انھیں اس طرح چھوٹے چھوٹے دستوں میں تقسیم کیا کہ پیادہ و سوار بعض بعض کے پیچھے رہے۔ چھوٹی بڑی کشتیوں کو حکم دیا کہ انھیں اس کے ہمراہ اس نہر میں روانہ کیا جائے جو نہر المنذر کے نام سے مشہور ہے اور شہر طہیثا کے بیچ میں سے گذرتی ہے خود زنجیوں کی جانب روانہ ہوا یہاں تک کہ اس بستی کی شہر پناہ تک پہنچ گیا۔ اپنے غلاموں کے سرداروں کو ان مقامات پر ترتیب سے کھڑا کیا جہاں سے زنجیوں کے نکل پڑنے کا اندیشہ تھا۔ پیادہ لشکر کو سواروں کے آگے کیا اور ان مقامات پر مقرر کیا جہاں سے پوشیدہ لشکروں کے نکلنے کا اندیشہ تھا۔ اتر کے چار رکعت نماز ادا کی اور خوب گڑگڑا کے اللہ عزوجل سے اپنی اور مسلمانوں کی نصرت کی دعا کی۔ ہتھیار منگائے۔ انھیں زیب بدن کیا اور اپنے فرزند ابو العباس کو شہر پناہ کی جانب بڑھنے اور غلاموں کو جنگ پر برانگیختہ کرنے کا حکم دیا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

سلیمان بن جامع نے اپنی بستی کی شہر پناہ کے آگے جس کا نام اس نے المنصورہ رکھا تھا ایک خندق تیار کی تھی۔ جب غلام وہاں تک پہنچے تو اسے عبور کرنے سے ڈرے اور رکے۔ سرداروں نے انھیں برانگیختہ کیا اور ان کے ہمراہ خود بھی پیادہ ہو گئے۔ وہ بھی جرأت کر کے گھس گئے۔ اور اسے عبور کر لیا۔ زنجیوں کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ وہ اپنی شہر پناہ سے دیکھ رہے تھے آتش حرب مشتعل ہو گئی۔ ہتھیار کام آئے۔ سواروں کے ایک قلیل گروہ نے گھس کر خندق کو عبور کیا۔ زنجیوں نے یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کے بھاگے۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اطراف سے داخل ہو گئے۔ حالانکہ زنجیوں نے اس بستی کو پانچ

خندقوں سے محفوظ کیا تھا۔ ہر خندق کے آگے ایک دیوار بنائی تھی جس پر سے
مدافعت کرتے تھے۔ وہ ہر دیوار و خندق کے پاس ٹھیرنے لگے۔ ابو احمد کے ساتھی
انھیں ہر اُس مقام سے دفع کرنے لگے جہاں وہ ٹھیرتے تھے ان کے بھاگنے کے
بعد چھوٹی بڑی کشتیاں اُس نہر سے داخل ہو گئیں جو ان کی بستی کے درمیان سے گذرتی ہے
انکی جس چھوٹی بڑی کشتی پر گذرتی تھیں اُسے غرق کر دیتی تھیں۔ جو لوگ نہر کے دونوں
کناروں پر تھے اُن کا تعاقب کر کے قتل اور قید کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ
اُس بستی اور اُس کے مضافات سے کہ ایک فرسخ کے اندازے میں ہے بالکل
دفع ہو گئے۔ ابو احمد نے سب پر قبضہ کر لیا۔

سلیمان مع اپنے چند ساتھیوں کے بچ گیا۔ ہنگامۂ قتل و قید گرم رہا۔
ابو احمد نے واسط اور اُس کے مضافات اور نواح کوفہ کے تقریباً دس ہزار عورتوں
اور بچوں کو چھین لیا۔ اُن کی حفاظت اور مصارف کی کفالت کا حکم دے کے سب کو
واسط بھیج کر اُن کے سرپرستوں کے حوالے کر دیا گیا۔ ابو احمد اور اُس کے ساتھیوں نے
بستی کے تمام ذخائر اور مال اور غلہ اور چوپایوں پر قبضہ کر لیا جن کی مقدار و تعداد
بہت تھی۔ ابو احمد نے غلہ وغیرہ جو اُسے ملا اس کے بیچنے۔ قیمت کو بیت المال
بھیجنے اور موالی اور عام لشکر کے عطیات میں صرف کرنے کا حکم دیا۔ وہ لوگ
اُس میں سے جس کو اُٹھا سکے اُٹھا لے گئے۔ سلیمان کی عورتوں اور بچوں میں سے
بھی چند گرفتار کئے گئے۔ وصیف علمدار کو اور جو لوگ جمعے کی شب کو اُس کے ساتھ
گرفتار ہوئے تھے قید سے نکالا گیا۔ اس امر نے زنجیوں کو ان کے فوری قتل سے
باز رکھا تھا۔

بقیۃ السیف کی ایک بہت بڑی جماعت نے جھاڑیوں میں پناہ لی جو
اُس بستی کو گھیرے ہوئے تھیں۔ ابو احمد کے حکم سے نہر المنذر پر پل باندھا گیا۔
لوگوں نے اُس کی غربی جانب عبور کیا۔ ابو احمد نے طہیثا میں سترہ دن قیام کیا۔
بستی کی شہر پناہ منہدم اور خندقیں پاٹ دی گئیں۔ جھاڑیوں میں جو پناہ گزیں تھے
اُن کی تلاش ہونے لگی۔ ہر شخص کے لئے جو ان میں سے کسی ایک آدمی کو لائے انعام
مقرر کیا۔ لوگ ان کی تلاش میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے۔ جب

اُن میں سے ایک بھی اُس کے پاس لایا جاتا تھا تو اُسے معاف کر دیتا۔ خلعت دیتا اور اُسے اپنے غلاموں کے سرداروں کے سپرد کر دیتا تھا۔ اُن لوگوں کے برگشتہ کرنے اور خبیثم کی اطاعت سے باز رکھنے کی تدبیر کی تھی۔ ابو احمد نے نصیر کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ سلیمان بن جامع اور جو زنجی اُس کے ہمراہ بھاگ گئے تھے ان کی تلاش کے لئے نامزد کیا اور اُسے کوشش سے اُن کا تعاقب کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ البطائح سے گذر کے دجلے کی اُس شاخ میں داخل ہو جائے جو عوراء کے نام سے مشہور ہے۔ فاسق نے بند باندھے تھے کہ اُن چھوٹی کشتیوں کو دجلے سے منقطع کر لے جو دجلے اور نہر ابی الخصیب کے درمیان ہوں۔ ابو احمد نے یہ بند کھلوا دیے۔ زیرک کو طہیثا میں قیام کرنے کا حکم دیا کہ باشندے واپس آجائیں جنھیں فاسق نے وہاں سے نکال دیا تھا۔ اسے اُن زنجیوں کی تلاش کا حکم دیا جو جھاڑیوں میں رہ گئے تھے۔

اسی سال ربیع الآخر میں ام حبیب دختر ہارون الرشید کا انتقال ہوا۔

ضبط و استحکام کے جو کام کرنے تھے جب کر لیے تو ابو احمد نے دشت دواد کی چھاؤنی کی جانب کوچ کیا۔ کہ وہاں سے اہواز جائیں اور اس کے معاملات درست کریں۔ المہلبی کے حملے کا تردد تھا جو اُس نے وہاں کئے تھے کہ ایسا نہ ہو دہات پر غالب آجائے۔ اسی بناء پر کوچ سے پہلے ہی ابو العباس کو روانہ کر دیا تھا۔ چھاؤنی میں پہنچ کے چند روز قیام کیا اور اُن اشیاء کے تیار کرنے کا حکم دیا جن کی سفر اہواز کے لئے خشکی کے راستے ضرورت تھی۔ کچھ لوگوں کو آگے روانہ کر دیا جو راستوں اور منزلوں کی درستی کریں اور اُن لشکروں کے لئے رسد مہیا کریں جو اُس کے ساتھ تھے۔ روانگی سے پہلے زیرک اس کے پاس طہیثا سے یہ خبر لے کے واپس آگیا کہ اُن علاقوں میں جہاں زنجی تھے باشندے پلٹ آئے اور اس نے اُنھیں امن کی حالت میں چھوڑا ہے۔ ابو احمد نے اُسے تیار ہونے اور مع اپنے منتخب اور بہادر ساتھیوں کے چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ اترنے کا حکم دیا۔ کہ وہ ان سب کو دجلۃ العوراء میں لیجائے۔ وہ اور ابو حمزہ دونوں مل کے سواحل دجلہ کو چوروں سے پاک کریں۔ یہ مفرور زنجیوں کی جستجو میں لگے رہیں فاسق کے ساتھیوں میں سے جو ملے اُس کا تدارک کریں۔ اور اسی رفتار عمل کے ساتھ اُس بستی تک پہنچ جائیں جو نہر ابو الخصیب میں تھی۔ جنگ کا موقع دیکھیں تو جنگ کریں۔

ماجرائے احوال ابو احمد کو لکھیں کہ وہ اُنھیں اپنے حکم سے آگاہ کرے جس کے مطابق اُن کو عمل کرنا چاہئیے۔ ابو احمد نے جن کو واسط میں جو لشکر چھوڑا تھا اُس پر اپنے فرزند ہارون کو نائب مقرر کیا تھا۔ جو لوگ جلد طیار ہو گئے اُنھیں کے ساتھ روانگی کا عزم کیا ہارون کو ہدایت کی کہ حکم کے آتے ہی لشکر کو کشتیوں میں سوار کرا کے مستقر جلہ کی جانب اتار دے۔

اسی سال ۲ ہر جمادی الآخرہ یوم جمعہ کو ابو احمد نے اہواز کا رخ کیا۔ منزل بمنزل واسط سے باذبین میں اترا پھر جوخی میں پھر الطیب میں پھر قرقوب میں پھر درستان میں پھر وادی السوس میں۔ وہاں پل باندھا گیا تھا۔ اُس نے صبح سے آخر وقت ظہر تک قیام کر کے اپنے تمام لشکر کو پار اتروا دیا تو خود روانہ ہو کے السوس میں آیا۔ مسرور کو جو اہواز میں اُس کا عامل تھا اپنے پاس آنے کا حکم دیا تھا۔ وہ اُس کے دوسرے دن مع اپنے لشکر اور سرداروں کے حاضر ہوا۔ خلعت سے سرافرازی ہوئی۔ سوس میں تین دن قیام رہا۔

فاسق کے ساتھیوں میں سے جو طہیثا میں گرفتار ہوئے تھے احمد بن موسیٰ بن سعید البصری عرف القلوص بھی تھا۔ جو اُس کے قدیم ساتھیوں اور گنتی کے لوگوں میں سے ایک تھا جو ایسے زخم لگنے کے بعد گرفتار ہوا تھا جن سے اُس کی موت ہو گئی۔ پھر جب ہلاک ہو گیا تو ابو احمد نے اُس کا سر کاٹنے اور واسط کے پل پر لٹکانے کا حکم دیا۔ اُن لوگوں میں سے جو اُس روز گرفتار ہوئے تھے عبداللہ بن محمد بن ہشام الکرمانی بھی تھا خبیث نے اُسے اُس کے باپ سے چھین کے طہیثا روانہ کر دیا تھا اور وہاں کے محکمۂ قضا و صلاۃ کا والی بنا دیا تھا۔ زنجیوں کی وہ جماعت بھی قید کی گئی جن کی ہمت و طاقت و شجاعت پر بھروسا کرتے تھے۔ خبیث کو ان لوگوں کی مصیبت کی خبر پہنچی تو اُس سے کچھ کرتے دھرتے نہ بنی۔ ہوش و حواس گم ہو گئے۔ شدت پریشانی سے مجبور ہو کے المہلبی کو جو اُس زمانے میں تقریباً تیس ہزار کے ساتھ الاہواز میں مقیم تھا ایک ایسے شخص کے ہمراہ خط لکھ کر روانہ کیا جو اُس کی صحبت میں تھا۔ لکھا تھا کہ تمام رسد اور اسباب چھوڑ کے چلا آئے۔ یہ خط المہلبی کے پاس اس حالت میں پہنچا کہ اہواز کے مضافات میں

ابواحمد کے آنے کی خبر آچکی تھی۔ وہ اس کی وجہ سے بدحواس تھا۔ جو کچھ اس کے پاس تھا سب چھوڑ دیا۔ محمد بن یحییٰ بن سعید الکربنائی کو قائم مقام بنایا۔ الکربنائی کا دل بھی خوف سے پریشان ہوگیا۔ وہ بھی سب کچھ چھوڑ کے المہلبی کے پیچھے ہوگیا۔ اس زمانے میں جبیّٰ اور الاہواز اور اُس کے اطراف میں قسم قسم کے غلوں اور کھجوروں اور چوپایوں کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ وہ اس سب سے علیحدہ ہوگئے۔

فاسق نے بہبوذ بن عبدالوہاب کو بھی لکھا تھا۔ جس کے سپرد اُس زمانے میں الفندم اور الباسیان اور فارس اور الاہواز کے درمیانی دیہات تھے اسے بھی اپنے پاس بلایا تھا۔ بہبوذ نے جو کچھ غلہ اور کھجوراُس کے پاس تھی سب چھوڑ دیا۔ یہ ذخیرہ بہت بڑی مقدار میں تھا۔ سب پر ابواحمد نے قبضہ کرلیا۔ اسی سامان کی بدولت ابواحمد قوی اور فاسق بے سروسامان ہوا۔

جب المہلبی الاہواز سے جدا ہوا تو اُس کے ساتھی اُن دیہات میں منتشر ہوگئے جو الاہواز اور لشکر خبیث کے درمیان میں تھے۔ ان لوگوں نے اُنھیں لوٹ کے باشندوں کو وہاں سے نکالدیا۔ حالانکہ وہ لوگ ان کی صلح میں تھے۔ سوار و پیادہ میں سے جو المہلبی کے ساتھ تھے مخلوق کثیر اس کے ساتھ جانے سے رہ گئی۔ انھوں نے الاہواز کے اطراف میں قیام کیا۔ ابواحمد سے امان کی درخواست کی۔ وہ سُن چکے تھے کہ خبیث کے ساتھیوں کو معافی مل گئی جن پر وہ طہیثا میں کامیاب ہوا تھا۔ اور المہلبی مع اپنے پیروؤں کے نہر ابوالخصیب چلا گیا۔

وہ امر جو فاسق کو المہلبی اور بہبوذ کو سرعت کے ساتھ اپنے پاس بلالینے کی طرف داعی ہوا اُس کا یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو اسی حالت خوف و شدت رعب میں ابواحمد آجائے۔ اس وقت المہلبی اور بہبوذ مع اپنے ہمراہیوں کے اُس سے جدا ہوں گے۔ حالانکہ واقعہ اس طرح نہیں ہوا جیسا کہ اُس نے اندازہ کیا۔ ابواحمد نے اس وقت تک قیام کیا کہ تمام اشیا جنھیں بہبوذ اور المہلبی چھوڑ گئے تھے سب پر قبضہ کرلیا اور وہ تمام بند کھولدیئے گئے جو خبیث نے دجلے میں بنائے تھے۔ راستے اور سڑکیں درست کی گئیں۔ ابواحمد نے السوس سے جندیسابور کی جانب کوچ کیا۔ وہاں تین دن قیام کیا۔ لشکر پر دانہ چارہ کی تنگی ہورہی تھی۔ تلاش کرنے اور اُس کے لانے کے لئے مہم

مقرر کی۔ چند یسابور سے تستر کی جانب کوچ کر کے حکم دیا کہ اہواز سے سامان فراہم کیا جائے۔ ہر گاؤں پر ایک سردار کو روانہ کیا کہ اس کے ذریعے سامان کی روانگی کا انتظام ہو جائے۔

احمد بن ابی الاصبغ کو محمد بن عبید اللہ الکردی کے پاس روانہ کیا جو اس امر سے خائف تھا کہ ابو احمد کے اہواز آنے کے قبل فاسق کا ساتھی اُس کے پاس آجائے گا۔ احمد کو محمد سے مانوس، لغزش کی پردہ پوشی، اور اُس کی معافی کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ کہ سامان کے اٹھانے اور اہواز کے بازار میں لے جانے میں تعجیل کرے۔

مسرور البلخی کو جو اہواز میں عامل تھا اُن موالی اور غلاموں اور لشکر کے حاضر کرنے کا حکم دیا جو اُس کے ہمراہ تھے کہ ان کا معائنہ کرے۔ تقسیم عطا کا حکم دے اور انھیں اپنے ہمراہ جنگ کے لئے لے جائے۔ اس نے ان سب کو حاضر کیا۔ وہ لوگ ایک ایک آدمی کر کے پیش کئے گئے۔ اور ان میں عطا تقسیم کی گئی۔

یہاں سے عسکر مکرم کی جانب کوچ کیا۔ منزل سے آگے بڑھ گیا۔ اہواز پہنچا تو سمجھتا تھا کہ اُس سے پہلے وہاں رسد پہنچ گئی ہوگی جو اس کے لشکر کو روانہ کی جائے گی۔ اس دن حالت نہایت شدید تھی لوگوں کو سخت پریشانی لاحق تھی تین دن ٹھیر کر رسد کے آنے کا انتظار کرتا رہا۔ مگر نہیں آئی۔ لوگوں کا حال اور بھی برا ہوا۔ یہ وہ امر تھا کہ جماعت کو منتشر کر دیتا۔ ابو احمد نے اس کی آمد میں۔ تاخیر کے سبب کی تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ لشکر نے اُس قدیم عجمی پل کو کاٹ دیا تھا جو اہواز کے بازار اور راہم ہرمز کے درمیان تھا۔ یہ قنطرۃ اربک کہلاتا تھا۔ اس پل کے کٹ جانے کی وجہ سے تاجر اور غلہ لے جانے والے رک گئے۔ ابو احمد سوار ہو کے وہاں گیا۔ وہ مقام اہواز کے بازار سے دو فرسخ پر تھا۔ ان زنجیوں کو جمع کیا جو اس کے لشکر میں باقی تھے۔ انھیں پتھر اور بڑی بڑی سلیں پل کی مرمت کے لئے اٹھانے کا حکم دیا خاطر خواہ معاوضہ دینے کے وعدے کئے۔ اس وقت تک روانگی کا قصد نہ کیا جب تک کہ اُسی دن پل کی مرمت نہ ہو گئی۔ ویسا ہی ہو گیا جیسا پہلے تھا۔ اس پر چلنے لگے۔ غلّے کے قافلے آگئے۔ اہل لشکر جی اُٹھے۔ حال درست ہو گیا۔

ابو احمد نے دجیل پر پل باندھنے کے لئے کشتیاں جمع کرنے کا حکم دیا جو اہواز کے دیہات سے اکٹھا کی گئیں۔ پل باندھنا شروع کر دیا گیا۔ اہواز میں چند روز تک قیام کر کے

اپنے ساتھیوں کی حالت کی اور جن اسباب کی اُنھیں ضرورت تھی سب کی اصلاح کرلی۔ گھوڑوں کی حالت بھی درست ہوگئی۔ وہ تکلیف دور ہوگئی جو چارہ نہ ملنے سے پہنچی تھی۔ ان جماعتوں کے خطوط آئے جو المہلبی کے پیچھے رہ گئے تھے اور اہواز کے بازار میں مقیم تھے۔ انھوں نے امان کی درخواست کی تھی جو قبول کی گئی۔ اُس کے پاس تقریباً ایک ہزار آدمی آئے۔ اُس نے سب کے ساتھ احسان کیا۔ اپنے غلاموں کے سرداروں میں شامل کرکے ان کے لئے عطا مقرر کردی۔

دجیل پر پل باندھ لیا گیا۔ لشکر کو روانہ کرنے کے بعد خود روانہ ہوا۔ پل کو عبور کرکے دجیل کی غربی جانب قصر المامون میں چھاؤنی قائم کی۔ وہاں تین دن ٹھہرا۔ اس مقام میں رات کے وقت لوگوں پر ایک ہولناک زلزلے کی مصیبت آئی جس کے شر سے اللہ نے محفوظ رکھا اور اس کو دفع کردیا۔

ابو احمد نے دجیل پر باندھے ہوئے پل سے عبور کرنے سے پہلے اپنے فرزند ابو العباس کو دجلۃ العوراء کے اُس موضع کی جانب روانہ کردیا تھا جس میں اترنے کا ارادہ تھا۔ وہ موضع نہر المبارک کے نام سے مشہور اور فرات بصرہ میں معدود ہے۔ ہارون کو بھی اُس تمام لشکر کے جو اُس کے ہمراہ چھوڑ دیا گیا تھا نہر المبارک روانہ کرنے کو لکھا تاکہ سب وہاں جمع ہوجائیں۔

قصر المامون سے کوچ کرکے قورج العباس میں منزل کی۔ یہاں احمد بن ابی الاصبغ مع ان لوازم کے جن پر اُس نے محمد بن عبید اللہ سے صلح کی تھی چرندہ و درندہ جانوروں کے ساتھ جو غنیم نے اُس کی نذر کئے تھے حاضر ہوا۔ قورج سے کوچ کرکے الجعفریہ میں اترا۔ اس گاؤں میں سوائے ان کنوؤں کے پانی نہ تھا جن کے چھاؤنی میں کھودنے کا حکم دیا گیا تھا۔ قورج العباس سے عبید اللہ بن محمد بن عمار کے مولی سعد حبشی کو روانہ کیا تھا جس نے یہ کنوئیں کھدوائے تھے۔ اس مقام پر ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔ رسد کو فراہم پایا۔ لوگوں کو فراغت ہوگئی۔ توشہ باندھ لیا۔

موضع البشیر کی جانب کوچ کیا تو وہاں ایک بارانی تالاب پایا۔ اُس نے ایک دن اور ایک رات قیام کیا اور آخر شب میں نہر المبارک کے قصد سے

کوچ کیا۔ وہاں بعد نماز ظہر آیا۔ یہ ایک دراز فاصلے کی منزل تھی۔ اپنے دونوں فرزندوں ابوالعباس اور ہارون سے راستے میں ملا۔ دونوں نے سلام کیا اور اسی کے ساتھ چلنے لگے۔ یہاں تک کہ نہر المبارک میں پہنچ گیا۔ یہ نصف رجب ۲۶۹ھ شنبے کا دن تھا۔

خبیث کے اس بھاگے ہوئے لشکر کے بارے میں جس کی تلاش میں ابواحمد نے زیرک کو طہیثا سے روانہ کیا تھا ابواحمد کے واسط سے نکل کر نہر المبارک جانے کے حالات کے درمیان زیرک اور نصیر کے بھی کچھ حالات ہیں۔ یہ حالات محمد بن الحسن نے محمد بن حماد سے سنے ہیں کہ زیرک اور نصیر دجلۃ العوراء سے اکھٹے روانہ ہو کے الابلہ پہنچے۔ خبیث کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہ ان سے امن طلب کیا تھا۔ بتایا کہ خبیث نے بہت سی چھوٹی بڑی کشتیاں جو زنجیوں سے بھری ہوئی ہیں روانہ کی ہیں جن کے رئیس کا نام محمد بن ابراہیم اور کنیت ابوعیسیٰ ہے۔

ایک شخص یسار جو فاسق کی پولیس کا افسر تھا۔ بصرہ ویران کرنے کے وقت محمد بن ابراہیم کو لایا تھا۔ یہ یسار کا کاتب تھا۔ یسار مر گیا اور احمد بن مہدی الجبائی کی منزلت خبیث کے ہاں بلند ہو گئی تو اس نے اسے اکثر اعمال کا والی بنا کے محمد بن ابراہیم کو اس کے ماتحت کر دیا۔ الجبائی کی ہلاکت تک یہ اس کا کاتب رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس کے مرتبے کی حرص کی کہ خبیث اسے الجبائی کی جگہ مقرر کر دے۔ قلم دوات پھینک کے آلات حرب سے مسلح ہو کے قتال کے لئے تیار ہو گیا۔ خبیث نے اسے اس لشکر میں روانہ کیا ہے اور دجلہ میں آنے کا حکم دیا ہے کہ ان لشکروں کی مدافعت کرے جو وہاں اتریں۔ وہ کبھی دجلے میں ہوتا ہے اور کبھی اپنے ساتھ والی جماعت کو نہر یزید لاتا ہے۔ اس کے ہمراہ اس لشکر میں شبل بن سالم اور عمر و عرف غلام بوذی اور حبشیوں کے بڑے بڑے بہادر ہیں۔ لشکر کے ایک شخص نے زیرک اور نصیر سے امن طلب کر کے دونوں کو اس کی خبر دیدی کہ محمد بن ابراہیم نصیر کے ارادے میں ہے۔ نصیر اس زمانے میں نہر المرأۃ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ لوگ اس ارادے میں ہیں کہ ان نہروں کے راستے جو نہر معقل اور جو سے شیریں پر گذرتی ہیں۔ موضع الشہرطہ میں آئیں۔ لشکر کے پیچھے سے نکلیں اور اس کے دونوں جانب ٹوٹ پڑیں۔

نصیر یہ خبر سُن کے الابلہ سے تیزی کے ساتھ اپنی چھاؤنی کی طرف لوٹا اور زیرک بعزم جوے شیرین اس کے پیچھے موضع المیشان پہنچ گیا۔ اندازہ کیا تھا کہ محمد بن ابراہیم اور اُس کے ساتھی نصیر کے لشکر میں اس راستہ سے آئیں گے۔ ایسا ہی ہوا جیسا گمان تھا۔ وہ اُن سے راستہ ہی میں ملا۔ مقابلے میں صبر وثبات وجہد جہاد کے بعد اللہ نے غلبہ عطا فرمایا۔ وہ لوگ بھاگ گئے۔ نہر یزید میں پناہ لی جہاں ان کی کمینگاہ تھی زیرک نے زیرکی سے ٹوہ لگائی۔ اُس کی چھوٹی بڑی کشتیاں اُن پر چڑھ دوڑیں۔ ایک گروہ قتل اور ایک گروہ قید ہوا۔ مفتوحین میں ابو عیسیٰ محمد بن ابراہیم اور عمرو عرف غلام بوذی بھی تھا۔ جتنی کشتیاں ان کے ساتھ تھیں سب لے لی گئیں۔ یہ تقریباً تیس کشتیاں تھیں۔ جن کی جانیں بچ رہیں اُن میں شبل بھی تھا جو خبیث کے لشکر چلا گیا۔ زیرک بشق شیرین سے فتحمند ہو کر نکلا۔ اُس کے ہمراہ قیدی اور مقتولین کے سر مع اُن چھوٹی بڑی کشتیوں کے تھے جن پر اُس نے قبضہ کیا تھا۔

دجلۃ العوراء سے واسط واپس ہو کے زیرک نے ابو احمد کو جنگ میں فتح ونصرۃ کی اطلاع دی زیرک کے زیر کانہ طرز عمل سے خبیث کے متبعین میں جو دجلہ اور اُس کے دیہات میں تھے گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ ابو احمزہ سے جو نہر المراۃ میں مقیم تھا۔ تقریباً دو ہزار آدمی جیسا کہ بیان کیا گیا ہے امن کے طالب ہوئے۔ اُس نے ابو احمد سے استصواب کیا۔ ابو احمد نے ہدایت کی کہ اُن کی درخواست رد نہ کرو۔ امان دے دو۔ عطا جاری کر دو۔ اپنے ساتھ ملا لو۔ اور انھیں غنیم کے مقابلے میں بھیجو۔ زیرک واسط میں اُس وقت تک مقیم رہا۔ ابو احمد کا فرمان ہارون کے پاس لشکر کے نہر المبارک لے جانے کے بارے میں آیا جو اُس کے ہمراہ چھوڑ دیا گیا تھا۔ زیرک ہارون کے ساتھ روانہ ہوا۔ ابو احمد نے نصیر کو بھی جو نہر المراۃ میں تھا اپنے پاس نہر المبارک آنے کو لکھا۔ وہ اُس کے پاس آ گیا۔ ابو العباس نہر المبارک کی جانب روانگی کے وقت چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ فاسق کے لشکر کی جانب اتر گیا۔ اس کی بستی میں جو نہر ابو الخصیب میں تھی اُس پر حملہ کیا۔ یہ جنگ صبح سے آخر وقت ظہر تک رہی۔ سلیمان بن جامع کے ماتحتوں میں سے ایک سردار سے جس کا نام منتاب تھا۔ ایک جماعت کے ساتھ امان کی درخواست کی۔ اُس کا ٹوٹنا تھا کہ خبیث اور اُس کے

ساتھیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ ابوالعباس فتح کے ساتھ واپس ہوا۔ اُس نے منتاب کو خلعت دیا۔ صلے دیے اور سواری عطا فرمائی۔ ابوالعباس اپنے والد سے ملا۔ منتاب کا حال بتایا۔ ابواحمد نے بھی منتاب کے لئے خلعت وصلہ وسواری کا حکم دیا زنجی سرداروں میں یہ پہلا شخص تھا جس نے امان کی درخواست کی تھی۔

ابواحمد نصف رجب ۲۶۷ھ یوم شنبہ کو نہر المبارک پر اُترا تو اُس نے خبیث کے معاملے میں سب سے پہلا کام یہ کیا (جیسا کہ محمد بن الحسن بن سہل نے محمد بن حماد بن اسحاق بن حماد بن زید کے واسطے سے بیان کیا ہے) کہ صاحب الزنج کے نام ایک خط بھیجا جس میں اُسے خونریزی، قتل حرام، بربادی دیار وامصار، فروج محرمہ اور اموال کے حلال کر لے نے نبوت ورسالت کا دعوی کرنے سے جس کا اللہ نے اُسے اہل نہیں بنایا تھا۔ توبہ کر کے رجوع الی اللہ کی دعوت دی تھی۔ توبہ کے بعد امن کی راہ کشادہ اور امان کا سامان آمادہ ہے۔ اگر وہ اُن امور سے علیحدہ ہو گیا جو اللہ تعالی کو ناراض کرتے ہیں اور مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہو گیا تو یہ اُس کے گزشتہ بڑے سے بڑے جرائم کو مٹا دے گا اور اُس کے لئے دنیا میں بھی حصۂ کثیر ہو گا

یہ خط اپنے قاصد کے ہاتھ خبیث کے پاس روانہ کر دیا۔ وہاں پہنچ کے قاصد نے جب اس کو پیش کرنا چاہا تو کسی کو اس کی جراءت نہ ہوئی۔ ناچار قاصد نے اس خط کو پھینک مارا۔ انھوں نے اسے لے لیا۔ خبیث کے پاس لے گئے۔ اس نے پڑھا مگر جو نصیحت اُس میں تھی اُس نے سوائے نفرت واصرار کے اور کسی بات میں اضافہ نہ کیا خط کا کچھ جواب نہ دیا۔ اپنے غرور پر قائم رہا۔ قاصد ابواحمد کے پاس لوٹ آیا اور حال سنایا۔

ابواحمد شنبہ یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ اور چہارشنبہ کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے معائنہ سرداروں اور موالی اور غلاموں کے تقرر، تیراندازوں کے انتخاب، اور چھوٹی بڑی کشتیوں میں اُنکی ماموریت کے کام میں مشغول رہا۔ پنجشنبہ کا دن ہوا تو ابواحمد اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہ اُس کا فرزند ابوالعباس بھی ہمرکاب تھا خبیث کی اُس بستی کی جانب روانہ ہوا جس کا نام اُس نے المختارہ رکھا تھا اور جو نہر الخصیب کے علاقہ میں تھی۔ غور کیا تو اُس کی حفاظت اور مضبوطی اس چہاردیواری

اور خندقوں سے دیکھی جو اُسے گھیرے ہوئے تھیں بگڑے ہوئے راستے دیکھے جو بستی تک پہنچاتے تھے، گو فنون پر نظر ڈالی منجنیقیں دیکھیں۔ چہار دیواری پر تمام آلات معاینہ کئے جن کی نظیر اس سے پہلے باغیان خلافت میں اور کہیں دکھائی نہ دی تھی۔ مجاہدین کی کثرت تعداد اور ان کا اجتماع دیکھنے سے معاملہ شدید ہو گیا۔ ابو احمد کو دیکھ کے اس قدر آوازیں بلند ہوئیں جس سے زمین ہل گئی۔ اُس وقت ابو احمد نے اپنے فرزند ابو العباس کو شہر پناہ کی جانب بڑھ کے تیر اندازی کا حکم دیا۔ امتثال امر میں ابو العباس اتنا بڑھا کہ خبیث کے محل کی خندق والی اندرونی دیوار تک پہنچ گیا۔ فاسقین اُس مقام کی طرف اتر آئے جس سے چھوٹی کشتیاں قریب تھیں سب اکھٹا ہو گئے۔ تیروں کی بارش ہونے لگی۔ سنگ بار آلات پے در پے چلنے لگے۔ عوام اپنے ہاتھوں سے پتھر پھینکنے لگے یہاں تک کہ کسی دیکھنے والی کی نظر چھوٹی کشتی کے کسی حصے پر نہیں پڑ سکتی تھی بغیر اس کے کہ وہاں پر تیر یا پتھر دیکھنے۔ ابو العباس ثابت قدم رہا دغا باز اور اس کے گروہ نے وہ سعی، وہ کوشش، وہ صبر اُن کا دیکھا کہ ایسا کسی لڑنے والے سے دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

ابو احمد نے ابو العباس اور اُس کے ہمراہیوں کو اپنے اپنے ٹھکانے پر واپس ہونے کا حکم دیا کہ کچھ آرام کر کے اپنے زخموں کا علاج کریں اُسی حالت میں کشتیوں کے مقاتلین میں سے دو لڑنے والوں نے ابو احمد سے امن کی درخواست کی۔ وہ اس کے پاس اپنی کشتیاں اور جو اسباب و آلات اور ملاح اُس میں تھے لے آئے۔ اس نیکی کے بدلے ابو احمد نے دونوں کو دیبا کے خلعت اور آراستہ پٹکے دیئے۔ انعام و اکرام سے سرافراز فرمایا۔ ملاحوں کو سرخ ریشم کے خلعت اور سفید کپڑے دیئے سب کو عام طور پر صلے دیئے اور اُن کے اُس مقام کے قریب کرنے کا حکم دیا جہاں سے ان کے ساتھی ان انھیں دیکھیں۔ فاسق نے جو دام فریب بچھا رکھا سب سے زیادہ یہی تدبیر اُس کو پارہ پارہ کرنے والی ثابت ہوئی۔ اس اکرام و عفو عام کے نظارے سے سب میں طلب امان و اطاعت کے ولولے اُٹھے۔ ایک پر ایک رشک کھاتا۔ حسد کرتا۔ اُس دن ابو احمد کے پاس بڑی کشتی والوں کی ایک جماعت آگئی۔ اس نے اُن کے لئے بھی وہی حکم دیا جو اُن کے ساتھیوں کے لئے دیا تھا۔

جب خبیث نے کشتی والوں کا میلان حصول امان کی جانب اور اُسے غنیمت سمجھنے کا دیکھا تو اُن میں سے جو لوگ دجلہ میں تھے اُنھیں نہر الخصیب کی جانب پلٹنے کا حکم دیا۔ دہانہ نہر پر ایسے شخص کو مقرر کیا جو اُنھیں نکلنے سے روکے چھوٹی کشتیاں نکلوائیں۔ اُن پر بھبوذ بن عبدالوہاب کو نامزد کیا جو اُسکی حمایت کرنے والوں میں سب سے زیادہ طاقتدار۔ اور باعتبار تیاری و تعداد لشکر بڑھ چڑھ کے تھا بھبوذ نے اُسے قبول کر لیا۔ یہ واقعہ پانی میں مدّ آنے اور اُس کے زور پکڑنے کے وقت پیش آیا۔

ابو احمد کی چھوٹی کشتیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ابو حمزہ مع ان چھوٹی کشتیوں کے جو اُس کے ساتھ تھیں دجلہ کی شرقی جانب چلا گیا تھا اور وہیں ٹھیرا ہوا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ لڑائی ختم ہو چکی اور اُس سے بے فکری ہو گئی۔ جب بھبوذ چھوٹی کشتیوں کے ساتھ نکلا تو ابو احمد نے اپنی کشتیوں کے آگے بڑھانے اور ابو العباس کو اُن چھوٹی کشتیوں کے ذریعہ سے جو اُس کے ساتھ تھیں بھبوذ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ غلاموں اور سرداروں کو بھی حکم ہوا کہ اُسی کے ساتھ حملہ کریں۔ یہ چھوٹی چھوٹی بارہ کشتیاں تھیں جن میں غلاموں کے سردار ترتیب سے بٹھائے گئے تھے۔ جنگ چھڑ گئی۔ فاسق کی جماعت للچائی کہ ابو العباس کی جمعیت تھوڑی ہے۔ کشتیاں بھی کم ہیں۔ ان کو مارنے میں کمی نہ کرو۔ مگر جب حملہ ہوا تو بھاگے۔ ابو العباس اور اُس کے وابستگان رکاب بھبوذ کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ انھوں نے اس حالت میں اُسے خبیث کے محل کے میدان تک بھگایا کہ نیزے کے دو زخم اور تیروں کے بہت سے زخم لگ چکے تھے۔ اُس کے اعضا پتھروں سے کمزور ہو گئے تھے۔ جو کچھ تھا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چھوڑ گیا تھا قریب الموت تو تھا ہی نہر ابو الخصیب میں اُس کا بیڑا غرق کرنے کی ٹھان لی۔ جو سردار بھبوذ کے ساتھ تھے اُس روز اُن میں سے ایک مار ڈالا گیا۔ یہ نہایت طاقتدار، بہادر، اور جنگ میں پیشقدم تھا۔ عمیرہ نام تھا۔ ابو العباس کے ساتھی بھبوذ کی ایک کشتی پر فتحمند ہوئے۔ کشتی والے قتل کر دیے گئے۔ ڈبو دیے گئے۔ اور کشتی لے لی گئی۔

ابو احمد کا حکم آیا کہ کشتیاں شرقی دجلہ لے جائیں اور لشکر کو واپس لائیں۔ ابو العباس نے اسی پر عمل کیا۔ جب فاسق نے ابو احمد کے لشکر کو واپس ہوتا دیکھا تو اُس نے ان لوگوں کو جو اپنی کشتیوں میں نہر ابی الخصیب کی جانب بھاگے تھے۔

نکلنے کا حکم دیا کہ اس ذریعہ سے عوام کے خوف میں سکون ہو۔ اور لوگ سمجھیں کہ بغیر شکست کے انھیں واپس کیا ہے۔

ابو احمد نے اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو یہ حکم دیا کہ ان کی کشتیاں نکلیں تو مقابلے پر ثابت قدم ہو جائیں۔ جب اُن لوگوں نے یہ دیکھا تو مارے ڈر کے پشت پھیر کے بھاگے۔ ان کی ایک کشتی پیچھے رہ گئی۔ کشتی والوں نے ابو احمد سے امان کی درخواست کی۔ ایک سفید جھنڈے کو جو ساتھ تھا جھکا دیا۔ کشتی میں اُس کے پاس حاضر ہوے۔ انھیں امان دی گئی۔ تقرّب عطا ہوا۔ صلہ ملا۔ خلعت سے سرفرازی ہوئی۔ اس وقت فاسق نے کشتیوں کو نہر کی جانب لوٹا کے باہر نکلنے سے روکنے کا حکم دیا۔ دن چڑھے آخر وقتوں میں یہ صورت پیش آئی۔ ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو نہر المبارک کی چھاؤنی واپس جانے کا حکم دیا۔ اس دن بھی ابو احمد سے اسکے واپس ہونے کے وقت زنجیوں کی مخلوق کثیر امان کی طالب ہوئی۔ یہ مطالبہ اُس نے قبول کر لیا۔ انھیں چھوٹی بڑی کشتیوں میں سوار کرایا اور حکم دیا کہ انھیں خلعت دیا جائے۔ انعام دیا جائے۔ مقرّبان بارگاہ میں اُن کو شمار کیا جائے۔ جو لوگ ابو العباس کے ماتحت ہیں انہیں کی ذیل میں وہ بھی رہیں۔

آخر وقت عشاء کے بعد ابو احمد کوچ کر کے اپنے لشکر پہنچا۔ وہاں اُس نے جمعہ و شنبہ و یکشنبہ کو قیام کیا۔ لشکر کو ایسی جگہ منتقل کرنے کا ارادہ کیا جہاں سے معرکۂ جنگ نزدیک ہو۔ ۲۴ رجب ۲۶۷ھ یوم دوشنبہ کو چھوٹی کشتی میں سوار ہوا۔ ابو العباس اور اُس کے موالی اور غلاموں کے سردار ہمرکاب تھے جن میں زیرک و نصیر بھی تھے۔ نہر جطّی میں آیا جو دجلہ کی شرقی جانب نہر الیہودی کے مقابل ہے۔ وہاں ٹھہر کے اپنے مقصد کا اندازہ کیا اور واپس گیا۔ ابو العباس اور زیرک اور نصیر کو چھوڑ دیا۔ خود اپنی چھاؤنی واپس آیا حسب الحکم منادی کر دی گئی کہ نہر جطّی میں جو جگہ نامزد ہو چکی ہے وہیں سے کوچ ہو۔ راستوں کے درست کرنے اور نہروں پر پل باندھنے کے بعد چوپایوں کے لے جانے کا حکم دیا۔ ۲۵ رجب یوم سہ شنبہ کو تمام لشکر کے ہمراہ صبح کو روانہ ہوکے یہاں تک کہ نہر جطّی میں اترا۔ ۱۴ شعبان ۲۶۷ھ یوم شنبہ تک قیام کیا۔ اس زمانے میں کسی قسم کی کوئی جنگ نہیں کی۔ اس دن سوار و پیادہ

لشکر کے ہمراہ اس طرح روانہ ہوا کہ تمام سوار ہمرکاب تھے۔ پیادہ لشکر اور رضا کار مجاہدین کو چھوٹی بڑی کشتیوں میں اس طور پر کر دیا تھا کہ اُن میں سے ہر شخص زرہ سے مسلّح تھا۔ روانہ ہوا۔ فرات آیا اور فاسق کے لشکر کے مقابل ہوگیا۔ اور اُس زمانے میں ابواحمد کے ساتھی اور اُس کے متبعین تقریباً پچاس ہزار تھے یا کچھ زیادہ ہوں گے۔ فاسق کے ساتھ تین لاکھ انسان تھے جو سب کے سب لڑتے یا مدافعت کرتے تھے۔ کتنے ہی تیغ آزما، نیزہ زن، تیر انداز، سنگبار اور منجنیق سے پتھر پھینکنے والے تھے جن کا حال سب میں کمزور تھا وہ اپنے ہاتھ سے پتھر پھینکتے تھے۔ وہی لوگ تماشائی تھے جو مجمع کو بڑھاتے چیخ پکار سے شور مچاتے عورتیں بھی ان تمام امور میں ان کی شریک تھیں۔

ابو احمد نے اس روز فاسق کے لشکر کے مقابل قیام کیا یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔ اُس کے حکم سے منادی کر دی گئی کہ سوائے خبیث کے تمام لوگوں کے لئے امان کا دروازہ کھلا ہوا ہے خواہ زنجی ہوں یا نہ ہوں۔ تیروں میں پرچے باندھ دیے گئے جن میں امان اور لوگوں سے احسان کا وعدہ تھا۔ اُن تیروں کو خبیث کے لشکر میں پھینک دیا گیا تو اس کی جانب گمراہوں کے دل خوف وطمع کی بنا پر مائل ہو گئے۔ اُسی روز بہت بڑی جماعت جنھیں کشتیاں لا رہی تھیں اُس کے پاس آ گئی۔ اس نے اُنھیں صلہ دیا اور نیکی کی۔ پھر اپنی چھاؤنی کی جانب واپس ہوا جو نہر جطی میں تھی۔ اس دن بھی کوئی جنگ نہیں ہوئی موالی میں سے دو سردار حاضر ہوئے۔ ایک بکتمر اور دوسرا الغلاغر جو مع اپنے ساتھیوں کے تھے۔ اُن دونوں کی آمد ابو احمد کے ساتھیوں کی قوت میں اضافہ کا باعث ہوئی۔

نہر جطی سے اس چھاؤنی کی جانب ابو احمد نے کوچ کیا جس کی اصلاح اور اُس کی نہروں پر پل باندھنے اور اُس نہر کے کاٹنے کا حکم دیا تھا کہ اُسے فرات سے بصرہ تک فاسق کی بستی کے مقابل وسعت دے۔ چھاؤنی میں اس کا نزول نصف شعبان ۲۶۷ھ یوم یکشنبہ کو ہوا۔ یہاں ٹھہر کے اپنے سرداروں اور ساتھیوں کے مراتب ترتیب دئیے۔ نصیر کو اُس لشکر کے ہراول میں چھوٹی بڑی کشتیوں کا سردار بنایا جس کا آخری حصّہ نہر جوی کور کے مقابل تھا۔ زیرک ترک کو مع اُس کے ساتھیوں کے ابوالعباس کے مقدمہ کا سردار بنایا نہر ابی الخصیب کے جس کا نام نہر الاتراک ہے

اور نہر المغیرہ کے درمیان جوی کور واقع ہے۔ اپنے دربان یعلی بن جہستار کو مع اس کے لشکر کے زیرک کے تابع کیا۔ ابو احمد اور اُس کے دونوں بیٹوں کے خیمے عنع دیر جابیل کے مقابل تھے۔ اپنے آزاد غلام راشد کو مع اپنے ترکی اور تنگ چشم خزر اور رومی اور دیلمی اور طبری اور مغربی اور زنجی غلاموں کے نہر ہطمہ پر اتارا۔ صاعد بن مخلد کو جو موالی وغلاموں کے لشکر پر تھا راشد کے لشکر پر سردار بنایا مسرور البلخی کو مع اس کے لشکر کے نہر سنداوان پر اتارا۔ فضل اور محمد فرزندان موسی بن بغا کو مع اُن کے لشکروں کے نہر ہالہ پر اتارا۔ موسی دالجویہ کو مع اُس کے لشکر اور ساتھیوں کے ان دونوں کے تابع کردیا۔ بغراج ترک کو اپنے ساقہ پر کیا جہاں وہ نہر جبلی میں ٹھیرا ہوا تھا۔ وہ وہیں مقیم ہو گئے۔

ابو احمد نے خبیث کے حال اور اُس کے مقام کی حفاظت اور اُس کی جماعت کی کثرت کا جو عالم دیکھا اُس سے اندازہ کرلیا کہ بجز اس کے چارہ نہیں کہ ثابت قدم رہیں، صبر کریں، محاصرہ کئے رہیں، جو اُن میں سے توبہ کرے اس کو امان دیں احسان کریں، لیکن جو گمراہی سے باز نہ آئیں اُن کو سختی سے پراگندہ کرنے کی تدبیر کی جائے۔ چھوٹی کشتیاں درکار ہوئیں، ایسے آلات وادوات کی ضرورت پڑی جن سے پانی میں جنگ کی جاتی ہے۔ خشکی اور تری میں غلہ لانے کے لئے قاصد بھیجے۔ نوآباد شہر کی چھاؤنی میں جس کا نام "موفقیہ" رکھا تھا سامان رسد جاری رکھنے کا انتظام کیا۔ اطراف کے عاملوں کو موفقیہ کے بیت المال میں باج وخراج روانہ کرنے کو لکھا۔ ایک قاصد کو سیراف اور جنابا کثیر تعداد میں چھوٹی کشتیاں بنوانے کو بھیجا اس لئے کہ اُن چھوٹی کشتیوں کو اُن مقامات میں ترتیب دینے کی ضرورت تھی جہاں سے دغاباز اور اُس کے گروہوں کی رسد منقطع کردی جائے۔ عاملان اطراف کو احکام بھیجے کہ ایسے کارگذار اشخاص روانہ کریں جو دفتری کام کی صلاحیت رکھتے ہوں اور کام کے خواہشمند بھی ہوں۔ تقریباً ایک ماہ ٹھیر کر انتظار کرتا رہا۔ غلے اس طرح پے درپے آگئے کہ ایک کے پیچھے ایک آرہا تھا۔ تاجروں نے مختلف قسم کا اسباب تجارت تیار کیا اور اُسے شہر الموفقیہ لے گئے۔ بازار بنائے گئے۔ تاجروں کی اور ہر شہر سے اسباب لانے والوں کی کثرت ہوگئی۔ دریائی کشتیاں بھی آئیں۔ جن کی آمد کچھ اوپر دس برس سے فاسق اور اس کے

ساتھیوں کی رہزنی کے باعث بند تھی۔ جامع مسجد بنائی اور اُس میں لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ دار الضرب بنائے جن میں دینار و درہم ڈھالے گئے۔ شہر میں راحت کی تمام چیزیں جمع ہوگئیں۔ ہر قسم کی نفع کی چیزیں لائی گئیں۔ باشندوں سے کوئی ایسی شے ناپید نہ تھی جو بڑے بڑے پرانے شہروں میں پائی جاتی ہو۔ مال و متاع لائے گئے۔ لوگوں کی تنخواہیں ٹھیک وقت پر ملنے لگیں۔ جس سے فراغت ہوگئی۔ حالت سنبھل گئی حتیٰ کہ تمام لوگ شہر الموفقیہ جانے اور اُس میں رہنے کی خواہش کرنے لگے۔

خبیث نے ابو احمد کے شہر الموفقیہ میں اترنے کے دو دن بعد بہبوذ بن عبدالوہاب کو حکم دیا۔ لوگ غافل تھے۔ اُس نے بڑی کشتیوں کے ہمراہ ابو حمزہ کے لشکر کے کنارے کی جانب عبور کر کے حملہ کر دیا۔ ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو قید کیا۔ اُن جھوپڑوں کو جلا دیا جو اُس مقام پر عمارت بنانے سے پہلے تھے۔

ابو احمد نے اس واقعے کے وقت نصیر کو اپنے ساتھیوں کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ کہ کسی کو اپنے لشکر سے جدا نہ ہونے دیا جائے۔ اُس کے لشکر کو ہر طرف سے اُن چھوٹی بڑی کشتیوں سے مُہان روذان کے آخر تک اور القندل اور ابرسان تک گھیر لیا جائے جن میں پیادہ لشکر ہو۔ فاسق کے اُن ساتھیوں پر حملہ کرنے کے لئے جو وہاں ہیں۔ میان روذان میں فاسق کے سرداروں میں سے ابراہیم بن جعفر الہمدانی بھی مع چار ہزار زنجیوں کے اور محمد بن ابان عرف ابو الحسن برادر علی بن ابان القندل میں مع تین ہزار کے اور عرف الدور ابرسان میں مع پندرہ سو زنجیوں اور جبائیوں کے تھے۔ ابو العباس نے الہمدانی سے ابتداکی اُس پر حملہ کیا۔ دونوں میں متعدد لڑائیاں جاری رہیں جن میں الہمدانی کے ساتھیوں میں سے مخلوق کثیر قتل ہوئی۔ ایک جماعت قید ہوئی اور الہمدانی اپنی کشتی میں بچ گیا جو خاص اپنے ہی لئے مہیا کی تھی۔ وہ اُس میں بیٹھکر المہلبی کے بھائی ابو الحسن سے جا ملا۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے ان تمام اشیا پر قبضہ کر لیا جو زنجیوں کے ہاتھ میں تھیں۔ انھیں اپنے لشکر اٹھا لے گئے۔

ابو احمد نے اپنے فرزند ابو العباس کو ان لوگوں کو امن دینے کا حکم دیدیا تھا جو اس کی خواہش کریں۔ کہ جو اُس کے پاس آئے اس کے لئے احسان کا ذمہ دار ہو۔ ایک گروہ اُس کے پاس امان کے لئے گیا اُس نے انھیں امان دی اپنے والد کے پاس

لے گیا جس نے ہر شخص کو اُس کے واقعی مرتبے کے موافق خلعت دیے، انعام دیے، اور حکم دیا کہ ان کو نہر ابو الخصیب کے مقابل کھڑا کیا جائے انھیں ان کے ساتھی دیکھیں۔

ابو احمد نے ٹھیر کر دغابازسے یہ چال کی کہ جو زنجی اُس کی جانب رجوع کریں ان کو امان دے کے توڑ لیا جائے، اور جو اپنی اڑ پر قائم رہیں اُن کو محصور رکھیں، تنگ کریں، رسد بند کر دیں کہ ہر قسم کے فوائد و منافع اُن سے منقطع ہو جائیں۔

علاقہ اہواز و مضافات کے غلے اور گوناگوں اشیائے تجارت نہر بیان کی راہ سے لائی جاتی تھیں۔ کسی شب اپنے بہادروں کے ہمراہ بہبوذ روانہ ہوا۔ اُسے ایک قافلے کے ہر قسم کے مال تجارت اور غلے لانے کی خبر ملی تھی۔ کھجور کے باغ میں لشکر پوشیدہ کر دیا۔ قافلہ آیا تو نکل آیا۔ وہ لوگ غافل تھے۔ بہتوں کو قتل و قید کیا۔ جو مال چاہا لے لیا۔ ابو احمد نے اس قافلے کی رہنمائی کے لئے ایک شخص کو مع ایک جماعت کے روانہ کیا تھا۔ مگر اس شخص کو جو اس غرض کے لئے بھیجا گیا تھا۔ بہبوذ کے ساتھیوں کی کثرت تعداد اور سواروں پر تنگی مقام کی وجہ سے مقابلے کی طاقت نہ رہی۔

جب یہ خبر ابو احمد کو پہنچی تو بہت گراں گذری کہ جان کا بھی زیان ہوا اور تجارت میں خسارت ہوئی۔ عوض دینے کا حکم دیا۔ جو کچھ جاتا رہا تھا۔ اسی کے مثل انھیں دینے کا وعدہ کیا۔ بیان اور اُن دوسری نہروں کے دہانے پر چھوٹی کشتی مقرر کی جن میں سواروں کا چلنا اور بہبوذ کی جانب آنا غیر ممکن تھا۔ اُس کے پاس درست ہو کے چند کشتیاں آئیں تو اس نے ان میں آدمیوں کو ترتیب سے بٹھایا۔ سرداری اپنے فرزند ابو العباس کے سپرد کی حکم دیا کہ ہر ایسے مقام پر پہرہ مقرر کرے جہاں سے فاسقوں کے پاس رسد آتی ہے۔ ابو العباس دہانۂ بحر میں کشتیوں میں روانہ ہوا۔ تمام راستے سرداروں کے حیطۂ ضبط میں آگئے اور معاملے کو نہایت مضبوط کر لیا۔

اسی سال کے رمضان میں اسحاق بن کنداج اور اسحاق بن ایوب اور عیسیٰ ابن الشیخ اور ابو المغرا اور حمدان الشاری اور ان لوگوں کے درمیان جو قبائل ربیعہ و تغلب و بکر و یمن میں سے اُن کے ساتھ شامل ہو گئے تھے ایک جنگ ہوئی جس میں ابن کنداج نے ان لوگوں کو نصیبین تک بھگا دیا۔ آمد کے قریب تک انکا تعاقب کیا۔

مال و متاع پر قبضہ کر لیا۔ وہ لوگ آمد میں اترے۔ باہم کئی لڑائیاں ہوئیں۔

اسی سال کے رمضان میں صندل الزنجی قتل کیا گیا۔ اُس کے قتل کا سبب یہ ہوا (جیسا کہ بیان کیا گیا ہے) کہ خبیث کے ساتھیوں نے اسی سال یعنی ۲۶۷ھ میں ۲ رمضان کو نصیر وزیرک کے لشکر پر حملے کے ارادے سے عبور کیا۔ لوگوں نے انھیں تاڑ لیا۔ اُن کی جانب نکلے انھیں نامراد واپس کر دیا۔ صندل پر وہ فتحمند ہو گئے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عادۃً صندل کو یہ ورد سر لاحق تھا کہ آزاد و شریف مسلمان بیبیوں کے چہروں اور سروں کو کھولا کرتا تھا اور اُن کی آزادی کو باندیوں کی حالت میں بدل دیتا تھا۔ اگر ان میں سے کوئی عورت رکتی تھی تو اُس کے چہرے پر مارتا تھا۔ اور کسی زنجی کافر کو دیدیتا تھا جو اُسے بہت کم قیمت پر فروخت کر ڈالتا تھا۔ جب اُسے ابو احمد کے پاس لایا گیا تو اس کے دونوں ہاتھ باندھے گئے تیر مارے گئے، پھر اُس نے حکم دیا تو اُسے قتل کر دیا گیا۔

اسی سال کے رمضان میں زنجیوں کی بہت بڑی مخلوق نے ابو احمد سے امن کی درخواست کی۔

## زنجیوں کی اطاعت

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے خبیث کے مذکورۂ بالا ساتھیوں اور رئیسوں اور بہادروں میں سے ایک شخص نے جس کا نام مہذب تھا ابو احمد سے امان کی درخواست کی تھی۔ اُسے چھوٹی کشتی میں سوار کر کے ابو احمد کے پاس روانہ کر دیا گیا۔ افطار کے وقت سامنے لایا گیا۔ تو اُس نے بتایا کہ "وہ خیر خواہ بنکر امان کی خواہش سے آیا ہے۔ زنجی اسی وقت شب خون مارنے کو ابو احمد کے لشکر کی جانب عبور کرنے کو تیار ہیں۔ جن لوگوں کو فاسق نے اس غرض کے لئے نامزد کیا ہے وہ بڑے بہادر اور شجاع ہیں"۔ ابو احمد نے لوگوں کو روانہ کرنے کا حکم دیا جو اُن سے جنگ کریں، انھیں عبور کرنے سے روکیں اور کشتی کے ذریعے سے مقابلہ کریں۔ جب زنجیوں کو یہ معلوم ہوا کہ اُنھیں تاڑ لیا گیا ہے تو بھاگتے ہوئے پلٹ گئے۔ پھر زنجیوں وغیرہ میں سے بہت سے طالبان امان پے در پے آنے لگے۔ ان سیاہ و سفید لوگوں کی تعداد جو ۲۶۷ھ میں آخر رمضان تک ابو احمد کے لشکر میں آئے پانچ ہزار تک پہنچ گئی۔

اسی سال شوال میں الخجستانی کے نیسابور میں داخل ہونے اور عمرو بن اللیث اور اس کے ساتھیوں کے بھاگنے کی خبر آئی اس نے وہاں کے باشندوں کے ساتھ نہایت بدخلقی کی آل معاذ بن مسلم کے مکانات منہدم کر دیئے۔ ان میں سے جس پر قابو پایا اُسے مارا۔ اُن کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن طاہر کا ذکر چھوڑ دیا۔ اور خراسان کی بستیوں میں جن پر غالب آیا اُن کے منبروں پر اُس کے لئے اور المعتمد کے لئے دعا کی۔ ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں کے لئے دعا ترک کر دی۔

اسی سال شوال میں ابوالعباس کی زنجیوں کے ساتھ وہ جنگ ہوئی جس میں ان کی بہت بڑی جماعت مقتول ہوئی۔

## تاریکی سے مٹنے لگی

اس کا سبب یہ ہوا کہ فاسق نے اپنے سرداروں کی ہر جمعیت سے بہادر طاقت وروں کا انتخاب کر لیا۔ المہلبی کو ان کے عبور کرانے کا حکم دیا کہ ابو احمد کے لشکر پر شب خون مارے۔ تقریباً پانچ ہزار نے عبور کیا جن میں اکثر زنجی تھے۔ اُن میں تقریباً دوسو سردار تھے۔ دجلہ کی شرقی جانب عبور کر کے یہ قصد کیا کہ جتنے سردار ہیں نخلستان کی سرحد پر جو بیابان کے متصل ہے چلے جائیں کہ ابو احمد کے لشکر کی پشت پر ہو جائیں۔ ایک بڑی جماعت چھوٹی بڑی کشتیوں اور عارضی پلوں پر عبور کر کے ابو احمد کے لشکر کے سامنے آجائے۔ جب اُن میں جنگ چھڑ جائے تو خبیث کے وہ سردار جو عبور کر چکے ہیں اس حالت میں ابو احمد کے لشکر پر ٹوٹ پڑیں کہ وہ غافل ہوں اور اپنے سامنے والوں سے جنگ میں مشغول ہوں۔ اُس نے یہ اندازہ کیا کہ اس طریقے سے جو کچھ اُس نے چاہا ہے وہ مہیا ہو جائے گا۔

## گردن زدنی

رات بھر لشکر کو فرات میں ٹھیرایا۔ کہ صبح کے وقت حملہ کریں۔ ملاحوں میں سے ایک غلام نے ابو احمد سے امان طلب کی اسی کے ساتھ اس قرارداد کی خبر بھی دی۔ ابو احمد نے ابوالعباس کو اور سرداروں اور غلاموں کو اُس علاقے پر مامور کیا جہاں خبیث کی جمعیت تھی غلاموں کے سرداروں میں سے ایک جماعت کو سواروں کے ہمراہ فرات میں اُس سرحد پر روانہ کیا جو النخل کے آخر میں ہے۔ کہ وہ اُن کے نکلنے کی راہ کو منقطع کر دے۔ چھوٹی بڑی کشتی والے دریائے دجلہ میں پھیل گئے۔ پیادہ لشکر کو النخل کی جانب سے اُن کی طرف جانے کا حکم دیا۔

### آمد نی پیش

جب فاجروں نے دیکھا کہ اُن پر وہ مصیبت آگئی جس کا انھیں گمان بھی نہ تھا تو وہ نجات کی تلاش میں دوبارہ اُسی راستے پر پلٹے جس سے آئے تھے۔ اُن کا قصد "جویث بارویہ" کا تھا۔ ان کے لوٹنے کی خبر الموفق کو پہنچی تو اس نے ابو العباس اور زیرک کو اس طور پر کشتیوں میں روانہ ہونے کا حکم دیا کہ اُن سے پہلے نہر پہنچ جائیں اور انھیں اُس کے عبور کرنے سے روکیں۔ اپنے ایک غلام کو جس کا نام ثابت تھا اور بہت سے حبشی غلاموں پر سردار تھا حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو عارضی پلوں اور کشتیوں کے ذریعے اللہ کے دشمنوں پر حملہ کرنے کے لئے لے جائے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں' ثابت نے اپنی جماعت کے ہمراہ اُن لوگوں کو جویث بارویہ میں پالیا۔ وہ ان کی طرف نکلا اور اُن سے طویل جنگ کی وہ لوگ اس کے مقابلے میں جم گئے اور اس کی جماعت کا انھوں نے مقابلہ کیا حالانکہ وہ مع اپنے ساتھیوں کے تقریباً پانچ سو آدمی تھے۔ اس لیے کہ وہ پورے نہ ہونے پائے تھے۔ اُن لوگوں نے خود اس کا لالچ کیا۔ اُس نے ان پر زبردست حملہ کیا اور ان پر ٹوٹ پڑا۔ اللہ نے اُسے اُن کے بازو عطا کر دیے۔ کتنے ہی مقتول اور اسیر اور غریق اور پانی میں تیرنے کی طاقت بھر غوطہ لگانے والے تھے۔ جنھیں چھوٹی بڑی کشتیوں نے دجلہ اور نہر میں سے نکال لیا تھا۔ سوائے نہایت قلیل کے اس لشکر میں سے کوئی نہیں بچا۔

### روشنی کو فتح ہوئی

ابو العباس فتح و فیروزی کے ساتھ اس طرح واپس ہوا کہ اس کے ہمراہ ثابت بھی تھا۔ سروں کو کشتیوں میں لٹکا دیا گیا تھا۔ قیدیوں کو سولی چڑھا دیا گیا تھا۔ ان کو ان کی بستی کے سامنے پیش کیا تاکہ ان کے گروہ والے ڈریں جب اُنھوں نے دیکھا تو بہت گھبرائے اور اُنھیں ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ قیدیوں اور سروں کو الموفقیہ میں داخل کر دیا گیا۔

ابو احمد کو یہ خبر پہنچی کہ صاحب الزنج نے اپنے ساتھیوں کو دھوکا دیا ہے اور انھیں یہ وہم دلایا ہے کہ وہ سر جو بلند کئے گئے تھے وہ تصویریں ہیں جو ان کے لئے بنائی گئی ہیں تاکہ وہ ڈریں اور وہ قیدی بھی جو امن مانگنے والوں میں سے تھے۔ بنائے گئے ہیں۔ یہ خبر سُن کے الموفق نے ابو العباس کو تمام سروں کو جمع کر کے فاسق کے محل کے سامنے لے جانے اور منجنیق کے ذریعے سے جو کشتی میں لگی ہوئی تھی خبیث کے لشکر کی طرف

پھینکنے کا حکم دیا۔ جب سر اُن کی آبادی میں گرے اور مقتولین کے وارثوں نے اپنے ساتھیوں کے سر پہچان لئے تو علانیہ رونا دھونا شروع ہوگیا اور انھیں فاجر کا کذب اور اُس کی دغابازی اچھی طرح معلوم ہوگئی۔

اسی سال کے شوال میں ابن ابی الساج کے ساتھیوں کی الہیصم العجلی کے ساتھ وہ جنگ ہوئی جس میں اُنھوں نے اُس کے مقدمے کو قتل کر دیا اور اُس کے لشکر پر غالب آکے قبضہ کر لیا۔

اسی سال ذی القعدہ میں نہر ابن عمر میں صاحب الزنج کے لشکر سے زیرک کی وہ جنگ ہوئی جس میں زیرک نے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا۔

**ظلمت کی دوسری تباہی**

بیان کیا گیا ہے کہ صاحب الزنج نے چھوٹی کشتیاں بنانے کا حکم دیا تھا۔ بنائی گئیں تو انھیں اُس نے اُدھر کر دیا جہاں جنگ ہو رہی تھی اُس نے اپنی چھوٹی کشتیوں کو بہبوذ اور نصر الرومی اور احمد بن الرزنجی کے درمیان تین حصوں پر تقسیم کر دیا تھا۔ اُن میں سے ہر ایک پر اُس کا تاوان لازم کر دیا تھا جو اُن میں کسی کے ہاتھ سے ضائع ہو۔ تقریباً پچاس کشتیاں تھیں جن میں تیر انداز اور نیزہ گزار مقرر کر دیے تھے۔ اپنے سامان اور ہتھیار کے مکمل کرنے میں بڑی کوشش کی تھی۔ انھیں دجلہ میں جاکے شرقی جانب عبور کرنے اور الموفق کے ساتھیوں سے جنگ چھیڑنے کا حکم دیا۔

اُس زمانے میں الموفق کی کشتیوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لئے کہ اس کے پاس وہ کشتیاں نہیں آئی تھیں جن کے بنانے کا اُس نے حکم دیا تھا جو اُس کے پاس تھیں وہ دہانۂ بحر اور اُن نہروں کے دہانے میں پھیلی ہوئی تھیں جہاں سے زنجیوں کے پاس رسد آتی تھی۔ فاجر کے مددگاروں کی حالت مضبوط ہوگئی۔ انھیں الموفق کی کشتیوں میں سے کشتی پر کشتی لے لینے کا موقع مل گیا۔ نصیر عرف ابو حمزہ اُن کے قتال سے اور ان کے اوپر حملہ کرنے سے جیسا کہ وہ کیا کرتا تھا اپنے ساتھ کی کشتیوں کی قلت کی وجہ سے باز رہا۔ حالانکہ الموفق کی اُس زمانے کی اکثر کشتیاں نصیر ہی کے ساتھ تھیں۔ اور وہی ان کے معاملات کا نگراں تھا۔ اس سبب سے الموفق کے لشکر والے ڈرے اور انھیں یہ خوف ہوا کہ کہیں زنجی لشکر پر پیشقدمی نکریں کہ اتنے میں وہ کشتیاں آگئیں

جن کے جنابا میں بنانے کا حکم تھا۔ اُس نے دجلہ میں زنجیوں کے اُن پر ٹوٹ پڑنے کے خوف سے ابوالعباس کو اپنی کشتیوں کے ساتھ جا کے اُن کے لینے کا حکم دیا کہ لشکر میں صحیح وسالم پہنچا دے۔ ابوالعباس انھیں لے آیا۔ نصیر کے لشکر میں وہ پہنچ گئیں۔ زنجیوں نے دیکھا تو للچائے۔ خبیث نے اپنی کشتیوں کے نکالنے اپنے ساتھیوں کو ان کے روکنے اور اُن کے لوٹنے میں خوب کوشش کرنے کا حکم دیا۔ وہ لوگ اس کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ابوالعباس کا ایک بہادر غلام جس کا نام وصیف اور عرف الحجرای تھا اُن کشتیوں میں جو اُس کے ہمراہ تھیں تیزی سے بڑھا اور زنجیوں پر حملہ کر دیا جس سے وہ منتشر ہو گئے۔ اُس نے ان کا تعاقب کر کے نہر ابوالخصیب تک بھگا دیا۔ دوران تعاقب میں وصیف اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا۔ غنیم نے اپنی کشتیاں دوبارہ اس پر پھیر دیں۔ وہ ایک تنگ مقام تک پہنچ گیا جس سے کشتیوں کی پتواریں دوسری پتواروں میں پھنس گئیں۔ وصیف کی کشتی کنارے ہٹ گئی اور ساحل سے ٹکرا کے ٹوٹ گئی۔ دوسروں نے اُسے گھیر لیا۔ ہر طرف سے اس کا محاصرہ کر لیا۔ شہر پناہ کی دیوار سے بھی زنجی اُس پر اتر آئے۔ اُس نے مع اپنے ساتھیوں کے اتنی سخت جنگ کی کہ یہ لوگ قتل کر دیے گئے۔ زنجیوں نے ان کی کشتیاں لے لیں اور انھیں نہر ابوالخصیب میں ڈھکیل دیا۔

ابوالعباس جنابا کی کشتیوں کو مع اُن ہتھیاروں اور آدمیوں کے جو اُن میں تھے صحیح وسالم لے آیا۔ ابواحمد نے ابوالعباس کو تمام کشتیوں کی سرداری اور اُن کے ذریعے سے جنگ کرنے اور ان لوگوں کے مقامات رسد کو ہر سمت سے منقطع کر نے کا حکم دیا۔ کشتیاں درست کی گئیں اور اُن میں منتخب تیر انداز و نیزہ باز ترتیب سے بٹھائے گئے۔ پوری طرح مضبوطی پیدا کر لی گئی۔ اُن مقامات میں اُن کو مقرر کیا جہاں خبیث کی کشتیاں شورش و ہنگامہ برپا کرتی تھیں۔

عادت کے مطابق خبیث کی کشتیاں سامنے آئیں۔ ابوالعباس اپنی کشتیاں لے کے مقابلے کو نکلا۔ بقیہ ساتھیوں کو یہ حکم دیا کہ اُس کے حملہ کرتے ہی وہ بھی حملہ کر دیں۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اُن میں گھس گئے۔ تیر برسانے، نیزہ چلانے،

اور پتھر مارنے لگے اللہ نے دشمنوں کو ذلیل کر دیا۔ پشت پھیر کر بھاگ گئے۔ ابوالعباس نے تعاقب کر کے انھیں نہر ابوالخصیب میں ڈھکیل دیا۔ اُن کی تین کشتیاں ڈوب گئیں دو کشتیاں مع لڑنے والوں اور ملاحوں کے جو اُن میں تھے لے لی گئیں۔ جن پر فتح ہوئی ابوالعباس نے اُن کی گردنیں مارنے کا حکم دیا۔

خبیث نے جب یہ مصیبت دیکھی جو اُس کے ساتھیوں پر نازل ہوئی تو اپنے محل کے سامنے کے میدان سے کشتیوں کے نکالنے سے رک گیا۔ سوائے اُن اوقات کے جن میں دجلہ الموفق کی کشتیوں سے خالی ہو ان کشتیوں کے ساحل سے آگے بڑھانے کو منع کر دیا۔ ابوالعباس کے حملے سے زنجیوں کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی۔ خبیث کے بڑے بڑے ساتھیوں نے امان حاصل کر لی۔ ان میں محمد بن الحارث العمی بھی تھا۔ اُس کے سپرد لشکر منکی اور اُس شہر پناہ کی حفاظت تھی جو الموفق کے لشکر سے متصل تھی۔ ایک جماعت کے ساتھ رات کے وقت نکل آیا۔ الموفق نے اُسے بہت سے انعامات دیے۔ خلعت دیا۔ گھوڑے مع ساز و یراق مرحمت فرمائے اور خاطر خواہ عطا جاری کر دی۔ محمد بن الحارث نے اپنی بیوی کے لانے کی بھی تدبیر کی تھی جو اُس کے چچا کی بیٹی تھی۔ مگر وہ عورت اُس سے ملنے سے عاجز رہی۔ اُسے زنجیوں نے پکڑ لیا اور خبیث کے پاس لوٹا لے گئے۔ اُس نے ایک مدت تک اُس کو قید رکھا پھر نکال کر بازار میں اُس پر صدا لگانے کا حکم دیا چنانچہ وہ فروخت کر دی گئی۔

احمد البرذعی بھی امان حاصل کرنے والوں میں تھا۔ کہا گیا ہے کہ وہ خبیث کے اُن آدمیوں میں جو المہلبی کے ماتحت تھے سب سے زیادہ بہادر تھا۔ زنجیوں کے سرداروں میں سے مدید اور ابن انکلویہ اور منینہ بھی امان لینے والوں میں سے تھے۔ ان سب کو اُس نے خلعت دیے۔ بہت سے انعامات دیے گئے اور انھیں گھوڑے کی سواری دی گئی۔ سب کے ساتھ اُس نے اچھا برتاؤ کیا۔ خبیث سے رسد کے مقامات منقطع ہو گئے۔ راستے بند کر دیے گئے۔

خبیث نے شبل اور ابوالنداء کو جو اُس کے پرانے معتمد علیہم رفیق تھے اور اُن پر وہ بھروسا کیا کرتا تھا۔ دس ہزار زنجیوں کے ہمراہ نہر الدیر اور نہر المراۃ اور نہر ابی الاسد کے راستے ان نہروں سے البطیحہ کی جانب مسلمانوں کے لوٹنے

اور جو غلہ اور ماکولات پائیں اس کے چھین لینے کی غرض سے نکلنے کا حکم دیا کہ واسط اور بغداد اور اُس کے اطراف سے جو غلہ الموفق کے لشکر میں آتا ہے وہ منقطع ہو جائے۔ جب الموفق کو اُن کی روانگی کی خبر پہنچی تو اُس نے زیرک کو جو ابو العباس کے مقدمے کا سردار تھا نامزد کیا۔ اُسے مع اپنے ساتھیوں کے ان کی طرف جانے حکم دیا۔ پیادہ لشکر میں سے جن کو اُس نے منتخب کیا اُس کے ساتھ کر دیا۔ زیرک چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اُس نے پیادہ لشکر کو ڈونگیوں اور ہلکی کشتیوں میں سوار کر کے تیزی سے روانہ کیا یہاں تک کہ وہ نہر الدیر پہنچا مگر اُسے وہاں اُن لوگوں کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی تو وہاں سے وہ شق شیرس گیا۔

پھر نہر عدی میں روانہ ہوا یہاں تک کہ نہر ابن عمر کی طرف نکلا تو اُسے زنجیوں کا لشکر اتنے مجمع کے ساتھ ملا کہ اُس کی کثرت نے اُسے خوف زدہ کر دیا۔ اُس نے اُن کے جہاد میں اللہ سے دعائے خیر کی اور اُن پر اپنے بصیرت اور استقلال والے ساتھیوں کے ہمراہ حملہ کر دیا۔ اللہ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ بھاگے۔ اسلحہ سے پورا کام لیا۔ بڑا ران پڑا۔ بہتیرے غرق کر دیے اور بہتوں کو گرفتار کر لیا۔

اُن کی کشتیوں میں سے وہ لے لیں جن کا لینا ممکن ہوا۔ اور وہ غرق کر دیں جن کا غرق کرنا ممکن ہوا۔ جو کشتیاں لیں وہ تقریباً چار سو تھیں۔ جو قیدی اور سر ہمراہ تھے وہ لے کے الموفق کے لشکر میں آ گیا۔ اور اسی سال ۲۴ ذی الحجہ کو خود الموفق اور اُس کے لشکر نے فاسق کی بستی کو اُس کی جنگ کے لیے عبور کیا۔

## سبب عبور

اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ فاسق کے ساتھیوں کے رؤسا نے جب یہ دیکھا کہ اُن پر یہ مصیبت نازل ہے کہ جو اُن میں سے نکلا قتل کیا گیا اور جو بستی میں رہا اُس پر سخت محاصرہ کیا گیا تو پھر اُن میں سے کوئی نہیں نکلا۔ اور اُس شخص کا حال دیکھا جو اُن میں سے امان کے ساتھ نکلا اُس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اُس کے جرم سے درگزر کی گئی تو وہ لوگ امان کی طرف مائل ہو گئے اور ہر طرح سے بھاگنے لگے اور ابو احمد کی امان میں جانے لگے۔

جب کبھی اُس کی طرف جانے کا راستہ پاتے۔ اس سے اُس پر رعب بیٹھ گیا اور اُسے ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ اُس نے ہر اُس سمت میں جس میں اُس کے لشکر سے بھاگنے کا راستہ تھا دربان اور محافظ مقرر کر دیے اور اُنھیں اُن اطراف کے روکنے کا حکم دیا اور نہروں کے دہانوں پر اُن لوگوں کو مقرر کیا جو اُس نے کشتیوں کے نکلنے کو روکیں۔ اُس نے ہر سڑک اور راستے اور بنائے ہوئے سوراخوں کے بند کرنے میں پوری کوشش کی۔ تاکہ اُس کی بستی سے کوئی نہ نکل سکے۔

صاحب الزنج کے سرداروں کی ایک جماعت نے الموفق کو پیام بھیجا جس میں اُس سے امان کی درخواست کی تھی کہ وہ جنگ کے لیے لشکر روانہ کرے کہ لوگ اُس کے پاس آنے کا موقع پائیں۔ الموفق نے ابو العباس کو اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ موضع نہر الغربی کی جانب جانے کا حکم دیا۔ اور علی بن ابان اُس زمانے میں اُس نہر کو گھیرے ہوئے تھا۔ چنانچہ ابو العباس اپنے منتخب ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا اور اُس کے ہمراہ چھوٹی بڑی کشتیاں اور (معابر) عارضی پل کی کشتیاں بھی تھیں۔ اُس نے النہر الغربی کا قصد کیا اور المہلبی اور اُس کے ساتھی اس کی (ابو العباس کی) جنگ کے لیے تیار ہو گئے تو فریقین کے درمیان آتش جنگ بھڑک اٹھی۔ اور ابو العباس کے ساتھی غالب آئے اور زنجی مغلوب ہو گئے۔

فاسق نے سلیمان بن جامع سے مع زنجیوں کی جماعت کثیر کے المہلبی کی امداد کی اور اُس روز صبح سے آخر وقت عصر تک برابر جنگ ہوتی رہی۔ اور اُس دن فتح ابو العباس اور اُس کے ساتھیوں کو ہوئی۔ اور خبیث کے سرداروں کی وہ جماعت جنھوں نے امان طلب کی تھی اس کے پاس چلی گئی۔ اور اُن کے ہمراہ زنجیوں وغیرہ کے سواروں وغیرہ کی بھی بہت بڑی جماعت تھی۔ تو اُس وقت ابو العباس نے اپنے ساتھیوں کو چھوٹی بڑی کشتیوں کی جانب واپس ہونے کا حکم دیا اور وہ بھی واپس ہوا چنانچہ وہ اپنی واپسی میں خبیث کی بستی سے بڑھ گیا یہاں تک کہ موضع نہر الاتراک تک پہنچا۔

اُس کے ساتھیوں نے نہر کے اُس مقام میں زنجیوں کی اتنی کم تعداد دیکھی کہ انھیں اُن لوگوں کا جو وہاں تھے لالچ پیدا ہوا۔ اُنھوں نے اُن زنجیوں کی جانب قصد کیا حالانکہ اُن کے اکثر ساتھی مدینۃ الموفقیہ واپس ہو چکے تھے۔ وہ لوگ زمین کے قریب ہوئے اور اُس پر چڑھے اور اُنھوں نے اُن سڑکوں میں داخل ہونے کی بڑی کوشش کی۔

اُن کی ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر چڑھ گئی۔ اور اُس پر زنجیوں اور اُن کے گروہوں کی بھی ایک جماعت تھی چنانچہ وہاں اُن میں سے جس کے پاس پہنچے اُسے اُنھوں نے قتل کر دیا۔ اور فاسق نے اُنھیں دیکھ لیا۔ وہ لوگ اُن کی جنگ کے لیے جمع ہو گئے اور اُن میں سے ایک نے دوسرے سے زیادہ کوشش کی۔ جب ابو العباس نے خبیثوں کا جمع ہونا اور اُن کا متفق ہونا اور اُن لوگوں کی کثرت دیکھی جو اُن میں سے اُس مقام پر واپس آ گئے تھے باوجود اپنے ساتھیوں کی قلت تعداد کے وہ اُن لوگوں کے ساتھ جو کشتیوں میں اُس کے ہمراہ تھے دوبارہ اُن پر پلٹ پڑا اور الموفق کے پاس بطلب امداد قاصد روانہ کر دیا۔

غلاموں میں سے جو بعجلت اس کے لیے تیار ہو گئے اُس کی مدد کے لیے چھوٹی بڑی کشتیوں میں اُس کے پاس پہنچ گئے چنانچہ وہ زنجیوں پر غالب آ گئے اور اُنھیں شکست دے دی۔ اور سلیمان بن جامع نے جب ابو العباس کے ساتھیوں کا زنجیوں پر غلبہ دیکھا تھا تو وہ بڑی جماعت کے ہمراہ اوپر چڑھنے کے ارادے سے نہر میں کود پڑا تھا چنانچہ وہ نہر عبد اللہ تک پہنچا تھا کہ ابو العباس کے ساتھیوں نے پشت پھیر لی حالانکہ وہ لوگ اپنی جنگ میں اُس شخص کے مقابلے میں جو اُن سے جنگ کرتا تھا مقابلے میں جمے رہتے تھے اور زنجیوں میں سے جو اُن سے بھاگتا تھا اُس کی تلاش میں پوری کوشش کرتے تھے۔

سلیمان اُن کے پیچھے سے اُن پر آ پڑا۔ ڈھول بجے تو ابو العباس کے ساتھی بھاگے اور اُن پر وہ زنجی بھی پلٹ پڑے جو اُن کے سامنے سے بھاگے تھے۔ الموفق کے غلاموں اور اُس کے لشکر وغیرہ کی ایک جماعت پر مصیبت آ گئی اور چند جھنڈے اور بھاگنے والے اُن زنجیوں کے قبضے میں آ گئے۔ ابو العباس نے اپنے بقیہ ساتھیوں سے مدافعت کی تو اُن میں سے اکثر محفوظ رہے۔ وہ اُنھیں لوٹا لایا۔ اس واقعے نے زنجیوں اور اُن کے پیرووں کو لالچ میں ڈال دیا اور اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔ پھر الموفق نے خبیث کی جنگ کے لیے اپنے تمام لشکر کے عبور کرانے کا ارادہ کیا اور ابو العباس کو اور تمام سرداروں اور غلاموں کو عبور کے لیے تیار ہونے کا حکم دیا اور ہر قسم کی کشتیوں اور عبور کرنے کے عارضی پلوں کے جمع کرنے اور اُن کے اُن لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

صرف اسی دن ٹھیر گیا کہ جس میں اُس نے عبور کرنے کا ارادہ کیا تھا تو ایسے جھکڑ چلے جنھوں نے اُسے اُس سے باز رکھا اور مدت تک تیز و تند ہوا چلتی رہی تو الموفق نے مہلت

دے دی۔ آندھی ختم ہونے پر اُس نے عبور اور فاجر کے قتال کی تیاری شروع کر دی جب حسب خواہش سب کچھ مہیا ہو گیا تو بڑی جماعت اور پوری تیاری کے ساتھ ۲۴ ذی الحجہ ۲۶۹ھ یوم چہار شنبہ کو عبور کیا۔ اکثر سپاہیوں کو کشتیوں میں سوار کرانے اور ابو العباس کو ان کے ہمراہ روانہ ہونے کا حکم دیا۔ تمام پیادہ اور سواروں کے سردار بھی ساتھ تھے عزم یہ تھا کہ نہر منکی کے پچھلے حصے سے فاجروں کے پس پشت سے آئے۔ اپنے آزاد کردہ غلام مسرور البلخی کو نہر غربی کے قصد کا حکم دیا کہ اُس کی وجہ سے خبیث اپنے ساتھیوں کے متفرق کرنے پر مجبور ہو جائے۔ نصیر عرف ابو حمزہ اور ابو العباس کے غلام رشیق کو جو اُس کے ساتھیوں میں سے تھا اور اس کی کشتیاں بھی اُن کشتیوں کے برابر تھیں جن میں نعیبر تھا دہانۂ نہر ابو الخصیب کے قصد کا اور خبیث کی کشتیوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے خبیث سے کہیں زیادہ کشتیاں فراہم کیں۔ سپاہی طیار کر کے مقابلے کے لیے منتخب کر لیے۔

ابو احمد نے مع اُن تمام لوگوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے خبیث کے شہر کی دیواروں میں سے اُس دیوار کا ارادہ کیا جس کو اُس نے اپنے بیٹے انکلائے سے مضبوط کر دیا تھا اور اُسے علی بن ابان اور سلیمان بن جامع اور ابراہیم بن جعفر الہمدانی کے ذریعے سے محفوظ کر دیا تھا۔ گوفنوں منجنیقوں (عرادات) اور ناوک کی کمانوں سے چھپا دیا تھا۔ تیر انداز مجتمع کر دیے تھے۔ اور اپنا اکثر لشکر جمع کر دیا تھا۔

جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا تو الموفق نے اپنے تیر انداز اور نیزہ باز غلاموں اور حبشیوں کو اُس دیوار کے نزدیک ہونے کا حکم دیا جس میں فاسق جمع تھے۔ اُس کے اور اُن لوگوں کے درمیان نہر الاتراک حائل تھی جو بہت چوڑی اور بہت گہری تھی۔ وہ لوگ نہر کے پاس پہنچے تو وہ رُکے۔ غل مچا کے عبور کرنے پر برانگیختہ کیا گیا تو پار کر گئے۔ حالانکہ فاسقین پتھر برساتے اور تمام آلات مدافعت سے لڑ رہے تھے، مگر ان لوگوں نے ان سب پر صبر کیا یہاں تک کہ نہر سے گزر گئے اور دیوار تک پہنچ گئے۔ وہ مزدور اُن کے ساتھ نہیں پہنچے تھے جو اُس کے منہدم کرنے کے لیے مہیا کیے گئے تھے۔ غلام اپنے ہتھیاروں کے ذریعے سے دیوار کے توڑنے پر مقرر ہو گئے۔ اللہ نے یہ مشکل بھی آسان کر دی۔ اُس پر چڑھنے کے لیے سہل راہ نکال لی۔ چند سیڑھیاں موجود تھیں جن کے سہارے دیوار پر چڑھ گئے۔ وہاں الموفق کا ایک جھنڈا نصب کر دیا۔ فاسقوں نے دیوار کی حفاظت ترک کر دی

اور شدید جنگ کے بعد اُن لوگوں سے اُس کا تخلیہ ہو گیا۔ اور دونوں فریق کی تعداد کثیر مقتول ہوئی۔ الموفق کے ایک غلام کے (جس کا نام ثابت تھا) پیٹ میں ایک تیر لگا۔ وہ مر گیا۔ یہ غلاموں کے سرداروں اور اُن کے سر برآوردہ لوگوں میں سے تھا۔ جب الموفق کے ساتھی دیوار پر غالب آ گئے تو جتنے آلات حرب و ضرب اور آتشیں کمانیں اُس پر تھیں سب کو جلا دیا۔ علاقے کا تخلیہ کر دیا اور اُس کی حفاظت ترک کر دی۔

ابو العباس نے لشکر کے ہمراہ نہر منکی کا قصد کیا تھا۔ علی بن ابان المہلبی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مقابلے اور روکنے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ دونوں کا مقابلہ ہوا تو ابو العباس اُس پر غالب آیا۔ اُسے شکست دی۔ بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ المہلبی پلٹ کر بھاگا۔ ابو العباس اُس مقام تک پہنچ گیا جہاں سے اُس نے فاسق کے شہر میں پہنچنے کا اندازہ کیا تھا جو نہر منکی کے ختم پر تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اس مقام سے داخل ہونا سہل ہے خندق تک پہنچا تو اُسے اتنا چوڑا پایا کہ اُس سے داخل ہونا دشوار تھا۔ اپنے ساتھیوں کو اس امر پر آمادہ کیا کہ اپنے گھوڑوں کے ذریعے سے عبور کریں۔ پیادہ لشکر نے تیر کر عبور کیا۔ لوگ دیوار تک پہنچ گئے۔ اس میں اتنا بڑا موکھا کر دیا کہ داخل ہونے کی گنجائش ہو گئی۔ اندر گئے تو آگے والے حصے سے سلیمان بن جامع کا مقابلہ ہوا جب المہلبی کے وہاں سے بھاگ جانے کی خبر پہنچی تو وہ اُس علاقے سے اُن لوگوں کی مدافعت کے لیے سامنے آ گیا تھا۔ ان لوگوں نے اُس سے جنگ کی۔ اس جماعت کے آگے الموفق کے دس غلام تھے۔ اُنھوں نے سلیمان اور اُس کے کثیر التعداد ساتھیوں کی مدافعت کی۔ اُن کو بہت مرتبہ شکست دی۔ اپنے بقیہ ساتھیوں سے اُنھیں دفع کر دیا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے اپنے مقامات پر واپس ہو گئے۔

محمد بن حماد نے بیان کیا کہ جب الموفق کے ساتھی اُس مقام پر غالب آ گئے جسے فاسق نے اپنے بیٹے اور اپنے مذکورۂ بالا ساتھیوں اور اپنے سرداروں سے محفوظ کیا تھا۔ الموفق کے ساتھیوں نے اُس دیوار کو جس کے پاس تک وہ پہنچے تھے حتی الامکان توڑ پھوڑ ڈالنا چاہا۔ اُن کے پاس اپنے پھاوڑوں اور آلات انہدام کے ساتھ وہ لوگ پہنچے جو منہدم کرنے کے لیے مہیا کیے گئے تھے۔ اُنھوں نے دیوار میں کئی موکھے کر دیے۔ الموفق نے خندق کے لیے ایک پھیلتا ہوا پل تیار کیا تھا جو اُس پر پھیلا دیا گیا۔ تمام لوگوں نے عبور کیا۔ خبیثوں نے یہ دیکھا تو خوف زدہ ہو کر اپنی اُس دوسری دیوار سے بھی بھاگے جس کی اُنھوں نے

پناہ لی تھی۔

الموفق کے ساتھی اس خائن و دغاباز کے شہر میں داخل ہو گئے۔ فاجر اور اس کے گروہ پشت پھیر کر بھاگے۔ الموفق کے ساتھی اُن کا تعاقب کر رہے تھے۔ اُن میں سے جس کے پاس تک پہنچ جاتے تھے اُسے قتل کر ڈالتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ نہر ابن سمعان تک پہنچ گئے۔ ابن سمعان کا مکان الموفق کے ساتھیوں کے ہاتھ میں آگیا۔ انھوں نے جو کچھ اُس میں تھا اُسے جلایا اور منہدم کر دیا۔ فاجر نہر ابن سمعان پر بہت دیر تک ٹھیرے اور سخت مدافعت کرتے رہے۔ الموفق کے بعض غلاموں نے علی ابن ابان المہلبی پر حملہ کیا تو وہ اُس سے پشت پھیر کر بھاگا۔ اُس نے اُس کی تہمد کو پکڑ لیا تو اُس نے اپنی تہمد کو اُتار کے غلام کے حوالے کر دیا اور موت کے قریب پہنچ کر بچ گیا۔ الموفق کے ساتھیوں نے زنجیوں پر نہایت سخت حملہ کر کے نہر ابن سمعان سے بھگا دیا اور میدان کے کنارے تک پہنچا دیا۔

فاسق کو اپنے ساتھیوں کی شکست کی اور الموفق کے ساتھیوں کی تمام اطراف سے شہر میں داخل ہونے کی خبر پہنچی تو وہ ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہو کر روانہ ہوا۔ اُسے الموفق کے ساتھی مل گئے حالانکہ وہ لوگ اُسے اپنے میدان کے کنارے سمجھتے تھے۔ انھوں نے اُس پر حملہ کر دیا۔ جو لوگ ہمراہ تھے منتشر ہو گئے اور اُسے انھوں نے تنہا چھوڑ دیا۔ کوئی پیادہ اُس کے قریب پہنچ گیا۔ اُس نے اپنی ڈھال اُس کے گھوڑے کے منہ پر ماری۔ اور یہ بالکل غروب آفتاب کے وقت ہوا۔ الموفق نے اپنے ساتھیوں کو اپنی اپنی کشتیوں میں واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ اس طرح صحیح و سالم پلٹے کہ وہ خبیثوں کے بہت سے سر لادے ہوئے اور قتل و جراحت اور مکانات اور بازاروں کی آتش زنی میں سے جو کچھ اُن کی خواہش تھی اُسے حاصل کر چکے تھے۔ دن چڑھے فاجر کے سرداروں اور سواروں کی ایک جماعت نے ابو العباس سے امن حاصل کر لیا تھا اس لیے اُن کے کشتیوں میں سوار کرنے کے لیے توقف کی حاجت ہوئی۔ رات کی تاریکی پھیل گئی اور شمالی تیز ہوا چلنے لگی اور جزر یعنی پانی کا اُتار بڑھ گیا۔ اکثر کشتیاں کیچڑ میں پھنس گئیں۔ خبیث نے اپنے گروہوں کو اُبھارا تو اُن میں سے ایک جماعت نکلی اور پیچھے رہ جانے والی کشتیوں پر حملہ کر دیا۔ وہ اُن میں کسی قدر کامیاب ہو گئے اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ اسی روز نہر غربی میں

اسی دن مسرور البلخی اور اُس کے ساتھیوں کے بالمقابل بہبوذ تھا جس نے حملہ کرکے ایک جماعت کو قتل اور کچھ لوگوں کو گرفتار کرلیا۔ ان کے چند گھوڑے اُس کے قبضے میں چلے گئے۔ اس واقعے نے الموفق کے ساتھیوں کی خوشی کو مکدّر کر دیا۔

اُسی روز خبیث نے اپنی تمام کشتیاں دجلے میں نکال دی تھیں جن میں رشیق سے جنگ کرنے والے تھے اور رشیق نے اُن میں سے چند کشتیوں پر حملہ کرکے کچھ غرقاب کردیں اور کچھ جلا ڈالیں بقیۃ السیف نہر ابو الخصیب کی جانب بھاگ گئے۔

مذکور ہے کہ اُس روز فاسق اور اُس کے ساتھیوں پر ایسی مصیبت نازل ہوئی جس نے انھیں نہر الامیر اور القندل اور ابرسان اور عبادان اور تمام دیہات کی جانب منتشر ہونے اور اپنے منہ کے بل بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اُس روز محمد بر اور سلیمان بن موسی الشعرانی اور عیسی بھاگ گئے۔ دونوں البادیہ کے ارادے سے جا رہے تھے کہ الموفق کے ساتھیوں کے واپس جانے کی خبر پہنچی تو پلٹ آئے۔ عربوں کی ایک جماعت بھی بھاگی جو فاسق کے لشکر میں تھے۔ وہ بصرے چلے گئے۔ انھوں نے ابو احمد سے امان مانگنے کے لیے قاصد بھیجے۔ اُس نے انھیں پناہ دی اور اُن کے پاس کشتیاں روانہ کیں۔ سوار کرا کے الموفقیہ بھیج دیا جب حکم انھیں خلعت و انعام ملے اور وظائف ملنے لگے۔

فاجر کے اُن بڑے بڑے سرداروں میں سے جنھوں نے امان کی خواہش کی ریحان ابن صالح المغربی بھی ہے جو خبیث کے بیٹے عرف انکلائے کے دربانوں کا والی تھا۔ ریحان نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے لیے بطلب امان ایک عریضہ لکھا۔ اُس کی درخواست کو قبول کرلیا گیا۔ اُس کے پاس زیرک کے سردار کے ہمراہ جو ابو العباس کے مقدمے کا سردار تھا بہت سی چھوٹی بڑی کشتیاں اور عارضی پل بھیج دیے گئے۔ زیرک نہر الیہود سے روانہ ہوکے اُس مقام پر پہنچا جو المطوعہ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں اُس نے ریحان اور اُس کے اُن ساتھیوں کو پایا۔ زیرک کے ریحان اور اُس کے ساتھیوں کے پاس اُس مقام پر پہنچنے کے بارے میں پہلے سے وعدہ ہوچکا تھا۔ زیرک اُن لوگوں کو الموفق کے حضور میں لے آیا تو الموفق نے ریحان کے لیے کئی خلعتوں کا حکم دیا۔ چند گھوڑے مع ساز و سامان سرافراز فرمائے اور عمدہ عمدہ عطیات دیے۔ ساتھیوں کو بھی خلعت ملے۔ مراتب کے موافق انعامات دیے گئے اور اُسے ابو العباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ اُسے

اور اُس کے ساتھیوں کو سوار کرا کے خبیث کے مکان کے روبرو لے جانے کا حکم دیا گیا۔ وہاں وہ لوگ کشتی میں ٹھیر گئے تو لوگوں کو ریحان اور اُس کے ساتھیوں کے متعلق امن کے ساتھ چلے جانے اور انعام و اکرام پانے کی خبر ملی۔ اُسی وقت ریحان کے اُن ساتھیوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے اور اُن کے علاوہ ایک دوسری جماعت نے بھی امن حاصل کر لیا۔ وہ بھی اکرام و احسان کے ساتھ اپنے ساتھیوں میں شامل کر دیے گئے۔ ریحان کا نکلنا چار شنبے والی جنگ کے بعد ۲۸ ذی الحجہ یوم یکشنبہ ۲۶۷ھ کو ہوا۔

اسی سال احمد بن عبداللہ الخجستانی اپنے گمان کے مطابق عراق پر قبضے کے ارادے سے سامنے آیا۔ سمنان تک پہنچا اور اہل الرائے نے حفاظت کر لی اور اپنے شہر کو مضبوط کر لیا۔ پھر وہ سمنان سے خراسان واپس جانے کو لوٹا۔

اسی سال بسبب شدت گرما شروع ہی میں تعداد کثیر مکے کے راستے سے واپس آ گئی۔ اور زیادہ تعداد روانہ ہو گئی۔ جو لوگ روانہ ہو گئے اُن میں سے بہت سے گرمی کی شدت اور بہت سے پیاس کے مارے مر گئے۔ یہ سب شروع ہی میں ہوا۔

اسی سال قبیلۂ فزارہ نے تجار پر حملہ کیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے اُن سے سات سو گٹھری کپڑا چھین لیا۔

اسی سال زمانۂ حج میں احمد بن طولون کا عامل مع اپنے لشکر کے اور عمرو بن اللیث کا عامل مع اپنے لشکر کے جمع ہوئے۔ ہر ایک نے اپنے ساتھی سے مسجد ابراہیم خلیل الرحمٰن میں منبر کے داہنی جانب اپنا جھنڈا نصب کرنے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ ہر ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ تولیہ اُس کے ساتھی کو ہے۔ دونوں نے تلواریں سوت لیں تو بڑے بڑے لوگ مسجد سے نکل گئے۔ ہارون بن محمد کے زنجی نے عمرو بن اللیث کے ساتھی کی اعانت کی۔ وہ جہاں چاہتا تھا ٹھیر گیا۔ ہارون نے جو مکے کا عامل تھا خطبے کو مختصر کر دیا اور لوگ صحیح و سالم رہے۔ اس زمانے میں وہ شخص جو ابو المغیرہ المخزومی کے نام سے مشہور تھا ابھی مختصر سی جمعیت کے ساتھ دربانی کرتا تھا۔

اسی سال الطیاع کو سامرا سے جلاوطن کیا گیا۔

اسی سال الخجستانی نے اپنے نام کے درہم و دینار ڈھلوائے جن میں سے دینار کا وزن دس دانگ، تھا اور درم کا آٹھ دانگ کہ اُس پر الملک و القدرۃ للہ

والحول والقوۃ باللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ، محمد رسول اللّٰہ لکھا ہوا تھا اور اس کے ایک کنارے المعتمد علی اللّٰہ بالیمن والسعادۃ اور دوسرے کنارے الموافق احمد بن عبد اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۶۷ھ

یکم محرم یوم شنبہ کو جعفر بن ابراہیم السجان نے ابواحمد الموفق سے پناہ مانگی بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب وہ جنگ ہوئی جو آخر ذی الحجہ ۲۶۷ھ میں ابواحمد سے ہوئی جس کا ہم نے اس کے قبل ذکر کیا ہے۔ ریحان بن صالح المغربی مع اپنے ساتھیوں کے فاجر کے لشکر بھاگ گیا اور ابواحمد سے جا ملا۔ اسی لیے خبیث کا قلب کمزور ہو گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ السجان اس کے قابل اعتماد لوگوں میں سے تھا۔ ابواحمد نے السجان کے لئے خلعت وعطایا وانعامات اور تنخواہوں اور سواریوں کا حکم دیا۔ جاگیر مقرر کی گئی اور اُسے ابوالعباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ اور اُسے کشتی میں سوار کر کے فاسق کے محل کے سامنے لے جانے کا حکم دیا۔ فاسق اور اس کے ساتھیوں نے اسے دیکھا۔ السجان نے ان سے گفتگو کی اور انھیں یہ بتایا کہ وہ خبیث کی جانب سے دھوکے میں ہیں۔ اس کے کذب و بدکاری سے اُسے جو کچھ واقفیت تھی اس سے انہیں آگاہ کیا۔ اسی دن کہ السجان کو سوار کیا گیا خبیث کے لشکر کے بہت سے سرداروں نے امن حاصل کر لیا۔ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا گیا۔ امن کے مانگنے اور خبیث کے پاس سے نکلنے میں لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ بعد اس جنگ کے جو ۲۸ ذی الحجہ ۲۶۷ھ کو ہوئی تھی۔ ابواحمد اس طرح ٹھیر گیا کہ جنگ کے لئے خبیث کی طرف عبور نہیں کرتا تھا اور اپنے ساتھیوں کو ربیع الآخر تک اس سے چھوڑے رہا۔

اسی سال عمرو بن اللیث اپنے عامل فارس محمد بن اللیث کی جنگ کے لئے فارس گیا۔ عمرو نے اسے شکست دی۔ اس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔ محمد بن اللیث ایک جماعت کے ساتھ بچ گیا۔ عمرو اصطخر میں داخل ہوا اس کو اس کے ساتھیوں نے لوٹ لیا۔ عمرو نے محمد بن اللیث کی جستجو میں روانہ کیا۔ اس پر کامیابی حاصل ہوگئی اور گرفتار کر کے لایا گیا۔ پھر عمرو

شیراز جاکے مقیم ہو گیا۔

اسی سال کے ماہ ربیع الاول میں ۸ ر تاریخ کو بغداد میں زلزلہ آیا اور اس کے بعد تین دن تک سخت بارش ہوتی رہی چار مرتبہ بجلی گری۔

اسی سال العباس بن احمد بن طولون اپنے باپ سے جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ اُس کا باپ احمد نکل کر اسکندریہ تک آیا۔ وہ اُس پر فتحمند ہو گیا اور اُسے مصر تک لوٹا دیا پھر خود بھی اُس کے ساتھ مصر کو لوٹ گیا۔

اسی سال ۱۶ ر ربیع الآخر کو ابو احمد نے اس امر کے بعد کہ اُس نے اپنے قیام الموفقیہ کے زمانے میں فاجر پر تنگی اور محاصرہ اور اُس کے پاس رسد پہنچنے کے انسداد کے ذریعے سے اُس کی قوت کو اتنا مضمحل کرنے کے بعد کہ اُس کے ساتھیوں میں سے جماعت کثیر نے امن حاصل کر لیا اُس کے شہر کی جانب عبور کیا۔ جب اُس نے عبور کا ارادہ کیا تو بیان کیا گیا ہے کہ اپنے فرزند ابو العباس کو اُس مقام کے قصد کا حکم دیا جس کا اُس نے خود ارادہ کیا تھا۔ یہ خبیث کے شہر کی وہ دیوار تھی جس کو وہ اپنے بیٹے اور بڑے بڑے ساتھیوں اور سرداروں کے ذریعے سے گھیرے ہوئے تھا۔ ابو احمد نے دیوار کے اُس مقام کا قصد کیا جو نہر منکی اور نہر ابن سمعان کے درمیان تھا۔ اپنے وزیر صاعد کو دہانۂ نہر جوی کور کے ارادے کا حکم دیا۔ زیرک اُس کی مدد پر مامور ہوا مسرور البلخی کو نہر الغربی کے قصد کا حکم دیا مزدوروں کی ایک جماعت کو اُس دیوار کے ڈھانے کے لیے ہر ایک کے ساتھ کر دیا جو اُن کے قریب ہو۔ ان سب کو یہ حکم دیا کہ دیوار کے منہدم کرنے سے زیادہ کچھ نہ کریں اور نہ خبیث کے شہر میں داخل ہوں جن اطراف میں سرداروں کو روانہ کیا اُن میں سے ہر طرف ایسی کشتیاں مقرر کیں جن میں تیر انداز تھے۔ انھیں حکم دیا کہ اُن مزدوروں اور آدمیوں کی جو دیوار کو منہدم کریں تیروں کے ذریعے سے اُن کی اُن لوگوں سے حفاظت کریں جو مدافعت کے لیے نکلیں۔ دیوار میں بہت سے موکھے کر دیے گئے اور ان تمام موکھوں سے ابو احمد کے ساتھی فاجر کے شہر میں داخل ہو گئے۔ خبیث کے ساتھی اُن سے جنگ کرنے آئے تو ابو احمد کے ساتھیوں نے انھیں شکست دی۔ تعاقب کرتے ہوئے اندر گھس گئے۔ شہر کے راستوں نے انھیں جدا اور گلی اور کوچوں نے اُن کو منتشر کر دیا۔ اُس مقام سے بہت دور پہنچ گئے جہاں اس سے پہلی مرتبہ پہنچے تھے۔ انھوں نے آگ لگائی

اور قتل کیا۔ خبیث کے ساتھی پلٹ پڑے۔ ابواحمد کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ اُن اطراف سے کہ جنھیں وہی جانتے تھے اور کوئی دوسرا اُن سے واقف نہ تھا۔ اُن کے پوشیدہ لشکر نکل آئے۔ ابواحمد کے وہ ساتھی جو شہر کے اندر داخل تھے حیران ہو گئے۔ اپنی جان سے مدافعت کی اور دجلے کی جانب لوٹے۔ اکثر وہاں پہنچ گئے۔ بعض وہ تھے جو کشتی میں داخل ہو گئے۔ بعض وہ تھے کہ اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا اور انھیں کشتی والوں نے پکڑ لیا۔ اور بعض وہ تھے کہ قتل کر دیے گئے۔ خبیث کے ساتھیوں کو کچھ ہتھیار اور لوٹ کا مال مل گیا۔

ابواحمد کے غلاموں کی ایک جماعت جن کے ہمراہ راشد اور موسیٰ بن اخت مفلح بھی مع غلاموں کے سرداروں کی ایک جماعت کے تھے جو اُن لوگوں کے علاوہ تھے کہ اس معرکے میں مستقل مزاج رہے تھے، ابن سمعان کے مکان کے سامنے ثابت قدم رہے۔ انھیں زنجیوں نے گھیر لیا۔ بکثرت جمع ہو کے اُن کے اور کشتیوں کے درمیان حائل ہو گئے۔ انھوں نے مدافعت کی یہاں تک کہ کشتیوں تک پہنچ کے سوار ہو گئے۔ تقریباً تیس دیلمی غلام زنجیوں کے مقابلے میں ٹھیر کر لوگوں کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ صحیح وسالم رہے۔ وہ تیسوں غلام فاجروں سے اپنی مراد حاصل کر چکے تھے کہ اغیار کی شرارت سے قتل کر دیے گئے۔ اس جنگ میں جو کچھ زنجیوں کو حاصل ہوا وہ لوگوں کو بہت گراں گذرا۔ ابواحمد مع اُن لوگوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے اپنے شہر الموفقیہ واپس ہوا اور اُن سب کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ انھیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنی رائے اور تدبیر کی نافرمانی پر جو اُن سے سرزد ہوئی ملامت کی اور دوبارہ نافرمانی پر نہایت سخت سزا کی دھمکی دی۔ گم شدہ ساتھیوں کے شمار کرنے کا حکم دیا۔ شمار ہو چکا تو اُن کی فہرست پیش ہوئی۔ اُس نے جو کچھ اُن لوگوں کے لیے جاری تھا اُن کے اہل وعیال اور اُن کی اولاد پر اُسے برقرار رکھا۔ جب اُن لوگوں نے اُن کے پس ماندوں کے ساتھ جن پر اُن کی فرماں برداری میں مصیبت آگئی اس سلوک کو دیکھا تو سب کے دل خوش ہو گئے اور عام تعریف کی گئی۔

اسی سال اعراب کی ایک جماعت سے ابوالعباس کو جنگ کرنی پڑی جو فاسق کو رسد پہنچاتے تھے۔ ابوالعباس نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔

# سبب جنگ

بیان کیا گیا ہے کہ فاسق نے جب بصرے کو ویران کر دیا تو اپنے قدیم ساتھیوں میں سے وہاں کا ایک شخص کو والی بنایا جس کا نام احمد بن موسیٰ ابن سعید عرف القلوص تھا۔ بصرہ فاسق کے لیے ایک بندرگاہ بن گیا جس میں اعراب اور تجار اُترتے تھے اور غلہ اور ہر قسم کا مال تجارت لاتے تھے۔ جو کچھ وہاں اُترتا تھا وہ خبیث کے لشکر کے لیے روانہ کر دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ابو احمد نے طہیثا فتح کر لیا اور القلوص کو گرفتار کر لیا۔ خبیث نے القلوص کے بھانجے کو جس کا نام مالک بن بشران تھا بصرے اور اُس کے مضافات کا والی بنا دیا۔ جب ابو احمد فرات بصرہ میں اترا تو فاجر ڈرا کہ مالک بن بشران پر ابو احمد کی جانب سے حملہ ہوگا۔ مالک اُس زمانے میں نہر ابن عتیبہ کے منبع پر ٹھیرا ہوا تھا۔ اُس نے مالک کو ایک خط لکھا جس میں اُسے اپنا لشکر نہر الدیناری کی طرف منتقل کرنے اور اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو مچھلی کے شکار کے لیے روانہ کرنے اور شکار کو برابر اُس کے لشکر روانہ کرنے اور ایک جماعت کو اُس راستے کی طرف روانہ کرنے کا جس سے البادیہ کے اعراب آتے ہیں حکم تھا تاکہ اُسے اُن کے آنے کا علم ہو جوان میں سے غلہ لائیں۔ جب اعراب کی کوئی موافق جماعت اُترے تو اُن کی طرف جائے تاکہ جو کچھ وہ لائے ہوں اُسے خبیث کے پاس روانہ کر دے۔

مالک ابن اخت القلوص نے موضع بسمی کے باشندوں میں سے دو شخصوں کو البطیحہ روانہ کیا جن میں سے ایک کا عرف الریان اور دوسرے کا الخلیل تھا۔ یہ خبیث کے لشکر میں مقیم تھے۔ الخلیل اور الریان روانہ ہوئے۔ الطف کے باشندوں کی ایک جماعت کو جمع کیا اور وہ دونوں موضع بسمی میں آ گئے۔ وہاں ٹھیر کر شروع شروع البطیحہ سے اُن چھوٹی کشتیوں میں جو تنگ نہروں میں چلائی جاتی ہیں اور بڑی کشتیاں وہاں نہیں چلائی جاتیں خبیث کے لشکر میں مچھلیاں بھیجتے رہے اس طرح مچھلیوں کا ذخیرہ برابر خبیث کے لشکر میں پہنچتا رہا۔ اعراب کا غلہ اور جو کچھ وہ البادیہ سے لاتے تھے وہ بھی برابر پہنچتا رہا جس سے اُس کے لشکر والوں کی فراغت سے بسر ہونے لگی۔

فاجر کے ان ساتھیوں میں سے جو القلوص کے ساتھ شامل تھے ایک شخص نے جس کا نام علی بن عمرو اور عمر النقاب تھا الموفق سے امن حاصل کر لیا۔ اُس نے مالک بن البشران کی نہر الدینار پر مقیم ہونے اور وہاں کے قیام سے البطیحہ کی مچھلیوں کے زنجی لشکر میں پہنچانے میں اور اعراب کے رسد لانے کی خبر سے آگاہ کیا۔ الموفق نے اپنے آزاد کردہ غلام زیرک کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ اُس مقام پر روانہ کیا جہاں ابن اخت القلوص تھا۔ زیرک نے حملہ کر کے بعض کو قتل اور بعض کو گرفتار کیا۔ اس لشکر کے لوگ منتشر ہو گئے۔ مالک ہزیمت اُٹھا کر خبیث کے پاس واپس گیا۔ خبیث نے اُسے ایک جماعت کے ہمراہ نہر الیہود کے سرے پر واپس کیا۔ وہاں اُس نے نہر الفیاض کے قریب ایک موضع میں لشکر کی چھاؤنی قائم کی۔ الفیاض کی زمین شور کے متصل سے برابر خبیث کے لشکر میں غلہ پہنچتا رہا۔

مالک کی اور اُس کے نہر الیہود کے سرے پر قیام کرنے اور اُس علاقے کا غلہ خبیث کے لشکر میں جانے کی خبر الموفق کو پہنچی تو اُس نے اپنے فرزند ابو العباس کو حقیقت معلوم کرنے کے لیے نہر الامیر اور نہر القیاض جانے کا حکم دیا۔ لشکر روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے بدویوں کی ایک جماعت ملی جن کا رئیس ایک ایسا شخص تھا کہ بادیہ سے اونٹ بکریاں اور غلہ لایا تھا۔ ابو العباس نے اُن لوگوں پر حملہ کر دیا۔ ایک جماعت کو قتل اور بقیہ کو گرفتار کر لیا۔ اُس جماعت میں سے اُن کے رئیس کے سوا کوئی نہ بچا کیونکہ وہ اپنی گھوڑی پر سوار پہلے ہی چلا گیا اور اُس نے بھاگنے کی بڑی کوشش کی۔ تمام اونٹ بکریاں اور غلہ جو یہ اعراب لائے تھے سب کو ابو العباس نے لے لیا۔ قیدیوں میں سے ایک کا ہاتھ کاٹ کر اُسے چھوڑ دیا۔ وہ خبیث کی چھاؤنی میں پہنچا۔ اُس مصیبت کی خبر دی جو اُس پر نازل ہوئی۔ مالک ابن اخت القلوص کو ابو العباس کے ان اعراب پر حملہ کرنے سے خوف ہوا۔ اُس نے ابو احمد سے امن مانگا۔ اُسے امن دیا گیا۔ اس کے ساتھ نیکی کی گئی۔ لباس پہنایا گیا۔ ابو العباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ عطا جاری کی گئی۔ جاگیر دی گئی۔

خبیث نے مالک کی جگہ ایک اور شخص کو مقرر کیا جو القلوص کے ساتھیوں میں سے تھا جس کا نام احمد بن الجنید تھا۔ اُسے یہ حکم دیا کہ موضع الدہرشیر میں اور نہر ابی الخصیب کے سرے پر چھاؤنی قائم کر کے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایسے مقام پر جائے

جہاں البطیحہ کی مچھلیاں اُس کی نظر میں رہیں اور وہ انھیں خبیث کے لشکر میں روانہ کرتا رہے۔ ابواحمد کو احمد بن الجنید کی خبر پہنچی تو اس نے موالی کے سرداروں میں سے ایک سردار کو جس کا نام الرّمدان تھا ایک لشکر کے ہمراہ روانہ کیا۔ اس نے جزیرۂ الروجیہ میں چھاؤنی قائم کی جس سے لشکر خبیث میں البطیحہ کی مچھلیوں کے آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

الموفق شہاب بن علاء العنبری اور محمد بن الحسن العنبری کو ایک لشکر کے ہمراہ اعراب کو لشکر خبیث میں غلہ لے جانے سے روکنے کے لئے روانہ کیا۔ بصرے میں ان کے لئے بازار کھولنے اور ان کھجوروں کے لے جانے کا حکم دیا جنھیں جمع کرنا چاہیں۔ کیونکہ وہ لوگ اسی غرض سے خبیث کے لشکر میں جاتے تھے۔ شہاب و محمد جس کام پر مامور ہوئے تھے اس کے لئے روانہ ہو کے ایک موضع میں جو قصر عیسیٰ کے نام سے مشہور تھا۔ مقیم ہو گئے۔ اعراب جو کچھ البادیہ سے حاصل کرتے تھے وہ ان دونوں کے پاس اُتارتے تھے اور کھجوروں کو ان دونوں کے پاس سے جمع کر لیتے تھے۔ ابواحمد نے الرّمدان کو بصرے سے واپس بلا کے اس کی جگہ ایک فرغانی سردار کو روانہ کیا جس کا نام "نیصر بن ارخوز ابختیاذ یذفاذ" تھا۔ نصیر عرف ابوحمزہ کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ روانہ کیا کہ آب بصرہ کے بہاؤ کی جگہ اور نہر دبیس پر قیام کرے۔ نہر الابلہ اور نہر معقل اور نہر غربی میں جائے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

محمد بن الحسن نے کہا اور مجھ سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ جب نصیر اور قیصر کے بصرے میں قیام کرنے کی وجہ سے اُن کی رسد کو البطیحہ اور دریا سے بذریعہ کشتی روکنے کی وجہ سے خبیث اور اُس کے گروہوں سے رسد کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو ان خبیثوں نے نہر الامیر سے چل کر القندل تک بحر المبحی سے چل کر اُن راستوں تک جو خشکی و تری تک پہنچانے والے تھے تجسس کیا۔ اس طریقے سے خشکی و تری سے ان کی رسد پہنچنے لگی۔ اور دریا سے مچھلیوں کا جمع کرنا آسان ہو گیا۔ یہ بات بھی الموفق تک پہنچی۔ اس نے ابوالعباس کے غلام رشیق کو دجلے کے شرقی جانب نہر الامیر کے مقابل جو یتشت بادیہ میں چھاؤنی بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ اس چھاؤنی کے لئے ایک محفوظ خندق کھود ے۔ ابوالعباس کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے منتخب ساتھیوں میں سے پانچ ہزار آدمی اور بیس کشتیاں رشیق کے ساتھ کر دے۔ رشیق کو ان کشتیوں کے ذریعہ نہر الامیر پر ترتیب دار

مقرر کیے کا حکم دیا کہ وہ اُن میں سے ہر پندرہ کشتی کی باری مقرر کر دے اور اُن میں بیٹھ کر نہر الامیر میں داخل ہو کے اُس کشادہ مقام تک پہنچ جائے جہاں سے زنجی دبا اور القندل اور نہر المسیحی کی طرف جاتے تھے۔ اہل لشکر وہیں پڑاؤ ڈالیں۔ اگر خبیثوں میں سے کوئی اُن کے سامنے آجائے تو اُس پر حملہ کریں۔ جب اُن کی باری ختم ہو جائے تو واپس آئیں۔ اُن کے بعد اُن کے وہ ساتھی روانہ ہوں جو دہانہ نہر پر مقیم ہیں اور وہ بھی ایسا ہی کریں۔ رشیق نے اُس مقام پر چھاؤنی قائم کر دی جہاں اُسے قائم کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ فاجروں کے وہ تمام راستے منقطع ہو گئے جن میں چل کر وہ دبا اور القندل اور المسیحی تک جاتے تھے۔ اُن کے لیے کوئی راستہ نہ رہا نہ خشکی کا نہ تری کا۔ تمام طریقے تنگ ہوئے۔ یہ محاصرہ نہایت شاق گزرا۔

اسی سال شرکب نے المجستانی پر حملہ کر کے اُس کی ماں کو گرفتار کر لیا۔

اسی سال ابن شبث بن الحسن نے حملہ کر کے عمر بن سیما والی حلوان کو گرفتار کر لیا۔

اسی سال احمد بن ابی الاصبغ عمرو بن اللیث کے پاس سے واپس آیا عمرو نے اُسے احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے پاس روانہ کیا تھا۔ وہ اپنے ہمراہ مال لایا عمرو نے جو اُس سے مطالبہ کیا تھا اُس میں سے کچھ اوپر تین لاکھ دینار اور ہدایا جن میں پچاس من مشک، پچاس من عنبر، دو سو من عود، تین سو زری کے کپڑے۔ سونے چاندی کے برتن۔ چوپائے اور غلام جو دو لاکھ دینار کی قیمت کے تھے جو کچھ روانہ کیا گیا اور ہدیۃً بھیجا گیا وہ پانچ لاکھ دینار کی قیمت کا تھا۔

اسی سال کیغلغ نے الخلیل بن ریمال کو حلوان کا والی بنایا۔ اُس نے اُن لوگوں کے ساتھ عمر بن سیما کی وجہ سے بدی کی۔ اُنھیں ابن شبث کے جرم پر پکڑا۔ اُنھوں نے اُس سے ابن سیما کی رہائی کی اور ابن شبث کی حالت کی اصلاح کی ذمہ داری کی۔

اسی سال ابوالعباس بن الموفق کے غلام رشیق نے بنی تمیم کی ایک قوم پر حملہ کیا جنھوں نے بصرے میں داخل ہونے اور اُس میں آگ لگانے میں زنجیوں کی مدد کی تھی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اُسے یہ خبر پہنچی تھی کہ ان اعراب کی ایک جماعت خشکی سے رسد خبیث کے شہر لیے جا رہی ہے جس میں غلہ اور اونٹ اور بکریاں ہیں۔ وہ لوگ نہر الامیر کے سرے پر

اُن کشتیوں کے منتظر ہیں جو فاسق کے لشکر کی پشت کی جانب سے اُن کے پاس آئیں گی اور انھیں اور جو کچھ اُن کے ہمراہ ہے اُسے سوار کرلیں گی۔ رشیق کشتیوں کے ساتھ اُن کی جانب روانہ ہو کے اُس جگہ پہنچا جہاں وہ لوگ گھسے ہوئے تھے۔ وہ نہر سحاتی تھی۔ رشیق نے اس طرح اُن پر حملہ کیا کہ وہ لوگ غافل تھے۔ اُس نے اُن میں سے اکثر کو قتل کر دیا۔ اُن کی ایک جماعت کو گرفتار کرلیا جو تجار تھے اور خبیث کے لشکر سے غلہ لینے نکلے تھے۔ اُن تمام اقسام کے غلوں اور بکریوں اور اونٹوں پر جو اُن کے ہمراہ تھے اور اُن گدھوں پر جن پر انھوں نے غلہ لادا تھا قبضہ کرلیا۔ قیدیوں کو اُن چھوٹی بڑی کشتیوں میں جو اُس کے ہمراہ تھیں الموفقیہ پہنچایا۔ الموفق کے حکم سے سر کشتیوں میں لٹکا دیے گئے اور قیدیوں کو وہیں سولی پر چڑھا دیا گیا۔ رشیق اور اُس کے ساتھیوں کو جو کچھ حاصل ہوا اُسے ظاہر کیا گیا۔ اُسے تمام اطراف لشکر میں گھمایا گیا۔ اُس نے سروں اور قیدیوں کے متعلق حکم دیا تو انھیں خبیث کے لشکر میں بھیج دیا گیا کہ انھیں اپنے پاس رسد لانے والوں پر رشیق کے حملے کا حال معلوم ہو جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔

ان لوگوں میں جن پر رشیق کو فتح حاصل ہوئی تھی اعراب میں کا ایک شخص تھا جو صاحب الزنج اور اعراب کے درمیان غلہ حاصل کرنے میں سفارت کرتا تھا۔ ابو احمد کے حکم سے اُس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ کر اُسے خبیث کے لشکر میں ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد قیدیوں کی گردنیں ماری گئیں۔ اُس نے وہ مال رشیق کے ساتھیوں کو دے دیا جو انھیں اُن لوگوں سے حاصل ہوا۔ رشیق کے لیے خلعت و انعام کا حکم دے کے لشکر کی جانب واپس کیا۔ بکثرت امن مانگنے والے رشیق کے پاس جمع ہو گئے۔

ابو احمد نے اُن لوگوں کو جو زنجیوں سے جدا ہو کر رشیق کے پاس آگئے تھے رشیق کے ساتھ شامل کرنے کا حکم دیا۔ وہ بکثرت جمع ہو گئے یہاں تک کہ گویا وہ اپنی جماعت میں تمام لشکروں سے بڑھ گئے۔ خبیث اور اُس کے ساتھیوں سے ہر طرف سے سلسلۂ رسد منقطع ہو گیا۔ اُن کے تمام راستے بند کر دیے گئے۔ اس محاصرے نے انھیں سخت نقصان پہنچایا اور اُن کے جسموں کو کمزور کر دیا۔ جو قیدی گرفتار ہوتا تھا اور جو امن لینے والا آتا اُس سے اُس کی روٹی ملنے کی مدت پوچھی جاتی تھی۔ وہ تعجب سے کہتا کہ روٹی ملے تو ایک یا دو برس گزر چکے ہیں۔

جب خائن کے ساتھی اس حالت کو پہنچ گئے تو الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ ان پر پے در پے حملہ کیا جائے کہ یہ طریقہ ان کے ضرر اور مشقت کو زیادہ کر دے۔ اس وقت میں مخلوق کثیر امان میں ابو احمد کی طرف نکل آئی۔ اُن لوگوں کو جو فاسق کے مکان میں مقیم تھے۔ اپنی غذا کے لیے تدبیر کی حاجت ہوئی۔ وہ اپنے لشکر سے دور دور از دیہات اور نہروں میں غذا کی تلاش میں منتشر ہو گئے۔ ابو احمد کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنے حبشی غلاموں کے سرداروں اور اُن کے رئیسوں کو یہ حکم دیا کہ اُن مقامات کی طرف روانہ ہوں جہاں کی زنجیوں نے آمد و رفت کی عادت کر لی ہے۔ انھیں مائل کر کے ان سے اپنی فرمان برداری کی خواہش کریں جو شخص اس میں داخل ہونے سے انکار کرے اس کو قتل کر دیں اور اس کا سر لے لیں۔ ان کے لئے اجرت بھی مقرر کر دی۔ لالچ میں انھوں نے صبح و شام کا معمول مقرر کر لیا۔ کوئی دن خالی نہ جاتا کہ ایک جماعت پر وہ قابو پاتے۔ سروں کو لے آتے تھے اور قیدیوں کو گرفتار کر لاتے تھے۔

محمد بن الحسن نے بحوالہ محمد بن حماد بیان کیا کہ جب زنجیوں کے بہت سے قیدی الموفق کے پاس جمع ہو گئے تو اُس نے ان کے پیش کرنے کا حکم دیا۔ ان میں سے جو شخص طاقتور تھا اور ہتھیار اٹھانے کی قوت رکھتا تھا اس پر احسان و کرم کیا اور اُسے اپنے حبشی غلاموں میں شامل کر لیا اور اپنی نیکی اور احسان سے جو اُن کے لئے کی جانے والی تھی انھیں آگاہ کر دیا اور جو ایسا کمزور تھا کہ جنبش تک نہ کر سکتا تھا یا ایسا قریب مرگ بوڑھا جو ہتھیار اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا یا ایسے زخموں سے مجروح تھا کہ اُسے بیکار کر دیا تھا، اس کے متعلق یہ حکم دیا کہ اُسے دو کپڑے پہنائے جائیں، چند درہم انعام دیئے جائیں زاد راہ دیا جائے، اور خبیث کے لشکر کی جانب روانہ کر دیا جائے، اس نے جو کچھ الموفق کے پاس آنے والوں کے ساتھ اس کا احسان دیکھا ہے وہ سب کچھ بیان کر دے کہ الموفق کی یہی رائے ان تمام لوگوں کے بارے میں ہے جو امن لے کر اس کے پاس آئیں یا گرفتار ہو کر آئیں۔ اس نے صاحب الزنج کے ساتھیوں کے مائل کرنے کے لیے جو کچھ چاہا وہ مہیا کیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس کی طرف میلان کرنے اور اس کی امن اور طاعت میں داخل ہونے کو اپنا شعار بنا لیا۔ الموفق اور اس کا فرزند ابوالعباس دونوں کے دونوں خود بھی اور ان دونوں کے ساتھی بھی خبیث اور اُن لوگوں کی جنگ میں جو اس کے ہمراہ تھے صبح کو بھی مشغول رہتے تھے

اور شام کو بھی۔ جس سے وہ اُن لوگوں کو قتل بھی کرتے تھے قید بھی کرتے اور مجروح بھی کرتے تھے۔ ابو العباس کو ان میں سے بعض جنگوں میں زخم بھی لگے مگر وہ اُن سے اچھا ہو گیا۔

اسی سال رجب میں خبیث کا ساتھی بہبوذ قتل کیا گیا۔

## اسباب قتل بہبوذ

بیان کیا گیا ہے کہ فاسق کے ساتھیوں میں سب سے زیادہ لوٹ مار کرنے والا اور سب سے بڑھ کر رہزنی کرنے اور مال لینے والا بہبوذ ابن عبد الوہاب تھا۔ اُس نے اسی سبب سے مال کی بہت بڑی مقدار جمع کر لی تھی۔ وہ ہلکی کشتیوں کے ساتھ بہت زیادہ نکلا کرتا تھا اور اُن نہروں میں سفر کیا کرتا تھا جو دجلے تک پہنچاتی تھیں۔ جب وہ الموفق کے ساتھیوں کی کوئی کشتی پاتا تو اُسے گرفتار کر کے نہر میں داخل کر لیتا تھا۔ اگر کوئی پیچھا کرنے والا اُس کا پیچھا کر کے تلاش کرتے ہوئے نہر میں گھس جاتا تو اُس کے ساتھیوں کی وہ جماعت اُس پر ٹوٹ پڑتی تھی جس کو وہ اس کام کے لیے تیار رکھتا تھا۔ وہ لوگ اُس کے راستے کو قطع کر دیتے اور اُس پر حملہ کرتے تھے پھر جب یہ طرز عمل بہت بڑھا اور اُس سے احتیاط کی جانے لگی تو وہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہوتا تھا۔ اُسے الموفق کی کشتیوں کے مشابہ بنا لیتا تھا اور اُسی کے جھنڈوں کی طرح کا جھنڈا اُس پر نصب کرتا تھا۔ اُسے دجلے میں لے جاتا تھا۔ اہل لشکر کو غافل پاتا تو حملہ آور ہوتا اور قتل و گرفتار کرتا تھا۔ نہر الابلہ اور نہر معقل اور بثق شیرین اور نہر الدیر تک بڑھ جاتا تھا۔ رہزنی کرتا اور راہگیروں کے جان و مال کو ضائع کر ڈالتا۔

الموفق کو جب بہبوذ کے افعال کی خبر پہنچی تو یہ مناسب سمجھا کہ اُن تمام نہروں پر بند باندھ دیا جائے جن پر بند باندھنا آسان ہو۔ بڑی نہروں کے دہانوں پر کشتیاں مقرر کر دی جائیں کہ بہبوذ اور اُس کے گروہوں کی شرارت سے امن مل جائے۔ راستے اور سڑکیں مامون ہو جائیں۔ جب ان سڑکوں کو محفوظ کر دیا گیا اور اُن نہروں پر بند باندھ دیا گیا جن پر

بند یا باندھنا ممکن تھا اور بہبوذ اور اُس کے افعال کے درمیان روک بنادی گئی تو بہبوذ اُن کشتی والوں کی غفلت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے فرصت کو غنیمت جان کر ٹھیر گیا۔ موقع ملتے ہی نہر ابی الخصیب کے پچھلے حصے سے ایسی کشتیوں کے ساتھ آگے بڑھا جو الموفق کے ساتھیوں کی چھوٹی بڑی کشتیوں کے مشابہ تھیں۔ اُن پر اُس نے اُنھی کے جھنڈوں کی طرح کے جھنڈے نصب کیے۔ اُن میں اپنے بہادر اور جری اور شجاع ساتھی سوار کیے۔ اُن کشتیوں کو اُس نے اُس کشادہ راستے میں پھیلا دیا جو نہر الیہودی تک پہنچاتا تھا۔ خود نہر نافذ کو چلا جس سے نکل کر نہر الابلہ اور پھر اُن چھوٹی بڑی کشتیوں تک پہنچ گیا جو نہر کی حفاظت کے لیے مقرر تھیں۔ کشتی والے دھوکے میں غافل تھے۔ اُس نے اُن پر حملہ کیا۔ ایک جماعت کو قتل کیا، چند قیدی گرفتار کیے۔ چھ کشتیاں لے لیں اور دوبارہ نہر الابلہ میں واپس آیا۔

الموفق کو خبر پہنچی تو اُس نے ابو العباس کو کشتی میں نہر الیہود سے اُس کے روکنے کا حکم دیا۔ اور امید کی کہ وہ کشادہ راستے تک اُس سے پہلے پہنچ جائے گا اور اُس کے اُس راستے کو منقطع کر دے گا جو اُسے اُس کی جائے پناہ تک پہنچاتا ہے۔ ابو العباس موضع المطوعہ میں آیا حالانکہ بہبوذ پہلے گزر چکا تھا اور نہر السعید میں داخل ہو گیا تھا جو نہر ابو الخصیب تک پہنچاتی ہے۔ ابو العباس نے بہبوذ کی کشتیوں کو دیکھا اور اُن کے پکڑ لینے کی توقع کر کے جستجو میں خوب کوشش کی اور اُنھیں پالیا اور جنگ ہونے لگی۔ ابو العباس نے بہبوذ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ کو قتل کر دیا، ایک گروہ کو گرفتار کر لیا اور ایک گروہ نے اُس سے امن لے لیا۔

بہبوذ کے ساتھ تعداد کثیر مل گئی جنھوں نے اُس کی مدد کی اور نہایت سختی سے اُس کی طرف سے مدافعت کی۔ پانی گھٹ گیا تھا جس سے ابو العباس کی کشتیاں نہروں اور کشادہ راستوں کے اُن مقامات میں جہاں پانی اُتر گیا تھا کیچڑ میں پھنس گئیں۔ بہبوذ اور اُس کے بقیہ ساتھی ڈوبتے ڈوبتے بچ گئے۔

الموفق برابر خبیث اور اُس کے ساتھیوں کے محاصرے اور اُن سڑکوں کے روکنے پر جن سے اُن لوگوں کے پاس رسد آتی تھی جمار ہا۔ بہت سے امن خواہ جمع ہو گئے تو الموفق نے اُن کے لیے خلعت و انعامات کا حکم دیا۔ اُنھیں عمدہ گھوڑوں کی زین و ساز و عنان و اسباب کے ساتھ سواری دی گئی اور اُن کے لیے عطا جاری کی گئی۔ اس کے بعد الموفق کو یہ خبر پہنچی کہ

بدحالی اور فقر نے خبیث کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو مچھلی اور کھجور وغیرہ غذا کی تلاش میں دیہات میں منتشر ہونے پر مجبور کردیا ہے۔ اُس نے اپنے بیٹے ابوالعباس کو اُن دیہات اور اطراف کی جانب چھوٹی بڑی کشتیوں اور تیز رفتار ڈونگیوں میں تیزی سے جانے کا حکم دیا کہ اپنے جری اور بہادر اور شجاع ساتھیوں کو ہمراہ لے کے اُن لوگوں کے اور اُن کی صاحب الزنج کے شہر کی واپسی کے درمیان حائل ہوجائے۔ ابوالعباس اس مقصد کے لیے روانہ ہوا اور خبیث کو بھی ابوالعباس کا اس کام کے لیے جانا معلوم ہوگیا۔ اُس نے بہبوذ کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کنارے کی پوشیدہ نہروں اور کشادہ راستوں میں روانہ ہو کہ اُس کا حال پوشیدہ رہے یہاں تک کہ القندل اور ابرسان اور اُس کے اطراف میں پہنچ جائے۔ بہبوذ اُس کام کے لیے روانہ ہوا جس کا اُسے خبیث نے حکم دیا تھا۔ راستے میں ابوالعباس کی ایک کشتی اُس کے سامنے آگئی جس میں اُس کے تیرانداز غلاموں میں سے چند غلام زنجیوں کی ایک جماعت کے ساتھ سوار تھے۔ بہبوذ اُس کشتی کے لالچ سے اُس کی طرف روانہ ہوا کشتی والوں نے اُس سے جنگ کی۔ لڑنے والوں میں سے ایک حبشی غلام کے ہاتھ سے اُس کے پیٹ میں نیزے کا ایک زخم لگا اور وہ پانی میں گر گیا۔ اُس کے ساتھیوں نے جلدی سے اُسے اٹھا کے کشتی میں سوار کیا اور پشت پھیر کر خبیث کے لشکر کی طرف بھاگے۔ وہ لوگ اُسے اُس کے پاس پہنچانے بھی نہ پائے کہ اللہ نے اُس سے راحت دے دی۔ اس کی وجہ سے فاسق اور اُس کے دوستوں پر بڑی مصیبت پڑی۔ اُن کی بے صبری بہت بڑھ گئی۔ اُس ناپاک کا قتل بڑی فتح تھی۔ اُس کی ہلاکت ابواحمد سے پوشیدہ رہی یہاں تک کہ ملاحوں میں سے ایک شخص نے اُس سے امن حاصل کر کے یہ خبر دی جس سے وہ بہت مسرور ہوا۔ اُس نے اُس غلام کے حاضر کرنے کا حکم دیا جو اُس کے قتل کا ذمہ دار تھا۔ وہ حاضر کیا گیا تو اُس نے اُسے صلے میں خلعت دیا اور طوق پہنایا، تنخواہ میں اضافہ کیا اور اُن سب لوگوں کے لیے جو اُس کشتی میں تھے انعام اور صلے اور خلعت کا حکم دیا۔

اسی سال ماہ رمضان کا پہلا دن یکشنبہ تھا اُس کے دوسرے یکشنبے کو شعانین ہوئی (شعانین = عید نصاریٰ جو ماہ اپریل کے شروع میں ہوتی ہے) تیسرے یکشنبے کو فصح ہوئی (فصح = یہود کی مصر سے روانگی کی یادگار کی عید ہے) چوتھے یکشنبے کو نوروز ہوا اور پانچویں یکشنبے کو مہینہ ختم ہوگیا۔

اسی سال ابو احمد نے الذوابی پر فتح پائی جو صاحب الزنج کی طرف مائل تھا۔
اسی سال یدکوتکین بن اساتکین اور احمد بن عبد العزیز میں جنگ ہوئی۔ یدکوتکین نے اُسے شکست دی اور مقام قم اُس پر غالب آگیا۔
اسی سال عمرو بن اللیث نے ابو احمد کے حکم سے ایک سردار کو محمد بن عبید اللہ بن ازاد مرد کردی کی جانب روانہ کیا۔ اُس سردار نے اُسے گرفتار کرلیا اور اُسے اُس کے پاس لے گیا۔
اسی سال ذی القعدہ میں شام میں سَلَمیہ اور حلب اور حمص کے درمیان عبد الملک بن صالح الہاشمی کی اولاد میں سے ایک شخص۔ نے خروج کیا جس کا نام بکار تھا۔ اُس نے ابو احمد کے لیے دعوت دی۔ ابن عباس الکلابی نے اُس سے جنگ کی۔ الکلابی کو شکست ہوئی۔ ابن طولون کے ساتھی لؤلؤ نے ایک سردار کو جس کا نام بودن تھا بہت بڑے لشکر کے ساتھ اُس کی طرف روانہ کیا۔ وہ اس طرح لوٹا کہ اُس کے ہمراہ بہت میں سے ایک بھی نہ تھا۔
اسی سال لؤلؤ نے ابن طولون سے مخالفت کی۔
اسی سال صاحب الزنج نے ابن ملک زنجی کو قتل کردیا۔ اُسے یہ خبر ملی تھی کہ وہ ابو احمد سے مل جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔
اسی سال احمد بن عبد اللہ الخجستانی قتل کیا گیا جس کو اُس کے غلام نے ماہ ذی الحجہ میں قتل کردیا۔
اسی سال ابن ابی الساج کے ساتھیوں نے واسط کے قریب القریہ میں محمد بن علی بن حبیب الیشکری کو قتل کردیا اور اُس کا سر بغداد میں لٹکایا گیا۔
اسی سال محمد بن کمشجور نے علی بن الحسین کفتمر سے جنگ کی۔ کمشجور نے کفتمر کو گرفتار کر کے پھر اُسے رہا کردیا۔ یہ واقعہ ذی الحجہ میں ہوا۔
اسی سال العلوی جس کا عرف الحرون تھا گرفتار کرلیا گیا۔ یہ اس لیے ہوا کہ اُس نے اُس غریطے (لفافے) کو روکا جو زمانہ حج کے حالات کے متعلق بھیجا جاتا ہے۔ اُس نے اُسے لے لیا۔ ابن ابی الساج کے طریق مکہ کے نائب نے کسی کو روانہ کیا جس نے الحرون کو گرفتار کرلیا۔ اور اُس نے اُسے الموفق کے پاس روانہ کردیا۔

اسی سال ابو المغیرہ المخزومی کی روانگی مکہ اور اس کے عامل ہارون بن محمد اسحاق الہاشمی کی جانب ہوئی۔ ہارون نے دو ہزار کے قریب ایک جماعت تیار کی۔ ان کی وجہ سے وہ اس سے محفوظ رہا۔ المخزومی چشمہ مشاش کی طرف گیا۔ اسے پاٹ دیا۔ جدے کی طرف گیا۔ وہاں کا غلہ لوٹ لیا اور باشندوں کے مکانات جلا دیئے جس سے مکے میں روٹی ایک درہم میں دو اوقیہ ہوگئی۔

اسی سال ابن الصقلبیہ نے روم کے سرکشوں پر چڑھائی کی۔ اس نے ملطیہ میں پڑاؤ کیا اور مرعش اور الحدث کے باشندوں نے ان کی مدد کی۔ سرکش لوگ بھاگے اور وہ لوگ الربیع تک ان کے ساتھ رہے۔ شامی سرحد کے علاقے سے گرمائی جنگ ابن طولون کے عامل خلف الفرغانی نے کی۔ اس نے دس ہزار سے زیادہ رومیوں کو قتل کر دیا اور لوگوں کو اس قدر غنیمت حاصل ہوئی کہ ایک حصہ چالیس دینار کو پہنچ گیا۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔ اور ابن ابی الساج راستے اور حوادث کی نگرانی پر تھا۔

## واقعات ۲۶۹ھ

محرم میں العلوی الحرون ریشمی قبا اور لمبی ٹوپی پہنے اونٹ پر سوار ابو احمد کے لشکر میں داخل ہوا۔ اس کے بعد اسے ایک کشتی میں سوار کر کے روانہ کیا گیا۔ ایسی جگہ ٹھہرایا گیا کہ اسے صاحب الزنج دیکھے اور قاصدوں کا کلام سنے۔

اسی سال کے محرم میں توز اور سمیراء کے درمیان اعراب نے حجاج کے ایک قافلے کی رہزنی کی ان کو لوٹ لیا اور بہت سے آدمیوں اور تقریباً پانچ ہزار اونٹوں کو ان کے بار کے ساتھ وہ ہنکالے گئے۔

اسی سال کے محرم میں چودھویں شب کو چاند گہن ہوا اور وہ گہنا کے بالکل غائب ہو گیا۔ ۲۸ محرم یوم جمعہ کو غروب کے وقت سورج گہن ہوا وہ گہن کی حالت میں غائب ہو گیا۔ لہٰذا محرم میں چاند گہن اور سورج گہن اکٹھا ہو گئے۔

اس سال کے صفر میں بغداد میں ابراہیم الخلیجی پر عام لوگوں کا حملہ ہوا۔ ان لوگوں نے اس کا مکان لوٹ لیا سبب یہ ہوا کہ اس کے ایک غلام نے ایک عورت کے تیر مار کر قتل کر دیا۔ خلافت سے اس کے خلاف مدد چاہی گئی۔ حکام نے غلام کے نکالنے کے بارے میں اس کے پاس کہلا بھیجا تو وہ رکا۔ اس کے غلاموں نے لوگوں پر تیر اندازی کر کے ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو مجروح کر دیا جن میں دو اعوان سلطنت بھی تھے۔ آخر وہ (ابراہیم) بھاگ گیا۔ اس کے غلام گرفتار کر لیے گئے اور اس کا مکان اور جانور لوٹ لیے گئے۔ محمد بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر نے جو اپنے باپ کی جانب سے الجسر پر تھا ابراہیم کے جانوروں اور اس کے اس لٹے ہوئے مال کو جس پر اس نے قابو پایا جمع کر لیا اور اس کے سپرد کرنے کا حکم دیا اس مال کے اسے واپس کرنے پر شہادت قائم کی۔

اسی سال ابن ابی الساج نے الطائف جانے کے بعد مکے سے جدے کی طرف واپس ہوتے ہوئے ایک لشکر روانہ کیا ان لوگوں نے المخزومی کی دو کشتیوں کو گرفتار کر لیا جن میں مال اور ہتھیار تھے۔

اسی سال روحی بن خشنج نے فرغانی سرداروں میں سے تین شخصوں کو جن میں سے ایک کا نام صدیق اور دوسرے کا طخشی اور تیسرے کا طغان تھا گرفتار کر لیا اور انھیں قید کر دیا صدیق کے چند زخم لگے اور وہ بچ گیا۔

اسی سال ماہ ربیع الاول میں احمد بن طولون کے ساتھی خلف کا سرحد شام میں جس پر وہ اس کا عامل بھی تھا الفتح بن خاقان کے آزاد کردہ غلام یازمان خادم پر حملہ ہوا اس نے یازمان کو قید کر دیا۔ سرحد والوں کی ایک جماعت نے خلف پر حملہ کر کے یازمان کو چھڑا لیا اور خلف بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے خطبات جمعہ میں ابن طولون کے لیے دعا ترک کر کے برسر منبر لعنت کی۔ یہ خبر ابن طولون کو پہنچی تو وہ مصر سے نکل کے دمشق ہوتے ہوئے سرحد شام پر گیا، اذنہ میں اترا۔ یازمان اور طرطوس کے باشندوں نے اذنہ کے تمام دروازے سوائے باب الجہاد اور باب البحر کے بند کر دیے۔ پانی کو کاٹ دیا جو اذنہ اور اس کے گرداگرد تک بہنے لگا۔ اس طرح وہ محفوظ ہو گئے۔ ابن طولون اذنہ میں مقیم ہو گیا۔ پھر واپس ہو کے انطاکیہ کی طرف جاتے ہوئے حمص گیا۔ پھر دمشق پہنچ کے وہاں مقیم ہو گیا۔

اسی سال ابن طولون کے غلام لولو نے اپنے آقا کی مخالفت کی جس وقت اس نے اُس کی مخالفت کی حمص اور حلب اور دیار مضر اور قنسرین اُس کے قبضے میں تھا۔ لولو بالس کی طرف گیا۔ اُسے لوٹ لیا۔ سعید اور اُس کے بھائی کو جو العباس الکلابی کے بیٹے تھے گرفتار کرلیا۔ اس کے بعد لولو نے ابو احمد سے اُس کے پاس جانے اور ابن طولون کے چھوڑ دینے کے بارے میں مراسلت کی جس میں اُس نے اپنے لیے کچھ شرطیں لگائیں۔ ابو احمد نے اُس کی درخواست قبول کرلی۔ لولو الرقہ میں مقیم تھا۔ وہاں سے روانہ ہوا۔ اہل الرقہ وغیرہم کی ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لے کے قرقیسیا گیا وہاں ابن صفوان العقیلی تھا۔ اُس نے اُس سے جنگ کی۔ لولو نے قرقیسیا لے لیا اور اُسے احمد بن مالک بن طوق کے سپرد کر دیا۔ ابن صفوان بھاگ گیا۔ لولو بغداد کے ارادے سے آگے بڑھا۔

اسی سال ابو احمد الموفق کو ایک تیر مارا گیا جسے خبیث کے ایک رومی غلام نے کہ قرطاس نام تھا، اُس شہر میں جس کو اُس نے بنایا تھا دیواریں منہدم کرنے کے لیے ابو احمد کے داخلے پر چلایا تھا۔

اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ ناپاک بہبوذ جب ہلاک ہوگیا تو صاحب الزنج کو اُن خزانوں کا لالچ پیدا ہوا جنھیں بہبوذ نے جمع کیا تھا۔ اُسے صحت کے ساتھ یہ خبر ملی تھی کہ اُس کی ملک میں دو لاکھ دینار اور بڑی مقدار میں جواہر اور سونا چاندی جمع ہیں۔ اُس نے اُسے ہر تدبیر سے تلاش کیا اور اُس پر حرص کی۔ بہبوذ کے قرابت داروں اور ساتھیوں کو قید کر دیا اور اُنھیں تازیانے مارے۔ اس لالچ سے اُس کے تمام مکانات ڈھا دیے اور اُس کی تمام عمارتیں منہدم کر دیں کہ اُن میں سے کسی میں کوئی دفینہ پالے مگر کچھ نہ پایا۔ وہ فعل جو اُس نے مال کی طلب میں بہبوذ کے ورثا کے ساتھ کیا اس سے اُس کے ساتھیوں کا دل بیزار ہوگیا اور اُنھیں اُس کے پاس سے بھاگ جانے اور اُس کی صحبت ترک کرنے کی دعوت دی۔ الموفق نے بہبوذ کے ساتھیوں میں امان کی منادی کرنے کا حکم دیا۔ ندا دی گئی تو وہ لوگ امان کی رغبت میں اُس کی طرف دوڑے۔ وہ لوگ بھی صلہ و انعام وخلعت و تنخواہ میں اپنے ہم جنسوں کے ساتھ شامل کر دیے گئے۔

جن اوقات میں کہ تیز ہوائیں چلتی ہیں اور دجلے میں موجیں اُٹھنے لگتی ہیں خاجر کے لشکر کی طرف عبور کرنا دشوار ہوتا تھا، ایسے وقت کے لیے ابو احمد نے مناسب خیال کیا کہ

دجلے کے غربی جانب اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے کوئی وسیع مقام بنا لے۔ اُس مقام میں دیر جابیل اور نہر المغیرہ کے درمیان چھاؤنی قائم کرے۔ اُس نے کھجور کے درخت کاٹنے اور موضع الخندق کے درست کرنے کا حکم دیا کہ خندقوں سے اس کو محصور کر کے شہر پناہ سے محفوظ کر دیا جائے کہ زنجیوں کے شبخون اور دھوکے سے قتل و غارت کا اندیشہ نہ رہے۔ اپنے سرداروں پر باری مقرر کر دی۔ اُن میں سے ہر ایک نوبت بہ نوبت صبح کے وقت مع اپنے آدمیوں کے جاتا تھا۔ اُس کے ہمراہ اُس چھاؤنی کے کام کو مضبوط کرنے کے لیے جس کا اُس نے وہاں بنانے کا ارادہ کیا تھا کام کرنے والے ہوتے تھے۔ فاسق نے اُس کا اس طور پر مقابلہ کیا کہ علی بن ابان المہلبی اور سلیمان بن جامع اور ابراہیم بن جعفر الہمدانی پر باریاں مقرر کر دیں۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے وہ دن مقرر ہو گیا جس میں اُس کی باری تھی۔ خبیث کا بیٹا انکلائے ہر روز سلیمان کی باری میں آیا کرتا تھا اور بسا اوقات ابراہیم کی باری میں بھی۔ خبیث نے اُسے ابراہیم بن جعفر کی جگہ کر دیا۔ سلیمان بن جامع بھی اُس کی باری میں اُس کے ساتھ آتا رہا۔ سلیمان بن موسیٰ الشعرانی اور اُس کے دونوں بھائیوں کو بھی خبیث نے اُس کے ساتھ شامل کر دیا اور وہ سب اُس کے آنے پر آتے اور اُس کے جانے پر چلے جاتے تھے اور خبیث نے یہ جان لیا کہ الموفق جب لڑائی میں اُس کے قریب ہو جائے گا اور جو شخص بھاگ کے الموفق سے ملنا چاہتا ہے اُس کی مسافت قریب ہو جائے گی۔ دونوں لشکروں کے قریب ہو جانے سے اُس کے ساتھیوں کے دلوں میں ڈر بیٹھ جائے گا تو اُس میں اُس کی تدبیر کا نا کام ہو جائے گی اور اُس کے تمام امور ابتر ہو جائیں گے۔ اُس نے اپنے ساتھیوں کو اُن سرداروں سے جنگ کرنے کا جو روزانہ عبور کریں اور اُن کے اپنے اُس لشکر کے حال کی اصلاح سے روکنے کا حکم دیا جس کی اصلاح کا ارادہ کر کے وہ اُس کی طرف منتقل ہونا چاہتے تھے۔

ایک دن تیز ہوا اُس وقت چلنے لگی جبکہ الموفق کا کوئی سردار اپنے اُس کام کے لیے جس کے لیے وہ عبور کرتا تھا جانب غربی میں تھا۔ فاسق نے اس سردار کے تنہا ہونے کا اور اُس کا اپنے ساتھیوں سے جدا ہونے کا اور تیز ہواؤں کے چلنے کی وجہ سے دجلے کے عبور سے مانع ہونے کا موقع غنیمت جانا۔ اُس نے اُس سردار کا قصد کیا جو غربی دجلے میں مقیم تھا اور اپنے آدمیوں کی کثرت سے اُس پر غالب آ گیا۔

کشتیوں نے جو اُس فرستادہ سردار کے ہمراہ تھیں اُس مقام پر ٹھیرنے کی جہاں وہ ٹھیرتی تھیں اس وجہ سے کوئی گنجائش نہ پائی کہ ہوا نے انھیں پتھروں پر پہنچا دیا تھا۔ کشتی والوں کو اُن کے ٹوٹ جانے کا خوف تھا۔ زنجیوں کو اس سردار اور اُس کے ساتھیوں پر ہمت ہوگئی۔ انھوں نے اُن کو اپنے مقام سے ہٹا دیا وہ اُن کے ایک گروہ کو پا گئے جو ثابت قدم رہے۔ دوسرے قتل کر دیے گئے۔ ایک گروہ نے پانی کی طرف پناہ لی۔ زنجیوں نے اُن کا تعاقب کر کے اُن میں سے چند شخص گرفتار کیے اور ایک جماعت کو قتل کر دیا اُن میں سے اکثر لوگ بچ گئے وہ اپنی کشتیاں پا گئے۔ انھوں نے اپنے آپ کو اُن کشتیوں میں ڈال دیا اور شہر الموفقیہ کی جانب عبور کر گئے۔ زنجیوں کو جو کچھ بن پڑا اُس سے لوگوں کی پریشانی بہت بڑھ گئی اور بہت غم ہوا۔

ابواحمد نے دجلے کی غربی جانب اُترنے کے بارے میں جو سوچا تھا اُس میں غور کیا کہ وہ کامیاب نہیں ہوا۔ فاسق اور اُس کے ساتھیوں کے اُس حیلے پر بھی غور کیا جس سے وہ رات کے وقت لشکر پر حملہ کر دے گا یا کسی ایسی بات کی گنجائش پا جائے گا جس میں اُس کے لیے سہولت ہو اس وجہ سے کہ اُس مقام پر ابواحمد کے مخالف بہت سے امور تھے۔ راستے نہایت دشوار تھے، زنجی ایسے ویران مواضع میں گھسنے پر زیادہ قادر تھے اور وہ اُن لوگوں پر بہ نسبت ابواحمد کے ساتھیوں کے زیادہ آسان ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر ابواحمد نے دجلے کے جانب غربی اُترنے کی رائے واپس لے کے فاسق کی دیوار توڑنے کا اور اُسی سے اپنے ساتھیوں کے لیے راستے اور سڑکیں بنانے کا عزم کیا۔

حکم دیا کہ دیوار توڑنے کی ابتدا وہاں سے کی جائے جو نہر منکی کے متصل ہے۔ اُس دن اس بارے میں خبیث کی تدبیر اس کام سے روکنے کے لیے اپنے بیٹے انکلائے اور علی بن ابان اور سلیمان بن جامع میں سے ہر ایک کو اپنی باری میں بھیجنا تھی۔ لیکن جب اُن پر الموفق کے ساتھیوں کا ہجوم ہو گیا تو وہ سب کے سب ہر اُس شخص کی مدافعت کے لیے جمع ہو گئے جو اُن کے پاس آتا تھا جب الموفق نے خبیثوں کے مل جانے اور دیوار کے منہدم کرنے سے روکنے میں اُن کے باہم مددگار ہونے کو دیکھا تو اُس نے خود اس کام کے کرنے اور اپنے موجود رہنے کا قصد کیا کہ اُس کے ذریعے سے اپنے

اصحاب سے سعی اور اُن کی کوشش کی استدعا کرے اور اُن کی توجہ اور محنت میں اضافہ کرے۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ برابر جنگ ہونے لگی اور دونوں فریق پر شاق گزرنے لگی ہر دو جماعت میں مجروحین و مقتولین کی کثرت ہوگئی۔

الموفق نے ٹھیر کر صبح و شام فاسقوں سے جنگ جاری رکھی۔ وہ لوگ بھی کسی دن جنگ میں سستی نہ کرتے تھے۔ ابواحمد کے ساتھی اُن دونوں پلوں کے ذریعے سے جو نہر منکی پر تھے خبیثوں پر داخل نہیں ہوسکتے جن پر جنگ کی شدت کے وقت زنجی چلتے تھے اور اُن کے ذریعے سے اُس راستے تک پہنچ جاتے تھے جو انھیں ابواحمد کے ساتھیوں کی پشت پر نکال دیتا تھا۔ وہ اُن سے کامیابی حاصل کرلیتے تھے اور انھیں دیوار کے منہدم کرنے سے روک دیتے تھے۔

الموفق نے ان دونوں پلوں کے توڑنے کی تدبیر پر عمل کرنا مناسب سمجھا کہ فاسقوں کو اُس راستے سے روک دے جس کے ذریعے سے وہ شدت جنگ کے وقت اُس کے ساتھیوں کی پشت سے حملہ کرنے کے لیے جاتے تھے۔ اُس نے اپنے غلاموں کے سرداروں میں سے چند سرداروں کو اُن دونوں پلوں کے قصد کا حکم دیا کہ وہ زنجیوں کو کمزور کردیں اور اُن دونوں پلوں پر قبضہ کرنے کے لیے اُن لوگوں کی غفلت کے موقع کو غنیمت سمجھیں۔ یہ بھی حکم دیا کہ وہ لوگ اُن دونوں پلوں کے لیے بسولوں اور آریوں اور اُن آلات میں سے جن کی کاٹنے کے لیے ضرورت ہو جو کام بعجلت ہو جانے میں اُن کے مددگار ہوں تیار کرلیں۔

غلام جہاں کا انھیں حکم دیا گیا تھا وہاں تک پہنچ گئے دوپہر کے وقت نہر منکی پہنچے تو زنجی مقابلے کو نکلے۔ انھوں نے سبقت اور عجلت کی۔ ان پیش روؤں میں ابوالندامع اپنے اُن ساتھیوں کے تھا جو پانچ سو سے زائد تھے۔ الموفق کے ساتھیوں اور زنجیوں کے درمیان جنگ ہونے لگی۔ دوپہر کے ختم تک جنگ کی، پھر ابواحمد کے غلام فاسقوں پر غالب آئے اور اُن کو دونوں پلوں سے ہٹا دیا۔ ابوالنداء کے سینے میں ایک ایسا تیر لگا جو اُس کے دل تک پہنچ گیا، زخم کاری نے اُسے گرا دیا۔ ساتھیوں نے اُس کی لاش کی حفاظت کی۔ اُسے اٹھالیا اور پشت پھیر کر بھاگے۔ الموفق کے غلاموں کے سردار دونوں پلوں کے کاٹنے کا موقع پاگئے۔ اُن دونوں کو کاٹ ڈالا اور

اُن کو دجلے تک نکال دیا۔ لکڑی ابو احمد کے پاس روانہ کر دی اور سلامتی کے ساتھ واپس آئے۔

الموفق کو ابو الندا کے قتل اور دونوں پلوں کے کاٹ دینے کی خبر دی۔ تمام اہل لشکر کو بہت مسرت ہوئی۔ اُس نے ابو الندا کے تیر مارنے والے کے لیے بہت انعام کا حکم دیا۔ خبیث اور اُس کے گروہوں سے ابو احمد برابر لڑتا رہا اور دیوار کا اتنا حصہ منہدم کر دیا جس سے اُن لوگوں پر داخل ہونا ممکن ہو گیا۔ اُن لوگوں نے اُن کے شہر کے اندر کی جنگ سے انھیں اپنی دیوار کی مدافعت سے باز رکھا۔ تیزی سے اُسے منہدم کر کے ابن سمعان اور سلیمان بن جامع کے مکانوں تک پہنچ گیا۔ یہ دونوں مکان اس طرح الموفق کے ساتھیوں کے قبضے میں آ گئے کہ فاسق کو نہ تو مدافعت کی طاقت تھی اور نہ وہاں تک پہنچنے سے روکنے کی۔ یہ دونوں مکان بھی منہدم کر دیے گئے۔ جو کچھ ان میں تھا لوٹ لیا گیا۔

الموفق کے ساتھی صاحب الزنج کے ایک بازار تک پہنچے جس نے اُسے دجلے کے کنارے سایہ دار بنایا تھا۔ المیمونہ نام رکھا تھا۔ الموفق نے ابو العباس کے مقدمے کے سردار زیرک کو اُس بازار کے لیے جانے کا حکم دیا۔ وہ اُس کے لیے مع اپنے ساتھیوں کے گیا اور اُس پر ٹوٹ پڑا۔ یہ بازار منہدم اور ویران کر دیا گیا۔ الموفق نے اُس مکان کا قصد کیا جسے صاحب الزنج نے الجبائی کے لیے بنایا تھا۔ اُسے بھی منہدم کر دیا اور جو کچھ اُس میں اور فاسق کے اُن خزانوں میں تھا جو اُس کے متصل تھے اُنھیں لوٹ لیا۔

اپنے ساتھیوں کو الموفق نے اُس مقام کے قصد کا حکم دیا جہاں فاسق نے ایک عمارت بنائی تھی اور اُس کا نام مسجد جامع رکھا تھا۔ اس مقام کی فاسقوں کی طرف سے سخت حمایت و مدافعت ہوئی اس لیے کہ خبیث اُنھیں اس پر برانگیختہ کرتا تھا اور یہ وہم دلاتا تھا کہ اُن پر مسجد کی مدد و تعظیم واجب ہے۔ وہ اس بارے میں اس کے قول کو سچا سمجھتے تھے اور اُس میں اُس کی رائے کی پیروی کرتے تھے۔ الموفق کے ساتھیوں پر وہ امر دشوار ہو گیا جس کا اُنھوں نے ارادہ کیا تھا۔ اس مقام پر جنگ کو بہت زمانہ گزر گیا۔

جو لوگ اُس دن فاسق کے ہمراہ ثابت قدم رہے وہ اُس کے منتخب ساتھی اور اُن کے بڑے بہادر لوگ تھے۔ وہ اُس کے ہمراہ اپنے آپ کو صبر پر جمائے ہوئے تھے۔ وہ ایک مقام پر کھڑے ہوتے تھے تو ان میں سے کسی کے تیر یا نیزہ یا تلوار لگتی تھی اور وہ گر پڑتا تھا تو جو اُس کے پہلو میں ہوتا تھا اُس کو کھینچ لیتا اور اُس خوف سے خود اُس کی جگہ پر کھڑا ہو جاتا تھا کہ اُن کے ایک آدمی کی جگہ خالی ہونے سے کہیں اُنکے تمام ساتھیوں پر خلل نہ آجائے۔

ابو احمد نے اس جماعت کے صبر و استقلال و حزم و احتیاط پر نظر کی اور زمانۂ مدافعت کو دراز ہوتے دیکھا تو اُس نے ابو العباس کو اُس تعمیر کی ایک دیوار کے قصد کا حکم دیا جس کا نام خبیث نے مسجد رکھا تھا کہ وہ اُس کے لیے اپنے بہادر ساتھیوں اور غلاموں کو نامزد کرے۔ اُن کے ساتھ اُس نے اُن مزدوروں کو ملا دیا جو منہدم کرنے کے لیے تیار کیئے گئے تھے حکم دیا کہ انھیں جب کسی شے کے منہدم کرنے کا موقع ملے تو اُس میں عجلت کریں۔ دیوار پر سیڑھیاں لگانے کا حکم دیا جو اُنھوں نے لگا دیں۔ تیرانداز چڑھ گئے اور اُن فاسقوں پر جو دیوار کے پیچھے تھے تیر برسانے لگے۔ الجبائی کے مکان کی حد سے اُس مقام تک جہاں اُس نے ابو العباس کو کھڑا کیا تھا آدمیوں کا سلسلہ باندھ دیا۔

الموفق نے اُن لوگوں کے لیے مال اور طوق اور کنگن کے انعام کا وعدہ کیا جو لوگ فاسق کی دیوار اور اُس کے بازار اور اُس کے ساتھیوں کے مکانات منہدم کرنے میں عجلت کریں۔ طویل و شدید جنگ کے بعد وہ کام آسان ہو گیا جو دشوار تھا وہ عمارت منہدم کر دی گئی جس کا نام اُس خبیث نے مسجد رکھا تھا۔ اُس کے منبر تک رسائی ہو گئی۔ اُسے اُٹھا لیا گیا اور الموفق کے پاس لایا گیا اور فرحت و مسرت کے ساتھ اُس کو شہر الموفقیہ واپس کیا گیا۔

الموفق دیوار منہدم کرنے کے لیے واپس آیا جسے انکلائے کے مکان سے الجبائی کے مکان تک منہدم کر دیا۔ الموفق کے ساتھی خبیث کے چند دفتروں تک اور اُس کے چند خزانوں تک پہنچ گئے۔ وہ لوٹے اور جلائے گئے یہ واقعہ ایسے دن ہوا جس میں نہایت شدید کہر تھا کہ ایک آدمی سے دوسرا آدمی پوشیدہ تھا۔

تقریباً آدمی اپنے ساتھی کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اسی دن الموفق کے لیے فتح کی خوشخبریاں بلند آوازہ ہونے لگیں۔ لوگ انھی مسرتوں میں تھے کہ فاسقین کے تیروں میں سے ایک تیر الموفق تک پہنچ گیا جسے ایک رومی غلام نے پھینکا تھا جو فاسق کے ساتھ تھا اور جس کا نام قرطاس تھا۔ وہ تیر اُس کے سینے میں لگ گیا۔ یہ واقعہ ۲۵ جمادی الاولیٰ یوم دوشنبہ ۲۶۹ھ کو ہوا۔ الموفق نے اُس تیر کو جو اُسے لگا پوشیدہ رکھا اور شہر الموفقیہ واپس ہو گیا۔ اسی شب کو اُس کے زخم کا علاج کیا گیا اور وہ سو گیا۔

باوجودیکہ زخم کی تکلیف تھی مگر الموفق جنگ کے لیے واپس آیا کہ اپنے دوستوں کے دلوں کو کمزوری یا وہم داخل ہونے سے بچا کر مضبوط کرے۔ جو حرکت اس نے اپنے اوپر برداشت کی اُس نے اُس کے مرض کی قوت میں اضافہ کر دیا۔ مرض بڑھ گیا اور تکلیف اتنی ترقی کر گئی کہ جان کا خوف کیا جانے لگا۔ علاج کے لیے اُن بڑی بڑی چیزوں کی حاجت ہوئی جن سے زخموں کا علاج کیا جاتا ہے۔ لشکر اور فوج اور رعیت پریشان ہو گئی۔ انھیں اپنے اوپر فاسق کے غالب آنے کا اندیشہ ہو گیا یہاں تک کہ شہر سے اُن لوگوں کی ایک جماعت نکل گئی جو وہاں مقیم تھی کہ اُن کے قلوب میں خوف جاگزیں ہو گیا تھا۔ شدت مرض کی حالت میں اُس پر ایک حادثہ پیش آ گیا ساتھیوں اور معتبر لوگوں نے لشکر سے مدینۃ السلام (بغداد) روانہ ہونے کا مشورہ دیا کہ وہ کسی کو اپنا قائم مقام کر دے۔ مگر اُس نے اس سے انکار کیا۔ اُسے خبیث کے اُس گروہ کے جو متفرق ہو گیا ہے جمع ہو جانے کا اندیشہ ہوا۔ مرض کی سختی اور پیش آنے والے واقعے کی اپنے غلبے میں شدت کے باوجود مقیم رہا۔ اللہ نے احسان کیا اور وہ اپنے اُن سرداروں اور خاص آدمیوں کے سامنے ظاہر ہوا جن سے وہ زمانۂ دراز تک پوشیدہ رہا تھا۔ اس سے اُن کی ہمتیں قوی ہو گئیں اور اسی سال شعبان تک وہ تندرست ہو کر اور اپنے آپ کو فرصت دے کر مقیم رہا۔ جب اچھا ہو گیا اور جنگ کے لیے جانے کی طاقت آ گئی تو آمادہ ہو گیا اور پھر اُسی معرکے میں در آیا جسے پہلے سر کرتا رہا تھا۔

خبیث کو جب صحت کے ساتھ الواحد کے حادثے کی خبر پہنچی تو وہ اپنے

ساتھیوں سے بہت سے وعدے کرنے لگا اور انھیں جھوٹی امیدیں دلانے لگا۔ ابواحمد کے پھر آنے اور کشتی میں سوار ہونے کی مسلسل خبر پہنچنے کے بعد وہ اپنے منبر پر قسم کھاکر بیان کرنے لگا کہ یہ محض غلط ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ جسے انھوں نے کشتی میں دیکھا ہے وہ ایک تصویر ہے جو ان کے لیے بنالی گئی ہے۔

## ضعف خلافت

اسی سال ۱۵ جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو المعتمد مصر جانے کے ارادے سے روانہ ہوا اور بحالت شکار الکحیل میں قیام کیا۔ صاعد بن مخلد ابواحمد کے پاس سے آیا۔ جمادی الآخرہ میں سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ سامرا کی جانب روانہ ہوا۔ ابن طولون کے دو سردار جن میں سے ایک کا نام احمد بن جیغویہ اور دوسرے کا محمد ابن عباس الکلابی تھا الرقہ میں آئے۔ جب المعتمد اسحاق بن کنداج کے علاقے میں پہنچا کہ الموصل اور الجزیرہ کا عامل تھا تو ابن کنداج نے اُن لوگوں پر حملہ کر دیا جو المعتمد کے ہمراہ سامرا سے مصر کے ارادے سے آئے تھے۔ یہ تینک اور احمد بن خاقان اور خطارمش تھے جنھیں اُس نے قید کر دیا اور اُن کے مال اور جانوروں اور رفیقوں کو لے لیا اور اُسے اُن لوگوں کی گرفتاری اور المعتمد پر قبضہ کرنے کو لکھا جا چکا تھا اسحاق ابن کنداج نے اُن کی اور فارس بن بغا کی جائداد بھی لے لی تھی۔

سبب یہ ہوا کہ المعتمد اسحاق کے علاقے میں پہنچا ہی تھا کہ اُس پر قبضے کے بارے میں صاعد کی جانب سے مراسلات آچکے تھے۔ ابن کنداج نے یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی سب کے ساتھ ہے اور اس کی رائے بھی المعتمد کی اطاعت کے بارے میں اُنھی کی سی ہے کیونکہ وہ خلیفہ ہے جس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ سرداروں نے جو المعتمد کے ہمراہ تھے المعتمد کو اُس کے پاس جانے سے ڈرایا تھا مگر اُس نے تمام باتوں سے انکار کیا کہ "وہ میرا خادم اور غلام ہے اور میرا ارادہ شکار کا ہے اور اُس کی طرف کے راستے میں بہت شکار ہے۔" جب وہ لوگ اُس کے علاقے میں پہنچے تو وہ اُن سے ملا اور

اُن کے ساتھ روانہ ہوا کہ المعتمد جیسا کہ بیان کیا گیا ابن طولون کے علاقے میں پہنچنے سے پہلے کسی منزل میں اُتر جائے۔ جب صبح ہوئی تو وہ خدام اور غلام جو المعتمد کے ساتھ تھے اور وہ لوگ جو اُس کے ہمراہ سامرا سے روانہ ہوئے تھے روانہ ہو گئے۔ ابن کنداج نے اُن سرداروں سے جو المعتمد کے ساتھ تھے تنہائی میں ملاقات کی اور اُن سے کہا کہ "تم لوگ ابن طولون کے علاقے سے اور اُس کے اُس سردار سے جو الرقہ میں مقیم ہے قریب ہو گئے۔ ابن طولون کے پاس پہنچو گے تو حکومت اُسی کی ہوگی اور تم اُس کے اور اُس کے لشکر کے زیر دست ہو گے کیا اس پر راضی ہو حالانکہ تم یہ جانتے ہو کہ وہ بھی تم ہی میں سے کسی ایک کے مثل ہے۔" اس معاملے میں اُن کے درمیان اتنی دیر تک گفتگو ہوتی رہی کہ دن چڑھ گیا۔ المعتمد نے اپنے سرداروں کو اپنے روبرو آپس میں بحث میں مشغول ہونے کی وجہ سے اب تک کوچ نہیں کیا تھا۔ ہنوز اُن کی رائیں کسی بات پر متفق نہیں ہوئی تھیں۔ ابن کنداج نے اُن سے کہا کہ "ہمارے ساتھ چلو کہ اس معاملے میں اس جگہ کے علاوہ کہیں اور گفتگو کریں۔ امیر المومنین کی مجلس کا ادب کرو کہ یہاں آواز بلند نہ ہو۔" اُس نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُنھیں المعتمد کے خیمے سے اپنے خیمے کے اندر لے گیا جس کے سوا اور کوئی خیمہ نہ تھا جسے روانہ نہ کر دیا گیا ہو۔ المعتمد کا اپنے فراشوں اور حاشیہ نشینوں کو اُس روز یہ حکم تھا کہ تم بغیر اُس کے کوچ نہ کرنا۔

جب وہ لوگ اُس کے خیمے میں پہنچ گئے تو اُس کے اور جو سردار اُس کے ہمراہ تھے اُن کے پاس اُس کے بڑے بڑے غلام اور ساتھی آئے۔ بیڑیاں لائی گئیں اور اُس کے غلاموں نے اُن تمام سرداروں کو جو المعتمد کے ہمراہ سامرا سے آئے تھے باندھ کے مقید کر دیا۔ جب وہ لوگ قید کر دیے گئے اور اُن کے کام سے فراغت ہو گئی تو وہ المعتمد کے پاس گیا اور اُسے اپنے اور اپنے آباء کے دارالسلطنت سے روانہ ہونے پر اور اپنے بھائی کو ایسے شخص کی جنگ کی حالت میں چھوڑنے پر ملامت کی جو اُسے اور اُس کے اہل بیت کو قتل کرنا اور اُن کی سلطنت کو زائل کرنا چاہتا ہے خلیفہ کو اور جو اُس کے ہمراہ بیڑیوں میں تھے لے چلا یہاں تک کہ سامرا میں لایا۔

اسی سال رافع بن ہرثمہ نے خراسان کے اُن مواضع اور دیہات کا انتظام کیا جن پر الخجستانی غالب آ گیا تھا۔ رافع بن ہرثمہ نے پہلے ہی خراسان کے متعدد مواضع سے

دس سال سے کچھ زیادہ کا خراج وصول کر لیا تھا جس سے اُس نے وہاں کے باشندوں کو فقیر اور اُن مواضع کو ویران کر دیا تھا۔

اسی سال حسینیوں اور حسنیوں اور جعفریوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں جعفریوں کے آٹھ آدمی مارے گئے اور جعفری ہی غالب آئے۔ اُنھوں نے الفضل ابن العباس العباسی کو چھڑا لیا جو مدینے پر عامل تھا۔

جمادی الآخرہ میں ہارون بن الموفق نے ابن ابی الساج کو الانبار اور طریق الفرات اور رحبۂ طوق کا والی بنایا۔ احمد بن محمد الطائی کو کوفے اور اُس کے خراج کا والی بنایا۔ معادن کو علی بن الحسین کفتمر کے نام سے کر دیا گیا۔ احمد بن محمد نے الہیصم العجلی سے کوفے میں مقابلہ کیا۔ الہیصم کو شکست ہوئی اور الطائی نے اُس کے مال و جائداد پر قبضہ کر لیا۔

اسی سال ۷؍ شعبان کو اسحاق بن کنداج نے المعتمد کو سامرا واپس کیا جہاں وہ قصر المطل میں بخیریت پہنچ گیا۔ ۸؍ شعبان کو خلعت دیا گیا اور اُس کے دو تلواریں لٹکائی گئیں جس میں ایک حمائل داہنی طرف سے تھی اور دوسری بائیں طرف سے۔ اُس کا نام ذوالسیفین (دو تلوار والا) رکھا گیا۔ دو دن بعد اُسے دیبا کی قبا خلعت میں دی گئی اور دو کنگن میں ایک تاج پہنایا گیا اور ایک تلوار لٹکائی گئی کہ ہر ایک شے جواہرات سے مرصع تھی۔ اُس کی منزل تک ہارون بن الموفق اور صاعد بن المخلد اور سرداروں نے مشایعت کی اور اُن لوگوں نے اُس کے پاس ناشتہ کیا۔

اسی سال شعبان میں ابو احمد کے ساتھیوں نے فاسق کا محل جلا دیا اور جو کچھ اُس میں تھا لوٹ لیا۔

## صاحب الزنج کا محل جلا دیا

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ ابو احمد جب اُس زخم سے اچھا ہو گیا جو اُس کے لگا تھا تو دوبارہ فاسق کی صبح و شام کی جنگ پر لوٹا۔ خبیث نے بعض بُرجوں کو دوبارہ بنا لیا تھا جو دیوار میں کر دیے گئے تھے۔ الموفق نے اُن کے منہدم کرنے کا حکم دیا۔

اول وقت عصر سے عشا تک سوار رہا۔ اُس روز نہر منکی کے متصل برابر جنگ ہوتی رہی۔
اُس علاقے میں زنجی بھی جمع تھے جنھوں نے اپنے آپ کو اُس میں مشغول کر دیا تھا اور اُنھیں یہ گمان تھا کہ اُس مقام کے سوا اُن سے اور کہیں جنگ نہ ہوگی۔

الموفق آیا مزدور تیار کر لیے گئے۔ وہ نہر منکی کے قریب ہو گیا۔ زنجی بھی فوراً وہاں آ گئے جنگ بھڑک اٹھی تو الموفق نے لکڑی کاٹنے والوں اور پیمائش کرنے والوں کو حکم دیا کہ خشکی میں روانہ ہو کے نہر جوی کور تک پہنچیں۔ یہ وہ نہر ہے جو دجلے سے نہر ابی الخصیب کے نیچے سے نکلتی ہے اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ خود بھی جوی کور آیا۔ آدمی اور سپاہی گزر چکے تھے۔ وہ قریب ہوا اور مزدوروں کو نکالا۔ دیوار کا وہ حصہ منہدم کر دیا جو نہر کے متصل تھا۔ سپاہی چڑھ گئے اور نہر میں گھس گئے جہاں بہتوں کو قتل کیا۔ فاسق کے محلوں تک پہنچ گئے۔ جو کچھ اُن محلوں میں تھا لوٹ لیا اور اُن کو جلا دیا۔ اُن عورتوں کو چھڑا لیا جو وہاں قید تھیں۔ فاجر کے گھوڑے لے لیے اور دجلے کی غربی جانب لے گئے۔

الموفق غروب آفتاب کے وقت فتح اور سلامت کے ساتھ واپس ہوا۔ اپنی جنگ کے لیے اور دیوار منہدم کرنے کے قصد سے صبح کو گیا۔ اتنی تیزی کی کہ سلسلۂ انہدام انکلائے کے مکان تک پہنچ گیا جو خبیث کے مکان کے متصل تھا۔ جب خبیث کو انہدام دیوار کے روکنے اور الموفق کے ساتھیوں کو اپنے شہر میں داخل ہونے کی تمام تدبیروں نے تھکا دیا تو حیران ہو گیا اور اُسے معلوم نہ ہوا کہ اب کیا تدبیر کرے۔ علی بن ابان المہلبی نے اُسے اُن شور زمینوں پر پانی جاری کرنے کا مشورہ دیا جن پر الموفق کے ساتھی چلتے تھے کہ اُنھیں چلنے کا راستہ نہ ملے۔ متعدد مقامات میں خندقیں کھودی جائیں جو شہر میں داخل ہونے سے روکیں اس پر بھی اگر اندر گھستا برداشت کر لیا اور اُنھیں شکست ہوگئی تو اپنی کشتیوں کی طرف پلٹنا آسان نہ ہوگا۔ اُنھوں نے اپنے شہر کے متعدد مقامات میں اور اس میدان میں جیسے خبیث نے راستہ بنایا تھا ایسا ہی کیا۔ یہ خندقیں اس کے مکان کے قریب تک پہنچ گئیں۔

الموفق نے یہ دیکھ کے کہ اللہ نے فاسق کے شہر کی دیوار منہدم کرنے کے اسباب مہیا کر دیے یہ مناسب سمجھا کہ خندقوں اور نہروں کے پاٹنے اور پھٹے ہوئے

مقامات سے گزرنے کا انتظام کرے کہ سوار و پیدل فوج سے سڑکیں درست کرائی جا سکیں اس عزم کے مطابق عمل شروع ہوا تو زنجیوں نے مدافعت کی جنگ ہونے لگی جس کا سلسلہ بڑھ گیا دونوں فریق کو قتل و جراحت سے بڑا نقصان پہنچا۔ انھی دنوں میں زخمیوں کی تعداد تقریباً دو سو ہو گئی۔ جنگ کے وقت دونوں فریق کے نزدیک ہونے اور ہر ایک فریق کے اپنے مقابل کو خندقوں سے روکنے اور ہٹانے کی وجہ سے یہ نوبت آئی۔

الموفق نے یہ دیکھا تو دجلے کی جانب سے اُس کے مکان پر حملہ کرنے اور اُس کے جلانے کا قصد کیا۔ خبیث نے جتنے جنگجو اپنے مکان کے محافظ تیار کئے تھے اُن کی کثرت اس قصد سے روکتی تھی۔ کشتی جب اُس کے محل کے قریب ہوتی تھی تو وہ لوگ دیوار پر سے تیر پھینکتے تھے اور محل کے اوپر سے پتھر برساتے، تیر چلاتے اور پگھلے ہوئے سیسے کو جنگی پچکاریوں میں بھر بھر کے ڈالتے تھے۔ ان وجوہ سے مکان کا جلانا نہایت دشوار تھا۔

**آتش فگن آلات**

الموفق نے کشتیوں کے لیے لکڑی کے سائبان بنانے اور بھینس کی کھال سے منڈھنے اور اُن پر کتان کا دبیز کپڑا لپیٹنے کا کہ مختلف اقسام کی جڑی بوٹیوں اور دواؤں کے تیل سے موم جامہ بنایا گیا ہو جو آگ کو روکتی ہیں حکم دیا۔ یہ بنائے گئے اور متعدد کشتیوں پر لگا دیے گئے۔ اُن سب میں اُس نے اپنے بہادر تیر انداز اور نیزہ باز غلام ایک جماعت تجربہ کار آگ لگانے والوں کی مقرر کی اور انھیں اُس نے بدکار صاحب الزنج کا مکان جلانے کے لیے تیار کیا۔

۸ شعبان یوم جمعہ ۲۶۹ھ کو محمد بن سمعان نے جو خبیث کا کاتب اور اُس کا وزیر تھا الموفق سے امان لے لیا۔ اُس کے امن لینے کا سبب محمد بن الحسن نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے اُس کی صحبت میں امتحان کیا اور وہ اُس کی گمراہی معلوم ہونے پر اُس سے بیزار تھا۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ میں بھی اس بات پر اُس سے متفق تھا۔ ہم دونوں رہائی کے لیے تدبیر سوچتے تھے جو دشوار تھی۔ جب خبیث پر محاصرے کی مصیبت نازل ہوئی ساتھی اُس سے جدا ہو گئے، اور اُس کی حالت کمزور ہو گئی تو اُس نے رہائی کے لیے ایک فوری تدبیر سوچی اور اُس کی مجھے اطلاع دی کہ میں اس امر پر اپنے دل میں خوش ہوں کہ بیوی بچوں کو اپنے ہمراہ نہ لوں اور تنہا

نجات حاصل کرلوں۔ جو کچھ میں نے قصد کیا اس میں تیری کیا رائے ہے؟" میں نے جواب دیا کہ "تیرے لیے یہی رائے ہے جو تو نے سوچی کیونکہ تو صرف ایک ایسے کمسن بچے کو چھوڑے گا جس پر حملہ کرنے کی یا کوئی ایسی بات پیدا کرنے کی جس سے تجھے عار آئے گنجائش نہیں ہے۔ لیکن میں۔ تو میرے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جن کی عار مجھے لاحق ہوگی اور مجھے فاجر کی قوت کی وجہ سے اُن کی حفاظت کی قدرت نہ ہوگی۔ لہٰذا تو اپنے حال پر قائم رہ۔ تجھے فاجر کی مخالفت اور اُس کی صحبت کی ناگواری کے بارے میں میری نیت کا جو کچھ علم ہے اُس کی اطلاع کر دینا۔ اگر اللہ نے میرے لیے میرے بچوں کی رہائی کا بھی سامان کر دیا تو میں بہت جلد تجھ سے ملوں گا۔ اور اگر تقدیر نے کچھ اور کر دیا تو ہم دونوں ساتھ ہوں گے اور صبر کریں گے"۔

محمد بن سمعان نے اپنے ایک وکیل العراقی کو روانہ کیا۔ وہ الموفق کے لشکر میں آیا اور اُس نے اُس کے لیے اُس کی خواہش کے مطابق امان لے لیا۔ اُس کے لیے کشتی تیار کی گئی وہ السبخہ میں اُس روز اُس کے پاس گیا۔ پھر الموفق کے لشکر چلا گیا۔

الموفق نے اُس دن کی صبح جس دن محمد بن سمعان نے امن لیا تھا دوبارہ خبیث کی جنگ اور آگ لگانے کا قصد کیا جو نہایت عمدہ طریقے اور کامل تیاری کے ساتھ تھا۔ یہ ۱۹ شعبان ۲۶۹ھ شنبے کا دن تھا۔ اُس کے ساتھ وہ کشتیاں بھی تھیں جن پر اُن چیزوں کا طلاء تھا جو ابھی ہم نے بیان کیں۔ تمام چھوٹی بڑی کشتیاں تھیں جن میں اُس کے موالی اور غلام تھے۔ وہ کشتیاں بھی تھیں جن میں اُس کی پیادہ فوج تھی۔ الموفق نے اپنے فرزند ابوالعباس کو محمد بن یحییٰ عرف الکرنبائی کے مکان کے قصد کا حکم دیا جو نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب خائن کے مکان کے سامنے تھا جس کا راستہ نہر اور دجلے سے تھا۔ اُسے اُس کے اور اُس کے برابر کے سرداران زنج کے مکانات جلانے کا اور اُن سرداروں کو اُس میں مشغول کر کے خائن کی مدد اور اعانت سے باز رکھنے کا حکم دیا جو لوگ سایہ دار کشتیوں میں مقرر تھے اُنھیں خبیث کی اُن جھونپڑیوں اور عمارتوں کے قصد کا حکم دیا جو دجلے کے کنارے بنائی گئی تھیں۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ اپنی کشتیوں کو محل کی دیوار سے ملا دیا۔ فاجروں سے نہایت شدید جنگ کی اور آگ سے اُن کی مدافعت کی۔ فاسقوں نے صبر کیا اور جنگ کی۔ اللہ نے اُن کے خلاف مدد کی تو وہ ان جھونپڑیوں

اور مکانوں سے ہٹ گئے جن کی حفاظت کر رہے تھے۔ انھیں الموفق کے غلاموں نے جلا دیا۔ جو کشتیوں میں تھے وہ خبیثیوں کے ان تیروں اور پتھروں اور پگھلے ہوئے سیسے کے پھینکے جانے سے جن کے ذریعے سے وہ لوگ مکاری کر رہے تھے اُن سایہ بانوں کی وجہ سے بچ گئے۔ جنھیں الموفق نے کشتیوں پر لگا دیا تھا۔ کشتیوں کے خبیث کے مکان پر قابو پانے کا یہی سبب ہو گیا۔ اور الموفق نے اُن لوگوں کو واپس ہونے کا حکم دیا جو کشتیوں میں تھے۔ وہ واپس ہو گئے۔ جو غلام تھے انھیں نکال دیا اور دوسروں کو بٹھایا اور پانی کے مد (چڑھاؤ) اور اُس کی بلندی کا انتظار کیا۔

وقت آگیا تو سایہ بان دار کشتیاں خبیث کے محل کی طرف لوٹیں۔ الموفق نے اُن لوگوں کو جو اُن میں سوار تھے فاسق کے محل کی اُن کوٹھریوں کو جو جلے پر بنی ہوئی تھیں جلانے کا حکم دیا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اُن کوٹھریوں میں آگ بھڑکنے لگی اور جو پردے اُن کے متصل تھے اُن میں بھی آگ لگ گئی جن کے ذریعے سے خبیث نے اپنے مکان پر سایہ کیا تھا۔ اُن پردوں میں آگ لگی جو دروازوں پر تھے۔ اُس وقت آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی۔ اُس نے خبیث کو اور اُس کے ساتھ والوں کو اُن اشیا کے متعلق فکر کرنے کا بھی موقع نہ دیا جو اُس کے مکان میں از قسم مال و متاع و جواہر و خزانہ وغیرہ تھیں۔ وہ بھاگ نکلا اور یہ تمام چیزیں اُس نے چھوڑ دیں اور الموفق کے غلام خبیث کے محل پر چھا گئے۔ وہ تمام مال و اسباب فاخرہ اور چاندی اور سونا اور جواہر و زیور وغیرہ لوٹ لیا جس تک آگ نہیں پہنچی تھی۔ عورتوں کی ایک جماعت کو بھی چھڑا لیا جنھیں خبیث چرائے ہوئے تھا۔ خبیث اور اُس کے بیٹے انکلائے کے تمام مکانات میں گھس گئے اور اُن سب میں آگ لگا دی۔ اُس روز لوگوں کو اس پر بڑی مسرت ہوئی جو اللہ نے اُن کے لیے مہیا کر دیا تھا۔ ایک جماعت ٹھیر کر فاسقوں سے اُن کے شہر میں اور خبیث کے محل کے اُس دروازے پر جو میدان کے متصل تھا جنگ کرتی رہی۔ اُن کے بہت سے لوگوں کو قتل و قید و زخمی کیا۔ ابو العباس نے الکرنبائی کے اور اُس کے متصل کے مکانات میں اسی طرح آگ لگائی اور لوٹا اور منہدم کیا۔

اُسی دن ابو العباس نے اُس بڑی بھاری اور مضبوط لوہے کی زنجیر کو کاٹ ڈالا جس کے ذریعے سے خبیث نے نہر ابی الخصیب کو منقطع کر دیا تھا کہ کشتیوں کو اُس میں

داخل ہونے سے روکے۔ اُس نے انہیں زنجیروں کو اکٹھا کر لیا جو کشتیوں میں لادی گئیں۔ الموفق نماز مغرب کے وقت بہتر بن فتح کے ساتھ لوگوں کو اس طرح واپس لایا۔ اُس روز فاسق کے جان مال اور اولاد اور اُن مسلمان عورتوں کے بارے میں جن پر وہ غالب تھا ایسی ہی کامیابی حاصل کی تھی جیسی کہ اُس سے مسلمانوں کو پریشانی جلاوطنی اور پراگندگی جماعت کی مصیبت اپنے اہل وعیال میں پہنچی تھی۔ اسی روز اُس کے بیٹے انکلائے کے پیٹ میں ایسا شدید زخم لگا جس سے وہ قریب مرگ ہو گیا۔ اس کے دوسرے دن یوم یکشنبہ اسی سال ۲۰ شعبان کو نصیر غرق ہو گیا۔

# غرقابی

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ جب دوسرا روز ہوا تو الموفق نے صبح کے وقت خبیث سے جنگ شروع کی۔ اور نصیر عرف ابوحمزہ کو اُس پل کے قصد کا حکم دیا جو خائن نے نہر ابوالخصیب پر لکڑی سے بنایا تھا اور جو اُن دونوں پلوں سے کم تھا جنہیں اُس نے اُس پر بنایا تھا۔ زیرک کو اُس مقام پر اپنے ساتھیوں کو لے جانے کا حکم دیا جو الجبائی کے مکان کے متصل تھا کہ جو فاجرین وہاں جمع ہیں اُن سے جنگ کرے۔ اُس کے سرداروں کی ایک جماعت کو اُس مقام پر اُن کی جنگ کے لیے لے جانے کا حکم دیا جو انکلائے کے مکان کے متصل تھا۔ نصیر فوراً روانہ ہو گیا اور اپنی متعدد کشتیوں کے ساتھ شروع مد میں (چڑھاؤ میں) داخل ہو گیا۔ پانی کے چڑھاؤ (مد) نے انہیں اُٹھا کے پل سے ملا دیا۔ چند کشتیاں الموفق کے موالی اور غلاموں کی بھی داخل ہوئیں جو اُن لوگوں میں سے تھے جنہیں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اُن لوگوں کو بھی مد نے اُٹھا کے نصیر کی کشتیوں پر ڈال دیا۔ بعض کشتیاں بعض سے ٹکرا گئیں۔ ملاحوں کو کوئی تدبیر نہ بن پڑی اور نہ کوئی کام۔

زنجیوں نے یہ دیکھا تو کشتیوں میں جمع ہو گئے اور انہیں نہر ابی الخصیب کے دونوں جانب سے گھیر لیا۔ ملاحوں نے خوف اور اندیشے سے اپنے آپ کو پانی میں

ڈال دیا زنجی کشتیوں میں گھس گئے۔ بعض سپاہیوں کو قتل کر دیا اور اکثر غرق ہو گئے۔ نصیر نے جنگ کی گرفتار ہونے کا اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنے آپ کو پانی میں گرا دیا اور ڈوب گیا۔

الموفق اُس روز ٹھیر کر فاسقوں سے جنگ کرتا رہا، لوٹتا رہا، اور اُن کے مکانات جلاتا رہا۔ وہ اُس روز برابر اُن لوگوں پر اور اُن پر جو اُس روز خائن کے محل کی حفاظت کر رہے تھے غالب رہا۔ سلیمان بن جامع بھی مع اپنے ساتھیوں کے ثابت قدم رہا۔ الموفق کے ساتھیوں کے اور اُس کے درمیان برابر جنگ ہوتی رہی۔ سلیمان جس جگہ مقیم تھا اُس سے نہیں ہٹا۔ یہاں تک کہ اُس کی پشت پر الموفق کے حبشی غلاموں کا ایک پوشیدہ لشکر نکل آیا جس کی وجہ سے وہ بھاگا۔ غلاموں نے اس طرح اُس کا تعاقب کیا کہ اُس کے ساتھیوں کو قتل کر رہے تھے اور اُن میں سے بعض کو قید کر رہے تھے۔ اسی وقت سلیمان کی پنڈلی میں ایک زخم لگا جس سے وہ ایک ایسے مقام پر اپنے منھ کے بل گرا جہاں آگ لگ چکی تھی جس میں کچھ چنگاریاں بھی تھیں جس سے اُس کے جسم کا کچھ حصہ جل گیا۔ ایک جماعت نے اُس کی حفاظت کی تقریباً گرفتاری اُسے گھیر چکی تھی کہ بچ گیا۔

الموفق کامیاب اور سلامت واپس ہوا۔ فاسقین کمزور ہو گئے۔ برگشتگی دیکھی تو اس سے ان کا خوف بہت بڑھ گیا۔ ابواحمد کو وجع مفاصل کی بیماری پیدا ہو گئی جس سے وہ بقیہ شعبان اور ماہ رمضان اور چند روز شوال میں ٹھیر کر فاسق کی جنگ سے رکا رہا۔ جب اُسے اپنے مرض سے افاقہ ہوا اور تندرست ہو گیا تو ان اشیا کی تیاری کا حکم دیا جن کی مقابلے کے لیے ضرورت تھی۔ اس کے لیے تمام ساتھی تیار ہو گئے۔

اسی سال عیسیٰ بن الشیخ بن السلیل کی وفات ہوئی۔

اس سال المعتمد نے دربار عام میں ابن طولون پر لعنت کی اور منبروں پر اُس کی لعنت کا حکم دیا۔ جمعے کے دن جعفر المفوض (ولی عہد) جامع مسجد گیا اور اُس نے ابن طولون پر لعنت کی۔ اسحاق بن کنداج کو ابن طولون کے علاقے کا عامل بنایا۔ اُسے باب الشماسیہ سے افریقیہ تک کا والی بنایا گیا۔ شرطۂ خاصہ (خاص پولیس) کا بھی والی بنایا گیا۔

اسی سال رمضان میں احمد بن طولون نے اہل شام کو ایک خط لکھا جس میں انھیں خلیفہ کی مدد کی دعوت دی تھی۔ فیج کو اس طرح پایا گیا کہ وہ ابن طولون کا قصد

رکھتا تھا۔ اُس کے ہمراہ اُس کے نائب جوّاب کی جانب سے واقعات کے متعلق چند خطوط تھے۔ جوّاب قید کر دیا گیا اور اُس کا مال و غلام و جانور لے لیے گئے۔

اسی سال شوال میں ابن ابی الساج اور اعراب کے درمیان ایک جنگ ہوئی جس میں اُن لوگوں نے اُسے شکست دی۔ اُس نے شبخون مارا۔ بعض کو قتل کیا اور بعض کو گرفتار کیا۔ سروں کو اور قیدیوں کو بغداد بھیج دیا جو اسی سال شوال میں پہنچ گئے۔

اسی سال ۱۹ر شوال کو جعفر المفوض نے صاعد بن مخلد کو شہر زور و دراباذ اور الصامغان اور حلوان اور ماسیذان اور مہر جانقذق اور فرات کے اعمال پر عہدہ دار بنایا۔ موسیٰ بن بغا کے سرداروں کو احمد بن موسیٰ اور کیغلغ اور اسحاق بن کنداجیق اور اساتکین کے سوا سب کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا۔ صاعد نے ۲۲ر شوال یوم شنبہ کو ان مقامات میں سے اُن پر جن پر اُسے عہدہ دار بنایا گیا تھا لؤلؤ کو عہدہ دار بنایا۔ ابن ابی السلج کو اپنی جانب سے اُس عمل کے لیے کہلا بھیجا جس کا وہ والی تھا۔ وہ الانبار اور طریق الفرات اور رحبۃ طوق بن مالک پر ہارون بن الموفق کی جانب سے والی تھا۔ رمضان میں اُدھر روانہ ہوا تھا۔ جب یہ صاعد کے ماتحت کیا گیا تو ان میں سے جو کچھ اس کے سپرد تھا صاعد نے اُس پر اُسے برقرار رکھا۔

اسی سال آخر شوال میں رحبہ طوق بن مالک میں وہاں کے باشندوں نے ابن ابی الساج سے جنگ کی مگر وہ اُن پر غالب آیا اور رحبہ میں داخل ہو گیا۔ احمد بن طوق بن مالک شام کی طرف بھاگ گیا۔ ابن ابی الساج قرقیسیا کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں داخل ہوا تو ابن صفوان العقیلی اُس سے کنارے ہٹ گیا۔

اسی سال ۱۰ر شوال یوم سہ شنبہ کو ابواحمد اور زنجیوں کے درمیان فاسق کے شہر میں ایسی جنگ ہوئی جس میں ایسے آثار پائے گئے جن کے ذریعے سے وہ اپنی مراد تک پہنچ گیا۔

## جنگ اور زنگ

## اسباب و نتائج

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ خبیث دشمن خدا نے الموفق کے مرض کے زمانے میں

اُس پل کو دوبارہ بنالیا جس میں نصیر کی کشتیاں ٹکرائی تھیں۔ کچھ اور سامان کی بڑھا دیا جس کو اُس نے استواری بخش سمجھا تھا۔ اس طرف لکڑی کے لٹھے گاڑ دیے جنھیں ایک کو دوسرے سے ملا دیا اور اُن پر لوہا چڑھا دیا۔ اُس کے آگے پتھروں سے بند باندھ دیا کہ کشتی کی گزرگاہ تنگ ہو جائے۔ اور نہر ابی الخصیب میں پانی کا بہاؤ تیز ہو جائے کہ لوگ اُس میں داخل ہونے سے ڈریں۔

الموفق نے اپنے غلاموں کے دو سرداروں کو مع چار ہزار غلاموں کے نامزد کیا کہ وہ نہر ابی الخصیب میں آئیں۔ ان دونوں میں سے ایک اُس کی شرقی جانب ہو اور دوسرا غربی جانب۔ یہاں تک کہ دونوں اُس پل تک پہنچ جائیں جسے فاجر نے درست کر دیا ہے اور جس کے سامنے اُس نے بند باندھ دیا ہے۔ پھر وہ دونوں خبیث کے ساتھیوں سے جنگ کر کے پل سے ہٹا دیں"۔ بڑھئی اور مزدور پل اور اُن متفرق چیزوں کے کاٹنے کے لیے مہیا کیے جو اُس کے آگے بنائی گئی تھیں۔ ایسی کشتیاں تیار کرنے کا حکم دیا جن پر سنّی کا تیل چھیڑ کا ہوا یا نَس بھرے ہوئے ہوں کہ وہ مد کے وقت نہر ابو الخصیب میں داخل کی جائیں اور اُن میں آگ لگا دی جائے تاکہ اُن کے ذریعے سے وہ پل جلا دیا جائے۔

الموفق اُسی روز لشکر کے ہمراہ سوار ہو کر روانہ ہو کے دہانۂ نہر ابی الخصیب تک پہنچا۔ خبیث کے لشکر کے اوپر اور نیچے متعدد مقامات میں سپاہیوں کے نکالنے کا حکم دیا کہ وہ اس طریقے سے اُنھیں پل کی حفاظت پر مدد کرنے سے باز رکھ سکے۔ دونوں سردار اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آگے بڑھے۔ خائن کے زنجی ساتھی ملے جن کی کمان اُس کا بیٹا انکلائے اور علی بن ابان المہلبی اور سلیمان بن جامع کر رہے تھے۔ فریقین کے درمیان جنگ جاری ہو گئی اور ہوتی رہی۔ پل کی حفاظت کے لیے فاسقوں نے نہایت سخت جنگ کی۔ اُس کے کٹ جانے میں اُن کا جو کچھ ضرر تھا اُسے وہ جان گئے کہ اس کے بعد اُن دونوں بڑے پلوں تک جنھیں خبیث نے نہر ابی الخصیب پر بنایا تھا پہنچنا سہل ہے۔ فریقین میں بکثرت مقتول و مجروح ہوئے۔ جنگ نماز عصر تک برابر ہوتی رہی۔

الموفق کے غلاموں نے فاسقین کو پل سے ہٹا دیا اور اُس کے آگے بڑھ گئے۔ بڑھئی اور مزدوروں نے اُسے کاٹا اور توڑ دیا۔ وہ مذکور الصدر لٹھے جو بنائے گئے تھے اور فاسق نے اس پل کو لٹھوں سے ایسا مضبوط کیا تھا کہ بڑھئی اور مزدوروں کو مہلت کے ساتھ اُن کا کاٹنا

دشوار ہو گیا۔ اُس وقت الموفق نے اُن کشتیوں کے داخل کرنے کا جن میں بانس اور مٹی کا تیل تھا۔ اُن میں آگ لگا دینے اور انھیں پانی کے ہمراہ روانہ کرنے کا حکم دیا۔ یہی کیا گیا۔ وہ کشتیاں پل کے پاس پہنچ گئیں اور اُسے جلا دیا۔ بڑھئی وہاں تک پہنچ گئے جہاں انھوں نے لٹھے کاٹنے کا ارادہ کیا تھا۔ انھوں نے اُن کو کاٹ دیا اور کشتی والوں کو نہر میں داخل ہونا ممکن ہو گیا۔ وہ اُس میں داخل ہو گئے۔ کشتیوں کے داخل ہونے سے غلاموں کی خوشی بہت بڑھ گئی۔ انھوں نے فاسق کے ساتھیوں کو اُن کے مقامات سے ہٹا کے اُس پہلے پل تک پہنچا دیا جو اُس پل کے بعد تھا۔ فاجروں میں سے بہت سے مقتول ہوئے۔

ایک فریق طالب امن ہوا۔ الموفق نے حکم دیا کہ اسی وقت انھیں خلعت دے کے ایسی جگہ کھڑا کیا جائے کہ انھیں اُن کے ساتھی دیکھیں کہ وہ بھی رغبت کریں۔ غلام پہلے پل کے پاس پہنچ گئے۔ یہ مغرب کے کچھ ہی قبل ہوا۔ الموفق نے تاریکیٔ شب میں پسند نہ کیا کہ لشکر نہر ابو الخصیب میں گھسا ہوا ہو اور فاجروں کو فرصت غنیمت سمجھنے کا موقع مل جائے۔ اُس نے لوگوں کو واپس ہونے کا حکم دیا۔ وہ صحیح و سالم الموفقیہ واپس آئے۔

الموفق نے فتح و ظفر کے متعلق جو اللہ نے عطا کی تھی، تمام اطراف میں ایک فرمان بھیجنے کا حکم دیا کہ اُسے منبروں پر پڑھا جائے۔ اچھی طرح کام کرنے والے غلاموں کے لیے بقدر اُن کی حاجت روائی اور محنت اور حسن طاعت کے انعام دینے کا حکم دیا کہ اُس سے اپنے دشمن کی جنگ کی اُن کی کوشش اور محنت میں اضافہ ہو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اپنے موالی اور غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ چھوٹی بڑی کشتیوں اور تیز رفتار ڈونگیوں میں دہانۂ نہر ابی الخصیب تک عبور کیا۔ خبیث نے اُسے اُن دو برجوں سے تنگ کر دیا تھا جو پتھروں سے بنائے تھے کہ گزرگاہ تنگ اور پانی کی رفتار تیز ہو جائے۔ جب کشتیاں نہر میں داخل ہوئیں تو اُس میں پھنس گئیں۔ اُن کے نکالنے کی کوئی آسان سبیل نہ نکلی تو الموفق نے دونوں برجوں کے توڑنے کا حکم دیا۔ اُس دن کے اوّل حصے میں اُن دونوں میں کام کیا گیا۔ جو کام رہ گیا تھا اُس کی تکمیل کے لیے دوسرے دن لوٹے تو اس حالت میں پایا کہ جتنا توڑ دیا گیا تھا فاجروں نے اُسی رات کو اُسے دوبارہ بنا دیا تھا۔ ابو احمد نے اُن دونوں عرادوں (پتھر پھینکنے کے آلات) کے نصب کرنے کا حکم دیا جو دو کشتیوں میں

تیار کئے گئے تھے جو نہر ابی الخصیب کے ارد گرد نصب کئے گئے تھے! اوران کے لنگر ڈال دیے گئے یہاں تک کہ وہ ٹھہر گئیں۔ اُن دونوں پر کشتی والوں کی ایک جماعت کو مقرر کیا اور اُن دونوں برجوں کے توڑنے کا حکم دیا۔ دونوں عرادات والوں کو فاسق کے اُن ساتھیوں پر پتھر مارنے کا حکم دیا جو رات یا دن میں ان میں سے کسی کے دوبارہ بنانے کے لیے نزدیک آئیں۔ فاجر اُس مقام کے نزدیک آنے سے باز رہے اور اُس سے ہٹ گئے۔ اُن لوگوں نے جو ان پتھروں کے توڑنے پر مقرر تھے خوب کوشش کی یہاں تک کہ جو اُن کا ارادہ تھا اُس کو اُنھوں نے پورا کیا اور کشتیوں کے لیے نہر میں داخل ہونے اور اُس سے خارج ہونے کا راستہ وسیع ہو گیا۔

اسی سال فاسق نہر ابی الخصیب کی غربی جانب سے اُس کی شرقی جانب منتقل ہو گیا۔ اور اُس پر ہر طرف سے رسد منقطع ہو گئی۔

## مآل حال

بیان کیا گیا ہے کہ الموفق نے جب صاحب الزنج کے مکانوں کو ویران کر کے اُنھیں جلا دیا تو اُس نے اُن مکانات میں جو نہر ابی الخصیب کے اندر تھے حفاظت کی طرف پناہ لی۔ وہ اُس مکان میں اُترا جو احمد بن موسیٰ عرف القلوص کا تھا اور اپنے عیال و اولاد کو وہیں اپنے گرد جمع کر لیا۔ اپنے بازاروں کو اُس بازار کی طرف منتقل کیا جو اُس مقام کے قریب تھا جہاں اُس نے پناہ لی تھی۔ اور وہ بازار سوق الحسین کے نام سے مشہور تھا۔ اُس کی حالت نہایت کمزور ہو گئی۔ لوگوں پر بھی اس کا زوال اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔ وہ اُس کے پاس غلہ لے جانے سے ڈرے جس سے ہر قسم کا غلہ اُس سے منقطع ہو گیا۔ آدھ سیر گیہوں کی روٹی کی قیمت دس درہم ہو گئی تو وہ جو کھانے لگے اس کے بعد مختلف اقسام کے غلے کھانے لگے۔ آدمیوں کو تلاش کرتے تھے۔ جب اُن میں سے کوئی شخص کسی عورت یا بچے یا مرد کو تنہا پا جاتا تھا تو اُسے ذبح کر کے کھا لیتا تھا۔ طاقتور زنجی کمزوروں پر ظلم کرنے لگے جسے تنہائی میں پاتے ذبح کر کے کھا لیتے۔ اُنھوں نے اپنی اولاد تک کا گوشت کھایا۔ مردوں کی قبر

کھودتے تھے اُن کے کفن بیچ ڈالتے تھے اور اُن کا گوشت کھا لیتے تھے۔ خبیث اُن لوگوں کو جو کوئی جرم کرتے تھے سوائے قید کے کوئی سزا نہیں دیتا تھا جب اُس کی قید کا زمانہ دراز ہو جاتا تھا تو رہا کر دیتا تھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب فاسق کا مکان منہدم اور جلا دیا گیا اور جو کچھ اُس میں تھا لوٹ لیا گیا۔ نہر ابی الخصیب کی غربی جانب سے ڈھکیل کے اور مال چھین کے اُسے نکال دیا گیا تو وہ شرقی جانب چلا گیا۔ ابو احمد نے یہ مناسب سمجھا کہ شرقی جانب بھی اُجاڑ دی جائے کہ اس میں بھی خبیث کا حال ویسا ہی ہو جیسا غربی جانب سے نکالنے میں ہوا۔ اپنے فرزند ابو العباس کو ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں نہر ابی الخصیب میں ٹھیرنے کا حکم دیا کہ "وہ اپنے ساتھیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ منتخب کر کے اُس مقام پر روانہ کرے جہاں نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب الکرنبائی کا مکان ہے۔ ہمراہ مزدوروں کو مکانات منہدم کرنے کے لیے روانہ کرے۔" الموفق قصر الہمدانی میں ٹھیر گیا۔ الہمدانی اس مقام کی نگرانی پر مقرر تھا اور وہ خبیث کے لشکر کا ایک سردار اور اُس کا قدیم ساتھی تھا۔

الموفق کے حکم سے سردار اور موالی نے الہمدانی کے مکان کا قصد کیا۔ ہمراہ مزدور بھی تھے۔ یہ مقام خبیث کے زنجی و غیر زنجی ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت سے محفوظ تھا۔ اُس پر عرادات (آلات سنگ اندازی) اور مجانیق (گوفن) اور ناؤ کی کمانیں نصب تھیں۔ دونوں میں جنگ ہونے لگی مقتولین و مجروحین کی کثرت ہوگئی۔ الموفق کے ساتھیوں نے خبیثوں کو شکست دے دی۔ اتنے ہتھیار چلائے کہ اُن لوگوں کا قتل عظیم ہوا۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے بھی فاسقوں کے ساتھ جو اُن کے پاس سے گزرے ایسا ہی کیا۔

ابو العباس کے ساتھی اور الموفق کے سپاہی زنجیوں کے مقابلے میں مل گئے۔ خبیث پشت پھیر کر بھاگے اور الہمدانی کے مکان تک پہنچ گئے جس کو اُس نے محفوظ کر لیا تھا۔ عرادات نصب کیے تھے اور اُسے فاجر کے سفید جھنڈوں سے ڈھانک دیا تھا جن پر اُس کا نام لکھا ہوا تھا۔ الموفق کے ساتھیوں کے لیے اس مکان کی دیوار پر چڑھنا اُس کی حفاظت اور بلندی دیوار کی وجہ سے دشوار ہو گیا۔ لمبی لمبی سیڑھیاں لگائیں مگر وہ بھی

سرے تک نہ پہنچیں۔ بعض غلاموں نے میخوں کو پھینکا جنہیں تیار کر کے ایسے ہی مقام کے لیے اُن میں رسیاں باندھ دی تھیں۔ میخوں کو فاسق کے جھنڈوں میں پھنسا کے انہیں کھینچا۔ جھنڈے دیوار پر سے اُلٹ کے گر پڑے اور الموفق کے ساتھیوں کے قبضے میں آ گئے۔ محافظین کو اس امر میں کوئی شک نہ رہا کہ ابو احمد کے ساتھی اُس پر چڑھے ہیں۔ وہ ڈرے اور بھاگ گئے اور اُسے اور اُس کے آس پاس کو سپرد کر گئے۔ مٹی کے تیل سے آگ لگانے والے چڑھ گئے۔ اُس پر جتنی منجنیقیں تھیں اور الہمدانی کا جتنا ساز و سامان تھا، سب جلا ڈالا۔ اردگرد جتنے مکان فاجروں کے تھے سب جلا دیے۔ اُس دن مسلمانوں کی قیدی عورتوں کی بھی بہت بڑی تعداد رہا کرائی۔ الموفق نے اُن سب کو کشتیوں میں سوار کر کے الموفقیہ بھیجنے کا اور اُن کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا۔ دن چڑھے سے عصر کی نماز کے بعد تک برابر جنگ ہوتی رہی۔

فاسق کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے اور اُس کے خاص غلاموں نے بھی جو اُس کی خدمت میں دن رات کے حاضر باش ملازم تھے امن مانگا۔ الموفق نے اُن کی درخواست قبول کر کے اُن کے ساتھ احسان کرنے، خلعت و انعام دینے اور تنخواہ جاری کرنے کا حکم دیا۔ واپس ہوتے ہوئے الموفق نے یہ حکم دیا کہ کشتیوں کے سروں پر فاسق کے جھنڈوں کو اُلٹا کر کے لگا دیا جائے جنہیں اُس کے ساتھی دیکھیں۔ امن لینے والوں کی ایک جماعت نے الموفق کو خبیث کے اُس بڑے بازار کا پتا بتایا جو الہمدانی کے مکان کی پشت پر اُس پہلے پل کے متصل تھا جسے نہر ابی الخصیب پر باندھا گیا تھا۔ اس کا نام خبیث نے المبارکہ رکھا تھا۔ یہ بھی بتایا کہ اگر جلا دینا پڑے تو ان لوگوں کے لیے کوئی بازار نہیں رہے گا، وہ تاجر چلے جائیں گے جن کی وجہ سے اُن کی روزی ہے۔ سب کے سب گھبرا اُٹھیں گے اور امان چاہنے کے لیے مجبور ہوں گے۔"

الموفق نے بازار اور اُس کے آس پاس اپنے لشکروں کو تین سمتوں سے بھیجنے کا ارادہ کر لیا۔ ابو العباس کو بازار کی اُس سمت جانے کا حکم دیا جو پہلے پل کے متصل تھی۔ اپنے غلام راشد کو اُس سمت بھیجا جو الہمدانی کے مکان کے متصل تھی۔ حبشی غلاموں کے سرداروں میں سے ایک سردار کو نہر ابی شاکر کی طرف سے اُس کے قصد کا حکم دیا۔ ہر فریق نے وہی کیا جس پر وہ مامور تھا۔ زنجیوں نے لشکروں کو اپنی طرف آتے دیکھ لیا تو

مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ شعلۂ جنگ بھڑک اُٹھا اور سخت رن پڑا۔ فاجر نے اپنے ساتھیوں کی امداد کی۔ المہلبی اور انکلائے اور سلیمان بن جامع بھی مع اپنے تمام ساتھیوں کے نکل آئے۔ اُن کے پاس خبیث کی امداد بھی اُس بازار میں پہنچ گئی جس کی حفاظت میں وہ شدید جنگ کر رہے تھے۔ الموفق کے ساتھی اپنے ابتدائی حملے میں اس بازار کے ایک کنارے تک پہنچ گئے تھے۔ اسے آگ لگا دی جس سے وہ جل گیا اور بازار کے اکثر حصے تک پہنچ گئی۔

دونوں فریق اس طرح جنگ کر رہے تھے کہ آگ انھیں گھیرے ہوئے تھی۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ جو سایہ بان اوپر تھا وہ جلتا تھا اور جنگ کرنے والوں کے سروں پر گر کے بعض کو جلا دیتا تھا سورج غروب ہونے اور رات ہونے تک یہی حال رہا پھر وہ لوگ رک گئے۔ الموفق اور اُس کے ساتھی اپنی کشتیوں میں واپس ہوئے۔ بازار جل گیا۔ باشندے اور وہ لوگ جو خائن کے لشکر کے سوداگر اور اُن کی رعیت تھے چلے گئے۔ فاسقین اپنے سرکشوں کی طرف لوٹے۔ سوداگر شہر کے اوپر کے حصے میں ایتادہ مال و اسباب لے گئے جسے بچا لیا تھا وہ لوگ پہلے ہی اپنا بڑا مال تجارت اور سرمایہ اُس بازار سے اس قسم کے حادثے کے خوف سے منتقل کر چکے تھے۔

اس جنگ کے بعد خبیث نے شرقی جانب خندقیں کھودنے اور راستے مسدود کرنے میں ساعی کیا جو غربی جانب کیا تھا ایک چوڑی خندق جوی کور کی حد سے نہر غربی تک کھودی۔ اکثر توجہ الکرنبائی کے گھر سے نہر جوی کور تک محفوظ کرنے میں تھی۔ اس لیے کہ اس مقام میں اُس کے ساتھیوں کے بڑے بڑے مکانات اور ٹھکانے تھے۔ جوی کور سے نہر غربی تک باغ اور وہ مقامات تھے جن کو خالی کر دیا تھا۔ دیوار اور خندق انھیں گھیرے ہوئے تھی۔ جنگ جب اس مقام میں ہوئی تو وہ لوگ اپنے مقام سے اُس کی حفاظت کے لیے اُس کی جانب آگئے تھے۔ اُس وقت الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ باقی دیوار کو بھی نہر غربی تک منہدم کر دیا جائے۔ جنگ طویل اور مدت دراز کے بعد ایسا ہی کیا۔

فاسق نہر غربی کی شرقی جانب ایک ایسے لشکر میں تھا جس میں زنجیوں کی محفوظ دیوار اور خندقوں کی حفاظت کرنے والی جماعت تھی۔ وہ لوگ بہادر اور شجاع تھے۔

وہ اُس دیوار کی حفاظت کرتے تھے جو نہر غربی کے قریب تھی۔ جوی کور اور اُس کے متصل کی جنگ کے وقت الموفق کے ساتھیوں کی پشت پر حملہ کرتے تھے۔ الموفق نے وہاں جا کے جنگ کرنے، دیوار ڈھانے اور محافظین کے ہٹانے کا حکم دیا۔ ابوالعباس اور اپنے غلاموں اور موالی کے چند سرداروں کو اس کے لیے تیار کیا۔ ان لوگوں کو نہر غربی لے گیا۔ اُس نے کشتیوں کے متعلق حکم دیا تو نہر جوی کور کی حد سے موضع الدباسین تک اُن کا سلسلہ مسلسل کر دیا گیا۔ سپاہی نہر غربی کے دونوں طرف روانہ ہوئے۔ دیوار پر اگرچہ عرادے نصب تھے تاہم سیڑھیاں لگا لی گئیں۔ جنگ ہونے لگی جو دن چڑھے سے ظہر کے بعد تک برابر ہوتی رہی۔ دیوار کئی جگہ سے منہدم کر دی گئی۔ اُس پر جتنے عرادے تھے سب جلا دیے گئے۔ دونوں فریق رک گئے۔ کسی ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہ تھی سوائے اس کے کہ الموفق کے ساتھیوں کی اُن مقامات تک رسائی ہو گئی جنھیں اُن لوگوں نے منہدم کر دیا اور عرادے بھی قبضے میں آ گئے اور جلا دیے گئے۔ دونوں فریق کو نہایت شدید زخموں کی تکلیف پہنچی۔ الموفق اور اُس کے تمام ساتھی الموفقیہ واپس ہوئے۔ مجروحین کے علاج کا حکم دیا۔ ہر شخص کو بقدر زخموں کے صلہ دیا۔ فاسق کی جنگ کی ابتدا سے اللہ تعالیٰ کے اُس کو قتل کرنے تک تمام جنگوں میں اسی طور پر تدبیر جاری رہی۔

اس جنگ کے بعد مدت تک الموفق ٹھیرا رہا۔ پھر اُس مقام کی طرف لوٹنا اور وہیں برسر جنگ رہنا مناسب سمجھا۔ اُس کی حفاظت اور جو لوگ وہاں تھے اُن کی شجاعت و استقلال کو دیکھ چکا تھا۔ یہ بھی خیال تھا کہ نہر غربی اور جوی کور کے درمیان جس امر کا ارادہ کیا تھا جب تک زنجی ہٹا نہ دیے جائیں اُس کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ کھودنے کے وہ آلات مہیا کیے جن کی ضرورت تھی۔ بہت سے مزدور جمع کیے اُس نے تیر اندازوں اور نیزہ بازوں اور شمشیر زن حبشیوں کا انتخاب کیا اور اس مقام کا اسی طرح ارادہ کیا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا۔ پیادہ لشکر کو ایسے مقامات پر روانہ کیا جہاں اُن کا روانہ کرنا مناسب سمجھا۔ چند کشتیاں نہر میں داخل کیں۔

جنگ شروع ہو گئی اور ہوتی رہی۔ فاسقین نے نہایت صبر کیا۔ اُن کے مقابلے میں الموفق کے ساتھی بھی صابر رہے۔ فاسقین نے اپنے سرکشوں سے امداد طلب کی۔ المہلبی اور سلیمان بن جامع اپنے اپنے لشکر کے ساتھ اُن کے پاس آ گئے تو اُن کے دل قوی ہو گئے

اُنھوں نے الموفق کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ سلیمان ایک پوشیدہ مقام سے کہ جوی کور کے متصل تھا نکل آیا۔ اُن لوگوں نے الموفق کے ساتھیوں کو پسپا کر دیا یہاں تک کہ اپنی اپنی کشتیوں میں پہنچ گئے۔ اُن کی ایک جماعت قتل کر دی گئی۔ الموفق ناکام لوٹا۔ ظاہر ہو گیا کہ اُسے یہ ضروری تھا کہ متعدد مقامات سے فاسقین سے جنگ کر کے اُن کی جماعت کو متفرق کر دیتا۔ پھر اس سخت مقام کے قصد کرنے والے کو اُن کا روند ڈالنا آسان ہو جاتا۔ اُس نے اُن پر دوبارہ حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ابو العباس اور دوسرے سرداروں کو عبور کرنے کا اور اپنے آدمیوں میں سے بہادروں کے انتخاب کرنے کا حکم دیا۔ مسرور کو نہر منکی پر مقرر کیا کہ وہ اپنے آدمیوں کو اس مقام کے پہاڑوں اور کھجور کے باغوں میں روانہ کرے تاکہ فاجروں کا دھیان بٹ جائے اور وہ یہ دیکھ لیں کہ اُن کے خلاف اس جانب سے بھی کوئی تدبیر ہے۔ اور ابو العباس کو اپنے ساتھیوں کو جوی کور روانہ کرنے اور اس مقام پر کشتیوں کا سلسلہ قائم کرنے کا حکم دیا کہ وہ موضع الدباسین تک پہنچے جو نہر غربی کے نیچے ہے۔ خود الموفق نہر غربی کی طرف روانہ ہوا اور اپنے غلاموں کے سرداروں کو یہ حکم دیا کہ ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوں۔ فاسقین سے اُن کے قلعے اور جائے پناہ میں اس قدر جنگ کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں فتح دے یا اللہ کا ارادہ پورا ہو۔ (یعنی موت آئے) دیوار پر اُس کے منہدم کرنے والے کو مقرر کیا۔ اپنی عادت کے موافق فاسقوں نے عجلت کی۔ اُن دو جنگوں نے جن کا ہم نے ذکر کیا طمع میں اُن کو کامیابی کا لالچ دلا رکھا تھا۔ مگر الموفق کے غلام ثابت قدم رہے اور خوب مقابلہ کیا۔ اللہ نے اُن پر اپنی مدد نازل کی۔ اُنھوں نے فاسقین کو اُن کے مقامات سے پسپا کر دیا۔ الموفق کے ساتھی قوی ہو گئے۔ ان پر ایسا حملہ کیا کہ وہ لوگ بھاگے۔ قلعے کو خالی چھوڑ دیا جو الموفق کے غلاموں کے قبضے میں آ گیا۔ اُنھوں نے اُس کو منہدم کر دیا۔ مکانات جلا دیے جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ بھاگنے والوں کا تعاقب کر کے بیشتر کو مار ڈالا اور بہت سے قید کر لیے۔ قلعے میں سے قیدی عورتوں کی بڑی تعداد کو چھڑا لیا۔ الموفق نے اُن کے روانہ کرنے کا اور اُن کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا۔ ساتھیوں کو اپنی اپنی کشتیوں میں واپس جانے کا حکم دیا۔ اُنھوں نے عمل کیا۔ الموفقیہ میں وہ اس طرح واپس ہوا کہ اُس مقام پر جو کچھ اُس کی مراد تھی اُسے پہنچ چکا تھا۔

اسی سال الموفق فاسق کے شہر میں نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب سے

داخل ہوا اور اس کے مکانات جلا دیے۔

# زنجیوں کے مستقر پر قبضہ

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد نے اس مکان کی دیوار منہدم کرنے کے بعد جب اُس کا ارادہ کیا تو وہ ٹھہر کر نہر ابی الخصیب کی دونوں جانب کے اور قصر فاسق کے راستے درست کرنے لگا کہ جنگ کے لیے فوج کے جانے اور آنے کا راستہ وسیع ہو جائے خبیث کے محل کے اُس دروازے کے اکھیڑنے کا حکم دیا جو اُس نے بصرے کے قلعۂ اُروخ سے نکالا تھا۔ اُسے اکھیڑ کے مدینۃ السلام روانہ کر دیا گیا۔ نہر ابی الخصیب کا پہلا پل کاٹنا مناسب سمجھا کہ اُن کے لشکر کے اطراف میں جنگ کے وقت بعض کو بعض کی مدد سے روکنے کی گنجائش تھی یہ بہت بڑی کشتی تیار کرنے کا حکم دیا جنھیں مٹی کا تیل پلائے ہوئے بانسوں سے بھر دیا جائے۔ اُس کے درمیان ایک بہت لمبی بَلّی (دقل) نصب کرنے کا حکم دیا جو کشتی کو جبکہ وہ پل سے مل جائے آگے بڑھنے سے روکے۔ فاسقوں کی غفلت اور اُن کے متفرق ہونے کے موقع کا منتظر رہا۔ دن کے آخر میں یہ موقع ملا تو وہ کشتی آگے کی گئی۔ اُسے ایک بادبان کشتی نے کھینچا۔ نہر میں داخل ہو گئی۔ اُس میں آگ لگا کے روانہ کر دیا گیا۔ مد (پانی کا چڑھاؤ) بھی زور پر تھا۔ وہ کشتی پل کے پاس پہنچ گئی۔ زنجیوں نے اُسے دیکھ لیا تو اس کثرت سے جمع ہو گئے کہ پل اور جو اُس کے متصل تھا چھپا لیا۔ کشتی کو اینٹوں اور پتھروں سے مارنے لگے اُس پر مٹی ڈالنے لگے اور پانی برسانے لگے بعض نے غوطہ لگا کے اس میں سوراخ کر دیا۔ پل کا کچھ حصہ بھی جل چکا تھا۔ فاسقین نے اُسے بجھا دیا اور کشتی کو ڈبو دیا۔ اُس پل پر جمع ہو گئے وہ اُن کے قبضے میں آگیا۔

پھر ابو احمد نے یہ دیکھا تو اس پل پر جنگ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا کہ اُسے کاٹ دے۔ اس کے لیے اپنے دو غلام سرداروں کو نامزد کیا اور اُن دونوں کو اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ جو تیر ہتھیاروں محفوظ زرہوں اور مضبوط آلات میں ہوں عبور کرنے کا اور نفاطین (مٹی کے تیل سے آگ لگانے والوں) اور اُن آلات کے تیار کرنے کا حکم دیا جن سے

پلوں کو کاٹا جاتا ہے۔ ایک سردار کو نہر کی غربی جانب جانے کا حکم دیا اور دوسرے کو اُس کی شرقی جانب کیا۔ الموفق مع اپنے سوالی اور خدام اور غلاموں کے بادبانوں اور کشتیوں میں سوار ہوا اور دہانہ نہر ابی الخصیب کا قصد کیا۔ اور یہ واقعہ ہفتے کی صبح ۱۴ شوال ۲۶۹ھ کا ہے۔

پل تک وہ سردار گیا جس کو موفق نے نہر کی غربی جانب سے آنے کا حکم دیا تھا۔ اُس نے فاسق کے اُن ساتھیوں پر حملہ کیا جو اُس پر مقرر تھے۔ اُن کی ایک جماعت قتل کی گئی۔ پل میں آگ لگا دی گئی۔ اُس پر بانس اور جو جلانے والی اشیا مہیا کی گئی تھیں ڈال دی گئیں۔ خبیث کے وہ مددگار جو وہاں تھے ہٹ گئے۔ اس کے بعد وہ سردار پہنچا جس کو شرقی جانب سے پل پر یلغار کا حکم دیا گیا تھا۔ اُس نے حسب الحکم آتش زنی شروع کر دی۔ خبیث نے اپنے بیٹے انکلائے اور سلیمان بن جامع کو پل کی حفاظت کے لیے ٹھیرنے کا حکم دیا تھا۔ دونوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ سردار اُن کی طرف متوجہ ہوا جو اُن دونوں کے مقابل تھا۔ اُن لوگوں نے اُن سے شدید جنگ کی۔ انکلائے و سلیمان ہٹ گئے اور ان لوگوں کو پل کے جلانے کا موقع مل گیا۔ ان لوگوں نے اُسے جلا دیا اور اُس سے گزر کر اُس مقام تک گئے جہاں فاسق کی بادبانیں اور کشتیاں اور وہ تمام آلات حرب بنائے جاتے تھے۔ چند بادبانوں اور کشتیوں کے سوا جو نہر میں تھیں اور سب جلا دیے گئے۔ انکلائے اور سلیمان بن جامع بھاگ گئے۔ الموفق کے غلام نہر ابی الخصیب کے غربی جانب خبیث کے ایک قید خانے تک پہنچے۔ زنجیوں نے دن کے ایک گھنٹے تک اُس کی حفاظت کی۔ ایک جماعت کو نکال لیا۔ قید خانے پر الموفق کے غلام غالب آ گئے۔ مردوں اور عورتوں کو جو اُس میں تھے چھوڑ دیا۔

الموفق کے وہ غلام جو شرقی جانب تھے پل کے اُس حصے کو جلانے کے بعد جس پر مقرر کیے گئے تھے ایک مقام تک بڑھے جو دار مصلح کے نام سے مشہور تھا۔ وہ (مصلح) فاسق کے قدیم سرداروں میں سے تھا۔ لوگ اُس کے گھر میں گھس گئے۔ اُسے لوٹ لیا۔ عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ راستے میں جس چیز کو جلا سکے اُسے جلا دیا۔ پل کے بیچ میں کچھ لٹھے رہ گئے جنھیں خبیث نے مضبوطی سے لگایا تھا۔ الموفق نے ابو العباس کو چند بادبان کشتیاں اُس مقام تک روانہ کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے ایسا ہی کیا جو لوگ روانہ ہوئے

اُن میں چند اپنے ساتھیوں کے ہمراہ زیرک بھی تھا۔ وہ اُن لٹھوں تک پہنچ گیا۔ اُن لٹھوں کے پاس ایک جماعت کو روانہ کیا جن کے ہمراہ بسولے اور آریاں بھی تھیں۔ انھوں نے اُن لٹھوں کو کاٹ ڈالا اور وہ کھینچ کر نہر سے نکال دیے گئے اور بقیہ پل گر پڑا۔ الموفق کی بادبان کشتیاں نہر میں داخل ہو گئیں۔ دونوں سردار مع اپنے تمام ساتھیوں کے اُس کے دونوں کناروں پر روانہ ہوئے فاجر کے ساتھیوں کو دونوں جانب شکست ہوئی۔ اور الموفق اور اُس کے ساتھی صحیح و سالم واپس ہوئے۔ اور بہت سی مخلوق کو چھڑا لیا گیا۔ الموفق کے پاس فاسقوں کے بہت سے سر لائے گئے جو انھیں لایا اُسے اُس نے انعام دیا۔ اُس کے ساتھ احسان کیا اور صلہ دیا۔ اُس روز اُس کی واپسی دن کے تین گھنٹے پر ہوئی تھی جبکہ فاسق اور اُس کے تمام زنجی وغیر زنجی ساتھی نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب بھاگ گئے اور انھوں نے اُس کی غربی جانب خالی کر دی۔ اُس پر الموفق کے ساتھیوں نے قبضہ کر کے فاسق کے اور اُس کے ساتھیوں کے محلوں کو جو فاجروں کی جنگ میں حائل تھے منہدم کر دیا۔ اُن تنگ راستوں کو جو نہر ابی الخصیب پر تھے انھیں وسیع کر دیا۔ یہ ایسے امور تھے جنھوں نے خائن کے ساتھیوں کے خوف میں اضافہ کر دیا۔ اُس کے سرداروں اور ساتھیوں کی ایک بہت بڑی جماعت جن کے متعلق یہ گمان نہیں ہوتا تھا کہ یہ اُسے چھوڑ دیں گے۔ امن مانگنے کی طرف مائل ہو گئی۔ سب کو پناہ دی گئی۔ وہ گروہ کے گروہ نکلے اور قبول کئے گئے۔ اُن کے ساتھ احسان کیا گیا اور انھیں تنخواہ اور انعام اور خلعت میں اُن کے ہم جنس کے ساتھ ملا دیا گیا۔

الموفق نے کشتیوں کے نہر میں داخل کرنے کی اور خود مع اپنے غلاموں کے اُس میں داخل ہونے کی پابندی کر لی۔ فاجروں کے اُن مکانات کے جلانے کا جو اُس کے دونوں کناروں پر تھے اور اُن کشتیوں کے جو اُس کے اندر تھیں جلانے کا حکم دیا۔ نہر میں داخل ہونے کو آسان اور راستے کو سہل کرنا چاہا۔ اس طرح دوسرے پل کے جلانے اور فاجروں کے انتہائی مقامات تک پہنچنے کا ارادہ تھا۔

انھیں دنوں میں کہ الموفق پابندی سے جنگ خبیث میں مشغول تھا وہ نہر کے ایک مقام پر ٹھہر گیا۔ یہ جمعہ کے دن ہوا۔ اتفاقاً فاجر کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے

اُس سے پناہ مانگی اور اُس کے پاس خبیث کا ایک منبر لایا جو غربی جانب میں تھا۔ اُس نے منبر کو اپنے ساتھ منتقل کرنے کا حکم دیا۔ اُس شخص کے ہمراہ ایک اور بھی تھا جو خبیث کے شہر میں اُس کا قاضی تھا۔ یہ بھی اُن امور میں سے ہوا جنھوں نے اُن کی قوت کو توڑ دیا۔

خبیث نے جتنی کشتیاں باقی رہ گئی تھیں اُنھیں جمع کر کے دوسرے پل کے پاس کر دیا تھا۔ اپنے سرداروں اور ساتھیوں اور بہادروں کو وہاں جمع کیا تھا۔ الموفق نے اپنے بعض غلاموں کو اُس پل کے پاس جانے کا اور جو بحری کشتیاں اُس کے قریب تھیں اُن میں سے جن کا جلانا ممکن ہو اُن کے جلانے کا اور اُن میں سے جن کا گرفتار کرنا ممکن ہو اُن کو گرفتار کر لینے کا حکم دیا۔ غلاموں نے اس پر عمل کیا۔ اس فعل نے فاجر کی ہوشیاری اور اُس کی دوسرے پل کی حفاظت میں اضافہ کر دیا۔ اُس نے اس خوف سے اُس کی حفاظت و نگرانی اپنے اور اپنے تمام ساتھیوں کے اوپر لازم کر لی کہ اگر کوئی تدبیر بن پڑی تو جانب غربی بھی اُس کے ہاتھ سے نکل جائے گا اور اُسے الموفق کے ساتھی روند ڈالیں گے جو اُس کے بالکل برباد ہو جانے کا سبب ہو گا۔

پہلا پل جلانے کے بعد الموفق چند روز تک ٹھیر کر اپنے غلاموں کے ایک ایک گروہ کو نہر ابی الخصیب کے غربی جانب عبور کراتا رہا جو فاجروں کے بقیہ مکانات جلاتے جاتے تھے اور دوسرے پل کے قریب ہوتے جاتے تھے اور اُس پر زنجی اُن سے جنگ کرتے تھے۔ اُن کی ایک جماعت اُن مکانوں میں رہ گئی تھی جو غربی جانب دوسرے پل کے قریب تھے۔ الموفق کے غلام اُس مقام پر آتے تھے اور اُن راستوں اور سڑکوں پر کھڑے ہوتے تھے جو لشکر خبیث کو اُن سے چھپائے ہوئے تھے۔ جب الموفق اپنے غلاموں اور ساتھیوں کے اُس راستے کو جان لینے اور اُن کے اُس راستے کے چلنے کے لیے رہبر ہونے سے واقف ہو گیا تو اُس نے دوسرے پل کے جلانے کا قصد کیا کہ جانب غربی کو بھی خبیث کے لشکر سے حاصل کر لے کہ اُس کے ساتھیوں کے لیے ایسی یکساں زمین پر چلنے کا انتظام ہو جائے کہ اُس میں سوائے نہر ابی الخصیب کے دونوں فریق کے درمیان اور کوئی حائل نہ ہو۔ اس وقت الموفق نے ابو العباس کو مع اپنے ساتھیوں اور غلاموں کے غربی جانب جانے کا حکم دیا اور یہ

۲۲ شوال یوم شنبہ ۲۶۹ھ کا واقعہ ہے۔
حکم دیا کہ اُس کا حملہ اُس عمارت پر ہو جس کا نام فاجر نے جامع مسجد رکھا تھا اور وہ راستہ اختیار کرے جو اُس مقام تک پہنچانے والا ہے جس کو خبیث نے عیدگاہ بنایا تھا۔ جب عیدگاہ تک پہنچے تو اُس پہاڑ کی طرف پھرے جو برادر المہلبی کے نام پر جبل ابو عمر کے نام سے مشہور ہے۔ اپنے غلاموں کے سوار، پیادہ سرداروں میں سے تقریباً دس ہزار آدمی اُس کے ہمراہ کر دیے کہ اپنے مقدمے کے سردار زیرک کو مع اُس کے ساتھیوں کے عیدگاہ کے صحرا میں مقرر کرے کہ اگر اُس مقام پر فاسقوں کا کوئی پوشیدہ لشکر ہو تو اس کے نکلنے کا خوف نہ رہے۔ ایک جماعت کو یہ حکم دیا کہ وہ جبل ابو مقاتل زنجی اور جبل ابو عمر کے درمیان کے اُن پہاڑوں پر منتشر ہو جائیں جو اُس صحرا میں ہیں یہاں تک کہ سب کے سب ان پہاڑوں سے نہر ابی الخصیب کے دوسرے پل کے مقام تک پہنچ جائیں۔ ایک جماعت کو جو ابو العباس کے ساتھ تھی یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فاسق کے مکان اور اُس کے بیٹے انکلائے کے مکان کے درمیان روانہ ہوں اور اُن کی روانگی نہر ابی الخصیب کے کنارے و مضافات پر ہو کہ اُن غلاموں کے ابتدائی حصوں سے مل جائیں جو پہاڑوں پر آئیں گے۔ سب کی روانگی پل کی طرف ہو۔ انھیں کدال، بسولے اور آری وغیرہ آلات مع نفاطین (مٹی کے تیل سے آگ لگانے والوں کی) کی ایک جماعت کے اُس حصے کو کاٹنے کے لیے جس کا کاٹنا ممکن ہو اور اُس حصے کے جلانے کے لیے جس کا جلانا ممکن ہو لے جانے کا حکم دیا۔ راشد کو ویسی ہی تیاری کے ساتھ جو ابو العباس کے ساتھ تھی نہر الخصیب کی شرقی جانب اور پل پر جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ابو احمد نہر الخصیب میں کشتی میں داخل ہوا۔ اپنے ساتھ ایسی کشتیاں تیار کی تھیں جن میں بہادر، تیر انداز و نیزہ باز غلام جن جن کے بٹھائے تھے۔ وہ آلات مہیا کیے جن سے بقدر ضرورت پل کاٹا جائے۔ انھیں اپنے آگے نہر ابو الخصیب میں روانہ کیا۔
دونوں جانب سے فریقین کے درمیان سخت خوں ریزی ہونے لگی۔
غربی جانب ابو العباس اور اُس کے ہمراہیوں کے مقابلے میں فاسق کا بیٹا انکلائے مع اپنے لشکر کے اور سلیمان بن جامع مع اپنے لشکر کے تھے۔ شرقی جانب راشد اور اُس کے ہمراہیوں کے مقابلے میں صاحب الزنج اور المہلبی مع اپنے باقی لشکر کے تھے۔

اُس روز جنگ دن کے تین گھنٹے تک ہوئی تھی کہ فاسقین اس طرح بھاگے کہ کسی طرف رخ بھی نہ کرتے تھے۔ تلواروں نے اُن میں اپنا راستہ صاف کر لیا۔ فاسقوں کے اتنے سر کاٹ لیے گئے کہ کثرت کی وجہ سے اُن کا شمار نہ ہو سکا۔ الموفق کے پاس جب کوئی سر لایا جاتا تو وہ نہر ابی الخصیب میں ڈالنے کا حکم دیتا کہ مجاہدین سروں میں مشغولی ترک کردیں اور اپنے دشمن کے تعاقب میں خوب سعی کریں کشتی والوں کو جن کو اُس نے نہر ابی الخصیب میں مقرر کیا تھا پل کے نزدیک ہونے کا اور اُس کے جلانے کا اور جو زنجی اس کی حفاظت کرے اُسے تیروں سے دفع کرنے کا حکم دیا۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا اور پل کو آگ لگا دی۔ اُسی وقت انکلائے اور سلیمان نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب عبور کرنے کے ارادے سے زخمی ہو کر بھاگتے ہوئے آئے۔ اُن دونوں کے اور پل کے درمیان آگ حائل تھی۔ دونوں نے اور اُن کے محافظین نے جو ہمراہ تھے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ اُن میں سے مخلوق کثیر غرق ہو گئی۔ انکلائے اور سلیمان قریب بہلاکت پہنچ کر بچ گئے۔ پل پر دونوں جانب سے مخلوق کثیر جمع ہو گئی۔ وہ پل آگ لگے ہوئے بانسوں سے بھری ہوئی ایک کشتی ڈالنے کے بعد کاٹ دیا گیا۔ کشتی نے بھی اُس کے کاٹنے اور جلانے میں مدد کی۔ دونوں جانب سے پورا لشکر خبیث کے شہر میں منتشر ہو گیا۔ لوگوں نے اُن کے مکانات، محلات، اور بازاروں میں سے بہت کچھ جلا دیا۔ قیدی عورتوں اور بچوں میں سے بھی اتنے چھڑائے جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ الموفق نے مجاہدین کو اپنی کشتیوں میں سوار کرا کے الموفقیہ تک عبور کرانے کا حکم دیا۔

فاجر اپنا محل اور اپنے مکانات جلا دیے جانے کے بعد احمد بن موسیٰ القلوص اور محمد بن ابراہیم ابو عیسیٰ کے مکانوں میں رہتا تھا۔ اُس نے اپنے بیٹے انکلائے کو مالک بن احت القلوص کے گھر میں رکھا تھا۔ الموفق کے غلاموں کی ایک جماعت نے اُن مقامات کا قصد کیا جن میں خبیث رہتا تھا۔ لوگ گھس گئے۔ چند مقامات جلا دیے۔ پہلی آتش زنی اور خبیث کے بھاگنے سے جو بچ گیا تھا سب لوٹ لیا۔ اس روز اُس کے مال کے مقامات کی اطلاع نہ ہو سکی۔

اسی روز چند علوی عورتیں بھی چھڑائی گئیں جو اس مکان کے قریب جن میں وہ رہتا تھا ایک جگہ قید تھیں۔ الموفق نے انھیں اپنے لشکر میں روانہ کرنے کا

حکم دیا۔ اُن کے ساتھ احسان کیا اور صلہ دیا۔ الموفق کے غلاموں کی اور امن لینے والوں کی ایک جماعت نے جو ابو العباس کے ساتھ کئے گئے تھے ایک قید خانے کا قصد کیا جس کو فاسق نے نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب بنایا تھا اُس کو کھول کے مخلوق کثیر کو نکالا کہ اُن لشکروں میں سے قید ہوئے تھے جو فاسق اور اُس کے ساتھیوں سے جنگ کرتے تھے۔ اُن کے علاوہ دوسرے بھی تھے۔ سب اپنی بیڑیوں اور طوقوں کے ساتھ نکالے گئے۔ الموفق کے پاس لایا گیا تو اُس نے بیڑیوں کے علیحدہ کرنے اور الموفقیہ روانہ کرنے کا حکم دیا۔ اُس روز تمام اقسام کی کشتیاں شندا۔ مراکب بحریہ چھوٹے بڑے سفینے۔ حراقات۔ زلالات وغیرہ جو نہر ابی الخصیب میں باقی تھیں نہر سے دجلہ روانہ کردی گئیں۔ اُن کشتیوں کو مع اُن کے اندر کے لوٹے اور چھینے ہوئے مال کے جس کو اُس روز اُن لوگوں نے لشکر خبیث سے حاصل کیا تھا۔ الموفق نے اپنے ساتھیوں اور غلاموں کو دے دیا۔ اس کی بہت بڑی مقدار اور بڑی قیمت تھی۔

اسی سال المعتمد کا واسط میں نزول ہوا۔ ذی القعدہ میں وہاں گیا اور اُس نے زیرک کے مکان میں نزول کیا۔

اسی سال فاسق کے بیٹے انکلائے نے ابو احمد الموفق سے امن کا طالب ہوا۔ ایک قاصد بھیجا اور چند اشیا کا سوال کیا۔ الموفق نے اُس کی ہر درخواست کو منظور کرکے قاصد کو اُس کے پاس واپس کردیا۔ اسی کے بعد الموفق کو کوئی ایسی بات پیش آئی جس نے اُسے جنگ سے باز رکھا۔

انکلائے کے باپ فاسق کو جو کچھ اُس کے بیٹے سے سرزد ہوا اُس کا علم ہوگیا تو اُس نے بیان کیا گیا ہے کہ اُسے ملامت کی۔ طلب امن کی رائے سے پھیر دیا۔ وہ پھر الموفق کے ساتھیوں سے خوں ریزی کی سعی اور اپنے آپ کو جنگ کرنے کی طرف پلٹ گیا۔

اسی سال سلیمان بن موسی الشعرانی نے بھی جو فاسق کے ہاں رئیسوں میں سے تھا کسی کو روانہ کیا جو اُس کے لیے ابو احمد سے امان طلب کرے مگر ابو احمد نے اُس کی سابقہ خوں ریزی و بیہودگی کی وجہ سے انکار کردیا۔ خبر ملی کہ خبیث کے ساتھیوں کی ایک جماعت پریشان ہوگئی کہ شعرانی کی درخواست قبول نہ ہوئی تو دوسروں کو کیا امید ہے۔

اس بنا پر ابواحمد نے امان دینا منظور کر لیا کہ اُس سے خبیث کے دوسرے ساتھیوں کی بھی اصلاح ہو۔ اُس مقام پر کشتی بھیجنے کا حکم دیا جہاں پر الشعرانی نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔ ایسا ہی کیا گیا۔ الشعرانی اور اُس کا بھائی اور اُس کے سرداروں کی ایک جماعت نکلی۔ اُنھیں کشتی میں روانہ کیا گیا۔ خبیث نے اُسی کے ذریعے سے نہر ابی الخصیب کے آخری حصے کی حفاظت کی تھی۔ ابوالعباس اُسے الموفق کے پاس لے گیا تو اُس نے اُس پر احسان کیا۔ امان کو پورا کیا اور صلے کا حکم دیا۔ اُسے بھی صلہ دیا اور اُس کے ساتھیوں کو بھی صلہ دیا گیا۔ سب کو خلعت دیے گئے اور اُسے مع زین و سامان کے چند گھوڑوں کی سواری دی گئی۔ اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی نہایت خوبی سے مہمانداری کی۔ اُن لوگوں کو ابوالعباس کے ماتحت کر کے اُس کے ساتھیوں میں کر دیا۔ اُسے کشتی میں سوار کر کے خائن کے ساتھیوں کے لیے ظاہر کرنے کا حکم دیا کہ اُس کے امان پر اُن لوگوں کا اعتماد زیادہ ہو جائے۔ وہ کشتی نہر ابوالخصیب سے اپنے مقام سے نہ ہٹی کہ زنجی وغیرہ سرداروں میں سے بہت بڑی جماعت نے امن طلب کیا۔ وہ سب ابواحمد کے پاس لائے گئے۔ اُس نے اُنھیں صلہ دیا اور خلعت و انعام بھی ان لوگوں سے ملا دیا جو اُن سے پہلے آئے تھے۔

جب الشعرانی نے امن لے لیا تو خبیث اپنے لشکر کے پیچھے کے حصے کا جو انتظام کرتا تھا اُس میں خلل پڑ گیا۔ حالت سست و ضعیف ہو گئی۔ خبیث نے اُس کی جو حفاظت الشعرانی کے سپرد تھی وہ شبل بن سالم کے سپرد کی اور اُسے نہر ابی الخصیب کے پچھلے حصے میں اتارا۔

جس دن الشعرانی کو خبیث کے ساتھیوں کے لیے ظاہر کیا گیا تھا اُس کی شام نہ ہوئی تھی کہ موفق کے پاس شبل بن سالم کا قاصد طلب امان کے لیے یہ درخواست لے کے آیا کہ ابن سمعان کے مکان کے پاس کشتیاں کھڑی کی جائیں کہ اُن لوگوں کے ہمراہ جو اُس کے سرداروں اور آدمیوں میں سے اُس کے ساتھ ہوں اُس کا رات کے وقت اُن کشتیوں کی جانب قصد ہو۔ امان دے کے قاصد کو اُس کے پاس واپس کیا گیا اور اُس کے لیے اُس مقام پر کشتیاں کھڑی کی گئیں جہاں اُس نے کھڑی کی جانے کی درخواست کی تھی۔ وہ اُن کشتیوں کے پاس آخر شب میں آیا۔ ہمراہ اہل و عیال اور

اُس کے سرداروں اور آدمیوں میں سے بھی ایک جماعت تھی۔ ساتھیوں نے اپنے ہتھیار نکال لیے تھے۔ زنجیوں کی ایک جماعت اُن سے ملی جن کو خبیث نے اُن کے کشتیوں کی طرف جانے سے روکنے کے لیے روانہ کیا تھا جس کی خبر اُس کو پہنچ گئی تھی۔ شبل اور اُس کے ساتھیوں نے اُن سے جنگ کی اور اُن کی ایک جماعت کو قتل کیا۔ آخر یہ لوگ صحیح و سالم کشتیوں تک پہنچ گئے۔ انھیں الموفق کے محل میں الموفقیہ لایا گیا۔ وہ ایسے وقت اُس کے پاس پہنچا کہ صبح کی روشنی پھیل چکی تھی۔ الموفق نے یہ حکم دیا کہ شبل کو کثیر انعام دیا جائے، بہت سے خلعت دیے جائیں اور اُسے کئی گھوڑوں کی سواری مع اُن کے زین و ساز کے دی جائے۔ شبل خبیث کے گنتی کے لوگوں اور اُس کے قدیم ساتھیوں میں اور اُس کی مدد کرنے والے بڑے بہادروں میں سے تھا۔ شبل کے ساتھیوں کو بھی صلہ ملا، خلعت دیا گیا، اچھی طرح مہمانی ہوئی اور تنخواہیں مقرر کی گئیں۔ اور سب کے سب الموفق کے غلاموں کے سرداروں میں سے ایک سردار کے ساتھ کر دیے گئے۔ اُس نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو کشتیوں میں روانہ کیا۔ وہ اس طرح کھڑے ہوئے کہ خبیث اور اُس کے گروہ دیکھتے تھے۔ فاسق اور اُس کے دوستوں پر یہ گراں گزرا کہ انھوں نے امان کو غنیمت جاننے میں اپنے رئیسوں کو رغبت کرتے دیکھا۔

الموفق کو شبل کی وفاداری اور اُس کے فہم کی خوبی جب اچھی طرح واضح ہو گئی تو خبیث جو داؤ پیچ کھیلتا تھا شبل کی قابلیت اُس کے توڑ کے لیے کافی سمجھی۔ شبل کو خبیث کے لشکر پر شبخون مارنے کا حکم دیا۔ ساتھ وہ لوگ گئے جو زنجیوں سے ٹوٹ کے پناہ گیر ہوئے تھے کیونکہ یہ لوگ خبیث کے لشکر کی سڑکیں جانتے تھے۔ حکم کے مطابق شبل روانہ ہو گیا۔ اُس مقام کا قصد کیا جسے وہ جانتا تھا۔ صبح کے وقت یکایک وہاں پہنچا تو زنجیوں کی ایک ایسی جماعت ملی جو اپنے چند محافظوں اور سرداروں کے ساتھ تھی جن کو خبیث نے ابو عیسیٰ کے مکان کی مدافعت کے لیے مقرر کیا تھا۔ اُس وقت وہی خبیث کا مکان تھا۔ اُس نے اس حالت میں اُن پر حملہ کیا کہ وہ غافل تھے۔ بہتوں کو قتل کر کے سرداران زنج کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ اور اُن کے بہت سے ہتھیار لے لیے۔ وہ اور اُس کے ساتھی صحیح و سالم واپس ہوئے۔

الموفق کے پاس لایا تو اُس نے اُنھیں اچھا انعام دیا، خلعت دیا، اور ان کی ایک جماعت کو کنگن پہنائے۔

اس جنگ میں شبل کے ساتھیوں نے خائن کے ساتھیوں پر حملہ کر کے اُن کو اتنا ڈرایا، ایسا خوف دلایا کہ خواب و آرام ترک ہو گیا۔ ہر رات پہرہ دینے لگے۔ اندیشے سے اُن کے لشکر میں نفرت پیدا ہوتی رہی۔ اتنی وحشت بڑھی کہ اُن کا شور و غل اور پہرہ دینا الموفقیہ میں سنائی دیتا تھا۔ الموفق ٹھیر کر نہر ابی الخصیب کے دونوں جانب سے رات دن خبیثوں کی جانب لشکر بھیجتا رہا، پسپا کرتا رہا، راتوں کی نیند حرام کر دی، اور بیچ میں ایسا حائل ہوا کہ رسد پہنچنے کی کوئی سبیل نہ رہی۔ اُس کے ساتھی راستوں کو پہچانتے رہے، خبیث کے شہر میں گھس کے زبردستی داخل ہونے کا تجربہ کرتے رہے، اور اُس رہیبت پر غالب آتے رہے جو اُن کے اور اُس کے درمیان حائل تھی۔

جب الموفق کو یہ یقین ہو گیا کہ کامیابی کے لیے جن وسائل کی ضرورت تھی وہ سب فراہم ہو چلے تو نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب فاسق کی جنگ کے لیے عبور کرنے کا قصد پختہ ہو گیا۔ دربار عام میں پناہ گیر زنجیوں، عرب سرداروں، اور سوار و پیدل افواج کے جماعہ داروں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ وہ لوگ دربار میں ایسے مقام پر کھڑے کئے گئے جہاں سے اُس کا کلام سن سکیں۔ اُس نے اُنھیں مخاطب کر کے اُنھیں جس جہل و گمراہی اور حرام امور کے ارتکاب میں وہ سرگرم رہا کرتے تھے اُن سب کی توضیح کی کہ "فاسق نے اللہ کی نافرمانی کو اُن کا دین بنایا تھا۔ اِن امور منکرہ نے اُن کا خون حلال کر دیا تھا۔ بایں ہمہ خلافت نے اُن کی لغزش کو معاف کر دیا، بیہودگی سے درگزر کیا اور امن دے دیا جس شخص نے اُس کی پناہ لی اُس پر اپنے کرم کے ساتھ رجوع کیا، سب کو اُس نے کثیر انعامات دیے، عمدہ تنخواہیں دیں اور اُنھیں اپنے دوستوں اور وفاداروں میں شامل کر لیا۔ جو احسانات اُن پر ہوئے ہیں اُن کے بدلے اخلاص و اطاعت اُن پر لازم ہے۔ پروردگار کی اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں، اور خلافت کی خوشنودی کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ ان دشمنان خدا کے مقابلے میں جہاد فی سبیل اللہ کا حق ادا کریں۔ وہ خبیث کے لشکر کے راستوں سے، اُس کے شہر کی تنگ گلیوں سے، اور محفوظ مقامات پناہ سے جن کو اُس نے بھاگنے کے لیے تیار کیا اس قدر خبردار ہیں کہ ان کے سوا

دوسروں کو اتنی خبر نہیں، اس لیے وہ اس امر کے زیادہ اہل ہیں کہ خلافت کے ساتھ اپنی سچی خیر خواہی کا ثبوت دیں، غلیبش پر گھسنے میں اور اُس کے قلعوں کے اندر اُس کے پاس جانے میں خوب کوشش کریں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اُس پر اور اُس کے گروہ پر قابو دے دے، جب وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے احسان ہے اور زائد احسان ہے جو ان میں قصور کرے گا تو اُس کے افسر سے اُس کی حالت کے گرانے اور اُس کی قدر کے گھٹانے اور اُس کے مرتبے کے گرانے کی درخواست کی جائے گی۔"

سب کی آوازیں ایک دم سے بلند ہوئیں جس میں "الموفق کے لئے دعا تھی اُس کے احسان کا اقرار تھا، صدق دل سے اطاعت و فرماں برداری، دشمن کے مقابلے میں کوشش، اور اپنی جان و تن کو ہر ایسے کام میں صرف کرنے کا اقرار تھا جو اُن کو اس کا مقرب بنا دے۔ اُس نے جس امر کی دعوت دی ہے اُس نے اُن کی نیتوں کو قوی کر دیا ہے، انھیں اس امر کی رہنمائی کی ہے کہ اُس کو اُن پر اعتماد ہے، اُن کو اپنے وفاداروں کے مرتبے میں داخل کیا ہے۔" درخواست کی کہ وہ تنہا انھیں کسی علاقے میں کر دیا جائے جس میں وہ جنگ کریں تاکہ اُن کی نیک نیتی اور دشمن کے قتل سے وہ بات ظاہر ہو جس سے اُن کا اخلاص نمایاں ہو اور پرانی نادانی سے اُن کی بیزاری عالم آشکار ہو جائے۔"

الموفق نے اُن کی درخواست قبول کر لی، اُن کی تعریف کی، اور وہ لوگ خوش خوش اُس کے پاس سے روانہ ہوئے۔

اسی سال ذی القعدہ میں الموفق نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب سے فاسق کے شہر میں داخل ہوا۔ اُس نے اُس کا گھر تباہ کر دیا اور جو کچھ اُس میں تھا لوٹ لیا۔

## صاحب الزنج کی تباہی

### شہر کی بربادی اور خانہ ویرانی

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد نے جب نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب سے فاسق کے

شہر پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو دجلہ اور البطیحہ اور اُس کے اطراف کی تمام کشتیوں اور عبور کرنے کے عارضی پلوں کے لیے حکم دیا کہ انھیں اُن کشتیوں میں ملا لیے جو اُس کے لشکر میں ہیں۔ ضرورت سے بہت کم کشتیاں لشکر میں تھیں۔ بادبانوں اور شقیوں او چڑھاؤ کی کشتیوں میں کہ لشکر انھی کے ذریعے عبور کرتا تھا، شمار کرایا تو ان میں تقریباً دس ہزار ایسے ملاح تھے جنھیں بیت المال سے ماہانہ تنخواہ دی جاتی تھی۔ اُن کشتیوں کے سوا جن پر غلہ لادا جاتا ہے اور جن پر لوگ اپنی ضروریات سے سوار ہوتے ہیں۔ اور اُس زمانے میں کئی طرح کی کشتیاں تھیں جن کو "سمیریہ" "جریبیہ" اور "زورق" کہتے تھے۔ ان سب میں ملاح مقرر تھے اور خزانہ خلافت سے اُن کا ماہانہ مقرر تھا۔

جب کشتیاں اور عبور کے عارضی پل حسب خواہش مکمل ہو گئے تو اُس نے ابوالعباس کے اور اپنے موالی اور غلاموں کے سرداروں کو دشمن کے مقابلے کے لیے تیار اور مستعد ہونے کا حکم دیا۔ کشتیوں اور عارضی پلوں کے سوار و پیادہ فوج کے سوار کرنے کے لیے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ ابوالعباس کو مامور کیا کہ اُس کی روانگی اپنے لشکر کے ساتھ نہر ابی الخصیب کے غربی جانب ہو۔ تقریباً آٹھ ہزار غلام سردار اُس کے ہمراہ کیے اور حکم دیا کہ فاسق کے لشکر کے پچھلے حصے کا قصد کرکے المہلبی کے مکان سے آگے بڑھ جائے۔ فاسق نے اُسے محفوظ کر دیا تھا اور اپنے ساتھیوں میں سے مخلوق کثیر کو اُس کے قریب ٹھیرا دیا تھا کہ اپنے لشکر کے پچھلے حصے پر حملے سے بے خوف رہے اور جو شخص اس مقام کا قصد کرے اُسے چلنا دشوار ہو۔

ابو احمد نے ابوالعباس کو اپنے ساتھیوں کو نہر ابی الخصیب کے غربی جانب عبور کرانے کا حکم دیا کہ اس علاقے میں اُس کی پشت سے داخل ہو۔ اپنے مولیٰ راشد کو سوار و پیادہ فوج کی کثیر تعداد کے ہمراہ جو تقریباً بیس ہزار تھی نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بعضوں کو المہلبی کے کاتب الکرنبائی کی دیوار کی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ وہ نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب اُس کی ایک شاخ پر تھا۔ انھیں یہ حکم دیا کہ اپنی روانگی نہر کے کنارے کنارے چلتے ہوئے اُس مکان پر پہنچ جائیں جس میں خبیث ٹھیرا ہوا ہے۔ یہ ابو عیسیٰ کا مکان تھا۔ اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو نہر ابی شاکر کے دہانے پر روانہ ہونے کا حکم دیا جو نہر ابی الخصیب سے نیچے تھی دوسرے

لوگوں کو مع اپنے ساتھیوں کے نہر جوی کور کے دہانے پر روانہ ہونے کا حکم دیا۔ ان سب کو سواروں کے آگے کرنے کا حکم دیا کہ سب کے سب خائن کے مکان کی طرف حملہ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ اُس پر اور اُس کے اہل و عیال پر کامیاب کردے تو خیر ورنہ المہلبی کے مکان کا قصد کریں۔ وہاں وہ لوگ بھی مل جائیں جنھیں ابوالعباس کے ہمراہ عبور کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ فاسقوں کے مقابلے میں سب ایک ہو جائیں۔ ابوالعباس اور راشد اور موالی اور غلاموں کے ان تمام سرداروں نے جو انھیں حکم دیا گیا تھا اُس پر عمل کیا۔

۷ ذی قعدہ ۲۶۹ھ یوم دوشنبہ کو بوقت عشا کشتیوں میں سوار ہو کے ایک دوسرے کے پیچھے روانہ ہوئے اور پیادہ بھی چلے۔ دوشنبے کو نماز ظہر سے شب سہ شنبہ کے آخر وقت عشا تک دجلے میں کشتیاں چلتی رہیں۔ لوگ ایک ایسے مقام تک پہنچے جو لشکر کے نیچے تھا۔ الموفق نے جو خراب اور خوفناک گھاٹیاں تھیں اُن کے درست کرنے اور پاک و صاف کرنے کا اور اُس کی چھوٹی بڑی نہریں پاٹنے کا حکم دیا تھا کہ برابر ہو کے فراخ ہو جائے اور اُس کے کنارے دور تک پھیل جائیں۔ وہاں ایک محل اور ایک میدان سوار و پیادہ کو فاسق کے محل کے مقابلے میں پیش کرنے کے لیے بنایا۔ اُس کی غرض فاسق کے اُس دعوے کو باطل کرنا تھی جو اپنے ساتھیوں سے الموفق کے اپنے مقام سے جلد منتقل ہونے کے متعلق کرتا تھا۔ ارادہ کیا کہ دونوں فریق کو یہ بتا دے کہ وہ کوچ کرنے والا نہیں ہے تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اُس کے اور اُس کے دشمن کے درمیان فیصلہ نہ کردے۔ لشکر اُس مقام پر فاسق کے لشکر کے مقابل شب سہ شنبہ کو آرام کرتا رہا۔ وہ سب کے سب تقریباً پچاس ہزار سوار و پیادہ آدمی تھے جو نہایت اچھی صورت اور عمدہ ہیئت میں تھے۔ تکبیر کہتے تھے، لاالٰہ الا اللہ کے نعرے لگاتے تھے، کلام اللہ کی تلاوت کرتے تھے، نماز پڑھتے تھے اور آگ جلاتے رہتے تھے۔

خبیث نے مجمع اور سامان اور تعداد کی اتنی کثرت دیکھی کہ اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی عقلیں جاتی رہیں۔ الموفق دوشنبے کو عشا کے وقت بادبان میں سوار ہوا۔ اُس روز ایک سو پچاس بادبان تھے جن کو اُس نے اپنے موالی اور غلاموں کے بہادر نیزہ بازوں اور تیر اندازوں سے بھرا تھا۔ خائن کے لشکر کے شروع سے آخر تک اُن کا سلسلہ قائم کیا تھا کہ وہ لشکر کے لیے اُس کی پشت سے باعث حفاظت ہو جائیں۔ ایسے مقام پر اُن کے

لنگر ڈال دیے گئے جو ساحل سے قریب تھا۔ کچھ کشتیاں علیحدہ کرلیں جن کو اس نے اپنے لیے منتخب کر کے اُن میں اپنے غلاموں کے سرداران خاصہ کو بٹھایا کہ وہ لوگ نہر ابی الخصیب میں داخل ہونے کے وقت اُس کے ہمراہ ہوں۔ سواروں اور پیادوں میں سے دس ہزار کا انتخاب کر کے حکم دیا کہ نہر ابی الخصیب کے دونوں کناروں پر اُس کے ساتھ ساتھ چلیں، وہ ٹھیرے تو خود بھی ٹھیر جائیں، لڑائی میں جدھر رخ کرے اُسی طرح مڑ جائیں۔

سہ شنبے کو الموفق فاسق صاحب الزنج کی جنگ کے لیے صبح کو روانہ ہوا۔ سوا اس کے ہر رئیس اُس مقام کی طرف روانہ ہوا جس کا اُسے حکم دیا گیا تھا۔ لشکر اور اُس کے ساتھی فاسق کی جانب روانہ ہوئے۔ خبیث نے اپنے لشکر کے ہمراہ اُن کا مقابلہ کیا اور جنگ جاری ہو گئی۔ دونوں طرف بکثرت مقتول و مجروح ہوئے۔ فاسقین نے اپنے شہر کی نہایت شدید حمایت کی جس کی حمایت پر اُن کا دارومدار تھا، مدافعت میں جان دینے پر آمادہ ہو گئے۔ الموفق کے ساتھیوں نے صبر کیا اور جم کر جنگ کی تو اللہ نے اپنی مدد سے اُن پر احسان کیا اور فاسقین کو شکست ہوئی۔ ان لوگوں نے قتل عظیم کیا۔ اُن کے سپاہیوں اور بہادروں میں سے بہت بڑی جماعت کو گرفتار کر لیا۔ قیدیوں کو الموفق کے پاس لایا گیا۔ اُن کی گردنیں میدان جنگ ہی میں مار دی گئیں۔ اپنی جماعت کے ہمراہ فاسق کے مکان کا قصد کیا جہاں اس حالت میں پہنچا کہ خبیث اُس میں پناہ گیر تھا اور اُس کی مدافعت کے لیے اُس نے اپنے بہادر ساتھیوں کو جمع کیا تھا۔ مگر جب وہ لوگ مدافعت کے کچھ کام نہ آسکے تو اُس نے اُس کو بھی سپرد کر دیا اور اُس کے ساتھی وہاں سے منتشر ہو گئے۔

الموفق کے غلام گھس گئے۔ خبیث کا وہ مال و اسباب بچ گیا تھا سب لوٹ لیا۔ اُس کی عورتوں اور اولاد ذکور و اناث کو گرفتار کر لیا جو عورتیں اور بچے ملا کر سو سے زائد تھے۔ فاسق بچ گیا اور اس طرح المہلبی کے مکان کی طرف بھاگتا ہوا روانہ ہوا کہ وہ اپنی کسی عورت و بچہ اور مال کی طرف رخ بھی نہ کرتا تھا۔ اُس کا مکان اور جو بقیہ سامان اور اسباب اُس میں تھا جلا دیا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو الموفق کے پاس لایا گیا تو اُس نے اُن کے الموفقیہ بھیجنے اور اُن پر پہرہ مقرر کرنے اور اُن کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا۔

ابو العباس کے سرداروں کی ایک جماعت نے نہر ابی الخصیب کو عبور کر کے المہلبی کے مکان کا قصد کیا تھا، انھوں نے اپنے ساتھیوں کے ملنے کا انتظار نہیں کیا تھا،

المہلبی کے مکان پر پہنچے جہاں خبیث کی شکست ہونے کے بعد اکثر زنجیوں نے پناہ لی تھی۔ ابو العباس کے ساتھی اس مکان میں داخل ہوئے اور لوٹ میں مشغول ہو گئے۔ مسلمان عورتیں جن پر المہلبی غالب آگیا تھا اور اس کی وہ اولاد جو اُن سے ہوئی تھی گرفتار کر لی گئی۔ جو شخص جس پر کامیاب ہوتا تھا اُسے لے کے اپنی کشتی کی طرف جو نہر ابی الخصیب میں تھی لوٹ جاتا تھا۔ زنجیوں کو اُن میں سے جو باقی تھے اُن کی قلت کا اور اُن کے لوٹ میں مشغول ہونے کا علم ہوا تو انھوں نے اُن پر چند ایسے مقامات سے حملہ کر دیا جن میں وہ پوشیدہ تھے۔ چنانچہ انھوں نے اُن کو اُن کے مقامات سے ہٹا دیا۔ یہ لوگ بھاگے۔ زنجیوں نے اُن کا تعاقب کیا یہاں تک کہ نہر ابی الخصیب پہنچ گئے۔ اُن کے سوار و پیادہ میں سے ایک قلیل جماعت مقتول ہوئی۔ اُن لوگوں نے بعض عورتوں اور اسباب کو جو انھوں نے گرفتار کر لیا تھا واپس لے لیا۔

الموفق کے غلاموں اور ساتھیوں میں سے ایک فریق جس نے نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب سے خبیث کے مکان کا قصد کیا تھا لوٹ میں اور مال غنیمت کے اپنی کشتیوں کی طرف لے جانے میں مشغول تھا۔ اس امر نے زنجیوں کو حرص دلائی۔ وہ اُن پر ٹوٹ پڑے انھیں شکست دے دی اور لشکر زنج کے سوق الغنم کے مقام تک اُن کا تعاقب کیا۔ غلاموں کے سرداروں کی ایک جماعت مع اپنے بہادر اور شجاع ساتھیوں کے رُک گئی۔ انھوں نے زنجیوں کا منھ پھیر دیا۔ لوگ واپس ہوئے اور اپنے مقامات کی طرف لوٹے۔ اُن کے درمیان نماز عصر کے وقت تک جنگ ہوتی رہی۔ اس وقت ابو احمد نے غلاموں کو حکم دیا کہ سب مل کر فاسقوں پر ایک زبردست حملہ کر دیں۔ انھوں نے ایسا کیا تو زنجی بھاگے یہاں تک کہ خبیث کے مکان تک پہنچ گئے۔ الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو واپس کر لے۔ اس نے انھیں واپس ہونے کا حکم دیا۔ وہ سکون اور اطمینان کے ساتھ واپس ہوئے۔ الموفق اور جو اس کے ہمراہ تھے نہر کے اندر کشتی میں ٹھیر کر اُن لوگوں کی حفاظت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی کشتیوں میں داخل ہو گئے اور اپنے گھوڑوں کو بھی داخل کر لیا۔ آخری جنگ میں جو مصیبت آئی اس کی وجہ سے زنجی اُن کے تعاقب سے باز رہے۔ الموفق اور اُس کے ہمراہ ابو العباس اور باقی سردار اور تمام لشکر اس طرح واپس ہوئے کہ

اُنھوں نے ناسق کے بہت سے مال غنیمت میں پائے تھے اور مسلمانوں کی عورتوں میں سے ایک کثیر جماعت کو بھی چھڑایا تھا جو اُس روز نہر ابی الخصیب کی طرف گروہ کی گروہ روانہ ہونے لگیں۔ وہ کشتیوں میں سوار کر کے جنگ کے ختم ہونے تک الموفقیہ کی طرف روانہ کردی گئیں۔

الموفق نے اُس روز ابوالعباس کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے سرداروں میں سے کسی کو پانچ کشتیوں کے ہمراہ خبیث کے لشکر کے پچھلے حصے کی جانب جو نہر ابی الخصیب میں ہے اُن کھلیانوں کے جلانے کے لیے روانہ کرے جن کی وہاں بڑی کثرت ہے خبیث اپنے زنجی اور غیر زنجی ساتھیوں کو انھی سے غذا دیتا تھا۔ ایسا کیا گیا اور اُس کا اکثر حصہ جلا دیا گیا۔ یہ جلانا خبیث اور اُس کے ساتھیوں کو کمزور کرنے میں نہایت موثر ہوا کیونکہ اُن کی غذا کے لیے اُس کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ احمد نے اُس روز جو کچھ خبیث اور اُس کے ساتھیوں پر گزری اُس کے متعلق تمام اطراف میں ایک فرمان بھیجنے کا حکم دیا کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔

اسی سال ۲ ذی الحجہ یوم چہارشنبہ کو ابواحمد کے لشکر میں اُس کا کاتب صاعد بن مخلد سامرا سے اُس کی جانب واپس ہو کر آیا۔ اور اپنے ہمراہ بہت بڑا لشکر لایا۔ کہا گیا ہے کہ پیادہ اور سوار کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی۔ ابواحمد نے اُس کے ساتھیوں کے آرام دینے کا اور اُن کے ہتھیاروں کے نیا کرنے کا اور اُن کی حالت کے درست کرنے کا حکم دیا اور اُنھیں جنگ خبیث کے لیے تیار ہونے پر مامور کیا۔ آنے کے بعد وہ چند روز ٹھیرا۔

لوگ اسی حالت میں تھے کہ ابن طولون کے ساتھی لؤلؤ کا خط اُس کے بعض سرداروں کے ہمراہ آیا جس میں اُس نے اُس کے پاس آنے کی اجازت کی درخواست کی تھی کہ اُس کے ساتھ جنگ فاسق میں حاضر ہو۔ اس درخواست کو قبول کرلیا اور اُسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ اُس نے لؤلؤ کی آمد کے انتظار میں جنگ فاسق کے ارادے کو مؤخر کردیا۔ اور لؤلؤ فرغانی و ترک و روم و بربر و سودان وغیرہم کے ہمراہ جو ابن طولون کے منتخب ساتھیوں میں سے تھے الرقہ میں مقیم تھا۔ جب لؤلؤ کو ابواحمد کا فرمان اپنے پاس آنے کی اجازت کے بارے میں ملا تو وہ دیار مضر سے روانہ ہو کے

اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ مدینۃ السلام میں آ کے مدت تک وہاں قیام کیا، پھر ابو احمد کی جانب روانہ ہوا۔ وہ اُس کے لشکر میں ۲ محرم ۲۷۰ھ بروز پنجشنبہ کو آیا۔ ابو احمد نے اُس کے لیے دربار کیا۔ اُس کا بیٹا ابو العباس اور صاعد اور سردار اپنے اپنے مرتبے پر موجود تھے۔ لؤلؤ کو اچھی شکل میں اُس کے پاس داخل کیا گیا۔ ابو العباس نے اُسے حکم دیا کہ اُس چھاؤنی میں اُترے جو اُس کے لیے نہر ابی الخصیب کے سامنے تیار کی گئی ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس میں اُتر گیا۔ صبح کے وقت الموفق کے سلام کے لیے اُس کے گھر پر اپنے سرداروں اور ساتھیوں کے ساتھ جانے کا حکم ملا۔

۳ محرم یوم سہ شنبہ کی صبح کو لؤلؤ بہت بڑے مجمع کے ہمراہ روانہ ہوا اور الموفق کے پاس پہنچ کر اُسے سلام کیا۔ اُس نے اپنے قریب بلایا، اُس سے اور اُس کے ساتھیوں سے نیکی کا وعدہ کیا اور اُسے اور اُس کے سرداروں میں سے ایک سو پچاس سرداروں کو خلعت دیے اور بہت سے گھوڑے سونے چاندی کی جڑاؤ لگاموں اور زینوں کے ساتھ سرافراز کیے۔ اُس کے سامنے اس قدر اقسام کے کپڑے اور مال جو تھیلوں میں تھے روانہ کیے گئے جن کو سو غلام اُٹھائے ہوئے تھے۔ اُس کے سرداروں میں بھی ہر شخص کے لیے اُس کی قدر کے موافق انعامات اور سواریاں اور کپڑے دینے کا حکم دیا۔ اُسے بڑی قابل قدر جاگیر دی اور اُس کے لشکر کی جانب جو نہر ابی الخصیب کے سامنے تھا نہایت اچھی حالت کے ساتھ واپس کیا۔ اُس کے اور اُس کے ساتھیوں کے لیے ضیافت کا کھانا اور گھوڑوں کے لیے دانہ چارہ مہیا کیا گیا۔ اُسے اپنے ساتھیوں کے وہ کاغذات پیش کرنے کا حکم دیا جن میں اُن کے مراتب کے موافق اُن کی تنخواہیں درج ہوں۔ وہ پیش کیے گئے تو ہر شخص کے لیے اُس کے دو چند کا حکم دیا۔ کاغذات پیش کرنے کے وقت وظیفہ جاری کیا گیا اور جو کچھ اُن کے لیے مقرر کیا گیا وہ پورا کر دیا گیا۔ لؤلؤ کو فاسق اور اُس کے ساتھیوں کی جنگ کے لیے غربی دجلہ کی جانب عبور کی تیاری اور مستعد ہونے کا حکم دیا۔

خبیث نے جبکہ نہر ابی الخصیب پر غلبہ ہو گیا اور وہ پل اور گزرگاہیں جو اُس پر تھیں سلامت دی گئیں تو اُس نے نہر کے دونوں جانب سے ایک نیا بند باندھ دیا بند کے درمیان ایک تنگ دروازہ بنایا کہ اُس میں پانی کی روانی تیز ہو جائے جس سے

جزر (پانی کے اُتار) کے وقت کشتیاں اُس میں داخل ہونے سے رکیں اور مد (پانی کے چڑھاؤ) کے وقت اُس میں سے نکلنا دشوار ہو۔ ابو احمد کی یہ رائے ہوئی کہ بغیر اس بند کے توڑے ہوئے اُس سے جنگ ممکن نہ ہوگی۔ یہ قصد کیا تو فاسقوں کی طرف سے اُس کی شدید حفاظت ہوئی۔ وہ صبح و شام اُس کی حفاظت میں اضافہ کرنے لگے۔ یہ بند اُن کے گھروں کے بیچ میں تھا۔ اس وجہ سے مشقت اُن پر سہل تھی اور موفق پر گراں تھی جس نے اُس کے اُکھاڑنے کا ارادہ کیا تھا۔

مناسب سمجھا گیا کہ لؤلؤ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد جنگ کرے کہ زنجیوں کی جنگ کے لیے مضبوط ہو جائیں اور شہر کی سڑکوں اور گلیوں سے واقف ہو جائیں۔ اُس لیئے لؤلؤ کو حکم ملا کہ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ اس بند پر جنگ کے لیے حاضر ہو۔ توڑنے کے لیے مزدوروں کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے ایسا کیا۔ الموفق نے لؤلؤ کی بہادری اور اُس کی پیش قدمی اور اُس کے ساتھیوں کی شجاعت اور زخم کی تکلیف پر اُن کا صبر اور اُن کی قلیل جماعت کی زنجیوں کی کثیر جماعت کے مقابلے میں ثابت قدمی دیکھی جس سے خوش ہو گیا۔ اُس نے لؤلؤ کو شفقت و محبت کی وجہ سے اُن کے واپس کرنے کا حکم دیا۔ الموفق نے انھیں صلہ دیا اور اُن کے ساتھ احسان کیا۔ اور اُن کے لشکر گاہ کی طرف واپس کر دیا۔

الموفق نے اس بند پر پے در پے جنگ کی۔ وہ خبیث کے اُن ساتھیوں سے جو اُس کی حفاظت کرتے تھے لؤلؤ کے ساتھیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کے ذریعے سے جنگ کرتا تھا۔ مزدور اُس کے اُکھاڑنے میں لگ جاتے تھے۔ وہ مختلف طریقوں سے فاجر اور اُس کے گروہوں سے جنگ کرتا تھا۔ اُن کے مکانات جلا دیتا جنگجویوں کو قتل کرتا تھا۔ اُن کے رئیسوں کی جماعت پر جماعت اُس سے امن لیتی جاتی تھی۔ خبیث اور اُس کے ساتھیوں کے لیے نہر الغربی کے علاقے میں چند زمینیں باقی رہ گئی تھیں جن میں اُن کے کھیت اور ترکاریاں تھیں۔ نہر الغربی پر دو پل تھے جن پر سے ان زمینوں تک عبور کرتے تھے۔ ابو العباس اس سے واقف ہو گیا۔ اُس نے اس علاقے کا قصد کیا اور اس بارے میں الموفق سے اجازت مانگی۔ اُس نے اجازت دے دی اور اُسے آدمیوں کے منتخب کرنے کا حکم دیا کہ اپنے غلاموں اور ساتھیوں میں سے بہادروں کو

ساتھ لے۔ ابو العباس نے ایسا ہی کیا اور نہر الغربی کی جانب روانہ ہوا۔ زیرک کو اُس نہر کی غربی جانب اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ کمین گاہ میں بٹھا دیا۔ اپنے غلام رشیق کو حکم دیا کہ وہ اپنے بہادر اور منتخب آدمیوں کے بہت بڑے گروہ کے ساتھ نہر المہیثمیین کا قصد کرے کہ اس وقت زنجیوں کی پشت پر نکلے جبکہ وہ غافل ہوں۔ وہیں اُن پر حملہ کرے۔ زیرک کو یہ حکم دیا کہ جب رشیق کے مقابلے سے اُن کی شکست کو محسوس کرے تو اُن لوگوں کے سامنے نکلے۔

ابو العباس نے اُن چند کشتیوں کے ساتھ جن کے جنگجویوں کا اُس نے انتخاب کیا تھا اور اُنہیں چھانٹا تھا نہر الغربی کے دہانے پر قیام کیا۔ اُس کے ہمراہ اُس کے سفید و سیاہ غلاموں میں سے وہ جماعت بھی تھی جن کو اُس نے منتخب کیا تھا۔ جب رشیق نہر الغربی کی شرقی جانب فاجروں کے سامنے ظاہر ہوا تو اُس نے انہیں خائف کر دیا۔ وہ اُس کی غربی جانب عبور کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے کہ اپنے لشکر کی طرف بھاگ جائیں۔ ابو العباس نے انہیں دیکھ لیا۔ کشتیاں نہر میں داخل کر دیں پیادہ لشکر اُس کے دونوں کناروں پر پھیلا دیا۔ وہ اُن کو پا گئے تو اُن میں تلوار چلائی جس سے مخلوق کثیر نہر میں اور اُس کے دونوں کناروں پر مقتول ہوئی اور بہت سے قیدی گرفتار ہوئے۔ جو بچ نکلے اُن کو زیرک اور اُس کے ساتھیوں نے اس طرح قتل کر دیا کہ بجز چند آدمیوں کے کسی کی جان نہ بچی۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے اُن لوگوں کے اس قدر ہتھیار لے لیے جن کا لادنا بھی اُن پر گراں تھا یہاں تک کہ اُن کا اکثر حصہ پھینک دیا۔ ابو العباس نے دونوں پل کاٹ دیے۔ اُن میں جتنے لٹھے اور لکڑیاں تھیں اُنہیں دجلہ لے جانے کا حکم دیا۔ سر اور قیدی لے کے الموفق کے پاس لوٹا تو سروں کو لشکر میں گھمایا گیا۔ فاسقوں سے وہ کھیت بھی منقطع ہو گئے جن سے وہ فائدہ حاصل کرتے تھے اور جو نہر الغربی میں تھے۔

اسی سال یعنی ۲۶۹ھ کے ذی الحجہ میں صاحب الزنج کے اہل و عیال کو بغداد میں داخل کیا گیا۔

اسی سال صاعد کو ذوالوزارتین کا خطاب دیا گیا۔

اسی سال ذی الحجہ میں ابن طولون کے اُن دو سرداروں اور اُن کے ہمراہی لشکر میں

جنگ ہوئی جن میں سے ایک کا نام محمد بن السراج اور دوسرے کا عرف الغنوی تھا جن کو ابن طولون نے روانہ کیا تھا۔ یہ دونوں دو ہزار پیادے اور چار سو ستر سواروں کے ہمراہ ۲۸ ذی القعدہ یوم چارشنبہ کو مکہ پہنچے۔ انھوں نے قصابوں اور گیہوں والوں کو دو دو دینار دیے اور رؤسا کو سات سات۔ اس وقت ہارون بن محمد عامل مکہ بستان ابن عامر میں تھا۔ جعفر بن الباغمردی تقریباً دو سو سواروں کے ہمراہ ۳ ذی الحجہ کو مکے میں آیا۔ ہارون نے ایک سو بیس سواروں اور دو سو حبشیوں اور عمرو بن اللیث کے ساتھیوں میں سے تیس سواروں اور عراق سے آنے والوں میں سے دو سو پیادے کے ہمراہ اس سے ملاقات کی۔ ان کی وجہ سے جعفر قوی ہوگیا، انھوں نے اور ابن طولون کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا۔ خراسان کے حجاج نے جعفر کی مدد کی، مکے کے اندر ابن طولون کے ساتھیوں میں سے تقریباً دو سو آدمی مقتول ہوئے، باقی لوگ پہاڑوں میں بھاگ گئے۔ انھوں نے ان کے گھوڑے اور مال چھین لیے۔ جعفر نے تلوار روک لی۔ جعفر نے الغنوی کے خیمے پر قبضہ کرلیا۔ کہا گیا ہے کہ اس میں دو لاکھ دینار تھے۔ اس نے مصریوں کو اور قصابوں کو اور گیہوں والوں کو امن دے دیا۔ مسجد حرام میں ابن طولون کی لعنت میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ اور لوگ اور تاجروں کا مال مخفی رہا۔

اس سال ہارون ابن محمد بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال اسحاق بن کنداج جس کو پورے مغرب کا والی بنایا گیا تھا سامرا سے اس وقت تک نہ ٹلا جب تک کہ یہ سال ختم نہ ہوگیا۔

## واقعات ۲۷ ہجری

اسی سال محرم میں ابو احمد اور صاحب الزنج کے درمیان ایک جنگ ہوئی تھی جس نے صاحب الزنج کے ارکان کو کمزور کر دیا۔

اسی سال صفر میں فاجر قتل کیا گیا اور سلیمان بن جامع اور ابراہیم بن جعفر الہمدانی گرفتار ہوئے۔ اور فاسق کے متعلقین سے راحت مل گئی۔

# صاحب الزنج کا خاتمہ

ہم اُس بند کا حال پہلے بیان کر چکے ہیں جو خبیث نے بنا لیا تھا اور اس بارے میں ابواحمد اور اُس کے ساتھیوں سے جو واقعہ ہوا وہ بھی بیان کر چکے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابواحمد اس بند پر مسلسل جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ اُسے وہ چیز حاصل ہوگئی جو وہ چاہتا تھا۔ مدوجزر میں کشتیوں کا نہر ابی الخصیب میں داخل ہونا سہل ہوگیا۔ ابواحمد کے لیے اپنے اُس مقام میں جہاں وہ مقیم تھا سودے کی ارزانی اور غلوں کی مسلسل آمد اور شہروں سے مال کا اُس کے پاس لانا اور خبیث اور اُس کے ساتھ کے گروہوں کے جہاد میں لوگوں کی رغبت، غرضکہ جو کچھ اُس نے چاہا سب اُس کے لیے آسان ہوگیا۔

رضاکار مجاہدین میں سے جو اُس کے پاس آئے سوار و پیادہ کی جماعت کثیر کے ہمراہ احمد بن دینار تھا جو کور الاہواز کے اطراف اور سابذج کا عامل تھا۔ وہ خود بھی اور اُس کے ساتھی بھی جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ خبیث قتل کر دیا گیا۔ اہل البحرین میں سے بھی جیسا کہ بیان کیا گیا ایک مخلوق کثیر تقریباً دو ہزار آدمی آئے جن کا سردار عبد القیس کا ایک آدمی تھا۔ ابواحمد نے اُن کے لیے دربار کیا، اُن کا رئیس اور معززین داخل ہوئے تو اُس نے انھیں خلعت دینے کا حکم دیا۔ اُن کے سب آدمی بھی پیش کیے گئے، اُس نے اُن سب کی مہمانی کا حکم دیا۔ تقریباً ایک ہزار آدمی اضلاع فارس سے وارد ہوئے جن کا رئیس رضاکار مجاہدین میں سے ایک بوڑھا تھا جس کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ الموفق نے اُن کے لیے بھی دربار کیا۔ یہ بوڑھا اور اُس کے ساتھیوں کے معززین پہنچے تو اُس نے انھیں خلعت دینے کا حکم دیا اور اُن کی مہمانی کی۔ شہروں سے پے در پے رضاکار مجاہدین آنے لگے۔

جب اُسے اُس بند سے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ حاصل ہوگیا جو اُس نے چاہا تو اُس نے خبیث کے مقابلے کا مصمم ارادہ کیا۔ کشتیاں اور عارضی پل تیار کرنے اور پانی اور خشکی کے آلات حرب کی اصلاح کا حکم دیا۔ پیادے اور سواروں کو منتخب کیا جن کی قوت اور جنگ میں بہادری پر اُسے بھروسا تھا۔ میدان جنگ بہت تنگ تھا۔ مقام

دشوار گزار تھا۔ نہروں اور خندقوں کی کثرت تھی۔ جن لوگوں کو اُس نے منتخب کیا اُن میں سواروں کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی اور پیادے کی پانچ ہزار یا اس سے زائد جو سوائے اُن رضاکار مجاہدین اور اُن اہل لشکر کے تھے جن کے لیے کوئی دفتر نہ تھا۔ انھوں نے عبور کیا۔ اُن لوگوں کی جن کو سوار کرنے کی کشتیوں میں گنجائش نہ تھی بہت بڑی جماعت کو الموفقیہ میں چھوڑ دیا جن میں اکثر سوار تھے۔

الموفق نے ابو العباس کو اپنے ساتھیوں اور غلاموں اور اُن پیادہ اور سواروں کے ساتھ جو اُس کے ہمراہ کیے گئے تھے کشتیوں کے شرقی جانب المہلبی کے مکان کے سامنے اُسی مقام کے قصد کا حکم دیا جہاں وہ ۱۰ ذی القعدہ یوم سہ شنبہ ۲۶۹ھ کو گیا تھا۔ صاعد بن مخلد کو بھی نہر ابی الخصیب کے شرقی ہی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ دہانۂ نہر ابی الخصیب سے نہر الغربی تک اپنے موالی اور غلام سرداروں کا سلسلہ قائم کیا۔ جو لوگ الکرنبائی کے مکان کی حد سے نہر ابی شاکر تک نکلے اُن میں الموفق کے دونوں موالی راشد اور لؤلؤ بھی مع قریب بیس ہزار پیادے اور سواروں کے تھے جن میں ایک کے پیچھے ایک تھا۔ نہر ابی شاکر سے جوی کور تک موالی اور غلاموں کے سرداروں کی ایک جماعت تھی۔ جوی کور سے نہر الغربی تک اسی طرح تھا۔ شبل کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نہر الغربی کے قصد سے المہلبی کے مکان کی پشت کے سامنے آئے پھر جنگ شروع ہونے پر اُس کے پیچھے سے نکلے اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ سب کے سب ایک دم سے فاسق کی طرف اس طرح چلیں کہ ایک دوسرے سے آگے نہ بڑھے۔ چلنے کا نشان اُس سیاہ جھنڈے کی حرکت کو قرار دیا جس کو اُس نے دہانۂ نہر ابی الخصیب پر الکرنبائی کے مکان کے ایک مضبوط اور بلند مقام پر نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان کے لیے بلند آواز بگل بجایا جائے۔

۲۷ محرم ۲۷۰ھ یوم دوشنبہ کو عبور ہوا۔ بعض لوگ جو نہر جوی کور پر تھے علامت کے ظاہر ہونے سے پیشتر چلنے لگے یہاں تک کہ وہ المہلبی کے مکان سے قریب ہو گئے۔ انھیں المہلبی اور اُس کے زنجی ساتھی ملے جنھوں نے اُن کو اُن کے مقامات کی طرف واپس کر دیا اور اُن کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ جنگ کی عجلت کرنے والوں پر جو حادثہ گزرا بقیہ لوگوں کو اُس کی خبر نہ ہوئی اس لیے کہ لوگوں کی کثرت تھی اور درمیان فاصلہ بہت تھا جب سردار اور اُن کے آدمی اُن مقامات سے نکلے جہاں سے نکلنے کا انھیں حکم دیا گیا تھا اور

پیادہ و سوار اپنے اپنے مقامات پر اطمینان سے ٹھیر گئے تو الموفق نے جھنڈا ہلانے اور بگل بجانے کا حکم دیا۔ نہر کے اندر کشتی میں داخل ہو گیا اور لوگ ایک کے پیچھے ایک روانہ ہوئے۔ زنجیوں نے اُن کا مقابلہ کیا جو متفق ہو کر جمع ہو گئے تھے اور جو لوگ عجلت کر کے اُن کی طرف گئے تھے اُن پر جو کامیابی ہوئی تھی اُس پر جری ہو گئے تھے۔ لشکر نے سچی نیت اور پوری بصیرت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ بہت سے حملوں کے بعد اُن کو اپنے مقامات سے ہٹا دیا۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے استقلال سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ نے مدد سے اُن پر احسان کیا اور انھیں فاسقوں پر قابو عطا فرمایا۔ وہ لوگ پشت پھیر کر بھاگے۔ الموفق کے ساتھی اُن کا تعاقب کر کے قتل اور گرفتار کر رہے تھے۔ فاجرین کا ہر مقام سے محاصرہ کر لیا۔ اللہ نے اُس روز اُن میں سے اتنے قتل کر دیے کہ شمار اُن کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح بہت لوگ نہر جوی کور میں غرق ہو گئے۔ الموفق کے ساتھیوں نے پورے شہر پر قبضہ کر لیا۔ مردوں عورتوں اور بچوں کو چھڑا لیا جو اُس میں قید تھے علی بن ابان المہلبی کے تمام اہل و عیال پر اور اُس کے دونوں بھائی الخلیل بن ابان اور محمد بن ابان پر اور اُن کی اولاد پر اُن لوگوں کو فتح ہوئی اور اُن کو شہر الموفقیہ کی طرف عبور کرا دیا گیا۔

فاسق مع اپنے ساتھیوں کے جس کے ہمراہ المہلبی اور اُس کا بیٹا انکلائے اور سلیمان بن جامع اور زنجیوں کے سردار بھی تھے بھاگتا ہوا روانہ ہوا۔ ان لوگوں کا اُس مقام کا ارادہ تھا جسے خبیث نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے اُس وقت کے لیے جائے پناہ بنایا تھا جبکہ اُس کے شہر پر غلبہ کر لیا جائے۔ یہ مقام نہر السفیانی پر تھا۔ خبیث بھاگا، اُس پر جو فتح ہوئی تھی ہو چکی تو لوگ المہلبی کے مکان کے پاس جو نہر ابی الخصیب کے اندر تھا ٹھیر گئے۔ جو کچھ اُس مکان میں اور اُس کے متصل تھا اُس کے لوٹنے اور جلانے میں مشغول اور لوٹ کی تلاش میں منتشر ہو گئے تھے۔ تمام چیزیں جو بچ گئی تھیں وہ سب اس مکان میں جمع تھیں۔ ابو احمد کشتی میں بیٹھ کر نہر السفیانی کے قصد سے آگے روانہ ہو گیا۔ اُس کے ہمراہ لؤلؤ بھی اپنے پیادہ و سوار ہمراہیوں کے ساتھ تھا۔ ابو احمد اپنے باقی لشکر سے علیحدہ ہو گیا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ وہ واپس ہو گیا تو وہ بھی مع اُس مال کے جس پر اُنھوں نے قبضہ کیا تھا اپنی کشتیوں میں لوٹ گئے۔ الموفق اپنے ہمراہیوں کے ساتھ فاسق اور اُس کے ساتھیوں کے لشکر گاہ تک پہنچ گیا۔ وہ لوگ بھاگ رہے تھے۔ لؤلؤ اور اُس کے ساتھیوں نے ایسا تعاقب کیا کہ اُن لوگوں نے نہر السفیانی کو عبور کیا تو لؤلؤ نے بھی اپنا گھوڑا نہر میں ڈال دیا اور اُس کے ساتھیوں نے اُس کے پیچھے عبور کیا۔

فاسق چلتا رہا یہاں تک کہ نہر القریری تک پہنچ گیا۔ لؤلؤ اور اُس کے ساتھی اُس کے پاس پہنچ گئے۔ ان لوگوں نے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر حملہ کیا اور انھیں شکست دی۔ وہ پشت پھیر کر بھاگ رہے تھے۔ یہ لوگ اُن کا تعاقب کر رہے تھے یہاں تک کہ انھوں نے نہر القریری کو عبور کیا۔ لؤلؤ اور اُس کے ساتھیوں نے بھی اُن کے پیچھے عبور کیا اور انہیں نہر المساوان تک پہنچا یا۔ انھوں نے اُسے بھی عبور کیا اور ایک پہاڑ کی پناہ لے لی جو اُس کے پیچھے تھا۔ لؤلؤ اور اُس کے ساتھی بغیر باقی لشکر کے اس کام میں تنہا تھے اور اُن کو فاسق اور اُس کے گروہ کی تلاش کی کوشش دن کے آخر حصے میں اُس مقام تک لے گئی تھی الموفق نے اُسے واپس ہونے کا حکم دیا۔ وہ اپنے کام پر تعریف کیے جانے کے بعد واپس ہوا۔ الموفق نے اپنے ساتھ کشتی پر بٹھالیا۔ اکرام کو تازہ کر دیا اور شایان شان اس کا مرتبہ بلند کر دیا۔

الموفق کشتی میں نہر ابی الخصیب میں واپس ہوا۔ لؤلؤ کے ساتھی بھی اُس کے ہمراہ چل رہے تھے۔ المہلبی کے مکان کے سامنے آیا تو اُس نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہ دیکھا یقین ہو گیا کہ وہ لوگ واپس ہو گئے۔ اُسے اُن پر بہت سخت غصہ آیا۔ اپنے محل کے ارادے سے روانہ ہوا۔ لؤلؤ کو اپنے ساتھیوں کو چھاؤنی لے جانے کا حکم دیا۔ اور اُس نے جب فتح کی علامتیں دیکھیں تو ظفر مندی کا یقین ہوا۔ اللہ نے فاسق کی اور اُس کے ساتھیوں کی شکست اور اُن کا اپنے شہر سے اخراج اور اُن کے تمام مال و اسباب و ذخیرہ و ہتھیار کا حصول اور تمام لوگوں کی رہائی جو اُن کے ہاتھ میں قید تھے میسّر فرمائی اُس پر اُس نے لوگوں کو خوش خبری دی۔

ابواحمد کے دل میں اپنے ساتھیوں پر اُس کے حکم کی مخالفت کرنے اور اُس مقام کا قیام ترک کرنے کی وجہ سے جہاں اُس نے انھیں کھڑا کیا تھا، غصہ تھا غلاموں اور موالی کے سرداروں اور معززین کو جمع کر کے جو کچھ سرزد ہوا تھا اُس پر غصہ کیا اور اتنی ملامت کی کہ وہ عاجز آ گئے۔ انھوں نے عذر کیا کہ "ہم سمجھے آپ چلے گئے۔ ہمیں آپ کے تعاقب کی خبر نہ ہوئی کہ فاسق کا پیچھا کیا ہے ورنہ ہم بھی تیزی سے وہیں جاتے" اپنے مقام سے نہ ہٹے یہاں تک کہ قسم کھائی اور عہد کیا کہ وہ جب خبیث کی طرف روانہ ہوں گے تو اُن میں سے کوئی شخص واپس نہ ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اُس پر فتح دے۔ اگر اُس کام نے انھیں عاجز کر دیا تو وہ اپنے مقام پر کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اور اُس کے درمیان

فیصلہ کرے"۔ الموفق سے یہ درخواست کی کہ وہ اُن لوگوں کے الموفقیہ سے جنگ کے لیے روانہ ہونے کے وقت اُن کشتیوں کے واپس کرنے کا حکم دے دیا کرے جن میں وہ عبور کر کے الموفقیہ جاتے ہیں کہ اس طریقے سے اُن لوگوں کی امید منقطع ہو جائے جو فاسق کی جنگ سے ہٹنا چاہتے ہیں۔ ابو احمد نے اقرار خطا اور وعدۂ احسان پر اُنھیں جزائے خیر کی دعا دی اور عبور کے لیے تیار ہونے کا حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی اسی طرح نصیحت کریں جس طرح اُنھیں کی گئی۔

الموفق نے یوم سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ اور جمعے کو ضروریات کی اصلاح کے لیے قیام کیا۔ جب یہ کام ہو گیا تو احکام جاری کیے جن کے مطابق عبور کے وقت عمل ہو جمعے کو عشا کے وقت ابو العباس اور اپنے موالی اور غلاموں کے سرداروں کو اُن مقامات کی طرف روانگی کا حکم دیا جن کو نامزد کر دیا تھا۔ ابو العباس کو مع اُس کے ساتھیوں کے عسکر ریحان کے قصد کا حکم دیا جو نہر السفیانی اور اُس مقام کے درمیان تھا جس کی فاسق نے پناہ لی تھی۔ یہ بھی فرمایا کہ اُس کی روانگی مع اُس کے لشکر کے نہر المغیرہ میں ہو یہاں تک کہ وہ اُنھیں نہر ابی الخصیب کے وسط میں نکالے۔ اس صورت سے اُنھیں عسکر ریحان میں پہنچائے۔ حبشی غلاموں کے ایک سردار کو حکم دیا کہ نہر الامیر جا کے نصف حصے پر رک جائے بقیہ سرداروں اور غلاموں کو دجلے کے شرقی جانب لشکر فاسق کے مقابل اس طور پر رات کے وقت جانے کا حکم دیا کہ صبح کو جنگ پر تیار رہیں۔ الموفق جمعے کی عشا کے وقت اور ہفتے کی شب کو اپنے سرداروں اور آدمیوں پر کشتی میں گشت کرنے لگا اور اُنھیں لشکر فاسق کے مقامات اور مواضع میں تقسیم کرنے لگا کہ جس طرح قرار دیا گیا ہے اُسی طرح صبح کے وقت اُن کی روانگی اُس طرف ہو۔

الموفق ۲ صفر یوم شنبہ ۲۷۰ھ کو صبح کے وقت روانہ ہوا کشتی میں نہر ابی الخصیب آ کے اس قدر ٹھیرا رہا کہ لوگوں کا عبور اور کشتیوں سے نکلنا مکمل ہو گیا۔ سواروں اور پیادوں نے اپنے اپنے مقامات اختیار کر لیے۔ اُس نے کشتیوں اور آلات عبور کے متعلق حکم دیا تو وہ شرقی جانب واپس کر دیے گئے اور لوگوں کو فاسق کی طرف روانگی کی اجازت دے دی گئی۔ خود اُن لوگوں کے آگے آگے روانہ ہو کے اُس مقام پر پہنچا جہاں اُس نے یہ اندازہ کیا تھا کہ فاسقین اُس میں لشکر کی مدافعت کے لیے ثابت قدم رہیں گے۔ حالانکہ خائن اور اُس کے ساتھی

یوم دوشنبہ کو لشکر کی واپسی کے بعد اُسی وقت اُس شہر میں لوٹ گئے تھے اور وہیں مقیم ہو گئے تھے۔
اُنھیں یہ امید تھی کہ اُن کو ایک مدت دراز گزرے گی۔ اور جنگ اُن سے دور رہے گی۔ مگر
الموفق نے اپنے غلاموں کے پیادوں اور سواروں کی تیزی کرنے والوں کو اس حالت میں
پایا کہ وہ بڑے لشکر سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اُنھوں نے فاجر اور اُس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے
ہٹا دیا۔ وہ لوگ بھاگے اور اس طرح منتشر ہوئے کہ ایک دوسرے کی طرف رخ نہ کرتا تھا۔
اہل لشکر اُن کا تعاقب کر کے جن کے پاس پہنچ جاتے اُنھیں قتل کرتے اور گرفتار کر لیتے۔
فاسق لشکر کے سرداروں اور اُن کے آدمیوں سے جو اُس کے محافظ تھے ایک
جماعت کے ہمراہ علیحدہ ہو گیا۔ اُن میں المہلبی بھی تھا۔ اُس کے بیٹے انکلائے اور سلیمان
ابن جامع نے بھی اُسے چھوڑ دیا۔ ہر فریق پر الموفق کے سوار و پیادہ غلاموں اور موالی کی بہت
بڑی جماعت روانہ ہوئی۔ ابو العباس کے وہ ساتھی جن کو اُس نے عسکر ریحان میں مقرر
کیا تھا فاجر کے بھاگنے والے ساتھیوں کو مل گئے۔ اُنھوں نے اُن میں تلوار چلائی۔ وہ سردار
جو نہر الامیر میں مقرر تھا پہنچ گیا۔ اُس نے فاجرین کو روک کے اُن پر حملہ کیا۔ اُس نے سلیمان
ابن جامع کو پا کے اُس سے جنگ کی۔ محافظین کی ایک جماعت کو قتل کر دیا سلیمان پر فتح ہوئی۔
اُسے گرفتار کر لیا اور بغیر کسی عہد و پیمان کے الموفق کے پاس لایا۔ لوگ سلیمان کی گرفتاری
سے خوش ہوئے۔ تکبیر اور شور کی کثرت ہو گئی۔ فتح کا یقین ہو گیا کیونکہ خبیث کو اپنے ساتھیوں
میں سب سے زیادہ وثوق اسی پر تھا۔ اُس کے بعد ابراہیم بن جعفر الہمدانی گرفتار ہوا جو
اُس کا ایک سر لشکر تھا۔ نادر حبشی عرف الحفار بھی گرفتار ہوا جو فاجر کے قدیم ساتھیوں میں سے
تھا۔ الموفق نے اُن پر زبردست پہرے کا اور اُن کے ابو العباس کی کسی کشتی میں لے جانے کا
حکم دیا۔ ایسا ہی کیا گیا۔

زنجی جو فاسق کے ساتھ رہ گئے تھے لوگوں پر اس طرح پلٹ پڑے کہ اُن کو اُن کے
مقامات سے ہٹا دیا۔ وہ اُس سے کمزور ہو گئے۔ الموفق نے بھی اُن کی کمزوری محسوس کر لی۔
اُس نے خبیث کی تلاش میں کوشش کی۔ نہر ابی الخصیب میں گھس گیا۔ اس فعل نے اُس کے
موالی اور غلاموں کے دل مضبوط کر دیے۔ اُنھوں نے بھی اس کے ہمراہ تلاش میں کوشش کی۔
الموفق نہر ابی الخصیب تک پہنچا تھا کہ اُس کے پاس فاجر کے قتل کی خوش خبری دینے والا آیا۔
ہنوز ٹھیرا نہ تھا کہ ایک دوسرا خوشخبری دینے والا آیا۔ اُس کے پاس ایک ہاتھ تھا جس کے متعلق

اُس کا گمان تھا کہ یہ اُس خبیث کا ہاتھ ہے۔ اس خبر میں کسی قدر قوت آگئی۔ لؤلؤ کے ساتھیوں میں سے ایک غلام آیا جو ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ایڑ مار رہا تھا۔ اُس کے ہمراہ خبیث کا سر تھا۔ جیسے اُس کے قریب کیا۔ اُس نے اُسے امن لینے والے سرداروں کی اُس جماعت کے سامنے پیش کیا جو اُس کے پاس تھے تو انھوں نے پہچانا۔ وہ اللہ کے سامنے سجدے میں گر گیا اس بنا پر کہ اُس نے اُسے انعام دیا اور آزمایا۔ ابو العباس نے اور الموفق کے غلاموں اور موالی کے سرداروں نے بھی اللہ کا سجدۂ شکر کیا اور انھوں نے اللہ کی بہت حمد و ثنا کی۔ الموفق نے فاجر کے سر کو ایک نیزے پر لگا کے سامنے نصب کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اُسے غور سے دیکھا اور اُس کے قتل کی خبر کی صحت کا یقین ہو گیا۔ الحمد للہ کے ساتھ اُن کی آوازیں بلند ہوئیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ الموفق کے ساتھیوں نے جب خبیث کو گھیر لیا اور سرداروں میں سے اُس کے ہمراہ سوائے المہلبی کے کوئی نہ رہا تو المہلبی بھی اُس سے پشت پھیر کر بھاگا۔ اُس نے نہر الامیر کا قصد کیا اور نجات کے ارادے سے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا۔ انکلائی نے جو اُس کا بیٹا انکلانے تھا پہلے ہی اُسے چھوڑ دیا تھا۔ وہ نہر الدیناری کے ارادے سے روانہ ہوا اور گھنے ہوئے درختوں اور جھاڑیوں کی پناہ لے کر وہیں مقیم ہو گیا۔

الموفق اس طرح واپس ہوا کہ خبیث کا سر اُس کے آگے ایک کشتی میں نیزے پر نصب تھا جس کو وہ نہر ابی الخصیب میں لیے جا رہا تھا۔ لوگ نہر کے دونوں کناروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ دجلے میں آیا اور اُس کی طرف روانہ ہوا۔ کشتیاں جن پر صبح سویرے دجلے کی شرقی جانب عبور کیا گیا تھا واپس کر دی گئیں کہ اور لوگ بھی عبور کریں۔

وہ اس طرح روانہ ہوا کہ خبیث کا سر اُس کے آگے ایک نیزے پر تھا اور سلیمان ابن جامع اور الہمدانی کشتیوں میں لٹکے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے محل میں الموفقیہ پہنچا۔ ابو العباس کو کشتیوں میں سوار ہونے کا اور سر کو اور سلیمان بن جامع اور الہمدانی کو اُس کے حال پر برقرار رکھنے کا اور اُن کو نہر جطی میں لے جانے کا حکم دیا۔ نہر جطی الموفق کی پہلی چھاؤنی تھی۔ غرض یہ تھی کہ جو لوگ لشکر میں ہیں سب کی نگاہ اُن پر پڑے۔ ابو العباس نے ایسا ہی کیا اور اپنے والد ابو احمد کے پاس واپس ہوا تو سلیمان اور الہمدانی کے قید کرنے کا اور سر کے درست اور صاف کرنے کا

حکم دیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ اُن زنجیوں کے آنے کا سلسلہ بندھ گیا جو خبیث کے ساتھ مقیم تھے اور اُس کی صحبت اختیار کی تھی۔ اُسی روز اُن میں سے تقریباً ایک ہزار آئے۔ الموفق نے انھیں امان دینا اس لیے مناسب سمجھا کہ اُن کی کثرت بھی تھی اور اُن میں شجاعت بھی دیکھی کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کی شرارت کا اسلام اور اہل اسلام پر اندیشہ ہو۔ شنبے کے بقیہ دن اور یکشنبے اور دوشنبے کو جو زنجیوں کے سردار اور اُن کے آدمی آئے تھے وہ تقریباً پانچ ہزار زنجی تھے۔ جو لوگ جنگ کے روز قتل اور غرق ہوئے اور جو گرفتار ہوئے تھے وہ اس قدر کثیر تھے کہ تعداد معلوم نہیں ہو سکتی۔ ایک جماعت تقریباً ایک ہزار زنجی کی جدا ہو گئی جو صحرائے خشک کی طرف چلی گئی اُن میں اکثر پیاسے مر گئے۔ جو بچ گئے اُن پر اعراب نے قابو پالیا اور چرا لے گئے۔

الموفق کو المہلبی اور انکلائے کے مقام کی خبر پہنچی جہاں اُن دونوں نے اُن بڑے بڑے زنجی سرداروں اور سپاہیوں کے ہمراہ قیام کیا تھا۔ بہادر غلاموں کو اُن کی تلاش میں پھیلا دیا کہ ہر طرف سے تنگ کریں۔ جب انھیں یقین ہو گیا کہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے تو انھوں نے اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔ الموفق نے اُن پر اور جو اُن کے ساتھ تھے اُن پر بھی قابو پالیا یہاں تک کہ کوئی نہ چھوٹا۔ اور وہ بھی تقریباً اُسی تعداد میں تھے (۱۰۰۰) جو فاجر کے قتل کے بعد الموفق کی امان میں آئے تھے الموفق کے حکم سے انکلائے اور المہلبی سخت پہرے میں قید رکھے گئے۔

اُن لوگوں میں سے جو شنبے کے روز لشکر خبیث سے بھاگے تھے اور امان کی طرف مائل نہیں ہوئے تھے قرطاس بھی تھا جس نے الموفق کے تیر مارا تھا۔ یہ ہزیمت اُسے رامہرمز تک لے گئی۔ ایک شخص نے پہچان لیا جس نے اُسے لشکر خبیث میں دیکھا تھا اُس نے عامل شہر کو خبر کر دی جس نے اُسے گرفتار کر کے پہرے میں روانہ کر دیا۔ ابو العباس نے اپنے والد سے یہ درخواست کی کہ اُس کے قتل پر مجھے مامور کیا جائے۔ اس بنا پر ابو العباس کے حوالے ہوا اور اُس نے قرطاس کو قتل کر ڈالا۔

اسی سال درمویہ زنجی نے ابو احمد سے پناہ لی۔ اور یہ درمویہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے درمویہ بڑا بہادر اور شجاع تھا۔ فاجر نے اپنی ہلاکت سے مدتوں پہلے اُسے نہر الفہرج کے

آخری حصے میں جو دجلے کے غربی جانب بصرے میں ہے، روانہ کیا تھا۔ وہاں ایک دشوار گزار نخلستان میں کہ گنجان جھاڑیوں اور گھنے درختوں کی کثرت تھی۔ البطیحہ کے متصل وہ مقیم ہو گیا۔ درمویہ اور جو اُس کے ساتھ تھے چھوٹی اور ہلکی اور پتلی کشتیوں میں جو خود ہی بنائی تھیں راہگیروں پر ڈاکہ ڈالتے تھے۔ سرکاری کشتی والے تلاش کرتے تو تنگ نہروں میں گھس جاتے۔ گنجان مقامات کی پناہ لیتے تھے۔ کسی نہر میں بوجہ تنگی کے چلنا دشوار ہوتا تو اپنی کشتیوں سے نکل جاتے اور انھیں اپنی پشت پر لاد کے انھیں دشوار گزار مقامات کی پناہ لیتے تھے۔ اس دوران میں البطیحہ کے دیہات اور اُس کے قرب وجوار میں لوٹ مار کرتے تھے اور قتل بھی کرتے تھے اور جس پر قابو پاتے تھے اُس کا مال و متاع چھین لیتے تھے۔

ایک زمانے تک یہی افعال کرتے رہے یہاں تک کہ فاجر کو قتل کر دیا گیا۔ وہ اسی مقام پر تھے۔ جو حادثہ گزرا انھیں اُس کا کچھ علم نہ تھا۔ خبیث کے قتل کے بعد اُس کا مستقر فتح ہو گیا، لوگ مطمئن ہو گئے، روزی کی تلاش میں منتشر ہوئے، مال تجارت بار ہونے لگا، اور راہگیر دجلے میں چلنے لگے تو درمویہ نے اُن پر حملہ کیا۔ قتل کیا اور لوٹ لیا۔ اس حرکت نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔ شریروں اور بدمعاشوں کی ایک جماعت نے غور سے اُس کے حرکات دیکھے اور قصد کیا کہ اُسی کے ساتھ رہ کے خود بھی یہی حرکتیں کریں۔ الموفق نے حبشی غلاموں اور اُن کے قائم مقاموں کا جو لوگ تنگ نہروں اور اور جھاڑیوں کی جنگ کے آزمودہ کار تھے، ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا چھوٹی چھوٹی کشتیاں اور کئی قسم کے اسلحہ مہیا کیے۔

اسی میں مشغول تھا کہ اُس کے پاس درمویہ کا قاصد آیا جس نے امان کی درخواست کی۔ الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ اُسے امن دے کے اُس شر کے مادّے کو منقطع کر دے جس میں فاجر اور اُس کے گروہ کے لوگ تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ کے طلب امان کا سبب یہ تھا کہ جن لوگوں پر اُس نے حملہ کیا تھا اُن میں اُن لوگوں کی بھی ایک جماعت تھی جو الموفق کے لشکر سے مدینۃ السلام اپنے مکانات کے قصد سے روانہ ہوئی تھی کہ اُن میں عورتیں بھی تھیں۔ اُس نے اُن مردوں کو قتل کر دیا اور اُن کو لوٹ لیا اور اُن عورتوں پر غالب آ گیا جو اُن کے ہمراہ تھیں جب وہ عورتیں اُس کے قبضے میں پہنچیں تو انھوں نے حالات بیان کیے۔ فاسق کے قتل، اور المہلبی اور انکلائے اور سلیمان بن جامع اور دوسرے ساتھیوں اور سرداروں پر

فتح حاصل ہونے کی ان میں سے اکثر کے الموفق کے امان میں جانے اور اس کے انہیں قبول کر لینے اور ان کے ساتھ احسان کی اسے خبر دی۔ تو بجز اس کے کوئی تدبیر نہ بن پڑی کہ الموفق سے اپنے جرم کی معافی کی درخواست کرے۔ اس بارے میں قاصد روانہ کیا اور اسے جواب دیا گیا۔ امان کی خبر ملی تو وہ نکلا، اس کے ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ الموفق کے لشکر میں آیا۔ ان کی اچھی جماعت پہنچی جس کی تعداد بہت تھی، محاصرے کی تکلیف و مضرت بھی نہ پہنچی تھی جیسی کہ خبیث کے باقی ساتھیوں کو پہنچی تھی اس لیے کہ ان کو لوگوں کے مال اور غلے پہنچتے رہتے تھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ کو جب امن دے دیا گیا اور اس کے اور اس کے ہمراہیوں کے ساتھ احسان کیا گیا تو اس نے لوگوں کا وہ تمام مال و اسباب جو اس کے اور ان لوگوں کے قبضے میں تھا ظاہر کر دیا اور کھلم کھلا ہر شے اس کے مالک کو واپس کر دی۔ اس سے اس کی توبہ معلوم ہوئی تو اسے اور اس کے معزز ساتھیوں اور سرداروں کو خلعت اور صلہ دیا گیا۔ الموفق نے ان کو اپنے غلاموں کے سرداروں میں سے ایک سردار کے ساتھ کر دیا۔

الموفق نے یہ حکم دیا کہ تمام اسلامی شہروں میں اہل بصرہ و الابلہ و کور دجلہ اور اہل الاہواز و کور الاہواز اور اہل واسط اور اس کے اطراف والوں میں جہاں زنجی داخل ہو گئے تھے، فاسق کے قتل کا اعلان ہو۔ اور ان کو اپنے اپنے وطن واپس آنے کو کہا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ لوگ تیزی سے بڑھے اور تمام اطراف سے الموفقیہ میں آ گئے۔ خود الموفقیہ ہی میں مقیم رہا کہ اس کے قیام کی وجہ سے لوگوں کے اطمینان و بےخوفی میں ترقی ہو۔ اس نے بصرے اور الابلہ اور کور دجلہ پر اپنے موالی کے سرداروں میں سے ایک ایسے شخص کو والی بنایا جس کا طریقہ پسندیدہ تھا اور جس کی خوش خصالی سے وہ واقف تھا۔ اس کا نام العباس بن ترکس تھا۔ اس کو بصرے منتقل ہونے اور وہاں قیام کرنے کا حکم دیا۔ بصرے اور الابلہ اور واسط اور کور دجلہ کا قاضی محمد بن حماد کو مقرر کیا۔ اپنے فرزند ابو العباس کو مدینۃ السلام روانہ کیا۔ اس کے ہمراہ صاحب الزنج خبیث کا سر بھی تھا کہ لوگ اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ ابو العباس اپنے لشکر کے ہمراہ روانہ ہو کے اسی سال ۱۸ جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو مدینۃ السلام پہنچا جہاں نہایت عمدہ ہیئت میں داخل ہوا۔ سر اس کے آگے آگے

ایک نیزے پر روانہ کیا گیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔

۲۶ ؍ رمضان یوم چار شنبہ ۲۵۵ھ کو صاحب الزنج کا خروج ہوا تھا اور ۲ ؍ صفر ۲۷۰ھ یوم شنبہ کو وہ قتل کیا گیا جب سے کہ اُس نے خروج کیا اُس دن تک کہ قتل کیا گیا چودہ سال چار ماہ چھ دن ہوئے۔ الاہواز میں ۱۷ ؍ رمضان ۲۵۶ھ کو داخلہ ہوا۔ البصرے میں اُس کا داخلہ اور وہاں کے باشندوں کا قتل اور آتش زنی ۱۷ ؍ شوال ۲۵۷ھ کو ہوئی تھی۔

## استیصال فتنہ جمہور کی نظر میں

الموفق اور اُس بدبخت کی شان میں شعرا نے بہت سے اشعار کہے۔ اس میں سے یحییٰ بن محمد الاسلمی کا کلام یہ ہے:۔

میں کہتا ہوں کہ خوشخبری دینے والا ایک ایسی جنگ کی خوشخبری لایا۔ جس نے اسلام کو کم زور ہونے کے بعد طاقتور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ بہترین انسان (الموفق) کو اُن لوگوں کی جانب سے جن کی اُس نے حمایت کی ایسی جزا دے جو بہترین ہو۔

اُس وقت جبکہ کسی نے اللہ کے دین کی مدد نہ کی اُس نے تنہا اُس دین کی تجدید کی جو بوسیدہ ہو چلا تھا۔

اُس نے تنہا ملک کی مضبوطی کی جو اپنے ملنے کے بعد کمزور ہو چکا تھا۔ از سر نو وہ انتقام لیے جو دشمنوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

اُس نے تنہا اُن عمارتوں کو واپس لیا جو ویران کر دی گئی تھیں۔ کہ وہ سایہ پورا پورا واپس آئے جو منقطع ہو گیا تھا۔

وہ شہر اصلی حالت پر واپس آ جائیں جو ویران اور متعدد بار جلا دیے گئے تھے۔ اُن کی شام اس طرح ہوئی تھی کہ ایک بیابان ہو گئے تھے۔

تاکہ ایسی جنگ سے مومنین کا دل ٹھنڈا کرے جس سے ہماری رونے والی آنکھوں کو ٹھنڈک آئے۔

کتاب اللہ کی ہر مسجد میں تلاوت کی جائے۔ اور دشمنان خدا کو خائب و خاسر بنائے۔
الموفق نے اپنے احباب اور اپنی نعمت اور لذت دنیا سے منہ پھیر لیا اور غازی بن کر سامنے آگیا۔

ایک اور طویل قصیدے کا اقتباس یہ ہے:۔
کاذب بے دین کے ستارے کہاں گئے۔ جو نہ طبیب تھا نہ حاذق تھا۔
ایک ایسے مبارک ہاتھ والے سردار نے جو اپنے قول میں صادق رہے اُسے صبح کے وقت نحوست میں داخل کر دیا۔

وہ اپنی جنگ میں اس طرح گھرا اور ایسے لوگوں کے قبضے میں تھا جو جنگ میں جنگل کے شیر ہیں۔

اُس نے کاسۂ موت سے ایک ایسا گھونٹ پیا۔ جو چکھنے والے پر بدمزہ ہے۔
یحییٰ بن خالد کا کلام یہ ہے:۔
خلفا کے فرزند جو ستون ہدایت میں سے تھے۔ اور اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو ڈھانکے ہوئے تھے۔

اپنے دشمنوں کو حرم سے دفع کرنے والے تھے۔ اور روز جنگ کے لیے قابل ہدایت تھے۔
ایسا فرماں روا جس نے دین کو کہنہ ہونے کے بعد تازہ کر دیا۔ اور دغابازوں سے قیدیوں کو رہا کرا لیا۔

توہی زمانے سے پناہ دینے والا ہے جب زمانہ غلبہ کرے۔ اور تیرے ہی پاس رغبت کرنے والا سوال لے کر آتا ہے۔

تیری خوبی اللہ ہی کے لیے ہے تو خلفا کی اولاد میں سے ہے۔ اپنے قصد کا پورا کرنے والا اور پاک لباس والا۔

تو نے بے دینوں کے گروہ کو اس طرح فنا کر دیا کہ اُنھوں نے بحالت حیرانی اس طرح صبح کی کہ زوال کا یقین تھا۔

تو نے مخاطرائے کے تیروں کو اُن پر برسا دیا۔ اُن کے قلوب کو دہشت سے بھر دیا۔
جب ناپاک ملعون نے سرکشی کی تو اُس کا مشرقی تلوار سے اور لچکنے والے نیزے سے قصد کیا۔

اس حالت میں اُس کی گردن کی رگیں اور جوڑ بند کاٹ کے چھوڑ دیا کہ پرندے اُس کے گرد منڈلاتے ہیں۔

وہ اُن بھاری بیڑیوں کے ساتھ جنھوں نے اُسے سست کر دیا ہے جہنم کی گرمی اور اُس کے گڑھے کی طرف مائل ہے۔

یہ سب اس وجہ سے ہے جو اُس نے کمایا اور جمع کیا۔ اور جن بُرے اعمال کا اُس نے ارتکاب کیا۔

تو نے دین کی آنکھ کو اُس شخص سے ٹھنڈا کر دیا جس نے مکاری کی تھی۔ تو نے دین کو بچوں کے قاتل سے چھڑا دیا۔

الموفق نے عراق میں حملہ کیا تو مغرب والوں کو بہادروں کے حملے نے پریشان کر دیا۔

خالد بن مروان کا کلام یہ ہے:۔

اے منزل ویران مجھے جواب دے۔ (خدا کرے) تیرے صحنوں میں ہمیشہ بارش ہوتی رہے۔

مجھے پڑوسیوں کی اطلاع دے کہ وہ کہاں چل دیے۔ کیا دُنیا پھر آئی اور کیا مسافر واپس ہوئے؟

مکان اپنی بربادی کے بعد کیونکر جواب دے۔ اُس کے باشندوں کے تو نشان بھی باقی نہیں۔

وہ ایسی منزلیں ہیں کہ مجھے رُلا دیا۔ دُنیا مجھ پر تنگ ہو گئی اور صبر جاتا رہا۔

انہیں زمانے کی گردشوں نے برباد کر دیا جس نے بہت عجلت کی۔ زمین والوں کے شر نے ہلاک کر دیا زمانے نے نہیں کیا۔

دُنیا خوش ہو گئی۔ اور اُس کی سبزی پک گئی۔ ولی عہد کی برکت سے۔ اور حالت بدل گئی۔

جو لوگ بھاگے ہوئے تھے وہ اپنے وطنوں میں پھر آگئے۔ اور کسی مقام پر ملعون کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ولی عہد کی تلوار سے ہدایت کا ہاتھ دراز ہو گیا۔ دین کا چہرہ روشن ہو گیا اور کفر کی بنیاد اُکھڑ گئی۔

ولی عہد نے اللہ کے راستے میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کا حق ادا کر دیا۔ ایسی جان کے ساتھ حق جہاد ادا کیا کہ اُس کے لیے سلامت کی درازی اور مدد ہو۔

یہ قصیدہ طویل ہے۔ یحییٰ بن محمد کا کلام یہ ہے۔

اے محبوبہ تو مجھ سے بیزار ہے اور میں تجھ سے بیزار ہوں۔ تو ایسے شخص کو ملامت نہ کر جس کو ملامت سے عزت ہے۔

میرے کوچ پر مجھے ملامت نہ کر کیونکہ میں ایسا شخص ہوں۔ جو کجاوہ کسنے اور سفر کرنے اور کوچ کرنے کے لیے وقف ہے۔

کس جگہ مقام ہو جبکہ میرے لیے کوئی شہر اس طرح تنگ ہو۔ گویا کہ میں آنکھوں کی نابینائی کے لیے ہوں اور گراں ہوں۔

اُس ہمت نے کسی کو بیدار نہ کیا جس نے صاحب ہمت کو بیدار نہ پایا جس کے اندر آنکھوں کی لذت سرایت کئے ہوئے ہو۔

وہ شخص آرام سے نہ سویا جس شخص نے اس خوف میں رات گزاری کہ اُس کا پڑوسی خوف کی حالت میں رات گزارتا ہے۔

یہ قصیدہ بھی طویل ہے۔

## جنگ فرنگ

اسی سال ماہ ربیع الاول میں مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ تقریباً ایک لاکھ رومی باب قلمیہ کے علاقے میں اُتر آئے ہیں جو طرطوس سے چھ میل پر ہے۔ ان کا رئیس بطریق البطارقہ اندریاس ہے۔ اُس کے ساتھ چار دوسرے بطریق بھی ہیں۔ یازمان خادم رات کے وقت نکلا اور اُن پر شبخون مارا۔ اُس نے بطریق البطارقہ اور بطریق القباذیق اور بطریق الناطلق کو قتل کر دیا۔ بطریق قرۃ مجروح ہو کر بچ گیا۔ اُن کی سونے چاندی کی سات صلیبیں لے لیں۔ جن میں سب سے بڑی سونے کی صلیب بھی ہے جو جڑاؤ ہے۔ پندرہ ہزار گھوڑے خچر بھی لے لیے اور زین بھی اسی قدر۔ مرصع تلواریں اور بہت سے برتن بھی۔ تقریباً دس ہزار ریشمی جھنڈے اور بہت سے ریشمی کپڑے اور سمور کے لحاف۔ ۷ ربیع الاول روز سہ شنبہ کو اندریاس کی جانب کوچ ہوا۔ رات کے وقت حملہ کیا گیا۔ بہت سے رومی قتل ہوئے۔ گمان یہ ہے کہ اُن میں سے ستر ہزار مقتول ہوئے۔

اسی سال مدینۃ السلام میں ۲ جمادی الاولیٰ یوم پنجشنبہ کو ہارون بن ابی احمد الموفق کی وفات ہوئی۔

اسی سال ۶ شعبان کو بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن طولون کی موت کی خبر مدینۃ السلام میں آئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اُس کی وفات اسی سال ۱۰ ذی القعدہ یوم دوشنبہ کو ہوئی۔

اسی سال الحسن بن زید العلوی کی طبرستان میں وفات ہوئی یا تو رجب میں اور یا شعبان میں۔

نصف شعبان کو المعتمد بغداد میں داخل ہوا۔ قطربل کے قریب جلوس کے ساتھ اترا محمد بن طاہر اُس کے آگے آگے نیزہ لیے چل رہا تھا۔ پھر سامرا کی طرف روانہ ہوا۔

اسی سال ختم رجب پر یازمان کے ہاتھوں اہل ساتیدما کا فدیہ ادا ہوا۔

اسی سال ۲۱ ر شعبان یوم یکشنبہ کو بغداد میں ابو العباس بن الموفق کے ساتھیوں نے صاعد بن مخلد سے جو الموفق کا وزیر تھا تنخواہوں کا مطالبہ کیا۔ صاعد کے ساتھی اُن کی طرف گئے کہ انھیں دفع کریں۔ ابو العباس کی پیادہ فوج پل کے میدان کی طرف چلی گئی۔ صاعد کے ساتھی سوق یحییٰ میں دروازوں کے اندر ہوگئے۔ آپس میں جنگ کی۔ اُن میں مقتول بھی ہوئے اور مجروح بھی۔ پھر رات حائل ہوگئی۔ دوسرے دن صبح ہوئی تو انھیں تنخواہ دی گئی اور صلح ہوگئی۔

اسی سال شوال میں اسحاق بن کنداج اور ابن دعباش میں جنگ ہوئی۔ ابن دعباش ابن طولون کی جانب سے الرقہ اور اُس کے اعمال اور سرحہ اور العواصم پر مامور تھا اور ابن کنداج خلافت کی جانب سے موصل پر تھا۔

اسی سال بغداد میں اُس کی غربی جانب الیاسریہ کی نہر عیسیٰ سے ایک بم پھوٹ گئی جس سے الکرخ میں دباغت کرنے والے اور لکڑی والے غرق ہوگئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ سات ہزار مکان توڑ دیے یا قریب سات ہزار کے۔

اسی سال روم کا بادشاہ الصقلبی قتل کیا گیا۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی ابن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ ابن العباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۷۱ھ

پہلا دن دوشنبہ ۲۹ ر حزیران ۱۱۹۵ء عہد ذی القرنین۔

# فسادات فسادات

بکم صفر کو محمد و علی فرزندان الحسین بن جعفر بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی ابن حسین (رضی اللہ عنہم) مدینے میں داخل ہوئے، باشندوں کی ایک جماعت قتل کر ڈالی۔ مال کا مطالبہ کیا اور ایک جماعت سے وصول بھی کیا۔ اور اہل مدینہ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں چار جمعوں تک نہ پہنچ سکے، نہ تو جمعہ ہوا نہ جماعت ہوئی۔

ابو العباس ابن الفضل العلوی نے کہا ہے۔

"نیکی کرنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا مکان ویران کر دیا گیا۔ جس کی ویرانی نے مسلمانوں کو رُلا دیا۔

آنکھ کو مقام جبریل نے اور قبر مبارک نے رُلایا تو وہ روئی اور منبر مبارک (نے بھی رُلایا)۔

اُس مسجد پر جس کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی جو ہمیشہ عبادت کرنے والوں ہی سے آباد رہی۔

اور اُس پاک سرزمین پر جس پر اللہ نے خاتم المرسلین سے برکت نازل کی۔

اللہ تعالیٰ اُس جماعت کو برباد کرے جنھوں نے اُسے ویران کیا، اور ہلاک ہونے والے کی اطاعت کی۔"

اسی سال خراسان کے وہ حجاج جو بغداد میں آئے تھے المعتمد کے پاس لائے گئے۔ اُس نے انھیں بتایا کہ عمرو بن اللیث کو جو کچھ اُس کے سپرد تھا اُس سے معزول کر دیا، اُس پر لعنت کی اور انھیں یہ خبر دی کہ خراسان کو محمد بن طاہر کے سپرد کیا ہے۔ یہ واقعہ ۲۶ شوال کو ہوا۔ اُس نے منبروں پر بھی عمرو بن اللیث پر لعنت کرنے کا حکم دیا چنانچہ لعنت کی گئی۔

اسی سال ۲۲ شعبان کو صاعد بن مخلد ابو احمد کی واسط کی چھاؤنی سے عمرو بن اللیث کی جنگ کے لیے فارس کی جانب روانہ ہوا۔ ۱۰ رمضان کو اسی سال احمد بن جحد الطائی کو مدینے اور طریق مکہ کا عہدہ دار بنایا گیا۔

## فتح کے بعد شکست

اسی سال ابو العباس بن الموفق اور خمارویہ بن احمد بن طولون کے درمیان الطواحین میں جنگ ہوئی۔ ابو العباس نے خمارویہ کو شکست دی، خمارویہ مصر کی طرف بھاگنے کے لیے گدھے پر سوار ہوا۔ ابو العباس کے ساتھی لوٹ میں

پڑ گئے۔ ابو العباس خمارویہ کے خیمے میں اس طرح اتر گیا کہ وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی اُس کی تلاش میں ہے۔ اُس پر خمارویہ کا پوشیدہ لشکر نکل آیا۔ سعد الاعسر اور اُس کے سرداروں اور اس لشکر میں تھی جو پہلے سے کمین گاہ میں بٹھا دیے گئے تھے۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے ہتھیار رکھ دیے تھے اور اُتر گئے تھے کہ اُن پر خمارویہ کے لشکر نے حملہ کر دیا۔ وہ بھاگے اور یہ جماعت منتشر ہو گئی۔ ابو العباس اپنے ساتھیوں کی ایک قلیل جماعت کے ہمراہ طرسوس چلا گیا۔ اور دونوں لشکروں میں لشکر ابو العباس اور لشکر خمارویہ میں جو کچھ مال و اسباب و ہتھیار وغیرہ تھے سب لوٹ لیے گئے۔ یہ واقعہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اسی سال کی سولھویں شوال کو ہوا۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے جو والی مکہ تھا الطائی کے ایک غلام پر جس کا نام بدر تھا حملہ کیا جو حاجیوں کا مددگار بن کے نکلا تھا چنانچہ اُسے یوسف نے قید کر دیا لشکر کی ایک جماعت نے ابن ابی الساج سے جنگ کی اور حاجیوں نے ان کی مدد کی۔ الطائی کے غلام کو چھڑا لیا اور ابن ابی الساج کو گرفتار کر لیا جو قید کر کے مدینۃ السلام روانہ کر دیا گیا۔ یہ جنگ مسجد حرام کے دروازے پر ہوئی تھی۔

**عوام نے گرجا گرایا خلافت نے پھر سے بنایا** اسی سال عوام نے اُس دیر عتیق کو تباہ کر دیا جو نہر عیسیٰ کے پیچھے تھا جس قدر اسباب اُس میں تھا سب لوٹ لیا۔ دروازے اور لکڑیاں وغیرہ اکھاڑ ڈالیں کچھ چھتیں اور دیواریں بھی منہدم کر دیں۔ الحسین ابن اسماعیل جو محمد بن طاہر کی جانب سے بغداد کی پولیس کا حاکم تھا دوڑ گیا اور جو حصہ بچ گیا تھا اُس کے منہدم کرنے سے انھیں روکا چند روز تک وہ بھی اور عوام بھی آمد و رفت کرتے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ سلطانی لشکر کے اور اُن لوگوں کے درمیان خون ریزی ہو جائے چند روز کے بعد عوام نے جو حصہ منہدم کر دیا تھا بنا دیا گیا۔ اور اُس کی دوبارہ تعمیر جیسا کہ بیان کیا گیا عبدون بن مخلد برادر صاعد بن مخلد کی قوت سے ہوئی۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن موسیٰ العباسی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۷۲ھ

اس سال کا پہلا دن جمعہ ۱۸ حزیران ۱۱۹۶ء ذی القرنینی کو ہوا۔

منجملہ واقعات اہل طرسوس کا ابوالعباس بن الموفق کو طرسوس سے اُس اختلاف کی وجہ سے نکال دینا ہے جو اُس کے اور یازمان کے درمیان واقع ہوگیا تھا۔ وہ وہاں سے اسی سال کی پندرھویں محرم کو بغداد کے ارادے سے نکلا۔

اسی سال ۱۸؍ صفر یوم سہ شنبہ کو الموفق کی قید میں سلیمان بن وہب کی وفات ہوئی۔

اسی سال ۸؍ ماہ ربیع الآخر یوم پنجشنبہ کو عوام جمع ہوئے۔ البیعہ (معبد یہود) کی جس قدر تعمیر ہوئی تھی اُسے منہدم کردیا۔

اسی سال ایک شاری (خارجی) کو راہ خراسان میں حاکم بنایا گیا۔ وہ دکرۃ الملک گیا تھا کہ قتل کردیا گیا اور لوٹ لیا گیا۔

اسی سال مدینۃ السلام میں حمدان بن حمدون اور ہارون الشاری (خارجی) کی شہر موصل میں داخل ہونے کی خبر آئی۔ الشاری نے لوگوں کو مسجد جامع میں نماز پڑھائی۔

اسی سال ۲۱؍ جمادی الآخرہ کو ابوالعباس بن الموفق الطواحین میں ابن طولون کے ساتھ اپنی جنگ سے واپس ہوکر بغداد آیا۔

اسی سال قید خانے میں اندر کی جانب سے نقب لگائی گئی اور الذوائبی العلوی کو دو آدمیوں کے ساتھ نکالا گیا۔ اُن لوگوں کے لیے گھوڑے مہیا کیے گئے تھے جو ہر شب کو کھڑے کیے جاتے تھے کہ نکلیں اور اُن پر سوار ہو کے بھاگیں۔ مگر انھیں دیکھ لیا گیا اور شہر ابی جعفر المنصور کے دروازے بند کردیے گئے۔ الذوائبی کو اور جو لوگ اُس کے ساتھ نکلے تھے انھیں گرفتار کرلیا گیا۔ یہ واقعہ الموفق کو لکھ دیا گیا جو واسط میں مقیم تھا۔ اُس نے یہ حکم دیا کہ الذوائبی کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں جانب مخالف سے کاٹ دیا جائے۔ ۳؍ جمادی الآخرہ یوم دوشنبہ کو جانب غربی کے پل کی مجلس میں کاٹا گیا اور داغ دیا گیا۔ محمد بن طاہر بھی اپنے گھوڑے پر کھڑا تھا۔

اسی سال رجب میں صاعد بن مخلد فارس سے آیا اور واسط میں داخل ہوا۔ الموفق نے تمام سرداروں کو اُس کے استقبال کا حکم دیا۔ اُن لوگوں نے استقبال کیا۔ پیادہ پا چلے اور اُس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

اسی سال الموفق نے صاعد بن مخلد اور اُس کے اعزہ کو واسط میں گرفتار کرلیا۔ ۹ رجب روز دوشنبہ کو اُن کے مکانات لوٹ لیے۔ اُس کے دونوں بیٹے ابی عیسیٰ اور ابی صالح بغداد میں گرفتار کر لیے گئے۔ اُس کا بھائی عبدون اور اُس کے اعزہ سامرا میں یہ سب ایک ہی دن میں ہوا اور یہ وہی دن ہے جس میں صاعد کو گرفتار کیا گیا۔ اور الموفق نے اسماعیل بن بلبل کو کاتب بنایا اور اُسے صرف کتابت ہی پر رکھا نہ کسی اور کام پر۔

اسی سال یہ خبریں آئیں کہ جمادی الآخرہ میں مصر میں ایسے زلزلے آئے کہ مکانات اور جامع مسجد کو تباہ کردیا۔ ان زلزلوں سے ایک دن میں ایک ہزار جنازے شمار کیے گئے۔

اسی سال بغداد میں سودا گراں ہوگیا۔ اس لیے کہ اہل سامرا نے جیسا کہ بیان کیا گیا آٹے کی کشتیوں کو جانے سے روکا۔ الطائی نے جائداد والوں کو غلے کا بھس نکالنے اور اُس کے تقسیم کرنے سے روکا کیونکہ اُس کو سودوں کی گرانی کا انتظار تھا۔ اہل بغداد نے تیل، صابون اور کھجور وغیرہ کو سامرا کی جانب لادنے سے روکا۔ یہ نصف ماہ رمضان کو ہوا۔

اسی سال سودے کی گرانی کی وجہ سے عوام نے شور مچایا اور الطائی پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ جامع مسجد سے نصف شوال کو اُس کے مکان کی طرف جو باب البصرہ اور باب الکوفہ کے درمیان تھا لوٹے۔ اُس کے پاس الکرخ کی جانب سے آئے۔ الطائی نے اپنے ساتھیوں کو چھتوں پر چڑھادیا۔ انھوں نے تیر مارے۔ اُس نے اپنے آدمیوں کو اپنے دروازے پر اور اپنے مکان کے سامنے کے میدان میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ کھڑا کیا۔ بعض عوام مقتول ہوئے اور ایک جماعت مجروح ہوئی۔ شام تک برابر خوں ریزی کرتے رہے جب رات ہوگئی تو واپس ہوئے۔ دوسرے روز صبح کو آئے تو محمد بن طاہر سوار ہو کے گیا اور اُس نے لوگوں کو تسکین دے کے واپس کیا۔

اسی سال ۱۹ شوال یوم سہ شنبہ کو اسماعیل بن بریہ الہاشمی کی وفات ہوئی۔

۲۲ شوال کو عبید اللہ بن عبد اللہ الہاشمی کی وفات ہوئی۔

اسی سال واسط میں زنجیوں میں حرکت ہوئی۔ انھوں نے انکلائی یا منصور کی صدا لگائی۔ انکلائی اور المہلبی اور سلیمان بن جامع اور الشعرانی اور الہمدانی اور اُن کے ہمراہ ایک دوسرا زنجی سردار محمد بن عبد اللہ بن طاہر کے مکان واقع مدینۃ السلام کے

دار البطیخ میں الموفق کے ایک غلام فتح السعیدی کے زیر نگرانی قید تھے۔ الموفق نے فتح کو لکھا کہ وہ ان چھ آدمیوں کے سر روانہ کر دے۔ وہ اُن کے پاس داخل ہوا۔ ایک ایک کو نکالتا جاتا تھا جنھیں ایک غلام ذبح کرتا تھا۔ مکان کے چہ بچے کا ڈھکنا ہٹایا گیا۔ دھڑ اُس میں ڈال کے ڈھکنا بند کر دیا گیا اور اُن کے سروں کو الموفق کے پاس روانہ کر دیا گیا۔

اسی سال ان چھ مقتولین کی لاشوں کے بارے میں محمد بن طاہر کے پاس الموفق کا خط آیا۔ تو اُس نے انھیں الجسر کے سامنے لٹکانے کا حکم دیا۔ وہ چہ بچے سے نکالی گئیں۔ سب پھول گئی تھیں اُن کی بو بدل گئی تھی اور بعضوں کی کھال بھی اُتر گئی تھی۔ یہ لاشیں محملوں میں لادی گئیں اُن میں سے تین کو شرقی جانب لٹکایا گیا اور تین کو غربی جانب۔ یہ واقعہ اسی سال ۲۳ رشوال کو ہوا۔ محمد بن طاہر بھی سوار ہو کے گیا تھا، اُسی کے سامنے لٹکائے گئے۔

اسی سال مدینۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت درست ہو گئی، وہ آباد ہو گیا اور لوگ اُس میں واپس آ گئے۔

اس سال زمستانی جہاد (صائفہ) یازمان نے کیا۔

اس سال ہارون ابن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن موسی الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

# واقعات ۲۷۳ھ

اسی سال ماہ ربیع الاول کے سولھویں دن بدمعاش عمرو بن اللیث، اور احمد ابن عبدالعزیز بن ابی دلف کے درمیان جنگ ہوئی۔

اسی سال الرذ میں اسحاق بن کنداج اور محمد بن ابی الساج کے درمیان جنگ ہوئی۔ اسحاق کو شکست ہوئی۔ یہ واقعہ ۹ رجمادی الاولیٰ یوم سہ شنبہ کو ہوا۔

اسی سال طرطوس سے یازمان کے قاصد آئے اور بیان کیا کہ روم کے سرکش (بادشاہ) کے تین بیٹوں نے اُس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اُن میں سے ایک بادشاہ بن بیٹھا۔

اسی سال ۸ ذی القعدہ کو ابو احمد نے لؤلؤ کو جو اُس کے پاس امان لے کر ابن طولون کے پاس سے آیا تھا قید کر دیا اور اس کا کل مال لے لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ جس قدر مال لیا اُس کی مقدار چار لاکھ دینار تھی۔ لوگوں سے لؤلؤ نے بیان کیا کہ میں نے سوائے اپنے مال کی کثرت کے اور کوئی ایسا گناہ نہیں معلوم کیا جس کی وجہ سے میں اس فعل کا مستوجب ہوا جو میرے ساتھ کیا گیا۔

اسی سال ۱۴ ذی الحجہ کو محمد بن ابی الساج اور اسحاق بن کنداج کے درمیان ایک دوسری جنگ ہوئی جس میں ابن کنداج کو شکست ہوئی۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ ابن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۷۴ھ

۸ ماہ ربیع الاول کو عمرو بن اللیث کی جنگ کے لیے ابو احمد کی کرمان کو روانگی ہوئی۔

اسی سال یازمان نے جہاد کیا۔ المسکنین پہنچ گیا۔ کفار کو اُس نے قید کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور خود اور تمام مسلمان محفوظ رہے۔ یہ واقعہ اسی سال ماہ رمضان میں ہوا۔

اسی سال صدیق الفرغانی سامرا کے مکانات میں گھسا۔ تجار کا مال لوٹا اور لوگوں کے ساتھ بہت فساد کیا۔ یہی صدیق پہلے راستے کی حفاظت کیا کرتا تھا اس کے بعد وہ ایک جنگجو چور بن گیا جو ڈاکہ ڈالتا ہے۔

اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۷۵ھ

الطائی کا لشکر سامرا روانہ ہوا کہ صدیق کے حادثے کا سدِ خلل ہو۔ اپنے بھائی کو

قید خانے سے رہا کرا لیا جو اُس کے پاس قید تھا۔ یہ واقعہ اسی سال محرم میں ہوا الطائی نے صدیق کے پاس قاصد بھیجا، وعدے کیے، احسان کیا اور اُسے امن دیا۔ صدیق نے امان میں اُس کے پاس داخل ہونے کا ارادہ کر لیا تو ایک غلام نے جس کا نام ہاشم تھا ڈرایا۔ وہ جیسا کہ بیان کیا گیا بہادر تھا اس لیے اُس نے اُس کی بات کو قبول نہ کیا۔ اور سامرا میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ داخل ہو کے الطائی کے پاس چلا گیا۔ الطائی نے اُسے اور اُس کے ہمراہیوں کو گرفتار کر لیا۔ صدیق کا ایک ہاتھ ایک پاؤں، ہاشم کا ایک ہاتھ ایک پاؤں اور اُس کے ساتھیوں کا ایک ایک ہاتھ ایک ایک پاؤں کاٹ کے بحالت قید محملوں میں لاد کر مدینۃ السلام اس طرح روانہ کر دیا کہ اُن کے کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں کھلے ہوئے تھے تاکہ لوگ انھیں دیکھیں اس کے بعد وہ قید کر دیے گئے۔

اسی سال یازمان نے بحری جہاد کیا۔ رومیوں کی چار کشتیاں گرفتار کر لیں۔

اسی سال فارس العبدی نے بدمعاشی کی۔ سامرا کے علاقے میں فساد کیا اور سامرا کے کرخ تک چلا گیا۔ آل اشنج کے مکانات لوٹ لیے۔ الطائی اُس کی طرف روانہ ہوا وہ اُس کو المحدثہ میں ملا۔ دونوں نے جنگ کی۔ الطائی نے اُسے شکست دی اور اس کی جماعت کو گرفتار کر لیا۔ الطائی دجلے کی طرف چلا گیا۔ اپنی چھوٹی کشتی میں داخل ہوا کہ دجلے کو عبور کرے۔ اُسے العبدی کے ساتھیوں نے پا لیا۔ وہ لوگ کشتی کے پچھلے حصے میں لٹک گئے۔ الطائی نے اپنے آپ کو دجلے میں ڈال دیا۔ دریا کو تیر کر عبور کیا جب اُس سے نکلا تو اپنی ڈاڑھی سے پانی جھٹکا اور کہا وہ العبدی کا خیال کیا ہے؟ کیا میں مچھلی سے زیادہ تیراک نہیں ہوں" الطائی شرقی جانب اُتر گیا اور العبدی اُس کے مقابل جانب غربی میں رہا۔ الطائی کی واپسی کے بارے میں علی بن محمد بن منصور بن نصر ابن بسام نے ذیل کے اشعار کہے۔

الطائی مقابلے کو آیا ہے (خدا کرے) وہ اقبالمند نہ ہو۔ اُس نے برے کام کیے اچھا نہ کیا۔

گویا وہ اپنے نرم الفاظ کی وجہ سے۔ ایک لڑکی ہے جو غم کی مشقت کو چباتی ہے۔

اسی سال ابو احمد نے الطائی کے بیڑی ڈالنے اور اُس کے قید کرنے کا حکم دیا۔ ۱۴ رمضان کو یہ کیا گیا اور اُس کی ہر چیز پر مُہر لگا دی گئی۔ وہ کوفے اور اُس کے دیہات کا اور راہ خراسان اور سامرا کا اور بغداد کی پولیس کا اور بادوریا اور قطربل اور مسکن کے

خراج کا اور کچھ جاگیر خاص کا والی تھا۔

اسی سال ابو احمد نے اپنے بیٹے ابوالعباس کو قید کیا تو اُس کے ساتھیوں نے شور کیا اور ہتھیار اُٹھا لیے اور اُس کے غلام سوار ہو گئے۔ اس کی وجہ سے بغداد میں پریشانی ہو گئی۔ ابو احمد سوار ہو کے باب الرصافہ پہنچا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے ابوالعباس کے ساتھیوں اور اُس کے غلاموں سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کیا تم لوگ اپنے آپ کو میرے بیٹے پر مجھ سے زیادہ شفیق سمجھتے ہو؟ وہ میرا بیٹا ہے، مجھے اس کے درست کرنے کی ضرورت ہوئی۔ یہ سن کے لوگ پلٹ گئے اور ہتھیار رکھ دیے۔ یہ واقعہ اسی سال ۶ شوال یوم یکشنبہ کو ہوا۔

اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

# واقعات ۲۷۶ھ

مدینۃ السلام کی پولیس عمرو بن اللیث کے تحت کی گئی اور اسی سال اُن جھنڈوں اور پردوں اور ڈھالوں پر جو الجسر کی مجلس میں ہوتے ہیں اُس کا نام لکھا گیا۔ یہ محرم میں ہوا۔

اسی سال ۱۴ ربیع الاول کو ابو احمد مدینۃ السلام سے الجبل روانہ ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس کی وہاں روانگی کا سبب یہ ہوا کہ المادرائی کاتب اذکوتکین نے اُسے یہ خبر دی کہ وہاں پر بہت مال ہے۔ اگر وہ روانہ ہوا تو سب مل جائے گا۔ وہ اُس طرف گیا مگر اُس مال میں سے کچھ نہ پایا۔ جب نہ پایا تو الکرج روانہ ہو کے احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے ارادے سے اصبہان چلا۔ احمد بن عبدالعزیز مع اپنے لشکر و عیال کے کسی طرف ہٹ گیا۔ اپنا مکان مع فرش کے چھوڑ گیا کہ جب ابو احمد آئے تو اُس میں اترے۔ ابو احمد کے باب خراسان سے اپنے خیمے سے روانہ ہونے سے قبل اُس کے پاس محمد بن ابی الساج آیا جو ابن طولون سے چند لڑائیاں کرنے کے بعد بھاگا تھا جن کے آخر میں ابی الساج اپنے ساتھیوں کی قلت اور ابن طولون کے آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے اُس کے مقابلے سے عاجز ہو گیا تھا۔ ابو احمد سے ملا تو اُس نے اُسے اپنے ساتھ شامل کر لیا خلعت دیا اور

اپنے ہمراہ الجبل لے گیا۔

اسی سال ماہ ربیع الآخر میں عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کو عمرو بن اللیث کی جانب سے بغداد کی پولیس کا والی بنایا گیا۔

اسی سال نہر الصلہ کے ایک ٹیکرے کی سات قبروں سے پھٹ جانے کی خبر آئی۔ وہ ٹیکرا تل بنی شقیق کے نام سے مشہور تھا۔ ان سات قبروں میں سات صحیح وسالم جسم تھے جن پر نئے اور نرم کفن تھے جن سے مشک کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ ان میں ایک جوان تھا جس کے سر پر پٹے تھے۔ پیشانی اور دونوں کان اور دونوں رخسارے اور ناک دونوں ہونٹھ اور ٹھوڈی اور اس کی آنکھوں کی پلکیں صحیح وسالم تھیں۔ دونوں ہونٹوں پر پانی کی تری تھی گویا اس نے پانی پیا ہے اور گویا سرمہ لگایا ہے۔ کوٹھے پر تلوار کا زخم تھا، دوبارہ اسے کفنا دیا گیا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے بیان کیا کہ ان میں سے کسی کے بال کھینچے تو اس نے اس کے بال کی جڑ کو زندوں کی طرح مضبوط پایا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ٹیکرا جوان قبروں سے پھٹ گیا وہ پتھر کے حوض کے مشابہ تھا جو دانت کے رنگ کا تھا جس پر کچھ تحریر تھی جو معلوم نہ ہوتی تھی کہ کیا ہے۔

اسی سال ان پردوں اور جھنڈوں اور ڈھالوں کے پھینک دینے کا جو پولیس کی چوکیوں میں تھے جن پر عمرو بن اللیث کا نام تھا۔ اور اس کا ذکر ترک کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۱ر شوال کو ہوا۔

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا اور وہی مکے اور مدینے اور طائف کا والی تھا۔

## واقعات ۲۷۱ھ

یازمان نے طرسوس میں خمارویہ بن احمد بن طولون کے حق میں دعا کی اور اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ خمارویہ نے تیس ہزار دینار اور پانچ سو کپڑے اور ڈیڑھ سو گھوڑے اور ڈیڑھ سو بارانیاں (لبادے یا واٹر پروف)

اور ہتھیار اُس کے پاس بھیجے جب یہ چیزیں پہنچیں تو اُس نے اُس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد اُسے پچاس ہزار دینار بھیجے۔

ربیع الآخر کے شروع میں ابن ابی الساج کے خادم وصیف اور ابی الصقر کے بربری ساتھیوں کے درمیان شر ہوا۔ اُنھوں نے آپس میں جنگ کی۔ خادم کے چار غلام اور بربریوں میں سے سات مقتول ہوئے۔ یہ جنگ شام کے اُس دروازے پر ہوئی جو باب الکوفہ کی سڑک کی طرف ہے۔ ابو الصقر سوار ہو کر گیا اور اُن سے گفتگو کی تو وہ لوگ منتشر ہو گئے۔ دو دن کے بعد اُنھوں نے دوبارہ شر کیا۔ ابو الصقر پھر اُن کے پاس سوار ہو کر گیا اور اُس نے اُنھیں تسکین دی۔

اسی سال یوسف بن یعقوب کو مظالم کا والی بنایا گیا۔ اُس نے حکم دیا کہ اعلان کیا جائے کہ جس کسی کا کوئی مقدمہ امیر الناصر لدین اللہ کے پہلے کا ہو یا اور کسی شخص کے پہلے کا ہو تو وہ حاضر ہو۔ پولیس کے حاکم کو یہ حکم دیا کہ قیدیوں میں کسی کو اس وقت تک رہا نہ کرے جب تک اُن کے واقعات پیش کرنے کے بعد یوسف اُن کی رہائی کو مناسب نہ سمجھے۔

شعبان کے پہلے روز ابن طولون کا ایک سردار بغداد آیا جس کے ہمراہ سوار و پیادہ کا بہت بڑا لشکر تھا۔

اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۷۸ھ

وصیف خادم کے ساتھیوں اور بربر اور موسیٰ بن اخت مفلح کے درمیان پے در پے چار روز تک جنگ ہوئی۔ پھر اُنھوں نے صلح کر لی۔ دس سے کچھ زائد آدمی مقتول ہوئے۔ یہ واقعہ محرم کے شروع میں ہوا۔ شرقی جانب نصر بن اور یونس کے ساتھیوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں ایک شخص قتل ہوا پھر وہ لوگ جدا ہو گئے۔

اسی سال ابن ابی الساج کا خادم وصیف ابی الصقر کے حکم سے واسط روانہ ہوا کہ

اُس کا مددگار ہو جائے۔ اُس نے اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو منتخب کیا تھا اور اُنھیں بڑے بڑے انعامات دیے تھے، وظائف جاری کیے تھے۔ ابو احمد کے آنے کی خبر پہنچی تو وہ ڈرا کہ ابو احمد کے بیت المال میں جو کچھ تھا وہ اُس نے تلف کر دیا تھا خلعت وانعام وصلہ واکرام میں سب کچھ خرچ کر ڈالا تھا۔ جائداد والوں سے اُن کی زمینوں کے غیر معین سال کا خراج طلب کیا اور اس مطالبے میں ایک جماعت کو قید کر دیا اُس کی جانب سے انتظام پر ابن غل مامور تھا۔ اُس نے لوگوں پر ظلم کیا۔ ہنوز یہ مطالبات وصول نہ ہونے پائے تھے کہ ابو احمد آگیا۔ ناچار وہ اپنے مطالبے سے رک گیا۔ وصیف کی آمد ۱۷ محرم یوم جمعہ کو ہوئی تھی۔

اسی سال ۲۸ محرم کو ایک ستارہ طلوع ہوا جس میں بال نظر آتے تھے۔ پھر وہ بال پیشانی کے بال بن گئے۔

اسی سال ابو احمد الجبل سے عراق واپس آیا۔ اُسے اتنا شدید درد نقرس تھا کہ سوار ہونے پر قادر نہ تھا۔ ایک چھتری دار تخت بنایا گیا جس پر بیٹھتا تھا ہمراہ ایک خادم تھا جو ٹھنڈی چیزوں سے اُس کے پاؤں کو ٹھنڈا کرتا تھا۔ اس حال کو پہنچ گیا کہ وہ اس پر برف رکھتا تھا۔ اس کے بعد یہ مرض داء الفیل (فیل پا) بن گیا۔ اُس کا تخت چار حمال اُٹھایا کرتے تھے۔ اُس پر بیس بیس کی باری ہوتی تھی۔ کبھی کبھی مرض کی شدت ہو جاتی تھی تو وہ اُنھیں یہ حکم دیتا تھا کہ وہ اُسے رکھ دیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے ایک روز اُن لوگوں سے کہا جو اُس کو اُٹھاتے تھے کہ تم میری محبت سے میرے لادنے پر مضطرب ہو۔ میں تم میں سے کسی ایک کے مثل کو اُٹھاؤں تو تھک جاؤں۔ اب میں کسی قدر آرام میں ہوں۔ اسی مرض میں کہا کہ میرا دفتر ایک لاکھ تنخواہ داروں پر مشتمل ہے۔ اُن میں سے کسی نے مجھ سے زیادہ بُری حالت کے ساتھ صبح نہیں کی۔

اسی سال ۲۷ محرم دوشنبہ کو ابو احمد النہروان آیا۔ لوگوں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ نہروان روانہ ہوا پھر نہر دیالی پھر دجلے میں الزعفرانیہ تک۔ شب جمعہ کو الفرک گیا۔ ۲ صفر یوم جمعہ کو اپنے مکان میں داخل ہوا۔ ۸ صفر پنجشنبے کا دن ہوا تو ابو الصقر کے اپنے گھر سے واپس آنے کے بعد ابو احمد کی موت کی خبر شائع ہو گئی۔ اُس نے ابو العباس کی حفاظت میں پیش بندی کی تھی۔ دروازے مقفل کر دیے گئے۔ ابو الصقر ابن الفیاض کو

اپنے مکان لے گیا۔ وہی اُس کی طرف باقی تھا۔ اُس روز ابوالصقر اپنے گھر ہی میں رہا۔ ابواحمد کی موت کی خبر بدبڑھتی رہی حالانکہ اُس پر غشی طاری تھی۔

ابوالصقر نے جمعے کے دن المدائن قاصد بھیجا۔ وہاں سے المعتمد اور اُس کے لڑکوں کو روانہ کیا گیا۔ انھیں ابواحمد کے گھر لائے۔ ابوالصقر اپنے ہی گھر میں مقیم رہا۔ ابواحمد کے گھر نہیں گیا۔ جب ابواحمد کے غلاموں نے جو ابوالعباس کی طرف مائل تھے اور ابوالعباس کے غلاموں کے اُن رئیسوں نے جو حاضر تھے حالت دیکھی تو دروازوں کے قفل توڑ ڈالے۔

اُس غلام سے مذکور ہے جو ابوالعباس کے ساتھ حجرے میں تھا کہ جب ابوالعباس نے قفلوں کی آواز سنی کہ وہ توڑے جاتے ہیں تو اُس نے کہا کہ ان لوگوں کا سوا میری جان کے اور کچھ ارادہ نہیں ہے۔ اُس نے تلوار لے لی اور اُسے سوت لیا اور اس طرح حملے کے لیے تیار ہو کے بیٹھ گیا کہ تلوار اُس کی آغوش میں تھی مجھ سے کہا کہ تو کنارے ہٹ جا۔ بخدا وہ ضرور مجھے صدمہ پہنچائیں گے جب تک مجھ میں کچھ بھی جان ہوگی۔ جب دروازہ کھل گیا تو سب سے پہلے جو شخص اُس کے پاس داخل ہوا وہ وصیف موشکیر تھا جو ابوالعباس کا غلام تھا۔ جب اُس نے اُسے دیکھا تو تلوار اپنے ہاتھ سے رکھ دی اور اُس نے یہ جان لیا کہ ان کا ارادہ سوائے خیر کے کچھ نہیں ہے۔ قید سے نکال کے اُن لوگوں نے اُس کو اُس کے باپ کے پاس بٹھا دیا جو غشی کے آخری وقت میں تھا۔ جب ابواحمد نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اُسے افاقہ ہو گیا تو اُسے دیکھا۔ پھر اُسے اپنے نزدیک کیا۔

جس روز المعتمد کو لانے کے لیے بھیجا گیا تھا وہ جمعے کا دن تھا۔ وہ اسی دن نصف النہار کے وقت جمعے کی نماز کے قبل ۹ صفر کو مدینۃ السلام پہنچا۔ ہمراہ اُس کا بیٹا جعفر المفوض الی اللہ ولی عہد اور اُس کے بیٹے عبدالعزیز اور محمد اور اسحاق بھی تھے۔ وہ ابوالصقر کے پاس اترا۔

ابوالصقر کو یہ خبر پہنچی کہ ابواحمد نہیں مرا تو اُس نے اسماعیل بن اسحاق کو روانہ کیا کہ خبر دریافت کرے۔ یہ شنبے کا دن تھا۔ ابوالصقر نے سرداروں اور لشکر کو جمع کیا۔ اُس کا مکان اور اُس کے گرد آگرد آدمیوں اور ہتھیاروں سے بھر گیا۔ اُس کے گھر سے الجسر تک یہی حال تھا۔ دونوں پل کاٹ دیے گئے۔ ایک جماعت شرقی جانب الجسر پر ٹھیری ہوئی ابوالصقر کے ساتھیوں سے جنگ کر رہی تھی جس میں مقتول بھی ہوئے اور مجروح بھی۔ ترکب کا بھائی ابوطلحہ مع اپنے ساتھیوں کے باب البستان میں مقیم تھا۔ اسماعیل سمنے

واپس آ کے ابو الصقر کو بتایا کہ ابو احمد زندہ ہے۔ سرداروں میں سب سے پہلے جو اُس کی طرف روانہ ہوا وہ محمد بن ابی الساج تھا جس نے نہر عیسیٰ کو عبور کیا۔ اس کے بعد اُن لوگوں میں سے جو عبور کرتے تھے کچھ لوگ، ابو احمد کے دروازے کی طرف زمین پر چلتے تھے۔ کچھ لوگ اپنے مکان لوٹتے تھے اور کچھ لوگ بغداد سے نکل جاتے تھے جب ابو الصقر نے یہ دیکھا اور اُسے ابو احمد کی حیات کی صحت ہوگئی تو وہ اور اُس کے دونوں بیٹے ابو احمد کے محل کو روانہ ہوئے۔ ابو احمد نے اس کا کچھ ذکر نہیں کیا اور نہ کوئی برائی کی۔ وہ ابو احمد کے گھر میں ٹھیر گیا۔

المعتمد نے دیکھا کہ وہ گھر میں تنہا رہ گیا ہے تو وہ اور اُس کے بیٹے اور بکتمر اُترے۔ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ اُنھیں الولیلی بن عبد العزیز بن ابی دلف کی تیز رفتار کشتی ملی۔ اُس نے اُنھیں اپنی کشتی میں سوار کر لیا اور اپنے مکان لے گیا۔ وہ علی بن جہشیار کا مکان تھا جو الجسر کے سرے پر تھا۔ المعتمد نے اُس سے کہا کہ میں اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اُس نے اسے اور اُس کے ہمراہیوں کو اپنے گھر سے ابو احمد کے مکان پر اتار دیا۔

ابو الصقر کا مکان اور جو کچھ اُس میں جمع تھا سب لوٹ لیا گیا یہاں تک کہ اُس کی عورتیں برہنہ پا اور بغیر چادر کے نکلیں۔ اُس کے کاتب محمد بن سلیمان کا مکان لوٹا گیا۔ ابن الواثقی کا مکان لوٹ کر جلا دیا گیا۔ اُس کے اعزہ کے مکانات بھی لوٹ لیے گئے۔ قید خانوں کے دروازے توڑ ڈالے گئے۔ دیواروں میں نقبیں لگا دی گئیں۔ جو لوگ وہاں تھے سب نکل گئے۔ اور جو لوگ قید خانے میں تھے وہ بھی نکل گئے۔ الجسر کی دونوں چوکیاں لوٹ لی گئیں اور جو کچھ تھا سب لے لیا گیا۔ وہ مکانات بھی لوٹ لیے گئے جو ابو الصقر کے مکان کے قریب تھے۔

ابو احمد نے اپنے بیٹے ابو العباس اور ابو الصقر کو خلعت دیا۔ وہ دونوں خلعت پہن کر سوق الثلاثاء (بازار سہ شنبہ) باب الطاق تک سوار ہو کر گئے۔ ابو الصقر ابو العباس کے ہمراہ اُس کے مکان پر جو صاعد کا گھر تھا گیا۔ دیکھا کہ لٹ چکا ہے۔ شاہ کے گھر سے اُس کے پاس ایک بوریا لائے تو وہ اُس پر بیٹھ گیا۔

ابو العباس نے اپنے غلام بدر کو پولیس کا والی بنایا اور محمد بن غانم بن شاہ کو شرقی جانب پر اور عیسیٰ النوشری کو غربی جانب پر اپنا نائب بنایا۔ یہ اسی سال

۱۴ر صفر کو ہوا۔

اسی سال ۲۲ر صفر یوم چہار شنبہ کو ابواحمد الموفق کی وفات ہوئی۔ الرصافہ میں اپنی والدہ کی قبر کے پاس شب پنجشنبہ کو دفن کیا گیا۔ ابوالعباس نے پنجشنبے کو تعزیت کے لیے دربار عام کیا۔

اسی سال پنجشنبے کو سرداروں اور غلاموں نے المفوض کے بعد ابوالعباس کی ولی عہدی کی بیعت کی اور المعتضد باللہ اُس کا خطاب ہوا۔ لشکر کے لیے عطا نکالی گئی جمعے کو المعتمد کے لیے پھر المفوض کے لیے پھر ابوالعباس المعتضد کے لیے خطبہ پڑھا گیا۔

اسی سال ۲۶ر صفر دوشنبے کو ابوالصقر اور اُس کے اعزہ کو قید کر لیا گیا۔ اور اُن کے مکانات لوٹ لیے گئے۔ الفرات کے بیٹے تلاش کیے گئے۔ دیہات کا دفتر انھی کے سپرد تھا۔ وہ لوگ چھپ گئے۔

اسی سال ۲۷ر صفر سہ شنبے کو عبیداللہ بن سلیمان بن وہب کو خلعت دیا گیا اور اُسے وزارت کا والی بنایا گیا۔

اسی سال محمد بن ابی الساج نے کسی کو واسط بھیجا کہ وہ اُس کے غلام وصیف کو مدینۃ السلام میں لوٹا دے مگر وصیف الاہواز چلا گیا اور بغداد پلٹنے سے انکار کیا اُس نے الطیب کو لٹوا دیا اور السوس میں فساد کیا۔

اسی سال ابواحمد بن محمد بن الفرات کو قید کر کے مال کا مطالبہ کیا گیا۔ الزغل بھی قید کر دیا گیا۔ کچھ مال پر بھی قبضہ ہوا۔

اسی سال الصفار (عمرو بن اللیث) کے بھائی علی بن اللیث کے قتل کی خبریں آئیں۔ رافع بن ہرثمہ نے اپنے کسی حق کی وجہ سے جو اُس پر واجب تھا قتل کر دیا اور اُس کے بھائی کو چھوڑ دیا۔

اسی سال مصر سے خبریں آئیں کہ نیل کا پانی اُتر گیا۔ اور سوداگراں ہو گیا۔

## فتنۂ قرامطہ

**ابتدائی حالات**

اسی سال ایک قوم کی حرکت کی خبریں آئیں جو کوفے کے دیہات میں

القرامطہ کے نام سے مشہور تھے۔ اُن کی ابتدا یہ ہوئی کہ ایک شخص خوزستان سے کوفے کے دیہات میں آیا اور ایک مقام پر جس کا نام النہرین تھا قیام کیا۔ زہد اور تنگ دستی ظاہر کرتا تھا، کھجور کے پتے بنتا تھا، اپنی کمائی سے کھاتا تھا، اور نماز بکثرت پڑھتا تھا۔ اسی حالت پر ایک مدت تک قائم رہا۔ جب کوئی پاس بیٹھتا تو اُس سے دینی امور کا تذکرہ کرتا، دُنیا سے نفرت دلاتا اور یہ بتاتا تھا کہ لوگوں پر فرض نمازیں ہر دن اور رات میں پانچ ہیں۔ یہ بات پھیل گئی تو اُس نے اُن سے کہا کہ وہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امام کی طرف دعوت دے گا۔ وہ جماعت اُس کے پاس بیٹھتی رہی۔ وہ اُن کو ایسی خبر دیتا تھا جس سے اُن کے دل لگے رہیں۔ وہ اُس گاؤں میں ایک سبزی فروش کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ اُس کے قریب ایک کھجور کا باغ تھا جسے تجار کی ایک جماعت نے خرید کر گودام بنایا تھا۔ جس میں کھجوروں کے بوجھ جمع کرتے تھے جو وہ کاٹتے تھے۔ وہ لوگ بقال کے پاس آئے اور اُس سے یہ درخواست کی کہ اُن کے لیے کوئی ایسا شخص تلاش کرے جو اُن کی کاٹی ہوئی کھجور کی حفاظت کر سکے۔ اُس نے اُس شخص کی طرف اشارہ کیا کہ اگر اُس نے تمھاری کھجور کی حفاظت قبول کر لی تو یہ ایسا ہے جیسا تم چاہتے ہو۔ اُن لوگوں نے اُس سے گفتگو کی۔ اُس نے چند معین درہم پر اُس کی حفاظت قبول کر لی۔ وہ اُن کی حفاظت کرتا تھا۔ دن کے اکثر حصے میں نماز پڑھا کرتا تھا اور روزہ رکھتا تھا۔ افطار کے وقت بقال سے ایک رطل کھجور لے لیتا تھا۔

**گٹھلیوں کے دام** اُن لوگوں نے اُس کی اجرت کا حساب کیا اور اُسے دے دیا۔ اُس نے بقال سے جتنی کھجوریں لی تھیں اُس کا حساب کیا اور اُس میں سے اُس نے اُن گٹھلیوں کی قیمت کم کر لی جو وہ بقال کو دے دیتا تھا۔ گٹھلیوں کے بارے میں اُس کے اور بقال کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ تجار نے سُنی تو اُنھوں نے اُسے مارا کہ کیا تو ہماری کھجوریں کھانے پر راضی نہیں ہوا کہ گٹھلیاں بھی بیچ ڈالیں۔ بقال نے اُن سے کہا کہ یہ نہ کرو کیونکہ اُس نے تمھاری کھجوریں چھوئی بھی نہیں۔ پورا قصہ بیان کیا تو لوگ اُس کے مارنے پر نادم ہوئے اور معافی کی درخواست کی۔ اُس نے معاف کر دیا۔ اس کی وجہ سے اہل قریہ میں اُس کی بزرگی اور بڑھ گئی اور وہ اُس کے زہد سے واقف ہو گئے۔

**بیماری کی برکت**

وہ بیمار ہوا اور راستے میں پڑ گیا۔ اُس قریے میں ایک شخص تھا جو بیلوں پر بار کرتا تھا اور اُس کی آنکھیں بہت سرخ تھیں۔ اہل قریہ اُسے آنکھوں کی سرخی کی وجہ سے کرمیتہ کہتے تھے۔ کرمیتہ کے معنی عجمی عوام کے نزدیک سرخ آنکھ والے کے ہیں۔ بقال نے اُس کرمیتہ سے اس بارے میں گفتگو کی کہ وہ اس بیمار کو اپنے گھر اُٹھا لیجائے اور اپنے گھر والوں کو اُس کی تیمارداری کی ہدایت کرے۔ وہ اس کے پاس مقیم رہا یہاں تک کہ تندرست ہو گیا۔ اُس کے گھر پر رہتے ہوئے اہل قریہ کو اپنے طریقے کی دعوت دی اور اُن سے اپنا مذہب بیان کیا۔ علاقے کے باشندوں نے اُسے قبول کر لیا۔

**قبول مذہب کا محصول**

ہر آدمی سے جو اُس کے مذہب میں داخل ہوتا ایک دینار لیتا تھا اور یہ گمان کرتا تھا کہ یہ امام کے لیے لیتا ہے۔ اسی حالت میں وہ اُس قریے کے باشندوں کو دعوت دیتا رہا اور وہ اُس کو قبول کرتے رہے۔

**بارہ نقیب**

اُس نے بارہ نقیب بنائے جن کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو اپنے دین کی دعوت دیں۔ اُن سے کہا کہ "تم لوگ ایسے ہو جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواری" علاقے کے کاشتکار اپنے کاموں سے رُک گئے کیونکہ اُس نے دوسری پانچ نمازیں مقرر کیں اور بیان کیا کہ وہ اُن پر فرض ہیں۔

**نماز نے کام کاج چھڑا دیا**

اُس علاقے میں ہیصم کی بھی جائداد تھی۔ اُسے کاشتکاروں کے کام میں کوتاہی کی اطلاع ہوئی تو اُس نے سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا، ایک طریقہ دین کا ظاہر کیا اور بتایا کہ اللہ نے جو کچھ اُن پر فرض کیا وہ رات دن میں پانچ نمازیں ہیں۔ وہ اُن نمازوں میں لگ کر اپنے کاموں سے رُک گئے۔ اُس نے کسی کو اُس کی تلاش میں روانہ کیا۔ وہ گرفتار کر کے اُس کے پاس لایا گیا۔ حال دریافت کیا۔ اُس نے اپنا قصہ سنایا۔ ہیصم نے قسم کھائی کہ اُسے قتل کر دے گا۔ وہ اُس کی کوٹھری میں قید کر دیا گیا۔ دروازے میں قفل لگا دیا۔ کنجی اُس کے تکیے کے نیچے رکھ دی گئی۔ خود شراب میں مشغول ہو گیا۔

**قید خانے سے آسمان پر**

کسی لونڈی نے جو گھر میں تھی قصہ سنا تو اُس پر ترس آیا۔ ہیصم سو گیا تو اُس نے تکیے کے نیچے سے کنجی نکال لی۔

دروازہ کھول کے اُسے نکال دیا۔ دروازہ مقفل کر دیا اور کنجی پھر اپنی جگہ پر رکھ دی۔ ہیصم نے صبح کو کنجی مانگی۔ دروازہ کھولا تو اُسے نہ پایا۔ یہ خبر پھیل گئی تو اُس علاقے کے باشندے فتنے میں مبتلا ہو گئے کہ وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد وہ دوسرے مقام پر ظاہر ہوا۔ اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت ملی۔ قصہ دریافت کیا۔ اُس نے کہا کہ "کوئی شخص میرے ساتھ بُرائی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اُس پر قادر رہ سکتا ہے"۔ لوگوں کی نگاہ میں اُس کی عظمت بڑھ گئی۔ اپنی جان کا خوف ہوا تو علاقۂ شام کی طرف نکلا۔ پھر اُس کی خبر نہ معلوم ہوئی۔

### لقب کی شانِ نزول

اُس بیل والے شخص کے نام پر جس کے گھر میں وہ رہا تھا اُس کا نام کرمیتہ رکھ دیا۔ بعد کو اس لفظ میں تخفیف کر لی گئی۔ لوگ اُسے قرمط کہنے لگے۔ اس قصے کو ہمارے ایک ساتھی نے اُس شخص سے نقل کیا۔ جس نے اُس سے بیان کیا کہ وہ محمد بن داؤد بن الجراح کے پاس موجود تھا کہ اُس نے قید سے قرامطہ کی ایک جماعت کو بلایا۔ اُن سے زکرویہ کو دریافت کیا۔ یہ اُس وقت کے بعد کا واقعہ ہے کہ محمد بن داؤد نے زکرویہ کو قتل کر دیا تھا۔ قرمط کو اور اُس کے قصے کو دریافت کیا۔ اُن لوگوں نے اپنے میں سے ایک بوڑھے کی طرف اشارہ کیا کہ "یہ زکرویہ کا پرانا ساتھی ہے۔ نسبت اور لوگوں کے اُس کے قصے سے زیادہ خبردار ہے۔ تو جو چاہتا ہے اُس سے دریافت کر"۔ اس نے اس سے دریافت کیا تو اُس نے اس قصے کی خبر دی۔

محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ قرمط کوفے کے دیہات کا ایک شخص تھا جو دیہات کے غلے اپنے بیلوں پر لادا کرتا تھا۔ اس کا نام حمدان اور لقب قرمط تھا۔

### مدد معاش

اب قرامطہ کا حال اور اُن کا مذہب شایع ہو گیا۔ کوفے کے دیہات میں اُن کی کثرت ہو گئی۔ احمد بن محمد الطائی کو اُن کے حال کی اطلاع ہوئی تو اُس کے حکم سے اُن میں کے ہر شخص کے لیے ایک دینار سالانہ وظیفہ مقرر کیا گیا۔ اس کی وجہ سے مال کثیر جمع ہو جاتا تھا۔

### نیا دین

ایک قوم کوفے سے آئی اور قرامطہ کی شکایت کی کہ وہ انھوں نے

سوائے اسلام کے ایک نیا دین ایجاد کیا ہے۔ وہ لوگ امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سوائے اس کے جو ان کی بیعت کر لے تلوار چلانا مناسب سمجھتے ہیں۔ الطائی ان کا حال چھپاتا ہے۔" اس شکایت پر التفات نہ کیا گیا اور نہ ان کی بات سنی گئی تو وہ لوٹ گئے۔ ان میں سے ایک شخص ایک طویل مدت تک مدینۃ السلام میں مقیم رہ کر شکایت کرتا رہا اور یہ سمجھتا رہا کہ اسے الطائی کے خوف سے اپنے شہر کی طرف لوٹنا ممکن نہیں۔ ان لوگوں نے ان قرامطہ کا جو مذہب بیان کیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ کتاب لائے تھے جس میں یہ مضمون تھا۔

## قرمطی شریعت

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) الفرج بن عثمان کہتا ہے جو اس قریئے کا باشندہ ہے جس کا نام نصرانہ ہے جو مسیح کی طرف دعوت دینے والا ہے۔ وہی عیسیٰ ہے۔ وہی کلمہ۔ وہی مہدی۔ وہی احمد بن محمد الحنفیہ اور وہی جبرئیل۔ اس نے بیان کیا کہ مسیح اس کے لیے ایک انسان کے جسم میں ظاہر ہوا اور اس سے کہا کہ تو ہی الداعیہ (دعوت دینے والا) اور تو ہی حجت ہے۔ تو ہی ناقہ ہے اور تو ہی دابۃ الارض۔ تو ہی روح القدس اور تو ہی یحییٰ بن زکریا ہے۔

اسے یہ بتایا کہ نماز چار رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں طلوع آفتاب کے قبل اور دو رکعتیں اس کے غروب کے قبل۔

ہر نماز میں اذان یہ ہے کہ کہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (دو مرتبہ) اشہد ان آدم رسول اللہ۔ اشہد ان نوحاً رسول اللہ۔ اشہد ان ابراہیم رسول اللہ

اشہد ان موسیٰ رسول اللہ ۔ واشہد ان عیسیٰ رسول اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ و اشہد ان محمد بن احمد الحنفیہ رسول اللہ۔

ہر رکعت میں استفتاح پڑھا جائے جو اُن چیزوں میں سے ہے کہ محمد ابن احمد الحنفیہ پر نازل کی گئی ہیں۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور حج بیت المقدس کا۔ اور جمعہ دو شنبے کو ہے جس میں کوئی عمل نہ کیا جائے۔ اور سورۃ یہ ہے۔

## قرمطی قرآن

الحمد للہ بکلمتہ وتعالیٰ باسمہ المتخذ لاولیائہ باولیائہ قل ان الاہلتہ مواقیت للناس ظاہرہا لیعلم عدد السنین والحساب والشہور والایام و باطنہا اولیائی الذین عرّفوا عبادی سبیلی اتقون یا اولی الالباب۔ وانا الذی لا اسئل عما افعل وانا العلیم الحکیم۔ وانا الذی ابلو عبادی وامتحن خلقی فمن صبر علی بلائی ومحنتی واختیاری القیتہ فی جنتی واخلدتہ فی نعمتی ومن زال عن امری وکذب رسلی اخلدتہ مہانا فی عذابی واتممت اجلی واظہرت امری علی السنتہ رسلی۔ وانا الذی لم یعل علیّ جبار الا وضعتہ ولا عزیز الا اذللتہ ولیس الذی اصر علی امرہ وداوم علی جہالتہ وقالوا لن نبرح علیہ عاکفین وبہ مومنین اولئک ہم الکافرون۔

یعنی سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اُس کے کلمے کے سبب سے جو اپنے

اس نام کی وجہ سے برتر ہے جو وہ اپنے اولیاء کے لیے اپنے اولیاء کے سبب سے بنانے والا ہے۔ کہہ دے کہ
چاند لوگوں کے لیے وقت کی شناخت کا آلہ ہیں۔ان چاندوں کا ظاہر یہ ہے کہ سالوں کا اور مہینوں اور دنوں کا
شمار اور حساب معلوم ہو۔ باطن یہ ہے کہ میرے اولیاء وہ ہیں جنھوں نے میرے بندوں کو میرا راستہ
پہنچوا دیا۔ اے صاحبان عقل مجھی سے ڈرو۔ اور میں وہ ہوں کہ میں جو کچھ کرتا ہوں مجھ سے
اُس کی بازپرس نہیں کی جاسکتی۔ میں علم و حکمت والا ہوں۔ میں وہ ہوں کہ اپنے بندوں کو آزماتا
ہوں۔ اپنی مخلوق کا امتحان کرتا ہوں۔ جو شخص میری بلا اور محنت اور میری مرضی پر صبر کرتا ہے
اُسے اپنی جنت میں ڈال دیتا ہوں اور اپنی نعمت میں ہمیشہ رکھتا ہوں۔ اور جو میرے
حکم سے ہٹ گیا اور اُس نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو اُسے ذلیل کر کے ہمیشہ کے لیے اپنے
عذاب میں ڈال دیتا ہوں۔ میں نے اپنی مدت پوری کردی اور اپنے رسولوں کی زبان پر
اپنا حکم ظاہر کردیا۔ میں وہ ہوں کہ میرے آگے جو متکبر تکبر کرتا ہے اُسے پست کردیتا ہوں اور جو
عزت والا ہے مرت کا دعویٰ کرتا ہے اُسے ذلیل کر دیتا ہوں)۔ وہ شخص جس نے اصرار کیا اور ہمیشہ اپنی
جہالت پر قائم رہا وہ اُس کے حکم پر نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم اُسی پر بیٹھنے والے ہیں
اور اُسی پر ایمان لانے والے ہیں وہی لوگ کافر ہیں۔

اس کے بعد رکوع کرے اور اپنے رکوع میں کہے "سبحان ربی رب العزۃ وتعالیٰ عما یصف
الظالمون" اس کو دو مرتبہ کہے جب سجدہ کرے تو کہے۔ اللہ اعلیٰ۔ اللہ اعلیٰ۔ اللہ اعظم۔ اللہ اعظم۔

اُس کی شریعت یہ ہے کہ روزہ سال میں دو دن ہے۔ مہرجان (ایرانیوں کی عید) کو اور
نوروز کو ہے۔ نبیذ (تاڑی) حرام ہے اور شراب حلال ہے۔ جنابت (حاجت غسل) غسل نہیں ہے۔
صرف ایسا ہی وضو ہے جیسا نماز کے لیے ہے۔ یہ کہ جو اُس سے جنگ کرے گا وہ مستوجب قتل ہوگا۔
اور جو اُس کے مخالف سے جنگ نہ کرے گا اُس سے جزیہ لیا جائے گا۔ ذی ناب (درندے)
اور ذی مخلب (گوشت خوار پرندے) کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

**برادر شغال** قرمط کا کوفے کے دیہات میں صاحب الزنج کے قتل سے پہلے جانا ہوا تھا۔ یہ
اس لیے کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے زکرویہ کے بزرگ سے نقل کیا کہ مجھ سے
قرمط نے کہا کہ میں صاحب الزنج کے پاس گیا اور اُس سے یہ کہا کہ میں ایک مذہب پر ہوں میری
پشت پر ایک لاکھ تلواریں ہیں۔ لہٰذا مجھ سے گفتگو کر۔ اگر ہم لوگ اُس مذہب پر متفق ہو گئے
تو مع اپنے ہمراہیوں کے تیری طرف مائل ہو جاؤں گا۔ اور اگر دوسری بات ہوئی تو میں تیرے پاس سے

واپس جاؤں گا۔ امان لینے کے بعد میں نے ظہر کے وقت تک اُس سے بحث کی۔ آخری گفتگو میں معلوم ہوا کہ وہ میرے طریقے کے خلاف ہے۔ وہ نماز کے لیے کھڑا ہوا تو میں خشکی میں روانہ ہوا اور اُس کے شہر سے باہر چلا گیا اور کوفے کے دیہات میں پہنچ گیا۔

اسی سال ۲۵ جمادی الآخرہ کو احمد الجعفی شہر طرسوس میں داخل ہوا۔ اُس نے یازمان کی ہمراہی میں گرمستانی جہاد کیا۔ وہ سلندو پہنچ گیا۔ انھیں مجاہدین میں یازمان مرگیا۔ اُس کی موت کا سبب یہ ہوا کہ منجنیق کے پتھر کا ایک ٹکڑا اُس کی پسلیوں میں لگا جبکہ وہ سلندو کے قلعے پر مقیم تھا تو لشکر نے کوچ کر دیا حالانکہ وہ اُس کی فتح کے قریب تھے۔ وہ راستے ہی میں جمعے کی صبح کو ۱۴ رجب کو وفات پا گیا اور لوگوں کے کندھوں پر لاد کر طرسوس لایا گیا پھر وہاں دفن کیا گیا۔

اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۷۹ھ

حکم ہوا کہ مدینۃ السلام میں کوئی شخص راستے پر نہ بیٹھے۔ نہ مسجد جامع میں کوئی قصہ گو یا نجومی یا زاجر (شگون لینے والا) داخل ہو۔ کتاب فروشوں کو اس امر کی قسم دی گئی کہ وہ کلام اور جدل اور فلسفے کی کتابیں نہ بیچیں گے۔

اسی سال ۲۲ محرم کو جعفر المفوض کو ولی عہدی سے معزول کیا گیا۔ اسی روز المعتضد کے لیے بیعت کی گئی کہ المعتمد کے بعد وہی ولی عہد ہے۔ جعفر کی معزولی اور المعتضد کی تولیت کے فرمان لکھے گئے اور شہروں میں روانہ کر دیے گئے۔ جمعے کو المعتضد کی ولی عہدی کا خطبہ پڑھا گیا۔ المعتضد کی جانب سے بھی عاملوں اور والیوں کو خطوط لکھے گئے کہ امیرالمومنین نے اُسے ولی عہد بنا دیا ہے۔ جس امر و نہی و ولایت و معزولی کی الموفق کو توفیق ملی تھی وہ اس کے سپرد کیا گیا ہے۔

اسی سال ۵ ربیع الاول کو ابوالصقر کے کاتب جرادہ کو گرفتار کیا گیا۔ الموفق نے اُسے رافع بن ہرثمہ کے پاس روانہ کیا تھا۔ وہ اپنی گرفتاری سے چند روز قبل مدینۃ السلام میں

آگیا تھا۔

اسی سال ۲۴؍ جمادی الاولیٰ کو ابوطلحہ منصور بن مسلم شہرزور سے واپس آیا جو اُس کے ماتحت کیا گیا تھا۔ اُسے اور اُس کے کاتب عقامہ کو گرفتار کیا گیا اور دونوں قید خانے کے حوالے کر دیے گئے۔ یہ واقعہ ۲۶؍ جمادی الاولیٰ کو ہوا۔

اسی سال ۱۲؍ جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو طرسوس میں محمد بن موسیٰ اور الموفق کے مولیٰ راغب کے غلام مکنون کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ طغج بن جف حلب میں راغب سے ملا تو اُس نے اُسے یہ بتایا کہ خمارویہ بن احمد تجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ اُس کی جانب سے اُن چیزوں کا وعدہ کیا جو وہ چاہتا تھا۔ راغب حلب سے مصر جانے کے لیے اپنے پندرہ غلاموں کے ہمراہ نکلا۔ اُس نے اپنے خادم مکنون کو اُس لشکر کے ساتھ جو ہمراہ تھا اور اپنے مال اور ہتھیار کے ساتھ طرسوس روانہ کر دیا۔ طغج نے محمد بن موسیٰ الاعرج کو ایک خط لکھا کہ اُس نے راغب کو روانہ کر دیا اور اُس کے ہمراہ جس قدر مال و ہتھیار اور غلام تھے وہ اُس کے غلام مکنون کے ساتھ ہیں اور وہ طرسوس روانہ ہو گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ وہ اُس پر اور جو کچھ اُس کے ساتھ ہے سب پر داخل ہوتے ہی قبضہ کر لے۔ اہل طرسوس نے الاعرج پر حملہ کر دیا اور اُس کے اور مکنون کے درمیان حائل ہو گئے۔ الاعرج کو انھوں نے گرفتار کر لیا پھر اُسے مکنون کے ہاتھ میں قید کر دیا اور جان لیا کہ راغب کے ساتھ حیلہ چل گیا۔ خمارویہ بن احمد کو جو کچھ الاعرج کے ساتھ کیا گیا اُس کی خبر دی اور انھوں نے اُس پر پہرہ مقرر کر دیا ہے۔ تو راغب کو رہا کر دے کہ وہ ہمارے پاس آجائے تو ہم الاعرج کو رہا کر دیں۔ خمارویہ نے راغب کو رہا کر کے طرسوس روانہ کر دیا۔ اور احمد بن طغان کو بھی ہمراہ کر دیا جو سرحدوں کا والی تھا۔ الاعرج کو معزول کر دیا۔ جب راغب طرسوس پہنچا محمد بن موسیٰ نے الاعرج کو رہا کر دیا اور احمد بن طغان طرسوس کا اور سرحدوں کا والی بن کر ۱۳؍ شعبان یوم سہ شنبہ کو طرسوس میں داخل ہوا۔ اُس کے ہمراہ راغب بھی تھا۔

اسی سال ۱۹؍ رجب شب دوشنبہ کو المعتمد کی وفات ہوئی۔ اُس نے یکشنبے کو الحسنی کے ساحل پر بہت سی شراب پی اور رات کا کھانا بہت کھا گیا پھر رات ہی میں مر گیا۔ اُس کی خلافت جیسا کہ بیان کیا گیا تیئیس سال اور چھ روز رہی۔

# المعتضد باللہ کی خلافت

اسی شب کی صبح کو ابو العباس المعتضد باللہ سے بیعت خلافت کی گئی اُس نے اپنے غلام بدر کو پولیس کا اور عبید اللہ بن سلیمان ابن وہب کو وزارت کا اور محمد بن شاہ میکال کو محافظین (یعنی باڈی گارڈ) کا ناظم مقرر کیا، حجابت خاصہ اور حجابت عامہ کی نظامت صالح کو دی اور خاصہ اور عامہ کے دربانوں کا صالح عرف الامین کو والی بنایا جو "امین" مشہور تھا، صالح نے خفیف السمرقندی کو اپنا نائب بنایا۔

اسی سال ۲ شعبان کو معتضد کے پاس عمرو بن اللیث کا قاصد آیا اور تحفے لایا اور ولایت خراسان کی درخواست کی۔ معتضد نے عیسے النوشری کو قاصد کے ہمراہ روانہ کیا اور اس کے ہمراہ خلعت اور خراسان کی گورنری کا فرمان اور جھنڈا بھیجا تھا سفرائے خلافت رمضان میں اُس کے پاس پہنچے اسے خلعت دیا گیا اور جھنڈا تین دن اس کے مکان کے صحن میں نصب رہا۔

اسی سال نصر بن احمد کی موت کی خبر آئی اور نہر بلخ کے اُس طرف کا جو ملک اُس کے سپرد تھا اُس کا انتظام اُس کے بھائی اسماعیل بن احمد نے کیا۔

اسی سال الحسین ابن عبداللہ عرف ابن الجصاص مصر سے خماویہ بن احمد ابن طولون کا قاصد بن کر دوشنبہ ۳ شوال کو آیا، اُس کے ہمراہ ہدایا تھے، بہترین اشیاء میں سے بیس بوجھ خچروں پر تھے۔ دس خادم تھے دو صندوق تھے جن میں کپڑے تھے۔ بیس آدمی بیس عمدہ گھوڑوں پر مع اُن زینوں کے جو کثیر چاندی کے زیور سے آراستہ تھے۔ اُن کے ہمراہ چاندی کے نیزے تھے اور ریشمی قبائیں اور آراستہ ٹپکے لگائے ہوئے تھے۔ سترہ گھوڑے مع زین و باگ کے تھے جن میں سے پانچ سونے کی اور باقی چاندی کی تھیں اور سینتیس گھوڑے مع مشہور جھولوں کے تھے اور پانچ خچر مع زین وعنان کے اور زرافہ (شتر مرغ) تھے۔ یہ سفارت معتضد کے پاس پہنچی تو اُس نے اُسے اور اس کے ہمراہی سات آدمیوں کو خلعت دیا ابن الجصاص نے خماریہ کی لڑکی کی شادی کا علی بن المعتضد کے ساتھ پیام دیا تو معتضد نے کہا کہ میں

اُس سے شادی کروں گا۔ چنانچہ اُس سے شادی کرلی۔

اسی سال احمد بن عیسیٰ ابن الشیخ کے قلعہ ماردین کو محمد بن اسحاق بن کنداج سے لے لینے کی خبر آئی۔

اسی سال ابراہیم بن محمد بن المدبر کی وفات ہوئی اور وہ دفتر جاگیر کا والی تھا پھر اس کی جگہ محمد بن عبدالحمید کو والی بنایا گیا اور اس کی موت چہار شنبہ ۱۶ یا ۱۷ شوال کو ہوئی۔

اسی سال ۲۳ شوال یوم شنبہ کو الموفق کے مولی راشد کو الدینور کا والی بنایا گیا اور اسے خلعت دیا گیا پھر راشد ۱۰ ذی القعدہ یوم شنبہ کو اپنے علاقے کی جانب گیا۔

اسی سال یوم النحر کو المعتضد اس عیدگاہ کی طرف سوار ہوا جسے اُس نے الحسنی کے قریب بنایا تھا اور اس کے ہمراہ سردار اور لشکر بھی سوار ہو کے گیا پھر اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی مذکور ہے کہ اُس نے پہلی رکعت میں چھ تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں ایک۔ اس کے بعد وہ منبر پر چڑھا تو اس کا خطبہ نہیں سنا جا سکا، پرانی عیدگاہ معطل کر دی گئی پھر اُس میں نماز نہیں پڑھی گئی۔

اسی سال احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو رافع بن ہرثمہ کی جنگ کے لیے لکھا گیا اور رافع الرے میں تھا چنانچہ احمد اس کی جانب روانہ ہوا پھر ۲۳ ذی القعدہ یوم پنجشنبہ کو اُن کا مقابلہ ہوا اور رافع بن ہرثمہ کو شکست ہوئی اور وہ الرے سے نکل گیا اور ابن عبدالعزیز اس میں داخل ہو گیا۔

اس سال بھی ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا اور یہ اُس کا آخری حج تھا جس کو اس نے کیا۔ ۲۶۴ھ سے اس سنہ تک اُس نے لوگوں کو سولہ حج کرائے۔ (یعنی ۲۶۴ھ سے ۲۷۹ھ تک)۔

## واقعات ۲۸۰ھ

جو واقعات ہوئے اُن میں ایک واقعہ عبداللہ بن المہتدی اور محمد بن الحسن

ابن سہل عرف شیلمہ کی گرفتاری ہے۔ شیلمہ صاحب الزنج کے ہمراہ اُس کے آخری زمانے تک رہا۔ پھر الموفق سے مل گیا جس نے اُس کو جان و مال کی امان دی۔

گرفتار کرنے کا سبب یہ ہوا کہ کسی امن لینے والے نے معتضد سے اُس کی چغلی کھائی کہ وہ کسی ایسے شخص کی خلافت کی دعوت دیتا ہے جس کا نام معلوم نہیں اُس نے لشکر کی ایک جماعت کو آمادہ فساد کر دیا ہے۔ اس کے ہمراہ صید نانی کو اور اس کے بھتیجے کو بھی جو مدینے کا رہنے والا تھا گرفتار کرلیا۔ معتضد نے اُس سے اقرار کرایا مگر اُس نے کسی بات کا اقرار نہ کیا۔ اُس شخص کو دریافت کیا جس کی خلافت کی وہ دعوت دیتا تھا گر اُس نے کچھ اقرار نہ کیا۔ اور کہا کہ اگر میرے دونوں قدموں کے نیچے وہ شے ہو جس سے میں انھیں اٹھالوں اور اگر تو مجھے شکنجے میں بھی کسے تب بھی ہرگز اُس کی خبر نہ دوں گا۔ خلیفہ نے حکم دیا۔ آگ سلگائی گئی اس کے بعد اُسے خیموں کی لکڑیوں میں سے کسی لکڑی سے باندھا گیا اور آگ پر گھمایا گیا یہاں تک کہ اُس کی کھال کٹ گئی پھر اُس کی گردن ماردی گئی اور اُسے الجسر الاسفل کے قریب غربی جانب لٹکا دیا گیا۔ ابن المہتدی کو اُس وقت تک قید رکھا گیا جب تک اس کی برات کا علم نہ ہوا۔ پھر اسے رہا کر دیا گیا۔ ۷ رمحرم کو اُسے لٹکایا گیا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ معتضد نے شیلمہ سے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو ابن المہتدی کی دعوت دیتا ہے اُس نے جواب دیا کہ مجھ سے جو نقل کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ میں تو آل ابی طالب سے محبت کرتا ہوں اس کے بھتیجے سے اقرار کرایا تھا جس نے اعتراف کرلیا تھا۔ اس بنا پر اس سے کہا کہ تیرے بھتیجے نے تو اقرار کیا ہے اس نے کہا کہ یہ نوخیز لڑکا ہے۔ اس لئے یہ بات قتل کے خوف سے کہہ دی ہے اس کی بات مانی نہیں جائے گی۔ پھر اس کا بھتیجا اور صید نانی مدت طویل کے بعد رہا کر دیے گئے۔

یکم صفر یوم یکشنبہ کو معتضد بغداد سے بنی شیبان کے ارادے سے روانہ ہوا۔ وہ بشر بن ہارون کے باغ میں اترا۔ وہاں سے چہارشنبہ کو روانہ ہوا۔ اور قصر خلافت اور بغداد کا اپنے حاجب صالح الامین کو قائم مقام بنا دیا پھر اس نے جزیرے سے اس مقام کا قصد کیا جسے شیبان نے جائے پناہ بنایا تھا۔ جب انھیں اس ارادے کی خبر ملی تو اپنے مال اور عیال اپنے ساتھ کرلیے۔ معتضد کا فرمان

آیا کہ وہ السن کے اعراب کی طرف رات کو روانہ ہوا۔ اُن پر حملہ کیا اور بہتیرے قتل کیے اور بہتیرے دریائے زابین میں غرق ہو گئے۔ عورتوں اور بچوں کو گرفتار کرلیا۔ لشکر کو اس قدر غنیمت ملی کہ باربرداری دشوار ہوگئی۔ اتنے اونٹ اور اتنی بھیڑ بکریاں ملیں کہ ایک ایک بکری ایک درم کو اور ایک اونٹ پانچ درم کو بیچا گیا۔ عورتوں اور بچوں کے متعلق یہ حکم دیا گیا کہ وہ اس وقت تک محفوظ رکھے جائیں جب تک بغداد پہنچائے جائیں۔

معتضد موصل کی طرف روانہ ہوا جب بغداد واپس آیا تو اس سے بنی شیبان نے ملاقات کی جو معافی کی درخواست سے کے آنے تھے۔ انھوں نے ضمانتوں کا بھی وعدہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ نے اُن میں سے پانچ سو آدمی بطور یرغمال کے لے لیے۔ معتضد مدنیۃ السلام کے ارادے سے لوٹا تو ۷ ماہ ربیع الاول یوم چہارشنبہ کو احمد بن ابی الاصبغ اُس کے پاس وہ مال لایا جس پر اُس نے احمد بن عیسیٰ ابن الشیخ سے فیصلہ کیا تھا جس کو اُس نے اسحاق بن کنداج سے لیا تھا۔

ماہ ربیع الاول میں یہ خبر آئی کہ محمد بن ابی الساج نے سخت محاصرہ اور شدید جنگ کے بعد جو اُن کے درمیان ہوئی المراغہ فتح کرلیا۔ اور عبداللہ ابن الحسین کو پناہ دینے کے بعد مع اُس کے ساتھیوں کے گرفتار کرلیا۔ بیڑیاں پہنا دیں قید کردیا اس کے تمام مال کا اس سے اقرار کرالیا اور اس کے بعد اسے قتل کردیا۔

ماہ ربیع الآخر میں احمد بن عبد العزیز بن ابی ولف کی وفات کی خبر آئی۔ اُس کی وفات آخر ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔

لشکر نے اپنی تنخواہیں طلب کیں۔ اسماعیل بن محمد المنشی کا مکان لوٹ لیا۔ عبدالعزیز کے دونوں بیٹوں عمرو بکر نے ریاست پر جھگڑا کیا۔ عمر از خود حکومت کا نگران کار بن بیٹھا۔ معتضد نے اس کی ولایت کے لیے نہیں لکھا تھا۔

اسی سال محمد بن ثور نے عمان فتح کیا اور وہاں کے باشندوں کی ایک جماعت کے سر روانہ کیے۔ بیان کیا گیا کہ اسی سال جعفر بن المعتمد کی ۱۲ ماہ ربیع الآخر یوم یکشنبہ کو وفات ہوئی اس کا قیام معتضد کے مکان میں تھا کہ نہ وہ نکلتا تھا اور نہ ظاہر ہوتا تھا اور معتضد نے بارہا اُس کے ساتھ نبیذ پی تھی۔

اسی سال جمادی الآخرہ میں عمرو بن اللیث کے جمادی الاولیٰ میں نیشاپور میں داخل ہونے کی خبر آئی۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے موصل کے راستے سے تیس خارجیوں کو بھیجا جن میں سے پچیس کی گردن ماردی گئی اور انھیں لٹکا دیا گیا اور سات کو نئے قید خانے میں قید کر دیا گیا۔

اسی سال ۵ / رجب کو گمنامی مجاہدین کو بے کے حمارویہ کی جانب سے احمد بن اباطرسوس میں داخل ہوا، پھر بدر الحمامی داخل ہوا دونوں نے ملک العجیفی امیر طرسوس سے جہاد کیا اور لڑتے لڑتے البلقسور تک پہنچ گئے۔

اسی سال اسماعیل بن احمد کے بلاد ترک میں جنگ کرنے کی اور جیسا کہ بیان کیا گیا اُن کی دارالسلطنت فتح کرنے کی اور اُس کے اور اس کی ملکہ خاتون کے اور تقریباً دس ہزار کے قید کرنے کی خبر آئی اُن میں سے ایک کثیر مخلوق کو اُس نے قتل کر دیا اس قدر گھوڑے غنیمت میں ملے جن کی تعداد نہیں معلوم ہو سکتی۔ ہر ایک مسلمان سوار کو غنیمت کی تقسیم میں ہزار درم ملے۔

۲۸ / رمضان کو اسی سال الموفق کے مولیٰ راشد کی الدینور میں وفات ہوئی اور اُسے ایک تابوت میں بغداد لایا گیا۔ اسی سال ۱۲ / شوال کو مسرور البلخی کی وفات ہوئی۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ذی الحجہ میں دیبل سے ۱۴ / شوال کو چاند گرہن کے متعلق خط آیا۔ پھر آخر شب میں روشنی ہوگئی تو ان کو اس شب کی صبح اس طرح ہوئی کہ دنیا تاریک تھی۔ اور یہ تاریکی اُن پر قائم رہی پھر جب عصر کے قریب ہوا تو ایک سیاہ آندھی چلی جو ثلث شب تک رہی، پھر جب تہائی رات ہوئی تو زلزلہ آیا، اس حالت میں صبح ہوئی کہ شہر تباہ ہو چکا تھا۔ مکانات میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا جو بقدر سو گھر کے تھے۔ اِس خط کے لکھنے کے وقت تک تیس ہزار آدمی دفن کیے تھے جو ملبے کے نیچے سے نکلتے تھے اور دفن کیے جاتے تھے۔ گرنے کے بعد اُن پر پانچ مرتبہ زلزلہ آیا۔ اُن میں سے بعض سے مذکور ہے کہ وہ تمام لوگ جو ملبے کے نیچے سے نکالے گئے ڈیڑھ لاکھ مردے تھے۔

اس سال ابو بکر محمد بن ہارون عرف ابن ترنجہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۸۱ھ

۹۔ محرم کو ترک بن العباس کا جو دیار مضر پر عامل سلطان تھا۔ مدینۃ السلام میں سیماط کے حاکم ابو الاغر کے ساتھیوں میں سے کچھ اوپر چالیس آدمیوں کو اونٹوں پر لایا جن کے سر پر لمبی ٹوپیاں اور ریشمی عبائیں تھیں ان کو قصر خلافت میں پہنچایا گیا پھر وہ قید خانۂ جدید میں واپس کیئے گئے اور اس میں قید کر دیے گئے ترک کو خلعت دیا گیا اور وہ اپنے مکان واپس گیا۔

اسی سال اس جنگ کی خبر آئی جو ابن ابی الساج کے خادم وصیف کی عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف سے ہوئی تھی اور وصیف نے عمر کو شکست دی تھی۔ وصیف اسی سال ماہ ربیع الآخر میں اپنے مولی محمد بن ابی الساج کے پاس چلا گیا۔

اسی سال جیسا کہ کہا گیا نصف جمادی الآخرہ یوم پنجشنبہ کو کوہستانی جہاد کے لیے خماریہ کی جانب سے طغج بن جف طرسوس میں داخل ہو کے جہاد کیا پھر طراوین پہنچا اور ملوریہ کو فتح کر لیا۔ ۲۵۔ تاریخ کو احمد بن محمد الطائی کا کوفے میں انتقال ہوا اور وہیں اُس مقام پر دفن کیا گیا جو مسجد السہلہ کہلاتا ہے۔

اسی سال الرے اور طبرستان کا پانی خشک ہو گیا۔

اسی سال ۲۔ رجب کو معتضد ولایت الجبل کی طرف روانہ ہوا پھر الدینور کے علاقے کا قصد کیا۔ ولایات رے۔ قزوین۔ زنجان۔ ابہر۔ قم۔ ہمذان۔ دینور ابو محمد علی بن المعتضد کے سپرد کیے اُس کے کاتبوں کو احمد بن ابی الاصبع کی نگرانی میں دیا اور لشکر کی تنخواہ اور رے کی جاگیر کو الحسین بن عمرو النصرانی کے سپرد کیا۔ اور عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے اصبہان اور نہاوند اور الکرج سپرد کیا۔ اُس نے غلے کی کمی اور سودے کی گرانی کی وجہ سے واپسی میں عجلت کی ۲۷۔ رمضان یوم چہارشنبہ کو بغداد میں آگیا۔

اسی سال رافع کے عامل ابو الحسن بن علی کورہ نے تقریباً ایک ہزار آدمی کے ہمراہ علی بن المعتضد سے امان طلب کی۔ اُس نے سب کو خلیفہ کے پاس روانہ کر دیا۔
اسی سال ذی العقدہ میں اعراب سامرہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے ابن سیما اتف کو گرفتار کیا اور لوٹا۔

۲۴ ذی العقدہ کو المعتضد حمدان بن حمدون کے ارادے سے دوبارہ موصل کی طرف نکلا یہ خبر ملی تھی کہ وہ ہارون الشاری الوازقی (خارجی) کی طرف مائل ہوگیا ہے اور اس کے لیے دعا کی ہے۔ کرخ جدان سے نجاح الحرمی خادم کے پاس اس جنگ کے متعلق جو اُن کے اور کردوں اور اعراب کے درمیان ہوئی المعتضد کا فرمان آیا اور وہ جنگ ختم ذی العقدہ یوم جمعہ کو ہوئی تھی۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) میرا یہ فرمان شب جمعہ کا ہے۔ اللہ نے کہ اسی کے لیے حمد ہے کُردوں اور بدویوں پر ہماری مدد کی اور ان کے بہت بڑے گروہ اور اہل وعیال پر ہم کو فتح دی خواب دیکھا کہ ہم لوگ گائیں اور بکریاں چرا رہے ہیں جیسا کہ ہم اُن کو اوّل چراتے تھے۔ اور نیزے اور تلواریں ان میں در آتی رہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان رات حائل ہوگئی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر آگ روشن کر دی گئی۔ صبح کو رسائی ہوئی۔ میرا لشکر الکرخ تک تلاش کرتا تھا اور ہمارا حملہ اُن پر ہوتا تھا ہم نے ان کو پچاس میل تک قتل کیا۔ ان میں سے کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ اللہ ہی کے لیے حمد کثیر ہے۔ بیشک اللہ کا شکر ہم پر واجب ہوگیا۔ والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی محمد نبیہ وآلہ وسلم کثیرا۔

کُردوں اور بدویوں کو جب المعتضد کے روانہ ہونے کی خبر پہنچی تھی تو انھوں نے آپس میں قسم کھائی تھی کہ وہ ایک خون پر بھی قتل کریں گے اور وہ متفق ہوگئے تھے۔ انھوں نے اپنے لشکر کو تین حصوں میں تیار کیا تھا کہ ایک حصہ ایک کے بعد ہو۔ عیال و اولاد کو آخری حصے میں کر دیا تھا پہلے معتضد نے صرف سواروں کے ساتھ اپنا لشکر روانہ کیا۔ اس نے ان پر حملہ کیا اور لوگوں کو قتل کیا مخلوق کثیر دریائے زاب میں غرق ہوگئی۔ معتضد قلعۂ ماردین کے قصد سے

موصل کی طرف نکلا جو حمدان بن حمدون کے قبضے میں تھا۔ جب اسے معتضد کی آمد کی خبر پہنچی تو بھاگا اور اپنے بیٹے کو وہاں چھوڑ گیا۔ معتضد کا لشکر قلعے پر اترا جو لوگ اس میں تھے اس دن انھوں نے ان لوگوں سے جنگ کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو معتضد سوار ہوا اور قلعے پر چڑھ کے دروازے تک پہنچ گیا۔ پھر اس نے پکارا "اے ابن حمدون" اس نے اسے جواب دیا "لبیک" (حاضر) اس نے کہا کہ تیری بربادی ہو دروازہ کھول۔ اس نے کھول دیا۔ معتضد دروازے میں بیٹھ گیا اور جو اس میں داخل ہوا اسے حکم دیا کہ قلعے میں جو کچھ مال و اسباب ہو سب کو منتقل کر دے پھر وہ منہدم کر دیا گیا۔ حمدان بن حمدون کے پیچھے کسی کو روانہ کیا اس نے سخت جستجو کی اور اس کے وہ مال جو چھپا رکھے تھے لے لیے گئے۔ آخر اس پر بھی فتح حاصل ہو گئی۔

معتضد ایک بستی کی طرف روانہ ہوا جس کا نام الحسنیہ تھا ایک شخص جس کا نام شداد تھا اتنے بڑے لشکر کے ہمراہ تھا کہ بیان کیا گیا کہ وہ دس ہزار آدمی تھے اسی بستی میں اس کا ایک قلعہ بھی تھا معتضد کو اس پر بھی فتح ہوئی اور اس کو اس نے گرفتار کر لیا پھر اس کا قلعہ منہدم کر دیا۔

اسی سال طریق مکہ سے یہ خبر آئی کہ المصعد میں لوگوں کو سخت سردی اور خوب بارش کی مصیبت آئی۔ ایسی سردی جس میں پانچ سو آدمیوں سے زیادہ پر مصیبت گزری۔

اسی سال شوال میں مسلمانوں نے رومیوں سے جہاد کیا چنانچہ ان لوگوں میں بارہ روز تک جنگ جاری رہی پھر مسلمان فتح مند ہوئے۔ کثیر غنیمت پائی اور واپس ہو گئے۔

## واقعات سنہ ۲۸۲ھ

اسی سال محرم میں معتضد کا یہ حکم تھا کہ اطراف اور شہروں کے عاملوں کو یہ فرمان لکھے جائیں کہ وہ اس نوروز میں خراج کی ابتداء ترک کر دیں جو عجم کا

نوروز کہلاتا ہے اور اُسے حزیران کی گیارھویں تاریخ تک مؤخر کردیں۔ اس تاریخ کا نام نوروز معتضدی رکھا گیا اس کے متعلق موصل سے فرمان لکھے گئے۔ معتضد بھی وہیں تھا۔ فرمان یوسف بن یعقوب کے پاس آیا جس میں یہ تھا کہ معتضد لوگوں کے ساتھ آسانی اور ان کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔ حکم تھا کہ وہ فرمان پڑھ کر لوگوں کو سنائے۔ اس نے یہی کیا۔

اسی سال ابن الجصاص مصر سے ابوالجیش خمارویہ ابن احمد بن طولون کی اس بیٹی کو لایا جس سے معتضد نے نکاح کیا تھا اس کے ہمراہ اس کی ایک پھوپی بھی تھی۔ بغداد میں اُن کا قدوم ۲ محرم یوم پنجشنبہ کو ہوا۔ لڑکی کو شب پنجشنبہ کو داخل کیا گیا اور وہ صاعد بن مخلد کے گھر میں اس حالت میں اتری کہ معتضد موصل میں تھا۔

اسی سال لوگوں کو اُس رسم سے روکا گیا جو نوروز عجم میں کیا کرتے تھے کہ پانی ڈالتے اور آگ بلند کرتے تھے۔

اسی سال معتضد نے موصل سے اسحاق بن ایوب کو اور حمدان بن حمدون کو اپنے پاس آنے کو لکھا۔ اسحاق بن ایوب تو فوراً اس طرف بڑھا مگر حمدان بن حمدون اپنے قلعے میں محفوظ ہو گیا اور اپنے مال اور عورتوں کو غائب کر دیا۔ معتضد نے وصیف موشگیر اور نصر القشوری وغیرہ کے ہمراہ اُس کی طرف لشکر روانہ کیے۔ وہ لوگ اتفاقاً الحسن بن علی کورہ کے ساتھ اس وقت پہنچے کہ اس کے ساتھی حمدان کے قلعے پر مقیم تھے جو موصل کے علاقے میں موضع دیر الزعفران میں تھا اور الحسین ابن حمدان اس میں تھا۔ جب الحسین نے لشکر کے ابتدائی حصے کو آتا ہوا دیکھا تو امان مانگی چنانچہ اسے امان دی گئی اور الحسین المعتضد کے پاس چلا گیا اور قلعے کو سپرد کر دیا۔ اس کے منہدم کرنے کا حکم دیا گیا۔ وصیف موشگیر نے حمدان کی تلاش میں تیزی سے روانگی کی۔ وہ ایک مقام پر چلا گیا تھا جو دجلہ اور ایک بڑی نہر کے درمیان باسورین کے نام سے مشہور تھا۔ پانی زائد تھا وصیف کے ساتھیوں نے عبور کیا۔ انھوں نے انھیں دیکھ لیا۔ وہ اور اس کے ساتھی سوار ہو گئے اور اپنی جان کی حفاظت کی نگران کے اکثر آدمی قتل کر دیے گئے۔ حمدان نے اپنے آپ کو اس کشتی میں

ڈال دیا جو اُس کے لیے دجلہ میں تیار رکھی تھی اس کے ہمراہ اُس کا نصرانی کاتب ذکریا ابن یحییٰ بھی تھا اپنے ہمراہ مال بھی لا دلیا اور دجلہ کی غربی جانب دیار ربیعہ کے علاقے میں عبور کر گیا۔ اعراب سے مل جانے کا قصد کیا ہی تھا کہ اس کے اور شرقی جانب کے کردوں کے درمیان رکاوٹ کر دی گئی تھی۔ اُسی کے نقش قدم پر لشکر کی ایک چھوٹی سی جماعت نے بھی عبور کیا اور پیچھے پیچھے روانہ ہو کے اُس دیر کے سامنے پہنچ گئے جس میں وہ اترا تھا جب اُس نے دیکھا تو دیر سے نکل کر بھاگا ہمراہ اُس کا کاتب بھی تھا۔ دونوں نے اپنے آپ کو کشتی میں ڈال دیا اور مال کو دیر میں چھوڑ دیا جو معتضد کے پاس روانہ کر دیا گیا۔ خلافت کے سپاہی اس کی تلاش میں خشکی پر بھی اور پانی میں بھی روانہ ہوئے۔ اُس سے ملے تو وہ تباہی کی حالت میں کشتی سے دجلہ کی شرقی جانب اپنی ایک زمین کی طرف نکلا پھر اپنے وکیل کے گھوڑے پر سوار ہو کے ساری رات چلتا رہا یہاں تک کہ اسحاق بن ایوب کے پاس اُس سے پناہ مانگنے کے لیے پہنچا جو معتضد کے لشکر میں تھا۔ اسحاق نے اُسے المعتضد کے خیمے میں حاضر کر دیا۔ اُس نے اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور سواروں کو اُس کے اعزہ کی تلاش میں ہر طرف روانہ کیا۔ اس کے کاتب پر اور چند رشتہ داروں پر اور اُس کے غلاموں پر قابو پا لیا گیا۔ کردوں کے رؤسا وغیرہم پے درپے امان میں داخل ہونے کے لیے آنے لگے۔ یہ واقعہ اسی سال کے آخر محرم کا ہے۔

اسی سال ربیع الاول میں بکتمر بن طاشتمر کو گرفتار کر لیا گیا بیڑیاں ڈال کر اُسے قید کر دیا گیا اور اس کا مال اور جائداد اور مکانات ضبط کر لیے گئے۔

اسی سال خمارویہ ابن احمد کی بیٹی کو معتضد کے پاس ۴ ماہ ربیع الآخر کو منتقل کیا گیا اور بغداد کے دونوں جانب میں یہ ندا دی گئی کہ یوم یکشنبہ کو کوئی شخص دجلہ میں عبور نہ کرے۔ ان راستوں کے دروازے بند کر دیے گئے جو ساحل کے متصل تھے۔ دجلہ تک پہنچنے والے راستوں پر قناتیں لگا دی گئیں دجلہ کے دونوں کناروں پر پہرہ مقرر کر دیا گیا کہ لوگ اپنے مکانوں سے کناروں پر ظاہر ہوں۔ جب تاریکی پھیل گئی تو ایوان خلافت سے کشتیاں آئیں

جن میں خادم تھے اور اُن کے ہمراہ شمعیں تھیں۔ صاعد کے مکان کے آگے کھڑے ہو گئے چار آتش انداز کشتیاں تیار کی گئی تھیں جو صاعد کے مکان سے بندھی ہوئی تھیں۔ جب کشتیاں آئیں تو آتش انداز کشتیاں روانہ کی گئیں اور کشتیاں اُن کے آگے روانہ ہوئیں دوشنبہ کو حرّہ (لڑکی) نے ایوان میں قیام کیا۔ ۵ ربیع الاول سہ شنبہ کو جلوہ ہوا۔

اسی سال معتضد الجبل روانہ ہوا۔ الکرج پہنچا اور اُس نے ابن ابی دلف کے مال لے لیے اور عمر بن عبد العزیز ابن ابی دلف کو ایک فرمان لکھا جس میں اس سے وہ جواہرات طلب کیے تھے جو اُس کے پاس تھے۔ عمر نے جواہرات واپس کر دیے۔

اسی سال معتضد کی روانگی کے بعد ابن طولون کے غلام لولو کو رہا کیا گیا اور اسے گھوڑوں اور خچروں کی سواری دی گئی۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج کو الفتح القلانسی کی مدد کے لیے الصیمرہ روانہ کیا گیا مگر وہ اُن لوگوں کے ہمراہ جنھوں نے اس کی اطاعت کی اپنے بھائی محمد کے پاس المراغہ بھاگ گیا اور راستے میں سلطان کا کوئی مال ملا تو اسے اس نے لے لیا۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر نے اس پر ایک نظم کہی تھی۔

اسی سال معتضد نے عبید اللہ بن سلیمان وزیر کو اپنے فرزند ابو محمد کے پاس رے روانہ کیا۔

اسی سال محمد بن زید العلوی نے طبرستان سے محمد بن ورد العطار کے پاس بتیس ہزار دینار روانہ کیے کہ وہ انھیں بغداد اور کوفے اور مکے اور مدینے میں اُس کے اہل وعیال پر تقسیم کر دے پھر اُس کی چغلی کھائی گئی تو اُسے بدر کے مکان پر حاضر کیا گیا باز پرس کی گئی تو اس نے بیان کیا کہ وہ ہر سال اسی قدر مال اُس کے پاس روانہ کیا کرتا ہے جو حسب معمول مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ بدر نے معتضد کو اس سے آگاہ کیا کہ وہ آدمی اور مال اُس کے قبضے میں ہے۔ اس کی رائے دریافت کی کہ اس کے متعلق کیا حکم دیتا ہے۔

ابو عبد اللہ الحسنی سے مذکور ہے کہ المعتضد نے بدر سے کہا کہ اے بدر تجھے وہ خواب یاد نہیں جو میں نے تجھ سے بیان کیا تھا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین

"نہیں" اُس نے کہا کیا تجھے یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے یہ بیان کیا تھا کہ الناصر نے مجھے بلایا اور مجھ سے کہا کہ جان لے کہ یہ حکومت عنقریب تیرے پاس آئے گی تو تو غور کر لے کہ تو آلِ علی بن ابی طالب کے ساتھ کیسا رہتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں بغداد سے باہر ہوں اپنے لشکر کے ہمراہ النہروان کا ارادہ کر رہا ہوں۔ لوگ میری طرف دیکھ رہے ہیں کہ ناگاہ ایک ایسے شخص پر میرا گذر ہوا جو ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے۔ میری طرف التفات نہیں کرتا۔ اس کی بے پروائی پر تعجب کیا۔ اس کے سامنے آیا اور آگے کھڑا ہو گیا۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو مجھ سے کہا کہ سامنے آ۔ میں اُس کے سامنے آیا تو مجھ سے کہا کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا میں علی بن ابی طالب ہوں۔ یہ پھاوڑہ لے اور اُسے زمین پر مار میں نے اُسے لیا اور چند ضربیں ماریں مجھ سے کہا کہ عنقریب تیری اولاد میں سے اُتنے لوگ بقدر اُن ضربوں کے جو تو نے ماری ہیں خلیفہ ہوں گے۔ تو اُن کو میری اولاد کے ساتھ نیکی کی وصیت کر دے۔ بدر نے کہا کہ میں نے عرض کی۔ ہاں اے امیر المومنین تو نے بیان کیا ہے۔ کہا پھر مال کو بھی رہا کر دے اور اس شخص کو بھی رہا کر دے۔ اُسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھی کو طبرستان میں یہ لکھ دے کہ وہ جو کچھ روانہ کیا کرتا ہے اُسے کھلم کھلا روانہ کیا کرے اور محمد بن ورد جو تقسیم کرتا ہے اسے کھلم کھلا تقسیم کیا کرے۔ محمد اس کے متعلق جو کچھ چاہے اُس کی اعانت کا حکم دیا۔

اسی سال ۱۹ شعبان کو ابوطلحہ منصور بن مسلم کی المعتضد کی قید میں وفات ہوئی۔

اسی سال ۸ رمضان کو عبیداللہ بن سلیمان وزیر الرے سے چل کر بغداد آیا تو اُسے خلعت دیا گیا۔

اسی سال ۲۲ رمضان کو ام القاسم بنت محمد بن عبداللہ کی جاریہ ناعم کے یہاں المعتضد سے بچہ پیدا ہوا جس کا نام اُس نے جعفر رکھا۔ المعتضد نے اس جاریہ کا نام شغب رکھا۔

اسی سال ۱۸ ذی الحجہ کو ابراہیم بن احمد الماذرائی دمشق سے خشکی کے راستے سے آیا۔ گیارہ دن میں بغداد پہنچا معتضد کو یہ اطلاع دی کہ خمارویہ بن احمد اپنے

بستر پر ذبح کر دیا گیا جسے اُس کے خدم خاصہ میں سے کسی خادم نے ذبح کر دیا۔
یہ بھی کہا گیا کہ اُس کا قتل ۳ ذی الحجہ کو ہوا یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابراہیم دمشق سے بغداد سات دن میں آیا اور اُن خادموں میں سے جو اس کے قتل میں متہم تھے کچھ اوپر بیس خادم قتل کیے گئے۔ معتضد نے ابن الجصاص کے ہمراہ خمارویہ کو کچھ تحفے بھیجے تھے اور اُسے اس کے نام کا پیام سپرد کیا تھا۔ ابن الجصاص اس کام کے لیے چل دیا۔ جب سامرا پہنچا تو المعتضد کو خمارویہ کے قتل کی خبر پہنچی تو اُس نے اُسے لکھا کہ واپس آجائے۔ ۲۳ ذی الحجہ کو وہ لوٹا اور بغداد میں داخل ہوا۔

## واقعات سنہ ۲۸۳ ھ

۱۷ محرم کو معتضد کا ہارون الشاری کے سبب الموصل کی طرف روانہ ہوا۔ اس پر فتح ہوئی۔ فتح کے متعلق معتضد کا فرمان بغداد میں ۹ ربیع الاول یوم سہ شنبہ کو پہنچا۔ فتح مند ہونے کا سبب یہ ہوا کہ اُس نے اپنے گھر والے اور دوسرے ساتھیوں کی سوار و پیادہ جماعت کے ہمراہ الحسین بن حمدان بن حمدون کو اس کی طرف روانہ کیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ الحسین بن حمدان نے معتضد سے کہا کہ اگر میں اُسے امیر المومنین کے پاس لے آیا تو امیر المومنین سے میری تین حاجتیں ہیں کہا بیان کر۔ کہا اُن میں پہلی میرے والد کی رہائی ہے دو حاجتیں اور ہیں جنھیں میں اُس کے امیر المومنین کے پاس لانے کے بعد مانگوں گا۔ معتضد نے جواب دیا کہ وہ تیرے ہی لیے ہے تو جا۔ الحسین نے کہا کہ مجھے ایسے تین سو سواروں کی ضرورت ہے جنھیں انتخاب کر دوں گا۔ معتضد نے مع موشیگر کے تین سو سوار اس کے ہمراہ روانہ کیے۔ اُس نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ امیر المومنین یہ حکم دیں کہ میں اُسے جو حکم دوں اس میں وہ میری مخالفت نہ کرے۔ معتضد نے موشیگر کو اس کا حکم دے دیا۔

الحسین روانہ ہوا۔ دجلہ کے ایک گھاٹ تک پہنچ کے وصیف (موشیگر)

اور اس کے ساتھیوں کو گھاٹ پر ٹھہرنے کا حکم دیا کہ ہارون کے لیے اگر وہ بھاگے، توسوائے اس کے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ لہٰذا تو ہرگز اس مقام سے نہ ٹلنا۔ ہارون تیرے پاس گزرے تو اُسے عبور کرنے سے روکنا کہ میں تیرے پاس آجاؤں۔ یا تجھے یہ خبر پہنچے کہ میں قتل کر دیا گیا حسین ہارون کی تلاش میں روانہ ہوگیا۔ اس سے ملا جنگ کی دونوں کے درمیان قتل بھی ہوئے۔ ہارون الشاری بھاگا وصیف گھاٹ پر تین روز تک ٹھیرا۔ اُس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ اس پٹ پر مقام میں ہمارا قیام بہت ہوگیا ہے اور اس نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔ ہم اس امر سے بےخوف نہیں ہیں کہ حسین الشاری کو گرفتار کرے تو فتح اسی کو ہوگی نہ کہ ہم کو بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ اُن کے نشان قدم پر چلیں اُس نے اُن کا کہنا مان لیا اور روانہ ہوگیا۔

ہارون الشاری بھاگ کر گھاٹ کے مقام پر آیا اور عبور کر گیا حسین اس کے پیچھے آیا تو اُس نے اس مقام پر جہاں وصیف اور اُس کے ساتھیوں کو چھوڑا تھا کسی کو نہیں پایا۔ نہ اُسے ہارون کی کوئی خبر معلوم ہوئی اور نہ اس نے اس کا کوئی نشان دیکھا۔ ہارون کا حال دریافت کرنے لگا۔ اس کے عبور پر واقف ہو کے اُس نے بھی اس کے نشان پر عبور کیا اور قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں آیا۔ دریافت کیا تو اُن لوگوں نے اس کا حال چھپایا اس نے اُن پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور انھیں بتایا کہ معتضد اُس کی تلاش میں ہے۔ انھوں نے اُسے بتایا کہ وہ اُن کے آگے بڑھ گیا ہے۔ اس نے اُن کا گھوڑا لے لیا اور اپنا گھوڑا جو تھک گیا تھا اُن کے پاس چھوڑ دیا اور اس کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ چند روز کے بعد اس سے ملا۔ الشاری تقریباً سو آدمیوں کے ہمراہ تھا۔ الشاری نے اُسے قسم دی اور دھمکایا مگر اس نے اس کی جنگ کے سوا اور کچھ نہ مانا۔ آخر اُس سے جنگ کی۔

مذکور ہے کہ حسین بن حمدان نے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا تو اس کے ساتھی بھی اس پر جھپٹ پڑے اور اس کو گرفتار کر لیا۔ صحیح و سالم بغیر کسی عہد و پیمان کے معتضد کے پاس لے آیا۔ معتضد نے حمدان بن حمدون کی بیڑیاں کھولنے کا اور اُس کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا کہ آئے تو وہ اُسے رہا کرے اور خلعت دے۔ جب الشاری گرفتار ہوگیا اور معتضد کے قبضے میں چلا گیا تو وہ مدینۃ السلام کی طرف لوٹا۔

۲۲ ربیع الاول کو وہاں پہنچا اور باب الشماسیہ پر اُترا اور وہیں لشکر تیار کیا معتضد نے الحسین بن حمدان کو خلعت دیا سونے کا طوق پہنایا اور اس کے اعزہ کی ایک جماعت کو بھی خلعت دیا۔ ایک ہاتھی ریشمی کپڑوں سے آراستہ کیا گیا اور الشاری کے لیے ہودج بنایا گیا۔ اس میں بٹھایا گیا ریشم کی قبا پہنائی گئی سر پر ریشم کی بہت بلند ٹوپی تھی۔

اسی سال ۲۰ جمادی الاول کو معتضد نے سہام میراث میں سے زائد حصوں کو ذوی الارحام پر تقسیم کرنے کے لیے تمام اطراف میں فرمان لکھنے کا اور دفتر میراث کے بند کرنے کا اور اُن کے عاملوں کے واپس کرنے کا حکم دیا اس کے متعلق فرمان جاری کر دیے گئے اور منبروں پر پڑھ کر سنائے گئے۔

اسی سال عمرو بن اللیث نیشاپور سے نکلا تو رافع بن ہرثمہ نے اُس کا قصد کیا۔ عمرو نے محمد بن زیدؑ الطالبی اور اُس کے باپ کے لیے خطبہ پڑھا کہ اے اللہ حق کی دعوت دینے والے کی اصلاح فرما۔ ۱۰ ماہ ربیع الآخر کو عمرو نیشاپور لوٹا۔ بستی کے باہر پڑاؤ کیا۔ چھاؤنی پر خندق بنائی اور اہل نیشاپور کا محاصرہ کر کے ٹھیر گیا۔

اسی سال ۴ جمادی الآخرہ کو محمد بن اسحاق بن کنداجیق اور خاقان المفلحی اور محمد بن کمشجور عرف بندقہ اور بدر بن جف برادر طغج اور ابن خشنج سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ مصر سے بحالت امان بغداد آئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُن لوگوں کا المعتضد کے پاس بحالت امان آنے کا سبب یہ ہوا کہ اُن لوگوں نے ابن خمارویہ بن احمد بن طولون کے لشکر پر اچانک حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس سے اُن کی چغلی کھائی لوگ اسی روز نکلے۔ البریہ روانہ ہوئے۔ اپنے مال و اہل و عیال کو چھوڑ دیا۔ کچھ دن بھٹکتے پھرے۔ اُن کی ایک جماعت پیاس سے مر گئی۔ طریق مکہ پر کوفے سے دو تین منزل اوپر نکلے۔ سلطنت نے محمد بن سلیمان سردار لشکر کو کوفے روانہ کیا۔ اُس نے اُن کے نام لکھ لیے۔ کوفے سے تنخواہ مقرر کی گئی۔ جب بغداد کے قریب پہنچے تو اُن کے پاس تنخواہیں اور خیمے اور کھانا روانہ کیا گیا۔ جس روز وہ داخل ہوئے اسی روز معتضد کے پاس پہنچا دیے گئے اس نے انھیں

خلعت دیا ہر سردار کو اسپ سواری مع زین و لگام کے دی اور باقی لوگوں کو بھی خلعت دیا اُن کی تعداد ساٹھ تھی۔

۱۶ر تاریخ یوم پنجشنبہ کو عبیداللہ بن سلیمان وزیر ابن ابی دلف کی جنگ کے لیے جو اصبہان میں تھا الجبل روانہ ہوا۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا طرسوس سے ایک مراسلہ آیا کہ صقالبہ نے مخلوق کثیر کے ساتھ رومیوں سے جنگ کی کچھ لوگوں کو قتل کیا اور اُن کے بہت سے دیہات تباہ کر دیے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ تک پہنچ گئے۔ رومیوں نے پناہ لی اور شہر کے دروازے بند کر لیے۔ رومی سرکش (پادشاہ) نے صقالبہ کے بادشاہ کے پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا دین اور تمہارا دین ایک ہے پھر کیوں ہم لوگ آپس میں لوگوں کو قتل کریں۔ صقالبہ کے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ میرے باپ دادا کا ملک ہے اور میں تجھ سے بغیر اس کے باز نہ رہوں گا جب صقالبہ سے خلاصی نہ مل سکی تو رومیوں نے مسلمانوں کو جمع کیا جو اس کے پاس تھے انھیں ہتیار دیدیے اور اُن سے صقالبہ کے خلاف اپنی مدد کی درخواست کی۔ مسلمانوں نے مدد کی اور صقالبہ کو شکست دی۔ جب شاہ روم نے یہ دیکھا تو اُسے وہ اپنے اوپر ڈرا ان کے پاس قاصد بھیجا انھیں واپس کر دیا۔ اُن سے ہتیار لے لیے اور اس خوف سے کہ اُس پر خروج نہ کریں شہروں میں منتشر کر دیا۔

اسی سال کے نصف رجب کو مصر سے یہ خبر آئی کہ مغاربہ اور بربر کے لشکر نے ابن خمارویہ کے لشکر پر حملہ کر دیا کہ "ہم لوگ اپنے اوپر تیری حکومت سے راضی نہیں ہیں تو ہم سے کنارے ہٹ جا تو ہم تیرے چچا کو والی بنالیں"۔ اس کے کاتب علی بن احمد الماذرائی نے اُن لوگوں سے گفتگو کی اور اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ اسی روز اُس کے پاس واپس ہو جائیں۔ وہ لوگ واپس ہو گئے۔ دوسرے دن لوٹے تو ایک لشکر اُس کے اُس چچا کے خلاف روانہ ہوا جس کے متعلق اُن لوگوں نے بیان کیا تھا کہ وہ اُسے امیر بنائیں گے۔ اُس نے اُس کی بھی گردن ماردی اور اپنے ایک دوسرے چچا کی بھی گردن ماردی۔ دونوں کے سروں کو اُن کے پاس پھینک دیا۔ لشکر نے ابن خمارویہ پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ اُس کی ماں کو بھی قتل کر ڈالا۔ اس کا

ارکان لوٹ لیا۔ مصر کو لوٹ لیا۔ اس میں آگ لگا دی اور ہارون بن خمارویہ کو اپنے بھائی کی جگہ بٹھا دیا۔

اسی سال رجب میں معتضد نے نہر دجیل سے نہر نکالنے اور اُسے انتہا تک پہنچانے اور اس کے دہانے کی پتھر کی چٹان توڑنے کا جو پانی کو روکتی تھی حکم دیا کچھ اوپر چار ہزار دینار جمع کر کے اس پر صرف کیے گئے اور یہ کام زیرک کاتب اور المعتضد کے ایک خادم کے سپرد کیا گیا۔

اسی سال شعبان میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان احمد بن طغان کے ہاتھوں پر فداء واقع ہوا (یعنی قیدیوں کا باہم مبادلہ ہوا) اس کے متعلق طرسوس سے آنے والے مراسلے میں یہ مضمون تھا۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) میں تجھے آگاہ کرتا ہوں کہ احمد بن طغان نے لوگوں میں اعلان کیا کہ وہ ۴ شعبان ۲۸۳ھ یوم پنجشنبہ کو فداء میں حاضر ہوں گے۔ ۵ شعبان یوم جمعہ کو لامس کی طرف نکلا جو مسلمانوں کی چھاؤنی ہے اور لوگوں کو اسی روز اپنے ہمراہ نکلنے کا حکم دیا۔ اُس نے نماز جمعہ پڑھی اور مسجد جامع سے سوار ہوا۔ ہمراہ راغب اور اس کے موالی بھی تھے۔ شہر کے معززین اور موالی سردار و مجاہدین رضاکار بھی نہایت عمدہ ہیئت میں نکلے۔ لوگ ۸ شعبان دوشنبہ تک لامس کی طرف نکلتے رہے فریقین کے درمیان بارہ دن تک فداء ہوتا رہا۔ اُن مسلمان بچوں اور عورتوں اور مردوں کی کل تعداد جن کی طرف سے فدیہ دیا گیا دو ہزار پانچ سو چار تھی۔ ۲۳ شعبان یوم سہ شنبہ کو مسلمانوں نے شاہ روم کے سفیر سیمون کو رہا کیا۔ اس کے عوض میں رومیوں نے یحییٰ بن عبد الباقی سفیر اسلام کو رہا کیا جو معاملۂ فداء میں بھیجا گیا تھا امیر اور اس کے ساتھ کے لوگ واپس ہوئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن طغان اپنے اس فداء سے واپس ہونے کے بعد اسی مہینے میں دریا میں نکلا اور طرسوس میں اپنے عمل پر دمیانہ کو نائب کر دیا۔ اس کے بعد یوسف بن الباغمردی کو طرسوس پر روانہ کیا اور وہ خود اس کی طرف نہیں لوٹا۔

اسی سال ۱۰ رمضان یوم جمعہ کو مدینۃ السلام کی جامع مسجد کے منبر پر ایک مراسلہ پڑھ کر سنایا گیا کہ عمر بن عبد العزیز بن ابی دلف ۲۷ شعبان یوم شنبہ کو بدر

اور عبید اللہ بن سلیمان کے امان میں امیر المومنین کا مطیع و منقاد اور سامع بن کر اور اُس کی طاعت میں اُن دونوں کے ہمراہ اس کے دروازے پر جانے کو واجب جان کر چلا گیا۔ عبید اللہ بن سلیمان اس کی طرف نکلا تو وہ اس سے ملا اور اُس کے ساتھ بدر کے خیمے میں چلا گیا۔ بدر نے اُس سے اور اُس کے اہلِ بیت سے اور اُس کے ساتھیوں سے امیر المومنین کی بیعت لی۔ خلعت دیا اور اُس خیمے کی طرف واپس ہوئے جو اُن کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اِس کے قبل بکر بن عبد العزیز بدر اور عبید اللہ ابن سلیمان کی امان میں داخل ہو گیا تھا۔ ان دونوں نے اُسے اس کے بھائی عمر کے عمل پر اِس شرط سے والی بنایا تھا کہ وہ اُس کی طرف نکلے گا اور اُس سے جنگ کرے گا۔ جب عمر امان میں داخل ہو گیا تو دونوں نے بکر سے کہا کہ تیرا بھائی سلطنت کی طاعت میں داخل ہو گیا ہے۔ ہم دونوں نے تجھے محض اس بنا پر اُس کے علاقے کا والی بنایا تھا کہ اُس نے نافرمانی کی تھی اب تو امیر المومنین کی رائے پر انحصار ہے، تم دونوں کے معاملے میں جو مناسب سمجھے سب سے برتر ہے۔ لہٰذا تم دونوں اُس کے دروازے پر چلو۔ عیسیٰ النوشری کو اصفہان کا والی بنایا گیا اور یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ عمر بن عبد العزیز کی جانب سے ہے۔ بکر بن عبد العزیز اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بھاگ گیا۔

یہ واقعہ معتضد کو لکھا گیا تو اُس نے بدر کو ایک فرمان لکھا جس میں اُسے اپنے مقام پر ٹھیرنے کا حکم تھا یہاں تک کہ اُسے بکر کی خبر معلوم ہو کہ انجام کار کیا ہوتا ہے۔ بدر مقیم ہو گیا اور عبید اللہ بن سلیمان وزیر ابو محمد علی بن المعتضد کی طرف چلا جو رے میں تھا۔ بکر بن عبد العزیز بن ابی دلف الاہواز میں چلا گیا۔ معتضد نے اُس کی تلاش میں وصیف موشگیر کو روانہ کیا۔ جو بغداد سے روانہ ہو کے حدود فارس میں پہنچا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اُس سے مل گیا اور اس پر حملہ نہیں کیا۔ دونوں نے اپنے ساتھی کے قریب رات گذاری۔ بکر رات کو کوچ کر گیا۔ وصیف نے اُس کا تعاقب نہیں کیا۔ بکر اصفہان چلا گیا اور وصیف بغداد کی طرف پلٹ آیا۔ معتضد نے بدر کو لکھا جس میں اُسے بکر کی تلاش اور اس کے عرب کی تلاش کا حکم تھا۔ بدر نے عیسیٰ النوشری کو اس کا حکم دیا۔

بکر بن عبدالعزیز نے چند اشعار کہے جن کا مطلع یہ تھا۔

تو اپنی ملامت مجھ سے دور رکھ کیونکہ یہ ملامت کا وقت نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ میں ملامت کرنے والوں کے لیے ایک زائد چیز ایجاد کرتا ہوں۔

اِن اشعار میں وہ اپنے مقابلے سے نوشری کے بھاگ جانے کا ذکر کرتا ہے، وصیف کو اپنے مقابلے سے باز رہنے پر عار دلاتا ہے، اور بدر کو دھمکاتا ہے۔

اسی سال ۸ شوال یوم جمعہ کو علی بن محمد بن ابی الشوارب کا انتقال ہوا اسی روز ایک تابوت میں سامرا لایا گیا مدینۂ ابوجعفر میں وہ چھ مہینے تک قاضی رہا تھا۔

اسی سال ۲۶ شوال یوم دوشنبہ کو عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف اصبہان سے آتے ہوئے بغداد میں داخل ہوا۔ بیان ہے کہ معتضد نے سرداروں کو اس کے استقبال کا حکم دیا القاسم بن عبیداللہ اور سرداروں نے اس کا استقبال کیا معتضد نے اس کے لیے دربار کیا، صلہ دیا، خلعت بخشا۔ اسپ تازی مع زین و لگام زر عطا فرمایا۔ اس کے دونوں بیٹوں کو اور اس کے بھتیجے احمد بن عبدالعزیز کو اور اس کے سرداروں میں سے دو آدمیوں کو بھی خلعت دیا اور اس مکان میں اتارا جو الجسر کے سرے کے پاس عبیداللہ بن عبداللہ کا تھا کہ پہلے سے اس کے لیے آراستہ کیا گیا تھا۔

اسی سال ایوان خلافت میں سرداروں کو وہ معروضہ پڑھکر سنایا جو عمرو ابن اللیث کے پاس سے اس مضمون کا آیا تھا کہ اس نے رافع بن ہرثمہ پر حملہ کیا۔ اسے شکست دی۔ وہ بھاگ کر چلا گیا اور اس خیال میں ہے کہ اس کا تعاقب کرے۔ یہ جنگ ۲۵ رمضان کو ہوئی تھی۔ اور یہ معروضہ ۱۲ ذی القعدہ یوم سہ شنبہ کو سنایا گیا تھا ۱۷ ذی القعدہ یکشنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا المعتضد کے پاس جبکہ وہ الحلبہ میں تھا عمرو ابن اللیث کا ایک معروضہ آیا تو وہ دار العامہ واپس ہوا سرداروں کو عمرو بن اللیث کا معروضہ پڑھکر سنایا جس میں اس نے یہ اطلاع دی تھی کہ اس نے شکست کے بعد رافع کے پیچھے محمد بن عمرو البلخی کو ایک اور سردار کے ہمراہ روانہ کیا۔ رافع طوس کی طرف چلا گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس سے جنگ کی تو وہ بھاگا اس کا پیچھا کیا تو وہ خوارزم میں گھس گیا۔ پھر خوارزم میں قتل کر دیا گیا۔ اس عریضے کے ہمراہ اس کی مہر بھی روانہ کی تھی اور بیان کیا تھا کہ یہ قاصد سر کے بارے میں جو کچھ حکم ہوگا اسے

پہنچا دے گا۔
اسی سال ۲۲ ذی القعدہ یوم جمعہ کو رافع بن ہرثمہ کے قتل کے متعلق خطوط منبروں پر پڑھ کر سنائے گئے۔

## واقعات سنہ ۲۸۴ھ

۴ محرم یوم پنجشنبہ کو عمرو بن اللیث کا قاصد المتعضد کے پاس رافع بن ہرثمہ کا سر لایا۔ جانب شرقی کی مجلس (چوکی) میں جو خشکی پر تھی اس کے لٹکانے کا پھر اُسے جانب غربی کر دینے کا اور وہاں رات کو لٹکانے کا پھر اسے واپس کرنے کا حکم دیا گیا۔ قاصد کو خلعت دیا گیا۔

۷ صفر پنجشنبہ کو طرسوس میں راغب اور دمیانہ کے درمیان سخت خونریزی ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ سبب یہ ہوا کہ الموفق کے مولی راغب نے خمارویہ بن احمد کے لیے دعا چھوڑ دی اور المتعضد کے مولی بدر کے لیے دعا کی۔ اس کے اور احمد بن طغان کے درمیان اختلاف واقع ہوا۔ جب ابن طغان سنہ ۲۸۳ھ کے فداء سے واپس ہوا تو براہِ دریا سوار ہو کے طرسوس میں داخل نہیں ہوا اور چلا گیا۔ دمیانہ کو طرسوس کے انتظام کے لیے نائب کر گیا جب اس سال کا صفر ہوا تو اس نے یوسف بن الباغمردی کو روانہ کیا کہ وہ طرسوس پر اس کی نیابت کرے۔ وہ داخل ہوا اور دمیانہ اس کی وجہ سے قوی ہو گیا تو ان لوگوں نے راغب کی دعا کو جو وہ بدر کے لیے کرتا تھا ناپسند کیا جس سے ان کے درمیان فتنہ واقع ہوا اور راغب اُن پر فتح مند ہوا۔ اُس نے دمیانہ اور ابن الباغمردی اور ابن الیتیم کو مقید کر کے المتعضد کے پاس روانہ کر دیا۔

اسی سال ۲۰ صفر یوم دوشنبہ کو الجبل سے ایک مراسلہ آیا کہ عیسیٰ النوشری نے حدود اصبہان میں بکر بن عبدالعزیز بن ابی دلف پر حملہ کیا۔ اس کے آدمیوں کو قتل کیا اور اس کے لشکر کو تباہ کر دیا اور وہ قلیل جماعت کے ساتھ بچ گیا۔

اسی سال ۱۴ ربیع الاول یوم پنجشنبہ کو ابو عمر یوسف بن یعقوب کو خلعت

دیا گیا۔ مدینۂ ابو جعفر المنصور کا بجائے علی بن محمد بن ابی الشوارب کے قاضی بنایا گیا، اور قطربل، مسکن، برزجسابور، الراذانین کا عہدۂ قضا بھی سپرد کیا گیا۔ اسی روز اس نے اہل مقدمہ کے لیے جامع مسجد میں اجلاس کیا۔ مدینۂ ابو جعفر جب سے کہ ابن ابی الشوارب کا انتقال ہوا بغیر قاضی ہی کے رہا تھا، ایسے پندرہ مہینے چار دن گزرے۔

**جناب رسالت مآب میں گستاخی**

اسی ماہ کی ۱۳ ر تاریخ یوم چہار شنبہ کو غالب نصرانی طبیب سلطانی کا ایک خادم نصرانی جس کا نام وصیف تھا گرفتار کیا گیا۔ اس پر یہ شہادت گزری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ اسی بناء پر قید کر دیا گیا۔ اس کے دوسرے روز اس خادم کے سبب سے عوام کے کچھ لوگ جمع ہوئے۔ ابو القاسم ابن عبید اللہ کا شور مچایا اور اس شہادت کی وجہ سے جو اس کے خلاف دی گئی اس پر حد قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔

**گستاخی کی سزا**

جب اسی ماہ کی ۱۸ ر تاریخ یکشنبہ کا دن ہوا تو باب الطاق کے باشندے البردان اور اس کے متصل کے بازاروں میں جمع ہوئے۔ آپس کے لوگوں کو بلایا۔ باب خلافت کو چلے۔ ابو الحسین ابن الوزیر ملا تو اس کو آواز دی۔ ابن الوزیر نے تسلی دی کہ المعتضد کو اس کی خبر پہنچا دی گئی ہے۔ عوام نے اس کو جھٹلایا اور اسے اتنا سخت سست کہا کہ اسے ناگوار ہوا۔ اس کے آدمیوں اور مددگاروں پر حملہ کر دیا۔ وہ لوگ بھاگ کے المعتضد کے قصر الثریا تک گئے۔ پہلے اور دوسرے دروازے سے داخل ہو گئے تو اندر جانے سے روک دیا گیا۔ رہ گئے والوں پر حملہ آور ہوئے۔ قصر سے نکل کے کسی نے واقعہ دریافت کیا تو انھوں نے بتایا اس نے المعتضد کو لکھ بھیجا۔ ایک جماعت کو اندر آنے کی اجازت ملی۔

**عوام کی برہمی**

حاضر ہونے پر خلیفہ نے واقعہ دریافت کیا۔ انھوں نے بیان کیا۔ خلیفہ نے خفیف السمرقندی کو ان کے ساتھ یوسف قاضی کے پاس روانہ کیا اور خفیف کو یہ حکم دیا کہ وہ یوسف کو اس معاملے میں غور کرنے کا حکم دے اور اس باب میں جو خبر ملے اس سے آگاہ کرے۔ خفیف

اُن لوگوں کے ساتھ یوسف کے پاس روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کے اس قدر ہجوم کیا کہ قریب تھا کہ اُسے بھی قتل کر دیں اور یوسف کو بھی۔ مگر یوسف اُن سے بچ گیا۔ ایک دروازے میں گھسا اور اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد نہ خادم کا کوئی ذکر ہوا اور نہ اس کے بارے میں عوام کا اجتماع ہوا۔

اسی سال کے اسی مہینے میں بیان کیا گیا ہے کہ اہل طرسوس کی ایک جماعت نے حکام کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ان پر کسی کو والی مقرر کیا جائے، کیوں کہ اُن کا شہر بغیر والی کے ہے۔ طرسوس اس کے قبل ابن طولون کے قبضے میں تھا۔ اُس نے بدسلوکی کی تو رعایا نے عامل کو شہر سے نکال دیا۔ ابن طولون نے نامہ و پیام کا سلسلہ جاری کیا۔ احسان کے وعدے کیے۔ مگر رعایا اڑی رہی۔ اُس کے کسی غلام کو بھی اپنے شہر میں داخل ہونے دیں۔ صاف کہہ دیا کہ تیری جانب سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اُس سے جنگ کریں گے، آخر ابن طولون باز آ گیا۔

اسی سال ۲۷ ماہ ربیع الآخر یوم پنجشنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا مصر میں ایک تاریکی اور آسمان میں ایسی گہری سُرخی ظاہر ہوئی کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو دیکھتا تھا تو اُسے سُرخ نظر آتا تھا، اسی طرح دیواریں بھی۔ عصر سے آخر عشا تک یہی حال رہا۔ لوگ اپنے مکانوں سے نکل کر اللہ کی جناب میں دست بدُعا تھے اور گریہ و زاری کر رہے تھے۔

۳ جمادی الاولی یوم چہارشنبہ مطابق ۱۱ حزیران کو بغداد کے محلّوں اور بازاروں میں شب نوروز میں آگ جلانے اور نوروز کے دن رنگ کھیلنے کی ممانعت کا اعلان کیا گیا۔ پنجشنبہ کو بھی اسی قسم کا اعلان کیا گیا۔ جمعہ کو عشاء کا وقت ہوا تو مدینۃ السّلام کی شرقی جانب سعید ابن یسکین افسر پولیس کے دروازے پر یہ اعلان کیا گیا کہ امیر المومنین نے آگ جلانے اور رنگ کھیلنے میں لوگوں کو آزاد کر دیا ہے۔ عوام اتنا کھیلے کہ حد سے گزر گئے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ الجسر کی چوکی پر پولیس کے آدمیوں پر بھی رنگ ڈال دیا۔

اسی سال عوام الناس نے حبشی خدام میں سے جسے دیکھا اُسے یا عقیق

کی صدائے غریب سے پکارا۔ وہ لوگ اس سے غضبناک ہوتے تھے۔ المعتضد نے ایک حبشی خادم کو جمعہ کو رات کے وقت ایک رقعے کے ساتھ ابن حمدون مصاحب کے پاس روانہ کیا۔ یہ خادم الجسر کے شرقی جانب کے سرے پر پہنچا تھا کہ عوام میں سے کسی نے یاعقیق پکارا۔ خادم نے گالی دی اور اُسے ذلیل کیا۔ عوام کی ایک جماعت جمع ہوگئی۔ خادم کو گرا کے مارا۔ وہ رقعہ کھو گیا جو اس کے ہمراہ تھا۔ خادم نے واپس آکے اس پر جو گزری تھی اس کی خبر دی۔ المعتضد نے طریف المخلدی خادم کو سوار ہو کے ہر اُس شخص کے گرفتار کرنے اور تازیانے مارنے کا حکم دیا جو خدام کے ساتھ سختی کرے۔ طریف ۱۳ ربیع جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو سوار و پیادہ کی ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہوا۔ ایک حبشی خادم کو اپنے آگے روانہ کیا۔ وہ اس حکم کی بناء پر کہ اُس شخص کو گرفتار کرلیا جائے جس نے خادم کو یاعقیق کہہ کر پکارا تھا، باب الطاق تک گیا۔ مذکور ہے کہ اُس نے باب الطاق پر سات آدمیوں کو گرفتار کیا۔ اُن میں سے کوئی رضاعی بھائی بھی تھا۔ انھیں شرقی جانب کی پولیس کی چوکی میں تازیانے مارے گئے۔ طریف عبور کر کے الکرخ پہنچا تو وہاں بھی یہی کیا۔ پانچ آدمیوں کو گرفتار کر کے الشرقیہ کی پولیس کی چوکی میں تازیانے مارے۔ سب کو اونٹوں پر لادا گیا اور یہ منادی کی گئی کہ "یہ اُس شخص کی سزا ہے جو خادمانِ خلافت کے ساتھ سختی کرے اور انھیں یاعقیق پکارے" دن بھر قید رکھے گئے۔ رات کو رہا کر دیے گئے۔

اسی سال المعتضد باللہ نے منبروں پر حضرت معاویہ بن سفیان پر لعنت کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور اس کے متعلق ایک فرمان لکھنے کا حکم دیا کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے۔ عبیداللہ بن سلیمان بن وہب نے عوام کے اضطراب کا خوف دلایا کہ اندیشہ ہے کہ فتنہ ہوگا مگر اُس نے التفات نہ کیا۔

مذکور ہے کہ جب المعتضد نے اس امر کا ارادہ کیا تو اُس نے سب سے پہلے جو بات کی وہ عوام کو اپنے کام میں مشغول رہنے، قضیہ اور شہادت میں حکام کے پاس اجتماع کو ترک کرنے کا حکم دیا۔ بجز اس صورت کے کہ وہ شاہد حال ہوں اور اُن سے کوئی شہادت طلب کی جائے۔ قصہ گویوں کو راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت کر دی۔ اس کے متعلق تحریریں تیار کی گئیں جو مدینۃ السلام کے دونوں طرف محلوں اور بازاروں اور

کو چوں میں اسی سال ۲۸۴ھ جمادی الاولیٰ یوم چہار شنبہ کو پڑھ کر سنائی گئیں۔ ۲۶ جمادی الاولیٰ یوم جمعہ کو قصہ گویوں کو دونوں جامع مسجدوں میں بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ حلقۂ افتا والے اور اسی قبیل کے دوسرے لوگ دونوں مسجدوں میں بیٹھنے سے روکے گئے۔ تاجروں کو اُن مساجد کے صحن میں بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ جمادی الآخرہ میں لوگوں کو کسی قصہ گو وغیرہ کے پاس جمع ہونے کی ممانعت کا اعلان کیا گیا اور قصہ گویوں اور حلقے والوں کو بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ گیارھویں تاریخ کو کہ جمعہ کو ہوئی۔ ہر دو جامع مسجد میں یہ اعلان کیا گیا کہ جو لوگ مناظرہ یا بحث کے لیے جمع ہوں گے سلطنت اُن سے بری الذمہ ہے۔ جو شخص یہ کرے گا وہ اپنے لیے زد و کوب کو حلال کر دے گا۔ اور پانی والوں کو اور جو لوگ دونوں جامع مسجدوں میں پانی پلاتے تھے اُن سب کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ حضرت معاویہ پر رحمت نہ بھیجیں (یعنی رحمۃ اللہ علیہ نہ کہیں) اور نہ بھلائی کے ساتھ اُن کا ذکر کریں۔

چرچے ہونے لگے کہ حضرت معاویہ کی لعنت کے متعلق جس کتاب کے لکھنے کا المتضد نے حکم دیا ہے وہ بعد نماز جمعہ منبر پر پڑھ کر سنائی جائے گی۔ جب لوگوں نے نماز جمعہ پڑھ لی تو منبر و مقصورہ کی طرف بڑھے کہ کتاب کی قراءت سنیں، مگر وہ نہیں پڑھی گئی۔

مذکور ہے کہ المتضد نے اُس کتاب کے نکالنے کا حکم دیا جو لعن معاویہ میں المامون کے حکم سے لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب اس کے حکم سے دفتر سے نکالی گئی۔ اُس کے جمع کرنے والوں سے اس کتاب کی نقل لے لی گئی۔

**نقل کتاب جو المتضد باللہ نے لکھی تھی**

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو بزرگ و برتر ہے، حلم و حکمت والا ہے، عزت و رحمت والا ہے جو اپنی وحدانیت میں تنہا و یکتا ہے، اپنی قدرت کے سبب سے غلبہ رکھنے والا ہے۔ اپنی خواہش و حکمت سے پیدا کرنے والا ہے۔ سینے میں گزرنے والی اور دلوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ کوئی خفی سے خفی بات اس سے پوشیدہ نہیں بلند آسمانوں اور پست زمینوں میں ذرے کے برابر بھی کوئی شے اُس سے غائب

نہیں۔ کیونکہ ہر شے اُس کے احاطۂ علم میں ہے، ہر شے اُس کے شمار میں ہے۔ ہر شے کی اُس نے غایت مقرر کر دی ہے۔ وہ علم و خبر والا ہے۔

سب تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اپنے بندوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا۔ مطیع کی طاعت بھی اُس کے علم سابق میں ہے، نافرمان کی نافرمانی پر بھی اُس کا حکم گذر چکا ہے۔ اُس نے اُن سے وہ سب بیان کر دیا جسے وہ کریں اور جس سے وہ بچیں۔ نجات کے راستے بتا دیے۔ ہلاکت کے راستوں سے ڈرا دیا۔ اُن پر حجت کو غالب کر دیا۔ اُن کے لیے معذرت کو مقدم کیا۔ جس دین کو خود اُس نے پسند فرمایا تھا وہی اُن کے لیے منتخب کیا اور اس کی وجہ سے اُن کا اکرام کیا۔ اپنی رسی کے پکڑنے والوں اور اپنے کڑے کے تھامنے والوں کو اپنا ولی اور اہل طاعت بنایا۔ انکار اور مخالفت کرنے والوں کو اپنا دشمن اور اہل معصیت بنایا کہ جو ہلاک ہو وہ بھی دلیل سے ہو اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل سے زندہ رہے۔ بیشک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی تمام مخلوق سے برگزیدہ کیا، انھیں اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا، اپنے تمام بندوں کی طرف ہدایت کے لیے پسندیدہ دین کے ساتھ ان کو مبعوث کیا اُن پر نہایت صاف اور واضح کتاب نازل فرمائی۔ اُن کے لیے مدد اور طاقت پہنچانے کا اعلان کیا۔ غلبہ اور مضبوط دلیل سے اُن کی تائید کی۔ جس نے ہدایت پائی اُسی کے سبب سے ہدایت پائی اور وہی نابینائی سے بچا جس نے اسے قبول کر لیا۔ وہ گمراہ ہوا جس نے اُس سے پشت پھیری اور رد گردانی کی۔ یہاں تک کہ اللہ نے اپنے امر کو غالب فرمایا، اپنی مدد کو غالب کر دیا اور اسے مغلوب کر دیا جس نے اس کی مخالفت کی۔ اُن سے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اُن پر اپنے رسولوں کو ختم کر دیا، اور انھیں اس حالت میں اٹھا لیا کہ وہ اُس کا حکم پہنچانے والے اس کی رسالت کی تبلیغ کرنے والے، اپنی امت کے خیرخواہ، پسندیدہ پلٹنے والوں کے برگزیدہ انجام کی اور اُس کے انبیائے مرسلین کے اور اُس کے کامیاب

بندوں کی منازل میں سے سب سے برتر منزل کی راہ پانے والے تھے اللہ تعالیٰ اُن پر ایسی رحمت نازل کرے جو افضل اور اتم اور بزرگ و برتر اور پاک وصاف ہو اور ان کی آلِ پاک پر۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے امیر المومنین کو اور اُس کے نیک اور ہدایت یافتہ بزرگوں کو خاتم النبیین و سید المرسلین کا وارث اور دین کا قائم کرنے والا، اپنے مومن بندوں کے لیے عدل کرنے والا، حکمت کی امانتوں اور نبوت کی میراثوں کا محفوظ کرنے والا بنایا، امت میں خلیفہ بنایا، جن کی مدد عزت حفاظت تائید اور غلبے سے کی گئی کہ اللہ اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہو۔

امیر المومنین کو اُس شبہے کی خبر پہنچی ہے جس پر عوام کی ایک جماعت ہے کہ اُن کے دین میں داخل ہو گیا ہے، اُس فساد کی اطلاع ملی ہے جو ان کے عقیدے میں داخل ہو گیا ہے اور اس تعصب سے آگاہی ہوئی ہے جس پر اُن کی نفسانی خواہشیں غالب آگئی ہیں اور جس کو اُن کی زبانیں بے سمجھے بوجھے بیان کر رہی ہیں اس میں انھوں نے گمراہی کے پیشوا کی بغیر دلیل اور بے سوچے تقلید کر لی ہے۔ قابل پیروی سنت کی مخالفت کر کے ہوائے بدعت کو اختیار کر لیا ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے" اور اُس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ کی ہدایت کو ترک کر کے اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کر لی۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا" جنھوں نے جماعت سے نکل کر فتنے کی طرف تیزی سے سبقت کی ہے۔ نا اتفاقی کو اختیار کیا ہے۔ کلمے کو پراگندہ کیا ہے۔

اُن لوگوں کی دوستی کو ظاہر کیا ہے جن سے اللہ نے دوستی منقطع کر دی، اُس کی پناہ کو منقطع کر دیا، اُسے ملت سے نکال دیا اور اُس پر لعنت کرنا واجب کر دیا۔

اور اُس کی تعظیم کی ہے جس کے حق کو اللہ نے کم کیا ہے، اُس کے معاملے کو کمزور کیا ہے، اس کی دیوار کو کمزور کیا ہے، جو بنی امیہ کا شجرۂ ملعونہ ہے۔

اور اُس کی مخالفت کی ہے جس کی وجہ سے اللہ نے انھیں ہلاکت سے نکالا ہے۔ جن کی وجہ سے اللہ نے اُن پر اپنی بکثرت نعمتیں نازل کی ہیں، جو برکت و رحمت کے

اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے مخصوص کرلیتا ہے۔ اور اللہ فضل والا اور عظمت والا ہے"۔

امیر المومنین کو اس کے متعلق جو خبر ملی اُس کو اُس نے بہت بڑا جانا، اُس کا انکار کرنے میں اپنے اوپر دین میں حرج اور اُس شخص کے لیے فساد سمجھا جس کے سپرد اللہ نے اپنی حکومت کر دی۔ مخالفین کے درست کرنے میں۔ جاہلوں کے سمجھانے میں۔ شک کرنے والوں پر حجت قائم کرنے میں۔ اور منکرین پر دست درازی کرنے میں اللہ نے اُس پر جو کچھ واجب کیا اُسے بیکار کر دینا سمجھا۔

اے گروہ انسان! امیر المومنین تمہاری طرف اس امر کے ساتھ رجوع ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے دین کے ساتھ مبعوث کیا اور انھیں یہ حکم دیا کہ اس کے حکم کی اچھی طرح تبلیغ کریں جس کو انھوں نے اپنے گھر والوں اور قرابت داروں سے شروع کیا۔ انھیں اپنے پروردگار کی طرف بلایا، ان کو ڈرایا، خوشخبری دی، خیر خواہی کی اور انھیں نیک راستہ بتایا۔ وہ لوگ جنھوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا، آپ کے قول کی تصدیق کی، آپ کے حکم کا اتباع کیا، وہ ایک قلیل جماعت تھی جو آپ کے والد کی اولاد میں سے تھے، بعض وہ تھے کہ آپ کی اُن باتوں پر ایمان لائے جو آپ اپنے پروردگار کے پاس سے لائے تھے، اُن لوگوں میں بعض وہ تھے کہ آپ کے مددگار تھے اگرچہ انھوں نے آپ کے دین کا اتباع نہیں کیا۔ اُن میں سے جسے اللہ نے منتخب کیا وہ اپنے اُس علم کی وجہ سے کہ اُسے پہلے سے ہے اور جس کے بارے میں اس کی مشیت نافذ ہو چکی ہے کہ خاص اُسی کو وہ اپنی خلافت اور اپنے نبی کی میراث سپرد کرے گا۔

اُن میں سے جو مومن تھے وہ آپ کی مدد اور حمایت میں پوری کوشش کرنے والے تھے۔ اُن لوگوں کو دفع کرتے تھے جو آپ سے مخالفت کریں، انھیں جھڑکتے تھے جو آپ کو عیب لگائیں اور آپ سے عداوت کریں۔ وہ لوگ جو آپ کی مدد کرتے تھے، نصرت کرتے تھے وہ آپ کے قابل اعتماد ہو جاتے تھے، جنھیں آپ کی مدد کی گنجائش ہوتی تھی وہ آپ سے بیعت کر لیتے تھے، آپ کے دشمنوں کے حالات کی جستجو کرتے تھے اور پس پشت بھی آپ کے لیے ویسی ہی تدبیر کرتے تھے جیسی کہ نظر کے سامنے آپ کے لیے

کوشاں رہتے تھے۔

یہاں تک کہ مدت پوری ہوگئی، ہدایت پانے کا وقت آگیا، تو وہ اللہ کے دین، اس کے رسول کی تصدیق، اس پر ایمان لانے میں پوری بصیرت، عمدہ ہدایت، اور رغبت کے ساتھ داخل ہوئے۔ اللہ نے انھیں اہل بیت رحمت اور اہل بیت دین کردیا، ان سے ناپاکی کو دور کردیا اور انھیں ایسا پاک کردیا جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔ ان کو معدن حکمت، وارث نبوت اور موضع خلافت بنا دیا، ان کی فضیلت کو واجب کردیا اور اپنے بندوں پر ان کی طاعت لازم کردی۔

آپ کے خاندان کے وہ لوگ جنھوں نے آپ سے عداوت کی، مخالفت کی، تکذیب کی، آپ سے جنگ کی، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان کا گروہ بہت بڑا ہے جو بدگوئی اور تکذیب سے آپ کا مقابلہ کرتے تھے، آپ کی ایذا اور دھمکانے کا قصد کرتے تھے، عداوت کی وجہ سے آپ سے جھگڑتے تھے، جنگ قائم کرتے تھے، جو آپ کا قصد کرتا تھا اسے آپ سے روکتے تھے اور جو آپ کی پیروی کرتا تھا اسے دکھ پہنچاتے تھے۔

اس بارے میں سب سے زیادہ عداوت کرنے والا، سب سے بڑا آپ کا مخالف اور ان میں سب سے پہلا ہر ایک جنگ اور ہر لڑائی میں کہ کوئی جھنڈا اسلام کے خلاف بلند نہ ہوتا تھا جو اس کے ہاتھ میں نہ ہوتا ہو بدر و احد و خندق اور فتح مکہ کی ہر مقام جنگ میں جو اس جنگ کا رئیس اور سردار ہوتا تھا، وہ بنی امیہ کا ابوسفیان بن حرب اور اس کے گروہ تھے جن پر کتاب اللہ میں لعنت کی گئی، ۔ جن پر مختلف مقامات و مواضع میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی، یہ اس لیے ہوا کہ ان کا کفر و نفاق اور ان کا حال پہلے سے اللہ کے علم میں تھا۔ اس نے مجاہد ہو کر جنگ کی، یا شقت اٹھا کے مداخنت کی، یا مخالف بن کر مقیم رہا، یہاں تک کہ اسے تلوار نے مغلوب کردیا اور اس طرح اللہ کا حکم بلند ہوگیا کہ ان کو ناگوار تھا تو وہ بغیر اس پر اعتقاد رکھنے کے اسلام کا قائل بن گیا اور اس کفر کو پوشیدہ کیے رہا جسے اس نے جدا نہ کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے اسے پہچان لیا، اسے مولفۃ القلوب کے لقب سے ممتاز کردیا، اور اسے اور اس کے بیٹے کو باوجود اس کا علم رکھنے کے قبول کرلیا۔

ان آیات میں سے جن میں اللہ نے اپنے رسول کی زبان سے اُن پر لعنت کی اور اس کے متعلق قرآن نازل کیا یہ ہے (والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن ونخوفھم فما یزیدھم الا طغیانا کبیرا اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم انھیں ڈراتے ہیں مگر اُن میں سوائے زبردست سرکشی کے اور کچھ نہیں بڑھتا۔

کسی کے درمیان اختلاف نہیں کہ اس سے اللہ کی مراد بنی امیہ ہیں۔ انھیں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حالت کے متعلق ارشاد ہے جبکہ وہ ایک گدھے پر سوار آرہا تھا، معاویہ اسے کھینچ رہا تھا، اُس کا بیٹا یزید اُسے ہنکار رہا تھا کہ کھینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔

منجملہ اُن کے اس کا قول جسے راوی روایت کرتے ہیں کہ "اے اولاد عبد مناف! اسے کرہ کے لینے کی طرح جلدی لے لو کیونکہ نہ وہاں جنت ہے اور نہ دوزخ"۔ یہ ایسا صریح کفر ہے جس کی وجہ سے اسے اللہ کی طرف سے لعنت ملتی ہے، جیسا کہ بنی اسرائیل میں کفر کرنے والوں کو داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ملی یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ حد سے بڑھا ہی کرتے تھے۔

منجملہ اُن کے وہ ہے جو راویوں نے اس کی بصارت جانے کے بعد احد کی گھاٹی پر اُس کے کھڑے ہونے اور اُس کے اپنے سردار سے کہنے کے متعلق روایت کیا ہے کہ اسی مقام پر ہم نے محمدؐ اور اُن کے اصحاب کو دفع کیا تھا۔

منجملہ اُن کے وہ خواب ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جس سے آپ نہایت غمگین ہوئے حتیٰ کہ اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے نہیں دیکھے گئے۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس (اور جو ہم نے آپ کو دکھایا (یعنی معراج) وہ صرف لوگوں کے امتحان کے لیے ہے) راویوں نے بیان کیا کہ آپ نے بنی اُمیہ کے ایک گروہ کو اپنے منبر پر کودتے ہوئے دیکھا۔

منجملہ اُن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الحکم بن ابی العاص کو اس حکایت کی وجہ سے مردود کر دینا ہے جبکہ آپ نے اُسے دیکھا کہ وہ متردد ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کی دعوت کے ساتھ اُسے باقی رہنے والی نشانی بنا دیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ "تو ایسا ہی رہ جیسا کہ ہے"۔ وہ اپنی ساری عمر اسی پر باقی رہا، یہاں تک کہ

مروان سے سب سے پہلا فتنہ اسلام میں اسی کے افتتاح سے ہوا اور جو محترم خون اُس میں بہایا بعد کو بہایا گیا وہ اسی کے اسباب جمع کرنے سے ۔

منجملہ اُن کے وہ ہے جو اللہ نے اپنے نبی پر سورۃ القدر نازل فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ) شب قدر بنی امیہ کی سلطنت کی ہزار راتوں سے بہتر ہے ۔

منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو بلایا کہ وہ آپ کا حکم آپ کے سامنے لکھے مگر اُس نے آپ کے حکم کو ٹال دیا اور اپنے کھانے کا بہانہ کر دیا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " اللہ اُس کے شکم کو پُر نہ کرے " وہ ایسا ہی رہا کہ سیر نہ ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ بخدا کھانا سیری کے لیے نہیں نازل کیا گیا مگر اُس نے تھکا دیا ۔

منجملہ اُن کے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " اِس پہاڑی راستے سے میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا جس کا حشر میرے دین کے خلاف ہوگا " یہ معاویہ نکلا ۔

منجملہ اُن کے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " جب تم لوگ معاویہ کو میرے منبر پر دیکھنا تو اُسے قتل کر دینا " ۔

منجملہ اُن کے وہ حدیث مرفوع مشہور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ " معاویہ آگ کے ایک صندوق میں ہے جو اُس کے سب سے نیچے کے درجے میں ہے جو یا حنّان یا منّان کی صدا لگاتا ہے کہ یا اللہ اِس وقت مجھ پر رحم کر ، حالانکہ اس کے قبل میں نے نافرمانی کی تھی اور میں مفسدین میں سے تھا " ۔

منجملہ اُن کے آپ کا اُس جنگ کی وجہ سے بَری ہونا ہے جو ایسے شخص سے ہوئی کہ باعتبار مرتبے کے اسلام میں مسلمانوں سے افضل تھے ، جو سب سے پہلے اس کی طرف سبقت کرنے والے تھے ، جن کا اثر اس میں سب سے اچھا تھا ، یہ علی بن ابی طالب تھے جن سے وہ ان کے حق میں اپنے باطل سے نزاع کرتا تھا ، اُن کے مددگاروں سے اپنے بے راہوں اور گمراہوں کے ذریعے سے جہاد کرتا تھا اور اُسی کا ارتکاب کرتا تھا جس کا ارتکاب وہ اور اُس کے باپ کرتے رہے جو اللہ کے نور کا گل کرنا اور اُس کے دین کا انکار کرنا تھا ۔ حالانکہ اللہ کو سوائے اپنے نور کے پورا کرنے کے اور سب

چیزوں سے انکار ہے۔ جو اپنے اُس مکر و بغاوت سے بیوقوفوں کو مائل کرتا تھا، نادانوں کو فریب دیتا تھا جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے خبر دے دی ہے۔ آپ نے عمار سے فرمایا کہ "تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی تو انھیں جنت کی طرف بلائے گا اور وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے" جس نے دنیا کو اختیار کیا تھا، آخرت سے اُسے انکار تھا، جو اسلام کے حلقے سے خارج تھا جو حرام خون کو حلال سمجھتا تھا یہاں تک کہ اُس نے اپنے فتنے میں اور اپنی گمراہی کے راستے میں، اُن مسلمانوں کے اتنے خون بہائے جن کا شمار نہیں ہو سکتا، ایسے مسلمانوں کے خون بہائے جو برگزیدہ تھے، اللہ کے دین کے محافظ تھے، اُس کے حق کے مددگار تھے یہ شخص اللہ سے جہاد کرنے والا، اس امر کی کوشش کرنے والا تھا کہ اللہ کی نافرمانی کی جائے، اُس کی اطاعت نہ کی جائے، اُس کے احکام اس طرح باطل ہو جائیں کہ پھر نہ قائم ہوں۔ اس طرح اُس کے دین کی مخالفت ہو کہ پھر دین ہی باقی نہ رہے، گمراہی کا بول بالا ہو، باطل کی دعوت بلند ہو، حالانکہ اللہ ہی کا بول بالا ہے، اُسی کا دین منصور ہے، اُسی کا حکم مانا جاتا ہے اور نافذ ہے، اور اسی کا حکم غالب ہے۔ اس شخص کا مکر مغلوب اور باطل ہے، جو اللہ سے عداوت کرے۔

یہاں تک کہ اُس نے اُن تمام جنگوں کے اور جو اُن کے بعد ہوئیں سب کے بار برداشت کئے۔ ان خونوں کا طوق اور جو ان کے بعد ہوے اپنی گردن میں ڈالا، ایسے فساد کے طریقے ایجاد کیے کہ اُن کا بھی گناہ اُس پر ہے اور قیامت تک اس کا بھی گناہ اس پر ہے جو اُس پر عمل کرے گا۔ ایسے شخص کے لیے اس نے محرموں کو حلال کر دیا جس نے اس کا ارتکاب کیا، اہل حقوق کے حقوق کو روکا، اسے مہلت دینے سے دھوکے میں ڈالا۔ اُس کے لیے ڈھیل دینے سے مکاری کی۔ حالانکہ اللہ اس کی گھات میں ہے۔

اُن امور میں سے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس پر لعنت واجب کر دی اُس کا اُن اہل فضیلت و دیانت نیک صحابہ و تابعین کا قتل کرنا ہے جو صبر کے ساتھ قتل کئے گئے مثلاً عمرو بن الحمق اور حجر بن عدی۔ ان کو محض اس لیے قتل کیا کہ

عزت اور ملک اور غلبہ اُسی کا ہو حالانکہ اللہ ہی کے لیے ملک و قدرت ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے "جو مومن کو عمداً قتل کرے گا اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہے اور لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے عذاب دردناک تیار کیا ہے۔"

منجملہ ان امور کے جن کی وجہ سے وہ اللہ و رسول کی لعنت کا مستحق ہے اُس کا زیاد ابن سمیہ کو، اللہ پر جرأت کر کے، بیٹا پکارنا ہے حالانکہ اللہ فرماتا ہے کہ "انھیں اُن کے باپ کے نام سے پکارو یہی اللہ کے نزدیک زیادہ درست ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کو باپ بنایا اور اپنے آقا کے سوا اپنے کو کسی اور سے منسوب کیا" اور فرماتے ہیں کہ "بیٹا (جو زنا سے ہو) ماں کا ہے، اور زانی کی سزا یہ ہے کہ اُس پر سنگ باری ہو" اس نے اللہ عزوجل کے حکم کی اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی علانیہ مخالفت کی، اولاد کو غیر صاحب الفراش کے لیے کر دیا اور نافرمانی کرنے والے کو اس طرح کر دیا کہ اُس کی نافرمانی اُسے مُضر نہ ہو۔ اپنی اِس دعوت کی وجہ سے اُس نے اللہ و رسول کے محارم میں سے ام حبیبہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اُن کے علاوہ دوسرے اُن مؤزین میں جن کو اللہ نے محترم کیا داخل کر دیا۔ ان کے ذریعے سے اُس نے وہ قرابت ثابت کی جس کو اللہ نے بعید کیا۔ اس کی وجہ سے وہ امر مباح کر لیا جس کو اللہ نے حرام کیا جو اُن امور میں سے تھا کہ اسلام میں اس کے مثل خلل نہیں آیا اور اس کے مشابہ کوئی دین کو بدلنے والا نہیں ملا۔

منجملہ اُن کے اللہ کے دین کے لیے اس کا اپنے بیٹے یزید کو اختیار کرنا ہے اور اللہ کے بندوں کو اُس کی طرف دعوت دینا ہے، جو بکثرت شراب خوار، متکبر، مرغ والا، بندر والا، چیتے والا تھا۔ اس کا بہترین مسلمانوں سے قہر و غلبہ و دہشت و خوف و جبر و اکراہ سے اس کی بیعت لینا ہے، حالانکہ وہ اُس کی نادانی کو جانتا تھا، اُس کی خباثت، وظلم سے آگاہ تھا، اس کے نشہ و فسق و فجور و کفر کو دیکھتا تھا، پھر جب اُسے وہ قدرت حاصل ہوگئی جو اُس نے اپنی طرف سے اُسے دی، اُس کے لیے اُسے درست کر دیا، اُس کے بارے میں اللہ و رسول کی نافرمانی کی، تو اُس نے مشرکین کا انتقام مسلمانوں سے لینا چاہا۔

اہل الحرہ پر ایسا حملہ کیا جس سے بدتر اسلام میں نہیں ہوا۔ اس میں صحابیین کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اس سے زیادہ فحش نہیں کیا گیا، اس کے ذریعے سے اس نے اپنے نفس کے بندوں اور اپنے کینے کو تسکین دی اور یہ گمان کیا کہ اولیاء اللہ سے انتقام لے لیا اور اللہ کے دشمنوں کی منزل کو پہنچ گیا، اس نے اپنے کفر کا اعلان کر کے اور شرک کا اظہار کر کے چند اشعار کہے۔

یہ دین کا خلاصہ ہے اور اس شخص کا قول ہے جو نہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے، نہ اس کے دین کی طرف، نہ اس کی کتاب کی طرف، نہ اس کے رسول کی طرف، نہ اللہ پر ایمان لاتا ہے، نہ اس پر جو اللہ کے پاس سے آیا۔ اس کا شدید ترین جرم، عظیم ترین قتل حضرت حسین بن علی و ابن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خونریزی ہے باوجود ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق اور مرتبے کے اور دین میں ان کے مرتبہ و فضیلت کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے اور ان کے بھائی کے لیے جوانان اہل جنت کی سرداری کی شہادت کے اللہ تعالیٰ پر جرأت کے باعث اللہ کے دین پر کفر کے سبب، اللہ کے رسول کی عداوت رکھنے کی بناء پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو مشقت میں ڈالنے اور ان کے احترام میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے یہ حرکتیں اس سے ہوئیں۔ اہل بیت نبوت کو اس طرح تہ تیغ کر رہا تھا کہ گویا کفار ترک و دیلم کی جماعت کو قتل کرتا تھا کہ نہ وہ اللہ کے انتقام سے ڈرتا اور نہ اس کی گرفت کا اندیشہ کرتا تھا۔ اللہ نے اس کی عمر قطع کر دی، اس کی جڑ اور شاخ اکھاڑ دی، جو کچھ اس کے ہاتھ میں تھا چھین لیا اور اس کے لیے اپنے عذاب سے وہ تیار کیا جس کا اللہ کی جانب سے اپنی نافرمانی کی وجہ سے وہ مستحق تھا۔

یہ وہ امور ہیں جو بنی مروان سے سرزد ہوئے، جن کی فہرست یہ ہے۔

کتاب اللہ کو بدل دینا۔

اس کے احکام کو معطل کر دینا۔

اللہ کے مال کو اپنے آپس میں دولت بنا لینا۔

اللہ کے گھر کو منہدم کرنا۔

حرام کو حلال کر لینا۔
خانۂ کعبہ پر منجنیق اور اُس پر آگ ڈالنا کہ انھیں اُس کے جلنے اور تباہ ہونے کی بھی پروا نہ تھی۔
اللہ نے جو حرام کیا اُس کو حلال کر لیا، حرام کے مرتکب ہوئے، جس نے اللہ کی پناہ لی اُس کو قتل کرنے اور ہلاک کر ڈالنے میں سرگرم رہے،
جس کو اللہ نے امن دیا اُسے خوف دلاتے رہے،
عذاب جب اُن کے لیے ثابت ہو گیا اللہ کے انتقام کے مستحق ہو گئے، زمین کو ظلم و تعدی سے بھر دیا اللہ کے بندوں کے ساتھ عام طور پر ظلم و جبر کرنے لگے، تو اُن پر اللہ کی ناراضی ہوئی، اللہ کی جانب سے اُن پر غلبہ نازل کر دیا گیا، اللہ نے اُن کے لیے اپنے نبی کی اولاد میں سے اور اُس کے اہل وراثت میں سے ایسے شخص کو تیار کیا جس نے انھیں اپنی خلافت کے ذریعے سے اُن لوگوں سے نجات دی جیسا کہ اللہ نے اُن کے اسلاف مومنین اور آبا و مجاہدین کو اُن کے پیشرو کافروں کے لیے تیار کیا تھا۔ اللہ نے اُن کے ذریعے سے ان لوگوں کا خون بہایا تھا جو مرتد ہو گئے تھے جیسا کہ ان کے آباء کے ذریعے سے ان کے کافر و مشرک آبا کا خون بہایا تھا اللہ نے ظالموں کی جماعت کی جڑ کاٹ دی اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے۔
اللہ نے کمزوروں کو طاقت دے دی، حق کو وہ حق دلایا جس کے مستحق تھے، جیسا کہ اللہ جل شانہ نے کہا ہے کہ "ہم چاہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں کمزور سمجھے جاتے ہیں، اور انھیں پیشوا بنائیں، اور انھیں وارث بنائیں"
لوگو۔ خوب سمجھ لو اللہ عزوجل نے اسی لیے امر کیا ہے کہ اطاعت کی جائے، اسی لیے فرمان نافذ کیا ہے کہ اُسے مانا جائے، اسی لیے حکم دیا ہے کہ قبول کیا جائے، اُس نے اپنے نبی کی سنت کے اختیار کرنے کو لازم کیا ہے کہ اُس کا اتباع کیا جائے۔
جو لوگ گمراہ ہوئے ان میں سے اکثر نے اُسے ملتوی کر دیا اور بہت سے اہل جہالت و نادانی ہٹ گئے کہ اُن لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اپنے عالموں اور عابدوں کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار بنا لیا تھا۔ حالانکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ "کفر کے پیشواؤں سے جہاد کرو"

اے گروہ انسان اُن باتوں سے باز آؤ جو اللہ کو تم سے ناراض کرتی ہیں۔ اور اُن چیزوں کی طرف رجوع کرو جو تم سے اُسے راضی کرتی ہیں۔ خدا سے اُن چیزوں پر راضی رہو جو اُس نے تمھارے لیے پسند کیں۔ اُسی کو اختیار کرو جس کا اُس نے تمھیں حکم دیا۔ اُس سے بچو جس سے اُس نے منع کیا۔ راہ راست، دلیل ظاہر راہ واضح، اور اُن اہل بیت رحمت کی پیروی کرو جن کی وجہ سے ابتداء میں اللہ نے تمھیں راہ راست دکھائی اور آخر میں تمھیں ظلم و جور سے انھیں کی بدولت رہائی دی۔ امن و عافیت و عزت تک انھیں کی طفیل پہنچایا اور دین و دنیا میں تمھیں نیک خصال کیا۔

اُس پر لعنت کرو جس پر اللہ و رسول نے لعنت کی، اُس سے مفارقت اختیار کرو جس کی مفارقت کے بغیر تم اللہ کی قربت نہیں حاصل کر سکتے۔

اے اللہ لعنت کر ابو سفیان بن حرب اور اُس کے بیٹے معاویہ پر، یزید ابن معاویہ پر، مروان بن الحکم پر اور اس کے بیٹے پر۔ اے اللہ لعنت کر کفر کے اماموں، گمراہی کے پیشواؤں، دین کے دشمنوں، رسول سے لڑنے والوں، احکام میں تغیر کرنے والوں، کتاب کے بدلنے والوں اور محترم خون بہانے والوں پر۔

اے اللہ ہم تیرے دشمنوں کی دوستی سے، تیرے گنہگاروں سے چشم پوشی کرنے سے، تیرے سامنے اپنی بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ تو نے کہا ہے کہ "تو کسی جماعت کو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں ایسا نہ پائے گا کہ وہ اُن لوگوں سے محبت کریں جو اللہ و رسول کے دشمن ہیں"۔

لوگو! حق کو پہچانو اور اہل حق کو پہچانو۔ گمراہی کے راستوں میں غور کرو اور اُن کے چلنے والے کو پہچانو۔ کیونکہ لوگوں سے اُن کے اعمال صاف صاف بیان کر دیے جاتے ہیں اور اُن کے آباؤ انھیں گمراہی اور نیکی میں مبتلا کرتے ہیں۔ لہذا اللہ کے راستے میں تمھیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ روکے، کوئی طالب خواہش نفسانی کو ہوا و ہوس کا خواستگار ہو کہیں ایسا نہ ہو کر اللہ کی راہ سے تمھیں بھٹکا دے، کسی ایسے کا مکر جو تم سے مکر کرتا ہے، اس شخص کی اطاعت جس کی فرمانبرداری تمھیں اپنے پروردگار کی نافرمانی تک لے جاتی ہے اللہ نہ کرے کہ

تمھیں اللہ کے دین سے نہ ہٹائے۔

لوگو! ہماری وجہ سے اللہ نے تمھیں ہدایت دی ہمیں تم لوگوں میں اللہ کے حکم کے محافظ ہیں، ہمیں رسول اللہ کے وارث اور اللہ کے دین کو قائم کرنے والے ہیں۔ لہٰذا اس بات سے واقف ہو جاؤ جس سے ہم تمھیں واقف کرائیں، اس پر عمل کرو جو ہم تمھیں حکم دیں۔ کیونکہ جب تک تم اللہ کے خلفا کی اور ائمۂ ہدیٰ کی بطور ایمان و تقویٰ کے اطاعت کرتے رہو گے تو امیر المومنین اللہ سے تمھارے لیے گناہوں سے حفاظت کی دعا کرے گا، اس سے تمھاری توفیق کی دعا کرے گا، تمھارے نیک ہونے کے لیے اور اپنے دین کی تم پر حفاظت کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ یہاں تک کہ تم اس سے اس حالت میں ملو کہ اس کی طاعت کے مستحق ہو کہ اس کی رحمت کے امیدوار بنو۔ اللہ ہی تم میں امیر المومنین کے لیے کافی ہے، اسی پر اس کا بھروسا ہے، تمھارے معاملات میں جو اللہ نے اس کے سپرد کیے ہیں اسی سے وہ مدد چاہتا ہے، سوائے اللہ کے امیر المومنین کے لیے نہ قوۃ ہے نہ پناہ۔ والسلام علیکم۔" بقلم ابو القاسم عبید اللہ بن سلیمان ۲۸۴ھ۔

مذکور ہے کہ عبید اللہ بن سلیمان نے یوسف بن یعقوب قاضی کو بلا کے حکم دیا کہ المعتضد نے جو کچھ ارادہ کیا ہے وہ اس کے باطل کرنے میں حیلہ پیدا کرے۔ یوسف بن یعقوب نے اس معاملے میں المعتضد سے گفتگو کی کہ "اے امیر المومنین مجھے یہ خوف ہے کہ عوام میں اضطراب پھیل جائے گا اور اس کتاب کے سننے کے وقت ان میں ایک حرکت پیدا ہو جائے گی" خلیفہ نے جواب دیا کہ اگر عوام متحرک ہوئے یا کلام کیا تو میں شمشیر زنی کروں گا" قاضی نے کہا امیر المومنین۔ ان طالبیین کے بارے میں کیا کیا جائے گا جو ہر علاقے میں بغاوت کرتے رہتے ہیں اور لوگ ان کی قرابت رسول اور ان کے اعمال حسنہ کی وجہ سے ان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں انھیں کو پیش کیا گیا ہے۔ جب لوگ یہ سنیں گے تو ان کی طرف اور زیادہ مائل ہو جائیں گے، ان کی زبانیں بھی اور زیادہ کشادہ ہو جائیں گی، اور آج سے زیادہ ان کی حجت قوی ہو جائے گی" المعتضد رک گیا۔ اور اس نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کتاب کے متعلق اس کے بعد کوئی حکم دیا۔

اسی سال ۱۶ ر رجب یوم جمعہ کو جعفر بن بغلاغز کمینہ عمرو بن اللیث کے پاس جو نیسا بور میں تھا المعتضد کی جانب سے خلعت و تحائف اور ولایت رے کا جھنڈا لے کے روانہ ہوا۔

اسی سال بکر بن عبد العزیز بن ابی ولف طبرستان میں محمد بن زید العلوی سے مل گیا بدر اور عبید اللہ بن سلیمان بکر کی حالت کے انجام کے انتظار میں اور الجبل کی درستی کے لیے ٹھیرے رہے۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا الموفق کے مولیٰ راغب اور ابن کلوب کے ہاتھ پر رومیوں کے شہروں میں سے قرہ فتح ہوا یہ رجب کے جمعہ میں ہوا۔

شعبان کی ۱۲ ر تاریخ شب چہار شنبہ کو یا شب پنجشنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا ایک شخص المعتضد کے قصر الثریا میں اس طرح ظاہر ہوا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی کوئی خادم گیا کہ دیکھے وہ کون ہے۔ اس شخص نے اُسے ایک ایسی تلوار ماری کہ کمر کے پٹکے کو کاٹ کے اس کے بدن تک پہنچ گئی۔ خادم اس کے پاس سے پلٹ کر بھاگا، وہ شخص باغ کے کسی چمن میں پوشیدہ ہو گیا، بقیہ شب اُسے تلاش کیا گیا اور صبح کو بھی مگر اُس کے نشان قدم کی بھی اطلاع نہ ملی۔ المعتضد کو تردد ہوا، لوگ اس کے متعلق طرح طرح کی خیال آفرینیاں کرنے لگے۔ یہاں تک کہا کہ وہ جن ہے۔ اس کے بعد بھی یہ شخص بہت مرتبہ ظاہر ہوا۔ المعتضد نے دیوار پر پہرہ مقرر کر دیا، دیوار اور اس کے بالائی حصے کو مضبوط کر دیا، اس پر پرنالوں کی طرح بنا دیا کہ اگر کتا بھی چڑھے اُس پر ٹھیر نہ سکے۔ قید خانے سے چوروں کو لایا گیا۔ اس بارے میں گفتگو کی گئی اور کہا نقب لگا کے چڑھ کر یہ ممکن ہے کہ اس میں داخل ہو۔

اسی سال ۲۲ ر شعبان یوم شنبہ کو کرامۃ بن مر نے کوفے سے ایک جماعت کو مقید کر کے روانہ کیا جن کے متعلق بیان کیا گیا کہ وہ قرامطہ ہیں۔ انھوں نے ابو ہاشم بن صدقہ کاتب کی نسبت اقرار کیا کہ وہ ان سے خط و کتابت کرتا تھا اور وہ ان کے رؤسا میں سے ہے۔ اُسے گرفتار کر لیا گیا اور مقید کر کے المطامیر میں قید کر دیا گیا۔

اسی سال یوم شنبہ ۷ ر رمضان کو اُس شخص کی وجہ سے جو اس کے لیے ظاہر ہوا کرتا تھا

المعتضد کے قصر الثریا میں مجنونوں اور جھاڑ پھونک والوں کو جمع کیا گیا۔ وہ لوگ داخل کیے گئے۔ المعتضد ایک شہ نشین پر سے اُن کے سامنے آیا پھر جب اُس نے انھیں دیکھا تو ایک عورت جو مجنونوں میں سے اُن کے ہمراہ تھی گر پڑی، گھبرا گئی، اور اس کی چادر کھل گئی۔ معتضد ڈر کے وہاں سے چلا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُن میں سے ہر ایک کے لیے اُس نے پانچ پانچ درہم کا حکم دیا اور وہ لوگ واپس کر دیے گئے۔ قبل اس کے کسی کو جھاڑ پھونک والوں کے پاس روانہ کیا تھا کہ اس شخص کا حال دریافت کرے کہ آیا یہ ممکن ہے کہ اپنے علم سے اُس کی خبر دیں۔ ایک جماعت نے بیان کیا کہ وہ کسی مجنون پر کوئی عمل (تعویذ) کریں گے۔ وہ گر پڑا تو اس جِنّ سے اُس شخص کی خبر دریافت کی جائے گی کہ وہ کون ہے مگر جب معتضد نے اس عورت کو دیکھا جو گر پڑی تو اُن لوگوں کے واپس کرنے کا حکم دے دیا۔

اسی سال ذی القعدہ میں اصبہان سے الحارث بن عبد العزیز بن ابی دلف عرف ابو لیلیٰ کے شفیع خادم پر حملہ کرنے کی خبر آئی جو وہاں مقرر کیا گیا تھا۔ اُس نے اُسے قتل کر دیا۔ اس کے بھائی عمر بن عبد العزیز بن ابی دلف نے گرفتار کر کے الدزمیں آل ابی دلف کے قلعے میں اُسے قید کر دیا تھا۔ تمام اشیاء جو آل ابی دلف کی تھیں مال و جواہر و اسباب نفیس، وہ سب قلعے میں تھیں۔ اُن کا مولیٰ شفیع ان اشیاء اور قلعے کی حفاظت پر مامور تھا اُس کے ساتھ عمر کے غلاموں اور خاص آدمیوں کی بھی ایک جماعت تھی۔ جب عمر نے خلافت سے امن لے لیا اور بکر نافرمانی کر کے بھاگ گیا تو قلعہ مع اپنے اشیاء کے شفیع کے قبضے میں رکھا۔ ابو لیلیٰ نے اپنی رہائی کے بارے میں اُس سے گفتگو کی۔ اُس نے انکار کیا کہ میں تیرے بارے میں اور جو کچھ میرے قبضے میں ہے اُس کے بارے میں سوائے اِس کے کچھ نہ کروں گا جو مجھے عمر حکم دے۔

ابو لیلیٰ کی ایک جاریہ سے مذکور ہے کہ ابو لیلیٰ کے ساتھ قید میں ایک چھوٹا سا غلام بھی تھا جو اس کی خدمت کرتا تھا اور ایک دوسرا تھا جو اپنی ضروریات کے لیے نکل جاتا تھا اس کے پاس نہیں سوتا تھا، اُس کے پاس چھوٹا غلام سوتا تھا ابو لیلیٰ نے اس غلام سے کہا جو اپنی ضروریات کے لیے نکل جاتا تھا کہ سوہان (سوہن)

میرے پاس کسی بہانے سے پہنچا دے۔ اُس نے کھانے میں چھپا کے پہنچا دیا اور شفیع خادم ہر رات کو سونے کا ارادہ کرتا تھا تو اس کوٹھری میں آتا تھا جس میں ابو لیلیٰ تھا، اسے دیکھ لیتا تھا، خود اپنے ہاتھ سے کوٹھری کے دروازے میں قفل لگا دیتا تھا اور پھر جا کے سو رہتا تھا، اُس کے بستر کے نیچے ایک ننگی تلوار رہتی تھی۔ ابو لیلیٰ کی درخواست پر اُس کے پاس ایک کمسن جاریہ پہنچائی گئی۔

ابو لیلیٰ کی جاریہ ولفاء نے اس جاریہ سے نقل کیا کہ ابو لیلیٰ نے بیڑی کو اُس سوہان سے ریت ریت کے ایسا کر لیا کہ جب چاہتا اپنے پاؤں سے نکال لیتا تھا۔ شفیع خادم کسی شب کو ابو لیلیٰ کے پاس آیا۔ ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ ابو لیلیٰ کے کہنے سے اُس نے چند پیالے شراب کے پیے۔ پھر اٹھا تو حسب حکم میں نے اس کا بچھونا بچھا دیا، اُس نے بچھونے پر آدمی کی جگہ کپڑے کر دیے اور ان کپڑوں پر لحاف ڈھانک دیا۔ مجھے یہ حکم دیا کہ بچھونے کے پائینتی بیٹھ جاؤں، جب شفیع مجھے دیکھنے اور دروازے میں قفل ڈالنے آئے اور تجھ سے میرے بارے میں دریافت کرے تو کہنا کہ وہ سو گیا۔ ابو لیلیٰ کوٹھری سے نکل کر فرش و اسباب کے بیچ میں چھپ گیا جو اس سائبان میں تھا جس میں اس کوٹھری کا دروازہ تھا۔ شفیع آیا، اس نے بچھونا دیکھا اور جاریہ سے دریافت کیا، تو اُس نے بتایا کہ وہ سو گیا ہے، اُس نے دروازے میں قفل ڈال دیا، سب لوگ سو گئے تو ابو لیلیٰ نے نکل کے شفیع کے بچھونے کے نیچے سے تلوار لی اور اس پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ غلام جو اُس کے گرد سو رہے تھے گھبرا کر اٹھ بیٹھے۔ ابو لیلیٰ اُن سے ایک کنارے ہو گیا، تلوار اس کے ہاتھ میں تھی، اور کہا کہ "میں ابو لیلیٰ ہوں، میں نے شفیع کو قتل کر دیا ہے، اگر تم میں سے کوئی میری طرف بڑھے گا تو اُسے بھی قتل کر دوں گا۔ تم لوگ امن میں ہو، لہٰذا اس گھر سے نکل جاؤ کہ میں جو چاہتا ہوں وہ کروں"، انھوں نے قلعے کا دروازہ کھولا اور باہر ہو گئے وہ آ کے قلعے کے دروازے پر بیٹھ گیا، لوگ جو قلعے میں تھے جمع ہو گئے، اُس نے اُن سے گفتگو کی، احسان کا وعدہ کیا اور اُن سے قسمیں لیں۔ صبح ہوئی تو قلعے سے اُترا، کردوں کو بلا بھیجا، انھیں جمع کیا، کچھ دیا اور حکومت کا مخالف ہو کر نکلا۔ کہا گیا ہے کہ خادم کو قتل کرنے کا واقعہ اسی سال شب شنبہ ۱۸، ذی القعدہ کو پیش آیا۔ اس نے خادم کو

اُس چھری سے ذبح کیا جسے اُس کے پاس اُس کے غلام نے پہنچایا تھا۔ خادم کے بستر کے نیچے سے تلوار لے لی اور اُسے لے کے غلاموں کی طرف کھڑا ہوا۔

اسی سال نجومیوں نے لوگوں کو اکثر اقلیموں کے غرق ہو جانے کا خوف دلایا کہ اقلیم بابل میں سے سوائے قلیل حصے کے کچھ نہیں بچے گا۔ اور یہ سب بارش کی کثرت اور نہروں اور چشموں اور کنوؤں میں پانی کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوگا، مگر اس سال قحط پڑ گیا، بہت ہی تھوڑی بارش ہوئی، چشموں اور نہروں اور کنوؤں کا پانی خشک ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں کو نماز استسقاء کی ضرورت پڑی، بغداد میں کئی مرتبہ نماز استسقاء پڑھی گئی۔

اسی سال ۲۹ ذی الحجہ کو بیان کیا گیا ہے کہ عیسی النوشری اور ابولیلی بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے درمیان جنگ ہوئی یہ جنگ پنجشنبہ کو اصبہان سے دو فرسخ اس طرف ہوئی۔ ابولیلی کے حلق میں ایک تیر لگا جس نے اُسے چھید دیا، وہ اپنے گھوڑے سے گرا، ساتھی بھاگ گئے، اس کا سر لے لیا گیا اور اُسے اصبہان روانہ کر دیا گیا۔

اس سال محمد بن عبداللہ بن داؤد الہاشمی عرف اترجہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۸۵ھ

صالح بن مدرک الطائی نے طائیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ ۱۸ محرم چہارشنبہ کو الاجفر میں حجاج پر ڈاکا ڈالا۔ قافلہ سالار نے مقابلہ کیا، اعراب کو قافلے پر فتح ہوئی، جس قدر مال و اسباب تجارت تھا سب لے لیا، آزاد اور باندی عورتوں کی ایک جماعت کو بھی گرفتار کر لیا۔ کہا گیا ہے کہ جو کچھ لوگوں سے لیا وہ بیس لاکھ دینار کا تھا۔

اسی سال ۲۳ محرم کو المعتضد کے مکان میں خراسان کے حجاج کو ماورائے نہر بلخ پر کمینہ عمرو بن اللیث کی تولیۃ اور اسماعیل بن احمد کی معزولی کے متعلق فرمان پڑھ کر سنایا گیا۔

اسی سال ۵ رصفر کو انجبل سے المعتضد کے مولی بدر اور عبید اللہ بن سلیمان کی جانب سے وصیف کامہ ایک جماعت سرداران لشکر کے ساتھ بغداد آیا اور الحارث بن عبد العزیز بن ابی دلف عرف ابولیلی کا سر لایا جسے المعتضد کے محل الثریا میں لے گئے۔ اُس کے بھائی نے سر کو مانگا تو دے دیا گیا، دفن کی اجازت چاہی تو مل گئی۔ اُسی روز عمر بن عبد العزیز اور آنے والے سرداروں کو خلعت دیا گیا۔

اسی سال بیان کیا گیا ہے کہ کوفے سے ڈاک کے افسر نے لکھا کہ ۱۰ ربیع الاول شب یکشنبہ کوفے کے اطراف میں ایک روز آندھی آئی جو مغرب تک رہی پھر سیاہی چھا گئی، لوگ اللہ تعالیٰ سے گریہ و زاری کرتے رہے، اس کے بعد موسلادھار بارش ہوئی جس میں ہولناک گرج اور پے در پے بجلی کی چمک تھی، ایک گھنٹے کے بعد قریۂ احمد آباد اور اس کے نواح میں سیاہ و سفید پتھر گرے جن کے رنگ مختلف تھے، بیچ میں ایک تنگ نشان تھا کہ عطر فروشوں کے پتھروں کے مشابہ معلوم ہوتا تھا، اس نے اُس میں سے ایک پتھر روانہ بھی کیا تھا جو دفاتر میں اور لوگوں کے سامنے گشت کرایا گیا اور سب نے اُسے دیکھا۔

اسی ماہ کی ۲۱ر تاریخ کو ابن الاخشاد بغداد سے اُن لوگوں کے ہمراہ طرسوس پر امیر بن کے روانہ ہوا جو وہاں سے یہ درخواست کرنے آئے تھے کہ اُن پر کوئی والی مقرر کیا جائے۔ اُسی روز بغداد سے المعتضد کا مولیٰ فاتک موصل اور دیار ربیعہ اور دیار مضر اور شامی سرحدوں اور جزیرے کے عمال کی نگرانی اور ان مقامات کے ڈاک کے معاملات کی اصلاح پر غور کرنے کے لیے روانہ ہوا۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا بصرے سے یہ خبر آئی کہ وہاں بعد نماز جمعہ ۲۵ر ربیع الاول کو ایک زرد آندھی اٹھی، پھر سبز ہو گئی، پھر سیاہ، پھر لگاتار اتنی بارشیں ہوئیں کہ لوگوں نے نہیں دیکھی تھیں۔ اس کے بعد اتنے بڑے بڑے اولے پڑے کہ ایک اولے کا وزن کہا گیا ہے کہ ڈیڑھ سو درہم تھا، اس آندھی نے نہر حسین کے پانچ سو کھجور کے درخت اکھاڑ دیے، اور نہر معقل کے سو درخت۔

اسی سال حلوان بن الخلیل بن ریمال کی وفات ہوئی۔

۵ رجمادی الآخرہ کو یہ خبر آئی کہ بکر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کی طبرستان میں کسی بیماری سے وفات ہوگئی اور وہ وہیں دفن کردیا گیا۔ جو شخص یہ خبر لایا تھا بیان کیا گیا ہے کہ اسے ایکہزار دینار دیے گئے۔

اسی سال المعتضد نے محمد بن ابی الساج کو آذربیجان اور ارمینیہ کا والی بنایا جس نے اس پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا اور مخالفت کی تھی۔ اُسے سواریاں اور خلعت بھیجے گئے۔

اسی سال ۲ رشعبان کو یہ خبر آئی کہ الموفق کے مولی راغب نے بحری جنگ کی، اللہ نے اُسے بہت سی کشتیوں پر اور جو رومی اُن میں تھے اُن پر فتح عطا فرمائی تین ہزار رومی کو اُن کشتیوں میں تھے سب کی گردن ماردی، کشتیاں جلا دیں، رومیوں کے بہت سے قلعے فتح کرلیے اور مسلمان صحیح وسالم واپس ہوئے۔

اسی سال ذی الحجہ میں احمد بن عیسی بن شیخ کی وفات، اُن کے بیٹے محمد ابن احمد بن عیسی کے آمد اور علاقہ متعلقہ پر کہ اُس کے باپ کے قبضے میں تھا تغلب کرنے کی خبر آئی۔

اسی سال ۱۹ رذی الحجہ کو المعتضد بغداد سے نکلا، ہمراہ اُس کا بیٹا ابو محمد اور سردار اور غلام بھی نکلے۔ بغداد میں صالح الامین دربان کو اپنا نائب بنایا، مقدمات فوجداری اور دونوں پلوں کے معاملات وغیرہ اس کے سپرد کیے۔

اسی سال ہارون بن خمارویہ بن طولون اور اس کے ساتھ کے مصری سرداروں نے وصیف قاطر میز کو المعتضد کے پاس روانہ کر کے مصر وشام کا جو علاقہ ان کے قبضے میں تھا اُس کو ٹھیکے کے طور پر دینے کی درخواست کی تھی اور ہارون اسی طور پر رکھا گیا تھا جس طور پر اُس کا باپ تھا۔ وصیف بغداد آیا تو المعتضد نے اُسے واپس کیا، اس کے ہمراہ عبداللہ بن الفتح کو بھی روانہ کیا کہ اُن سے بالمشافہ گفتگو کرے اور اُن سے شرائط طے کرے۔ وہ دونوں اس کام کے لیے اسی سال کے آخر میں نکلے۔

اسی سال ذی الحجہ میں ابن الاخشاد نے اہل طرسوس وغیرہم سے جنگ کی۔ سلندو تک پہنچ گیا جو فتح ہوگیا۔ طرسوس میں اُس کی واپسی ۲۸۶ھ میں ہوئی تھی۔

اسی سال محمد بن عبداللہ بن داؤد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۸۶ھ

محمد بن ابی الساج نے اپنے بیٹے ابو المسافر کو اس اطاعت و وفاداری کا ضامن بنا کر بغداد روانہ کیا جس کا اُس نے حکومت سے ذمہ لیا تھا۔ مذکور ہے کہ وہ اسی سال ۶ محرم یوم سہ شنبہ کو اس طرح آیا کہ اُس کے ہمراہ گھوڑوں اور اسباب وغیرہ کے تحفے بھی تھے۔ المعتضد اس زمانے میں بغداد سے غائب تھا۔

اسی سال ماہ ربیع الآخر میں یہ خبر آئی کہ المعتضد باللہ آمد تک پہنچ گیا۔ لشکر کو وہاں ٹھیرایا۔ محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ نے المعتضد اور اس کے ساتھ کے گروہوں پر شہر آمد کے دروازے بند کر دیے۔ المعتضد نے لشکر کو اس کے گرداگرد منتشر کرکے اُن کا محاصرہ کرلیا، یہ واقعہ ربیع الاول کے چند دن باقی تھے جب ہوا، اُس کے بعد لڑائیاں ہوتے لگیں، منجنیقیں نصب کی گئیں، اہل آمد نے بھی اپنی دیوار شہر پناہ پر منجنیقیں نصب کیں اور اُن سے سنگ باری کی۔

۱۹ جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو محمد بن احمد بن عیسیٰ نے المعتضد کے پاس کسی کو بھیج کر اپنے لیے اور اپنے گھر والوں اور اہل آمد کے لیے امان طلب کی۔ اس نے قبول کرلیا۔ اسی روز محمد بن احمد بن عیسیٰ اور اُس کے ہمراہی اور ساتھی نکل کر المعتضد کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے اُسے اور اس کے ساتھ کے رؤسا کو خلعت دیئے وہ اُن خیموں میں ٹھیرے جو اُن کے لیے لگائے گئے تھے۔ المعتضد اپنے لشکر سے ابن عیسیٰ بن شیخ کے مکانات کی طرف منتقل ہو گیا، اُس نے اس واقعے کے متعلق ۲۰ جمادی الاولیٰ یوم یکشنبہ کو بغداد لکھا۔

اسی سال ۲۵ جمادی الاولیٰ کو آمد کی فتح کے متعلق المعتضد کا فرمان بغداد آیا جسے جامع مسجد کے منبر پر پڑھ کر سنایا گیا۔

اسی سال المعتضد کے پاس جبکہ وہ آمد میں مقیم تھا، ہارون بن خمارویہ کے نام کے خطوط کے جوابات لے کر عبداللہ بن الفتح واپس آیا اور اُسے یہ بتایا کہ

ہارون نے وعدہ کیا ہے کہ وہ قنسرین اور العواصم کے عاملوں کو سپرد کر دے گا اور بغداد کے بیت المال میں ساڑھے چار لاکھ دینار سالانہ روانہ کرے گا۔ وہ درخواست کرتا ہے کہ مصر و شام پر اُس کی ولایت کی تجدید کر دی جائے۔ المعتضد اپنے خدام میں سے کسی کو اس کے پاس روانہ کرے۔ معتضد نے اس درخواست کو قبول کر لیا اور اُس کے پاس بدر القدامی اور عبداللہ بن الفتح کو پروانۂ ولایت اور خلعت کے ساتھ روانہ کر دیا، وہ دونوں اسے لے کے آمد سے مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ المعتضد کے عاملوں نے جمادی الاولیٰ میں ہارون کے ساتھیوں سے قنسرین اور العواصم کے اعمال کا جائزہ لے لیا۔ المعتضد نے جمادی الاولیٰ کے بقیہ ایام اور جمادی الآخرہ کے تیئیس دن تک آمد میں قیام کیا، ۲۳ تاریخ یوم شنبہ کو الرقہ کی جانب کوچ کیا! اور اپنے فرزند علی کو مع ماتحت لشکر کے وہاں کے اور قنسرین اور العواصم اور دیار ربیعہ اور دیار مضر کے انتظام کے لیے چھوڑ دیا۔ اُس زمانے میں علی بن المعتضد کا کاتب الحسین بن عمرو نصرانی تھا۔ ان علاقوں کے معاملات میں غور اور اُن کے عمال سے مراسلت الحسین بن عمرو کے سپرد کی گئی۔ المعتضد کے حکم سے آمد کی شہر پناہ منہدم کر دی گئی۔

اسی سال کمینہ عمرو بن اللیث کا ہدیہ نیسابور سے بغداد پہنچا۔ چالیس لاکھ درہم اور بیس گھوڑے مع زین اور جڑاؤ لگام کے اور ڈیڑھ سو گھوڑے مع کامدار جھولوں کے اور کپڑے اور خوشبو اور باز اور شکرے بھیجے تھے۔ یہ واقعہ ۲۲ جمادی الآخرہ یوم پنجشنبہ کو ہوا۔

### جنابی قرمطی کا ظہور

اسی سال بحرین میں قرامطہ میں سے ایک شخص ظاہر ہوا جس کا عرف ابو سعید الجنابی تھا۔ اعراب اور قرامطہ کی ایک جماعت اُس کے پاس جمع ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس سال کے شروع میں اُس نے خروج کیا تھا۔ جمادی الآخرہ میں اُس کے ساتھیوں کی کثرت ہو گئی، اس کی حالت مضبوط ہو گئی، اُس نے اپنے گرد کے دیہات والوں کو قتل کر دیا اس کے بعد موضع القطیف گیا جس کے اور بصرے کے درمیان چند منزلیں تھیں، جو لوگ تھے انھیں بھی قتل کر دیا۔

مذکور ہے کہ اُس کا ارادہ بصرے کا تھا، احمد بن محمد بن یحییٰ الواثقی نے جو اُس وقت معاون بصرہ اور کور دجلہ کا حاکم تھا حکومت کو ان قرامطہ کا ارادہ جو اُسے معلوم ہوا تھا لکھ دیا، حکام نے اُسے اور محمد بن ہشام کو جو وہاں کے اعمال صدقات و خراج و جاگیر پر مامور تھا بصرے پر شہر پناہ بنانے کو لکھا اِس کے خرچ کا اندازہ چودہ ہزار دینار کیا گیا، اسی قدر خرچ سے وہ بنائی گئی۔

اسی سال رجب میں بنی شیبان کے اعراب کی ایک جماعت الانبار گئی، دیہات کو لوٹا، جو لوگ مِل گئے انھیں قتل کیا اور مویشی کو ہنکا لے گئے۔ احمد بن محمد ابن کمشجور جو وہاں کے معاون پر مامور تھا نکلا مگر اُن کے مقابلے کی طاقت نہ تھی، عرض داشت بھیجی جس میں اُن کے معاملات کی اطلاع دی تھی، مدینۃ السلام سے نفیس المولدی اور احمد بن محمد الزرنجی اور المظفر بن حاج کو اُس کی مدد کے لیے تقریباً ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ روانہ کیا گیا۔ وہ اعراب کے مقام تک پہنچ گئے، الانبار کے ایک موضع میں جو المنقبۃ کہلاتا تھا جنگ کی مگر اعراب نے انھیں شکست دے دی اور اُن کے ساتھیوں کو قتل کیا، اُن میں سے اکثر فرات میں غرق ہو گئے یا منتشر ہو گئے۔ اس واقعے کی اور اعراب کے اُن کو بھگا دینے کی خبر کے متعلق ابن حاج کا عریضہ ۲۴ رجب دوشنبہ کو آیا۔ اعراب ٹھیر کر اُس علاقے میں فساد کرتے اور دیہات میں بغاوت کرتے رہے۔ المعتضد نے الرقہ سے العباس بن عمرو الغنوی اور خفیف الاذکوتکینی اور سرداروں کی ایک جماعت کو اُن کے قتال کے لیے اُن کی جانب روانہ کیا۔ یہ سردار اسی سال کے آخر شعبان میں پہنچے، اعراب کو اُن کی خبر پہنچ گئی تو وہ اُس مقام سے جو الانبار کے دیہات میں تھا کوچ کر کے عین التمر کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں اُتر گئے، سردار الانبار میں داخل ہو کے ٹھیر گئے۔ اعراب نے عین التمر اور کوفے کے اطراف میں ویسا ہی فساد کیا جیسا کہ انھوں نے الانبار کے علاقے میں کیا تھا۔ یہ واقعہ شعبان کے بقیہ ایام اور رمضان میں ہوا۔

اسی سال المعتضد نے ابو احمد کے مولی راغب کو جو طرسوس میں تھا کسی کو بھیج کر اپنے پاس الرقہ میں آنے کا حکم دیا۔ وہ پہنچا تو اُسے ایک روز تک اپنے لشکر میں

رہنے دیا، دوسرے روز اُسے گرفتار کرکے قید کر دیا اور وہ سب لے لیا جو اُس کے ہمراہ تھا۔ بغداد میں ۹ شعبان یوم دوشنبہ کو اُس کی خبر پہنچی۔ چند روز کے بعد راغب مر گیا۔ ۲۴ رجب یوم سہ شنبہ کو طرسوس میں راغب کے غلام مکنون اور اُس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کا مال لے لیا گیا۔ گرفتار کرنے پر ابن الاخشاد مقرر کیا گیا تھا۔

اسی سال ۲۰ رمضان کو المعتضد نے کوفے کے اطراف اور عین التمر میں مونس خازن کو اعراب کی جانب روانہ کیا، سرداروں میں سے العباس بن عمرو اور خفیف الاذکوتکینی وغیرہما کو اُس کے ساتھ کر دیا۔ مونس اور اُس کے ہمراہی روانہ ہو کے موضع نینوی میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اعراب اپنے مقام سے کوچ کر گئے ہیں، بعض طریق مکہ کے بیابان میں اور بعض شام کے بیابان میں داخل ہو گئے ہیں پھر وہ چند روز تک ٹھیر کے مدینۃ السلام روانہ ہو آئے۔

اسی سال شوال میں المعتضد اور عبید اللہ بن سلیمان نے دفتر مشرق محمد بن داؤد بن الجراح کے سپرد کیا، احمد بن محمد بن الفرات کو اُس سے معزول کیا گیا۔ دفتر مغرب علی بن عیسیٰ بن داؤد بن الجراح کے سپرد کیا اور ابن الفرات کو اس سے معزول کیا گیا۔

## واقعات ۲۸۷ھ

المعتضد نے محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ اور اس کے اعزہ کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے انھیں بیڑیاں پہنا دیں اور ابن طاہر کے مکان میں قید کر دیا۔ کوئی قرابتدار بیان کیا گیا ہے کہ عبید اللہ بن سلیمان کے پاس گیا اور اُسے یہ اطلاع دی کہ محمد اپنے ساتھیوں اور عزیزوں کی ایک جماعت کے ہمراہ بھاگنے پر تیار ہے۔ عبید اللہ نے المعتضد کو لکھا، المعتضد نے اُسے لکھا جس میں گرفتار کر لینے کا حکم تھا، اس نے اسی سال ۴ محرم چہارشنبہ کو ایسا کیا۔

اسی سال کے اسی مہینے میں ابو الاغر کا ایک معروضہ آیا کہ قبیلۂ طے والے جمع ہو کے آپس میں متفق ہو گئے، جن اعراب پر قادر ہوئے اُن سے مدد مانگی،

حاجیوں کے قافلے کو روکا، حاجی مکے سے مدینۃ السلام واپس ہوتے ہوئے المعدن سے کچھ اوپر دس میل آگے بڑھ گئے تو انھوں نے ان پر حملہ کردیا اعراب کے پیادے وسوار نے اس طرح مقابلہ کیا کہ ہمراہ خیمہ اور عورتیں اور اونٹ بھی تھے۔ پیادے تین ہزار سے زائد تھے۔ پنجشنبہ ۲۷ ذی الحجہ کو دن بھر جنگ ہوتی رہی۔ رات کو علیحدہ ہو گئے۔ جب صبح ہوئی تو جمعے کی صبح سے نصف النہار تک جنگ کی، اللہ نے اپنے دوستوں پر مدد نازل کی۔ اعراب پشت پھیر کر بھاگے۔ اور پھر جمع نہیں ہوئے۔ حاجی صحیح وسالم روانہ ہو گئے۔ اس نے اپنا سر وصنہ بعید بن الاصغر بن عبد الاعلیٰ کے ہمراہ روانہ کیا جو اس کے چچا کی اولاد اور معززین میں سے تھا اور صالح بن مدرک کے گرفتار کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ ۲۷ محرم یوم شنبہ کو ابو الاغر اس طرح مدینۃ السلام پہنچا کہ اس کے آگے صالح بن مدرک کا سر اور جحنش کا سر اور صالح کے ایک حبشی غلام کا سر اور چچازاد بھائیوں میں سے چار قیدی تھے۔ وہ المعتضد کے محل میں گیا تو اس نے خلعت دیا۔ اسے سونے کا طوق پہنایا گیا۔ سر الجسر الاعلیٰ کے سرے پر لٹکا دیے گئے اور قیدی قید خانے میں داخل کر دیے گئے۔

اسی سال ۲۹ صفر کو براز الروز کے ایک بعید مقام سے المعتضد بغداد میں داخل ہوا۔ براز الروز کے اس مقام پر جسے اس نے پسند کیا تھا ایک محل تعمیر کرنے کا حکم دیا، وہاں آلات روانہ کر دیے گئے اور اس کی تعمیر کی ابتدا کر دی گئی۔

### قرامطہ کا زور

اسی سال کے ربیع الاول میں بحرین میں قرامطہ کا زور ہو گیا۔ ہجر کے گرد و نواح کو لوٹا، بعض لوگ بصرے کے قریب ہو گئے۔ احمد بن محمد بن یحییٰ الواثقی نے مدد کی درخواست کی۔ اسی ماہ کے آخر میں اس کے پاس آٹھ کشتیاں روانہ کی گئیں جن میں تین سو آدمی تھے۔ المعتضد نے ایک لشکر کے انتخاب کا حکم دیا کہ اسے بصرے روانہ کرے۔

۱۰ ماہ ربیع الآخر یوم یکشنبہ کو المعتضد کے مولیٰ بدر نے محل میں اجلاس کیا، امور خاصہ و عامہ اور خراج و جاگیر و معاون کے امور میں غور کیا۔

۱۱ ماہ ربیع الآخر یوم دوشنبہ کو محمد بن عبد الحمید کاتب مر گیا جو زمام

مشرق و مغرب کے دفتر کا والی تھا۔

اسی ماہ کی ۱۳ر تاریخ یوم چہار شنبہ کو جعفر بن محمد بن حفص اس دفتر پر والی بنایا گیا۔ وہ اسی روز دفتر گیا اور اس میں اجلاس کیا۔

اسی سال ربیع الآخر میں المعتضد نے عباس بن عمرو الغنوی کو یمامہ اور بحرین پر اور ابو سعید الجنابی اور اس کے ہمراہ قرامطہ کی جنگ پر والی بنایا۔ تقریباً دو ہزار آدمی اس کے ساتھ کیے۔ عباس نے چند روز تک الفرک میں پڑاؤ کیا۔ ساتھی جمع ہو گئے تو بصرے چلا گیا۔ وہاں سے بحرین و یمامہ روانہ ہوا۔

اسی سال بیان کیا گیا ہے کہ دشمن (قیصر روم کا لشکر) طرسوس کے باب قلمیہ تک پہنچ گیا۔ ابو ثابت جو ابن الاخشاد کی موت کے بعد امیر طرسوس تھا روانہ ہوکے دشمن کی تلاش میں نہر الرحان تک پہنچ گیا، پھر ابو ثابت گرفتار ہوگیا اور اس کے ساتھ لوگوں پر مصیبت آگئی۔ ابن کلوب درب السلامہ میں جنگ کر رہا تھا پھر جب وہ اپنی جنگ سے لوٹا تو باشندگان سرحد کے مشایخ کو جمع کیا کہ وہ کسی حاکم کا انتخاب کریں جو اُن کے معاملات کا انتظام کرے، اُن کی رائے علی بن الاعرابی پر متفق ہوگئی۔ انھوں نے ابو ثابت کے بیٹے کے اختلاف کے بعد اس کو اپنا والی بنا لیا۔ مذکور ہے کہ اس کے باپ نے اُسے نائب بنا دیا تھا۔ اُس نے شہر والوں سے لڑنے کے لیے ایک جماعت جمع کر لی، ابن کلوب کے بیچ بچاؤ سے ابو ثابت کا بیٹا راضی ہوگیا۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الآخر میں ہوا۔

النغیل اسی زمانے میں بلاد روم میں جنگ کر رہا تھا، وہ طرسوس واپس آیا۔ خبر آئی کہ ابن ثابت کو اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو قونیہ کے قلعے سے قسطنطنیہ روانہ کر دیا گیا۔

ماہ ربیع الآخر میں اسحاق بن ایوب مر گیا جس کے سپرد دیار ربیعہ کے معاون تھے۔ جو کچھ اُس کے سپرد تھا وہ عبداللہ بن الہیثم بن عبداللہ بن المعتمر کے سپرد کر دیا گیا۔

۲۵ر جمادی الاولیٰ یوم چار شنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ بارگاہ خلافت میں یہ خبر آیا کہ اسماعیل بن احمد نے کمینہ عمرو کو گرفتار کر کے اُس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔

اسماعیل و عمرو کا واقعہ یہ ہے کہ عمرو نے خلافت سے درخواست کی تھی جس کی بنا پر اُس کو ماوراءالنہر کا والی بنا دیا گیا۔ وہ نیشاپور ہی میں تھا کہ خلعت حکومت اور ماوراءالنہر کا پرچم ولایت پہنچا۔ عمرو وہاں سے اسماعیل بن احمد کی جنگ کے لیے نکلا۔ اسماعیل بن احمد نے اُسے لکھا کہ "تو ایک کشادہ دنیا کا والی بنایا گیا ہے، میرے قبضے میں صرف ماوراءالنہر ہے اور میں ایک سرحد میں ہوں لہٰذا جو کچھ تیرے قبضے میں ہے اس پر قناعت کر اور مجھے اس سرحد پر رہنے دے" عمرو نے انکار کر دیا۔ نہر بلخ اور اس کے عبور کی دشواریوں کا حال بیان کیا گیا تو اُس نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو مال کے توڑوں سے اُس کا بند باندھوں اور عبور کروں"۔ ضرور کروں گا۔ جب اسماعیل مایوس ہو گیا تو اپنے ہمراہیوں کو، وہاں کے رہنے والوں کو، اور دہقانوں کو جمع کیا، نہر عبور کر کے غربی جانب گیا۔ عمرو آ کے بلخ میں اتر گیا، اسماعیل نے تمام اطراف کو اُس پر بند کر دیا۔ محاصرے کی سی حالت ہو گئی۔ عمرو اپنے کردار پر شرمندہ ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے اسماعیل سے جنگ سے باز رہنے کی خواہش کی مگر اسماعیل نے انکار کیا۔ ان دونوں کے درمیان کثیر قتال ہوا۔ عمرو کو شکست ہوئی۔ وہ پشت پھیر کر بھاگا۔ راستے میں ایک ایسی جھاڑی میں گذرا جس کو کہا گیا کہ وہ قریب تر ہے۔ اُس نے اپنے عام ہمراہیوں سے کہا کہ تم لوگ کھلے راستے میں چلو۔ خود ایک قلیل جماعت کے ہمراہ جھاڑی میں داخل ہوا تھا کہ اُس کا گھوڑا دلدل میں پھنس کے گر پڑا اور عمرو کی جان بچنے کی کوئی تدبیر نہ رہی۔ ہمراہی اس طرح چلے گئے کہ اُس کی طرف رُخ بھی نہ کیا۔ اسماعیل کے ساتھی آ گئے۔ انھوں نے اُسے گرفتار کر کے قید کر لیا۔

جب اس کی خبر المعتضد کو پہنچی تو بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے اسماعیل کی تعریف اور عمرو کی مذمت کی۔

اسی سال ۲۹ جمادی الاولیٰ کو سلطان کے پاس یہ خبر آئی کہ ابن ابی الساج کا خادم وصیف برزعہ سے بھاگ کے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ محمد بن ابی الساج کو چھوڑ کر ملطیہ چلا گیا اور المعتضد کو لکھا کہ اُسے سرحدوں کا والی بنا دے کہ ان کا انتظام کرے۔ المعتضد نے اُسے ایک فرمان لکھا جس میں اپنے پاس آنے کا حکم تھا۔

اُس کے پاس رشیق الحرمی کو روانہ کیا۔

اسی سال ۷ رجب کو خمارویہ بن طولون کی بیٹی کی جو المعتضد کی زوجہ تھی وفات ہوئی۔ اُسے قصر الرصافہ کے اندر دفن کیا گیا۔ ۱۰ رجب کو تین آدمیوں کا وفد آیا جن کو ابن ابی الساج کے خادم وصیف نے المعتضد کے پاس بھیجکر یہ درخواست کی تھی کہ وہ اُسے سرحدوں کا والی بنادے اور اس کے پاس خلعت روانہ کرے۔ مذکور ہے کہ المعتضد نے پیامبروں سے اُس سبب کے اقرار کرانے کا حکم دیا جس کی وجہ سے وصیف نے اپنے ساتھی ابن ابی الساج سے جدائی اختیار کی اور سرحدوں کا قصد کیا۔ زدوکوب کے ذریعے اُن سے اقرار کرایا گیا تو انھوں نے بیان کیا کہ اس نے باہم اس امر پر اتفاق ہونے کی وجہ سے جدائی اختیار کی کہ جب اُس مقام پر جائے جہاں اب ہے تو اُس کا ساتھی مِل جائے۔ دونوں دیارِ مضر گئے اور زبردستی اُس پر قبضہ کرلیا۔ یہ واقعہ لوگوں میں شایع ہوگیا اور لوگ اُس کے متعلق آپس میں بات چیت کرنے لگے۔

اسی سال ۱۱ رجب کو حامد بن العباس کو فارس میں خراج وجاگیر پر والی بنایا گیا جو کہ ابتک عمرو بن اللیث کے قبضے میں تھا۔ اس کی ولایت کے فرمان اس کے بھائی احمد بن العباس کو دے دیے گئے۔ واسط اور کور دجلہ کے والی ہونے کے باعث اُس وقت حامد واسط میں مقیم تھا۔ عیسیٰ النوشری کو جو اصبہان میں تھا فارس کی معونت پر والی بنکر وہاں جانے کو لکھا گیا۔

### قرامطہ سے مقابلہ

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا العباس بن عمرو الغنوی مع اس لشکر کے جو اُس کے ساتھ کیا گیا تھا اور مع بصرے کے رضاکار مجاہدین کے جو عجلت کے ساتھ اُس کے ہمراہ ہوئے تھے، ابوسعید جنابی اور اس کے ساتھی قرامطہ سے مقابلے کو چلے۔ ابوسعید کے مخبر ملے۔ العباس نے اپنی جماعت کو چھوڑ دیا اور ان کی طرف روانہ ہوا۔ وہ ابوسعید اور اس کے ہمراہیوں سے شام کے وقت مِلا۔ آپس میں جنگ کی۔ رات نے دونوں کو روک دیا۔ ہر فریق اپنے اپنے مقام پر واپس ہوا۔ جب رات ہوگئی تو بنی ضبہ کے وہ اعراب جو العباس کے ہمراہ تھے بصرے واپس ہوگئے۔ وہ تقریباً تین سو تھے۔ بصرے کے رضاکاروں نے

ان کی پیروی کی۔ صبح ہوئی تو عباس نے سویرے ہی قرامطہ سے جنگ کی قرامطہ نے سختی سے مقابلہ کیا۔

**فتح قرامطہ**

العباس کے میسرے کے سردار نے جو احمد بن عیسیٰ بن شیخ کا غلام سنجاج تھا اپنے ساتھیوں کو تقریباً سو آدمی کی جماعت کے ہمراہ ابوسعید کے میمنے پر حملہ کیا۔ وہ اُن میں گھس گئے تو وہ اور اُس کے تمام ساتھی قتل کر دیے گئے۔ الجنابی اور اُس کے ساتھیوں نے العباس کے ساتھیوں پر حملہ کیا تو انھیں شکست ہوئی۔ العباس گرفتار ہو گیا اور اُس کے ساتھیوں میں سے بھی تقریباً سات سو آدمی گرفتار ہو گئے۔ العباس کے لشکر میں جو کچھ تھا اُس پر الجنابی نے قبضہ کر لیا۔

**مسلمانوں کو آگ میں جلایا گیا**

جنگ کا دوسرا دن ہوا تو العباس کے جو ساتھی گرفتار ہوئے تھے وہ الجنابی کے پاس حاضر کیے گئے۔ اُس نے سب کو قتل کر دیا پھر ایندھن کا حکم دیا جو اُن پر ڈالا گیا اور انھیں جلا دیا گیا یہ واقعہ جیسا کہ بیان کیا گیا رجب کے آخر میں ہوا اور اُس کی خبر بغداد میں ۴ شعبان کو آئی۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا الجنابی ہجر کی طرف گیا۔ وہاں داخل ہوا باشندوں کو امن دیا۔ اور یہ اُس کے العباس کی جنگ سے پلٹنے کے بعد ہوا۔

**جو بچے تھے وہ بھی بچ نہ سکے**

العباس بن عمرو کے شکست خوردہ ساتھی بصرے کے ارادے سے واپس ہوئے۔ اُن میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا تھا جو بغیر زادراہ و آب و لباس کے تھے۔ بصرے سے ایک جماعت تقریباً چار سو کجاوے کے ہمراہ جن پر کھانا پانی اور کپڑا تھا ان کی جانب نکلی۔ ان پر بنو اسد نے حملہ کیا اور ان کجاووں کو مع ان اشیاء کے جو ان پر تھیں لے لیا اور ان کجاووں کے ہمراہ جو لوگ تھے اُن میں سے ایک جماعت کو اور ابو العباس کے بچے ہوئے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ماہ رمضان میں ہوا۔

**اضطراب عام**

بصرے میں اس کی وجہ سے شدید اضطراب ہوا۔ لوگوں نے وہاں سے منتقل ہو جانے کا قصد کیا۔ احمد بن محمد الواثقی نے جو بصرے کے معادن کا متولی تھا انھیں اس سے روکا۔ انھیں اپنے اوپر قرامطہ کے حملے کا اندیشہ ہوا۔ اسی سال ۸ رمضان کو جیسا کہ بیان کیا گیا۔

بارگاہ خلافت میں الابلہ سے العباس بن عمرو کے بحری سواریوں میں سے ایک سواری میں پہنچنے کے متعلق ایک عریضہ آیا کہ ابو سعید الجنابی نے اسے اور اُس کے ایک خادم کو رہا کر دیا۔

۱۱؍رمضان کو العباس بن عمرو مدینۃ السلام پہنچا اور الثریا میں المعتضد کے حضور باریاب ہوا۔ اُس نے بیان کیا کہ جنگ کے بعد چند روز تک الجنابی کے پاس رہا۔ اُس نے بلا کے کہا کہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے رہا کر دوں۔ اس نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا جا اور جو کچھ تو نے دیکھا وہ اُس سے بیان کر دے جس نے تجھے میرے پاس روانہ کیا۔ اور اسے کجاوؤں پر سوار کرا کے اپنے آدمی اُس کے ہمراہ کر دیے جس قدر زادِ راہ اور پانی کی انھیں حاجت تھی وہ اُن کے ساتھ بار کر دیا۔ اُن آدمیوں کو جنھیں اُس کے ہمراہ روانہ کیا یہ حکم دیا کہ وہ اُسے اُس کے امن کے مقام تک پہنچا دیں۔ وہ اُسے لے چلے یہاں تک کہ وہ کسی ساحل تک پہنچا اور وہاں ایک کشتی پا گیا۔ وہ اُس میں سوار ہو کے الابلہ روانہ ہو گیا۔ المعتضد نے اُسے خلعت دے کے واپس کر دیا۔

۱۱؍شوال یوم پنجشنبہ کو المعتضد نے اپنے باب الشماسیہ کے خیمے سے ابن ابی الساج کے خادم وصیف کی تلاش میں کوچ کیا۔ اس کو پوشیدہ رکھا اور یہ ظاہر کیا کہ اُس کا قصد دیارِ مضر کے علاقے کا ہے۔

**جسارت بڑھ چلی**

اسی ماہ کی ۱۲؍تاریخ یوم خمیس کو جیسا کہ بیان کیا گیا یہ خبر آئی کہ قرامطہ نے اہل جبلاء کے دیہات پر اُن کے والی بدر غلام الطائی پر حملہ کیا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کو جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے قتل کر دیا اور مکانوں میں آگ لگا دی۔

۱۴؍ذی القعدہ کو المعتضد وصیف خادم کی تلاش میں کنیسۃ السوداء میں اترا۔ یوم دوشنبہ و سہ شنبہ و چہارشنبہ کو قیام کیا یہاں تک کہ لوگ ملے اور اُس نے المصیصہ کے راستے میں کوچ کرنے کا ارادہ کیا۔ جاسوس آئے کہ خادم عین زربہ کا ارادہ کرتا ہے۔ سرحد والے اور باخبر لوگ ۱۷؍ذی القعدہ پنجشنبہ کو الرکاضیہ میں حاضر کیے گئے۔ اُن سے عین زربہ کا متوسط ترین راستہ دریافت کیا تو اُن لوگوں نے

اُسے جیجان کے راستے سے رُخ کیا۔ اُس نے اپنے بیٹے علی کو اور اس کے ہمراہ الحسن بن علی کو بھیجا۔ جعفر کو اُس کے پیچھے، محمد بن کمشجور کو جعفر کے پیچھے، اُس کے پیچھے خاقان المفلحی کو، پھر مونس خادم کو پھر مونس خازن کو روانہ کیا، پھر اُس کے غلاموں کے ہمراہ اُن لوگوں کے نشان قدم پر خود روانہ ہوا۔ عین زربہ سے گذر گیا۔ اُس کے لیے وہاں ایک خیمہ نصب کیا گیا۔ اُس میں خفیف السمرقندی کو مع اُس کے گروہ کے چھوڑ دیا۔ خود سرداروں کے نشان قدم پر خادم کے قصد سے روانہ ہوا۔ جب نماز عصر ہوگئی تو اس کے پاس خادم کی گرفتاری کی خوشخبریاں آئیں۔ اس کو انھوں نے المعتضد کے پاس پہنچا دیا تو اُس نے مونس خادم کے سپرد کر دیا جو اس زمانے میں لشکر کی پولیس کا حاکم تھا۔ اُس نے خادم کے ساتھیوں کے لیے وعدۂ امان کا اور لشکر میں اس شخص سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کیا جس کے کجاوے میں خادم کے لشکر کی لوٹ کی کوئی چیز پائی جائے اور وہ اُسے اُس کے ساتھیوں کے پاس نہ پہنچا دے۔ بہت سے آدمیوں کو لوگوں نے وہ مال لوٹا دیا جو اُن کے لشکر سے لوٹا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ جنگ اور وصیف خادم کی گرفتاری، ۱۱ر ذی القعدہ یوم پنجشنبہ کو ہوئی۔ اس دن سے کہ جس دن المعتضد نے اپنے باب الشماسیہ کے خیمے سے کوچ کیا تھا خادم کی گرفتاری تک چھتیس دن ہوئے تھے۔ جب المعتضد نے خادم کو گرفتار کر لیا تو بیان کیا گیا ہے کہ وہ عین زربہ واپس ہوا۔ وہاں اُس نے دو روز قیام کیا تیسرے دن کی صبح ہوئی تو عین زربہ کے باشندے اُس کے پاس جمع ہوئے۔ انھوں نے اپنے شہر میں غلے کی تنگی کی وجہ سے اُس سے یہ درخواست کی کہ وہ کوچ کر جائے۔ اُس نے تیسرے دن وہاں سے کوچ کیا اور سوائے ابن المبارک کے نائب ابوالاغر کے مع اپنے تمام لشکروں کے المصیصہ میں اُترا، کیونکہ ابوالاغر کو روانہ کر دیا تھا کہ وہ خادم کے راستے کو بند کر دے کہ مرعش اور ملطیہ کے علاقے میں نہ جا سکے۔ خادم نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عیال کو مرعش روانہ کر دیا تھا۔ خادم کے ساتھیوں کو جو بھاگ گئے تھے جب اُس امان کی جس کا المعتضد نے اُن کے لیے وعدہ کیا تھا اور اُن کے اسباب انھیں واپس کرنے کا حکم دیا تھا، خبر پہنچی تو وہ لوگ اس کی امان میں داخل ہو کر المعتضد کے لشکر میں مل گئے۔ کہا گیا ہے کہ

المعتضد کا نزول المصیصہ میں ۲۰ ذی القعدہ یکشنبہ کو ہوا تھا اور وہ دوسرے یکشنبے تک وہاں مقیم رہا۔ اُس نے مخزن بن طرسوس کو اپنے پاس آنے کو لکھا جو لوگ پاس آئے ان میں ابن المنخیل بھی تھا جو اس سرحد کے رؤسا میں سے تھا۔ اُس کا ایک بیٹا اور ایک اور شخص جس کا نام ابن المہندس تھا اور اُن کے ہمراہ ایک جماعت بھی تھی' یہ لوگ دوسروں کے ہمراہ قید کیے گئے اور ان میں سے اکثر رہا کر دیے گئے' جن کو قید کیا تھا اپنے ہمراہ بغداد لے گیا۔ اُس نے کچھ اُن کے خلاف پایا اس لیے کہ جیسا کہ بیان کیا گیا۔ ان لوگوں نے وصیف خادم سے خط و کتابت کی تھی۔ المعتضد نے اُن تمام بحری سواریوں اور اُن کے آلات کے جلانے کا حکم دیا جن میں مسلمان جنگ کیا کرتے تھے۔ مذکور ہے کہ دمیانہ کا غلام یا زمان ہی تھا جس نے اُسے اس چیز کا مشورہ دیا جو اہل طرسوس کے خلاف اس کے دل میں تھی وہ سب جلا دیا گیا۔ اُن بحری سواریوں میں تقریباً پچاس وہ قدیم کشتیاں تھیں جن پر رقم کثیر صرف کی گئی تھی کہ ایسا بیڑہ اس وقت میں نہیں بن سکتا۔ یہ سب جلا دی گئیں۔ اس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا' ان کے بازوؤں کو توڑ دیا۔ اس سے رومی طاقتور ہو گئے اور وہ بحری جنگ سے مطمئن ہو گئے۔ المعتضد نے شامی سرحدوں کو انھیں سرحد والوں کی متفقہ درخواست پر حسن بن علی کے سپرد کیا۔ المعتضد نے جیسا کہ کہا گیا المصیصہ سے ۲ ذی الحجہ کو فندق الحسین میں اُترا' پھر اسکندریہ میں' پھر بغراس میں' پھر انطاکیہ میں' وہاں قربانی کے دن (۱۰ ذی الحجہ) تک قیام کیا' دوسرے دن (۱۱ ذی الحجہ) کی صبح کو کوچ کیا' ارتاح میں اُترا' پھر الاثارب میں' پھر حلب میں' وہاں دو روز مقیم رہا' پھر الناعورہ کی طرف کوچ کیا' پھر خساف اور صفین کی طرف وہاں کی جزیرے والی سمت میں اور دوسری جانب میں امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیت المال میں' پھر بالس کی طرف' پھر دوسر کی طرف' پھر بطن داماں کی طرف' پھر الرقہ کی طرف جہاں ۲۰ ذی الحجہ تک مقیم رہا۔

۲۲ شوال کو خبر آئی کہ زید العلوی کو قتل کر دیا گیا۔

## قتل علوی

مذکور ہے کہ محمد بن زید کو جب اسماعیل بن احمد کے عمرو بن اللیث کو گرفتار

کر لینے کی خبر پہنچی تو وہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ خراسان کی جانب یہ گمان کر کے نکلے کہ اسماعیل بن احمد اپنے اسی عمل سے آگے نہ بڑھے گا جس پر وہ کیفیۃ عمرو بن اللیث کے زمانۂ ولایت خراسان میں والی تھا۔ خراسان میں کوئی مدافعت کرنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ عمرو گرفتار ہو گیا ہے اور وہاں سلطنت کی جانب سے کوئی عامل نہیں ہے۔ جرجان تک پہنچ کے وہاں مقیم ہو گئے۔ اسماعیل نے اُن کو لکھ کر طبرستان واپس جانے اور جرجان کو اپنے لیے چھوڑ دینے کی درخواست کی۔ ابن زید نے انکار کیا۔ اسماعیل نے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ایک شخص کو جو رافع کی ولایت خراسان کے زمانے میں رافع بن ہرثمہ کا نائب تھا جس کو محمد بن ہارون پکارا جاتا تھا محمد بن زید کی جنگ کے لیے نامزد کیا۔ اُس نے اس کے لیے منظور کیا۔ اُس نے اپنے آدمیوں اور لشکر میں سے بہت بڑی جماعت اُس کے ساتھ کر دی اور اُسے ابن زید کی جنگ کے لیے روانہ کر دیا۔ محمد بن ہارون جب ابن زید کی جانب روانہ ہوا تو دونوں کا باب جرجان پر مقابلہ ہوا۔ انھوں نے نہایت شدید قتال کیا۔ محمد بن ہارون کے لشکر کو شکست ہوئی۔ وہ لوٹا تو علوی کی صفیں ٹوٹ چکی تھیں۔ محمد بن زید کے لشکر کو شکست ہوئی اور وہ پشت پھیر کر بھاگے اُن میں سے جیسا کہ بیان کیا گیا بہت سے آدمی مقتول ہوئے ابن زید کو تلوار کے چند زخم لگے اور ان کے بیٹے زید گرفتار ہو گئے۔ محمد بن ہارون نے لشکر اور جو کچھ اس میں تھا گھیر لیا۔ اس جنگ کے چند روز کے بعد محمد بن زید انھیں زخموں سے مر گئے۔ چنانچہ وہ باب جرجان پر دفن کیے گئے۔ اُن کے بیٹے زید کو اسماعیل بن احمد کے پاس روانہ کر دیا گیا اور محمد بن ہارون طبرستان روانہ ہو گیا۔

### قرامطہ پر حملہ

۱۱ ذی القعدہ یوم شنبہ کو الطائی کے غلام بدر نے رودمیسان وغیرہ کے نواح میں قرامطہ پر اُن کی غفلت کی حالت میں حملہ کیا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا اس نے اُن میں قتل عظیم برپا کیا پھر دیہات کے ویران ہو جانے کے اندیشے سے چھوڑ دیا کیونکہ وہ لوگ اس کے کاشتکار اور پیشہ ور لوگ تھے۔ اُن کے رؤسا کو ان کے ٹھکانوں میں تلاش کیا ان میں سے جس پر قابو ملا اُسے قتل کر دیا۔

اس سال محمد بن عبداللہ بن داؤد نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۸۸ھ

بیان کیا گیا ہے کہ آذربیجان میں وبا واقع ہونے کی خبر پہنچی جس سے مخلوق کثیر

ہلاک ہوگئی، یہاں تک کہ لوگوں کو کپڑا تک نہ ملا کہ کفن دیتے پہننے کے کپڑوں اور کمبلوں کا کفن دیا۔ اس نوبت تک پہنچے کہ انھیں کوئی مردوں کا دفن کرنے والا نہیں ملتا تھا۔ راستوں میں پڑا ہوا چھوڑ دیتے تھے۔

اسی سال طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث کے ساتھی فارس میں داخل ہوگئے اور وہاں سے انھوں نے خلافت کے عاملوں کو نکال دیا۔ یہ واقعہ اسی سال ۱۰ر صفر کو ہوا۔

اسی سال آذربیجان میں محمد بن ابی الساج کی جس کا لقب افشین تھا وفات ہوئی۔ اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت اور اُس کے غلام جمع ہوئے۔ انھوں نے دیوداد بن محمد کو اپنا امیر بنا لیا۔ یوسف بن ابی الساج نے اختلاف کی وجہ سے انھیں چھوڑ دیا۔

۲۸ر ماہ ربیع الآخر کو الاہواز کے ڈاک کے افسر کا خط آیا جس میں اُس نے یہ بیان کیا تھا کہ طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث کے ساتھی الاہواز کے ارادے سے سنبیل تک پہنچ گئے۔ شروع جمادی الاولیٰ میں عمرو بن اللیث عبداللہ بن الفتح نے جسے اسماعیل بن احمد کے پاس روانہ کیا تھا اور اسماعیل بن احمد کے غلام اشناس نے بغداد میں داخل کیا مجھ سے بیان کیا گیا کہ اسماعیل بن احمد نے اسے اپنے پاس اسیر ہو کر رہنے میں اور امیر المومنین کے دروازے پر روانہ کردینے میں اختیار دیا تھا اُس نے اپنی روانگی کو اختیار کیا تو اس نے روانہ کردیا۔

۲ر جمادی الآخرہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا الاہواز کے ڈاک کے افسر کا خط آیا کہ "طاہر بن محمد بن عمرو کے پاس اسماعیل بن احمد کا خط آیا ہے جس میں اُس نے اطلاع دی ہے کہ خلافت نے اُسے سجستان کا والی بنا دیا ہے اور وہاں روانہ ہونے کا حکم دیا ہے۔ طاہر کے پاس وہ فارس کو جانے والا ہے کہ اُس پر حملہ کر کے سجستان کو واپس جائے۔ طاہر نکلا اور اُس نے اپنے چچازاد بھائی کو جو ارّجان میں اپنے لشکر میں مقیم تھا ایک خط لکھا جس میں اُسے مع اپنے ہمراہیوں کے اپنے پاس فارس کی جانب واپس آنے کا حکم تھا"۔

اسی سال المعتضد نے اپنے مولیٰ بدر کو فارس کا والی بنایا اور اُسے طاہر بن محمد کے زبردستی قبضہ کر لینے کی وجہ سے وہاں جانے کا حکم دیا۔ ۹ر جمادی الآخرہ کو خلعت دیا۔ سرداروں کی ایک جماعت اُس کے ساتھ کردی۔ وہ فوج اور غلاموں کے بڑے

لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔

اسی سال۔ ا رجمادی الآخرہ کو عبداللہ بن الفتح اور اسماعیل کا غلام اشناس، اسماعیل بن احمد بن سامان کے پاس المعتضد کی جانب سے خلعت لے کر روانہ ہوئے۔ زرہ اور تاج اور تلوار جو سونے سے بنائے گئے تھے اور سب پر جواہر جڑے تھے اور ہدایا اور تیس لاکھ درہم بھی تھے کہ خراسان کے اس لشکر میں تقسیم کرے جنھیں سجستان کی جانب طاہر بن محمد بن عمرو کے ساتھیوں کی جنگ کے لیے جو وہاں تھے روانہ کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مال جس کو المعتضد نے اُس کے پاس روانہ کیا تھا وہ ایک کروڑ درہم تھے جن میں سے اُس نے کچھ بغداد سے روانہ کیے اور باقی کے لیے الجبل کے عاملوں کو لکھ دیا اور انھیں یہ حکم دیا گیا کہ اسے پیامبروں کے حوالے کر دیں۔

اسی سال رجب میں المعتضد کا مولی بدر ارض فارس کے قریب تک پہنچ گیا طاہر بن محمد بن عمرو کے جو متعلقین تھے وہاں سے ہٹ گئے۔ بدر کے ساتھی داخل ہو گئے اور اس کے عاملوں نے وہاں سے خراج وصول کیا۔

اسی سال ۲۰ رمضان کو بیان کیا گیا کہ مکے کے عامل عج بن حاج کا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ بنی یعفر نے ایک شخص پر جس نے زبردستی صنعاء پر قبضہ کر لیا تھا حملہ کیا۔ بیان کیا گیا کہ وہ علوی تھا۔ اُن لوگوں نے اُسے شکست دیدی تو اُس نے ایک بستی کی پناہ لی جسے اُس نے محفوظ کر لیا تھا۔ لوگ اُس کے پاس گئے، اُس پر حملہ کیا اُسے پھر بھگا دیا، اور اُس کے ایک بیٹے کو گرفتار کر لیا مگر وہ تقریباً پچاس آدمیوں کے ہمراہ بچ گیا۔ بنو یعفر صنعاء میں داخل ہو گئے۔ وہاں انھوں نے المعتضد کے نام کا خطبہ پڑھا۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے جو ایک قلیل جماعت کے ہمراہ تھا اپنے برادر زادہ دیوداد بن محمد پر حملہ کیا حالانکہ اُس کے ہمراہ اُس کے باپ محمد بن ابی الساج کا لشکر تھا۔ اُس کا لشکر بھاگ گیا اور دیوداد ایک قلیل جماعت کے ہمراہ رہ گیا۔ یوسف نے اُس سے اپنے ہمراہ قیام کی درخواست کی۔ اُس نے انکار کیا اور موصل کا راستہ اختیار کیا۔ ۲۳ رمضان یوم پنجشنبہ کو اسی سال بغداد آیا۔ یہ جنگ اُن دونوں کے درمیان آذربیجان کے نواح میں ہوئی تھی۔

اسی سال الحسن بن علی کورہ کے عامل نزار بن محمد نے زمستانی جہاد کیا۔ رومیوں کے بہت سے قلعے فتح کئے۔ دس سو کے لگ بھگ کفار اور کچھ اوپر ساٹھ کفار کے سردار اور پادریوں میں سے اور بہت سی صلیبیں اور ان کے جھنڈے داخل کیے پھر انہیں بغداد روانہ کر دیا۔

۱۲ ذی الحجہ کو الرقہ سے تاجروں کو خطوط آئے کہ رومی بہت سی کشتیوں کے ساتھ آئے۔ اُن کی ایک جماعت خشکی پر علاقہ کیسوم تک آگئی۔ وہ پندرہ ہزار سے زائد مسلمانوں کو ہنکا لے گئے جن میں مرد عورت اور بچے تھے۔ ایک جماعت ذمیوں کی بھی گرفتار کر لی۔

اسی سال ابو سعید الجنابی کے ساتھی بصرے کے قریب ہو گئے۔ اہل بصرہ کی پریشانی بہت بڑھ گئی۔ وہاں سے بھاگ گئے اور منتقل ہو جانے کا قصد کیا مگر والی نے روکا۔

اسی سال آخر ذی الحجہ میں ابن ابی الساج کا خادم قتل کر دیا گیا۔ اس کی لاش روانہ کر دی گئی جو شرقی جانب لٹکا دی گئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مرا اور قتل نہیں کیا گیا۔ جب مر گیا تو اس کا سر کاٹ لیا گیا۔

اس سال ابو بکر ہارون بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۸۹ھ

کوفے کے دیہات میں قرامطہ پھیل گئے۔ اُن کی جانب احمد بن محمد الطائی کے غلام شبل کو روانہ کیا گیا اور اُسے اُن کی تلاش کا حکم دیا گیا۔ اُس نے جس پر قابو پایا اُسے گرفتار کر کے باب خلافت روانہ کر دیا۔ اُن کے ایک رئیس پر قابو پا گیا جس کا عرف ابن ابی فوارس تھا اُسے بھی ان کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ المعتضد نے اُسے ۲۲ محرم کو بلایا تو اُس نے بدزبانی کی۔ حسب حکم اُس کی ڈاڑھیں اکھاڑ دی گئیں۔ اُس کے ایک ہاتھ کو کھینچ کے (توڑ دی بانٹ) اسے بیکار کر دیا گیا اور دوسرے میں پتھر لٹکا دیا گیا۔ اسی حال میں نصف النہار سے مغرب تک چھوڑ دیا گیا۔ دوسرے روز اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیے گئے اور گردن مار کر شرقی جانب لٹکا دیا گیا۔ چند روز بعد اس کی لاش الیاسریہ روانہ کر دی گئی۔ وہاں قرامطہ کے ساتھ لٹکا دیا گیا۔

۲ ربیع الاول کو باب الشماسیہ میں جن لوگوں کے مکان دوکان تھی انھیں اپنے مکان و دکان سے نکال دیا گیا کہ اپنے غلے کے برتن لے لو اور نکل جاؤ۔ اس لیے کہ المعتضد نے یہ سوچا تھا کہ وہاں پر وہ اپنے لیے ایک محل تعمیر کر کے سکونت اختیار کرے۔ شہر پناہ کی دیوار کے مقام پر خط لگا دیا گیا اور اس کا بعض حصہ کھود دیا گیا۔ دجلے کے کنارے ایک چبوترہ بنانے کی ابتدا کی گئی جس کی تعمیر کا المعتضد نے حکم دیا تھا کہ منتقل ہو کر محل کی تعمیر سے فراغت ہونے تک وہاں مقیم رہے۔

اسی سال ربیع الآخر شب دوشنبہ کو المعتضد کی وفات ہوئی۔ صبح ہوئی تو یوسف ابن یعقوب اور ابو حازم عبد الحمید بن عبد العزیز اور ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب کو حاضر کیا گیا۔ نماز جنازہ بن القاسم بن عبید اللہ بن سلیمان وزیر اور ابو حازم اور ابو عمر اور گھر والے اور خاص لوگ حاضر ہوئے۔ اس نے یہ وصیت کی تھی کہ محمد بن عبد اللہ بن طاہر کے مکان میں دفن کیا جائے۔ وہاں قبر کھود دی گئی۔ قصر الحسنی سے رات کے وقت اٹھایا گیا اور وہیں اس کی قبر میں دفن کر دیا گیا۔

اسی سال ۲۳ ربیع الآخر کو جو ۲۸۹ھ تھا قصر الحسنی میں القاسم بن عبید اللہ بن سلیمان نے دربار کیا۔ اور لوگوں کو اجازت دی گئی۔ سب نے المعتضد کی تعزیت اور المکتفی کی نئی حکومت کی تہنیت کی۔ اس نے کاتبوں اور سرداروں کو المکتفی باللہ کی تجدید بیعت کا حکم دیا۔ سب نے اس کو قبول کیا۔

## المکتفی باللہ کی خلافت

المعتضد کی وفات ہو گئی تو القاسم بن عبید اللہ نے المکتفی کو اس حادثے کے عریضے لکھے اور اسی وقت روانہ کر دیے۔ المکتفی الرقہ میں مقیم تھا یہ خبر پہنچی تو اسی روز اپنے کاتب الحسین بن عمرو النصرانی کو جو لوگ اس کے لشکر میں تھے اُن سے بیعت لینے اور ان کے لیے عطا مقرر کرنے کا حکم دیا۔ الحسین نے یہی کیا۔ وہ الرقہ سے روانہ ہو کر بغداد کی جانب نکلا۔ دیار ربیعہ و دیار مضر اور مغرب کے علاقوں میں ایسے شخص کو روانہ کیا کہ جو انھیں قابو میں رکھے۔ ۸ جمادی الآخرہ یوم سہ شنبہ کو المکتفی قصر الحسنی میں داخل ہوا۔ ان قید خانوں کے منہدم کرنے کا حکم دیا جو

اس کے باپ نے اہل جرائم کے لیے تیار کیے تھے۔ اسی روز المکتفی نے اپنی زبان سے القاسم کی ابن عبید اللہ کے لیے کنیت مقرر کی اور اُسے خلعت دیا۔ اسی روز مکیسمنہ عمرو بن اللیث مرا اور دوسرے روز قصر الحسنی کے قریب دفن کیا گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ المعتضد نے اپنی موت کے قریب کہ بولنے سے قاصر ہو گیا تھا، صافی الحرمی کو اشارے سے عمرو بن اللیث کے قتل کا حکم دیا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنی گردن اور اپنی آنکھوں پر رکھ کر الاعور (کانے، عمرو بن اللیث) کا ذبح مراد لیا تھا۔ مگر صافی نے المعتضد کا حال معلوم ہونے اور اُس کی وفات کی نزدیکی کی وجہ سے یہ نہیں کیا اور اُس نے عمرو کے قتل کو ناپسند کیا۔ المکتفی بغداد میں داخل ہوا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ القاسم بن عبید اللہ سے عمرو کے متعلق دریافت کیا کہ آیا وہ زندہ ہے؟ اُس نے کہا۔ ہاں۔ مکتفی اُس کی زندگی سے مسرور ہوا اور بیان کیا کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ اُس کے ساتھ احسان کرے۔ عمرو اپنے زمانۂ قیام رے میں المکتفی کو ہدیہ بھیجا کرتا تھا اور بکثرت تکریم کرتا تھا۔ اُس نے اُس کے بدلے کا ارادہ کیا۔ مذکور ہے کہ القاسم بن عبید اللہ نے اس کو ناپسند کیا۔ مخفی طور پر کسی کو عمرو کے پاس بھیجا جس نے اُسے قتل کر دیا۔

اسی سال ۲۶ رجب کو یہ خبر آئی کہ اہل الرے کی ایک جماعت نے محمد بن ہارون سے خط و کتابت کی جس کو اسماعیل بن احمد حاکم خراسان نے محمد بن زید العلوی کے قتل کے بعد طبرستان پر عامل بنایا تھا۔ محمد بن ہارون معزول کر دیا گیا۔ اہل رے نے اس سے درخواست کی کہ یہاں آئے، اس لیے کہ اوکرتمش ترک نے جو ان پر والی بنایا گیا تھا بیان کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کی تھی۔ اُس نے جنگ کی پھر محمد بن ہارون نے شکست دی اسے اُس کے دو بیٹوں کو اور شاہی سرداروں میں سے ایک سردار کو جس کا نام ابرون تھا برادر کیغلغ تھا قتل کر دیا۔ محمد بن ہارون الرے میں داخل ہو کے اُس پر غالب آگیا۔

اسی سال رجب میں بغداد میں زلزلہ آیا اور یہ زلزلہ بہت دنوں تک رہا۔

اسی سال المعتضد کے غلام بدر کا قتل ہوا۔

## بدر کو کیسے گہن لگا؟

سبب یہ ہوا کہ القاسم بن عبید اللہ نے المعتضد کے بعد خلافت کو المعتضد کی اولاد سے

علاوہ کسی اور کے سپرد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اِس معاملے میں بدر سے گفتگو کی تھی، مگر بدر نے انکار کیا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ خلافت اپنے اُس آقا کی اولاد سے پھیر دوں جو میرا ولی نعمت ہے۔ جب القاسم نے یہ دیکھا اور جان لیا کہ اُسے بدر کی مخالفت کا کوئی راستہ نہیں ہے، کیونکہ بدر المعتضد کے لشکر کا افسر، معاملات پر غالب تھا اور جتنے غلام و خدام تھے سب اُس کی اطاعت کرتے تھے۔ قاسم کو بدر سے کینہ ہو گیا۔

المعتضد کی موت کا حادثہ اس وقت پیش آیا کہ بدر فارس میں تھا۔ القاسم نے المکتفی کے لیے خلافت کا انتظام کیا اور اسی وقت اُس سے بیعت کر لی جبکہ وہ الرقہ میں تھا۔ المکتفی اور بدر کے درمیان اُس کے والد کی حیات ہی میں نفرت تھی۔ القاسم نے جب المکتفی کے باپ کے غلاموں نے اس کی بیعت کر لی اور اس نے اُن سے بیعت لے لی تو جو کچھ کیا وہ المکتفی کو لکھ دیا۔ المکتفی بغداد آیا۔ بدر اب تک فارس ہی میں تھا۔ بغداد میں آ گیا تو القاسم نے جو کچھ بدر سے بیان کیا تھا اُس سے اپنی جان بچانے کے لیے بدر کے ہلاک کرنے کی کوشش کی کہ مبادا وہ المکتفی کے پاس آئے اور المعتضد کی زندگی میں جو القاسم کا یہ ارادہ تھا کہ خلافت کو اس کی موت کے بعد اُس کی اولاد سے پھیر دے اس کی اُسے اطلاع کر دے۔

المکتفی نے محمد بن کمشجور اور ایک جماعت کے ذریعے سے ان سرداروں کو نامہ و پیام روانہ کیے جو بدر کے ساتھ تھے جس میں انھیں اپنے پاس آنے اور بدر سے جدا ہو جانے کا حکم تھا۔ سرداروں کو یہ خطوط خفیہ طور پر پہنچا دیے گئے۔ الموفق کے خادم یانس کو روانہ کیا گیا۔ اس کے ہمراہ ایک کروڑ درہم بھی تھے کہ وہ ان کو المکتفی کی بیعت کے لیے انعام میں صرف کرے۔ یانس انھیں لے کے نکلا۔ الاہواز پہنچا تو بدر نے اس کے پاس کسی ایسے شخص کو روانہ کیا جس نے اُس سے مال چھین لیا۔ یانس مدینۃ السلام واپس ہو گیا پھر جب المکتفی کے خطوط سرداروں کو پہنچے جو بدر کے ساتھ تھے تو ایک جماعت نے بدر کو چھوڑ دیا اور اس سے پھر کر مدینۃ السلام آ گئے۔ ان میں سے العباس بن عمرو الغنوی اور خاقان المفلحی اور محمد بن اسحاق بن کنداج اور خفیف الاذکوتکینی اور کچھ لوگ ان کے علاوہ تھے۔ جب وہ لوگ مدینۃ السلام پہنچ کے خلیفہ کے حضور میں باریاب ہوئے۔ خلیفہ نے ان میں سے کچھ اوپر تیس آدمیوں کو خلعت دیا۔ سرداروں کی ایک جماعت کو فی کس ایک لاکھ درہم اور دوسروں کو اس سے کم انعام دیا۔ بعض کو خلعت دیا اور انعام کچھ نہیں دیا۔

بدر رجب میں واسط کا ارادہ کر کے واپس ہوا۔ المکتفی کو بدر کے واسط آنے کی خبر پہنچی تو اُس نے بدر کے مکان پر پہرہ مقرر کر دیا، اُس کے سرداروں اور غلاموں کی ایک

جماعت کو گرفتار کر لیا۔ نحریر الکبیر اور عریب الجبلی اور منصور بن اخت عیسیٰ النوشری قید کر دیے گئے۔ ان سرداروں کو المکتفی نے اپنے پاس بلایا کہ "میں تم پر کسی کو امیر نہیں بناؤں گا، جسے کوئی حاجت ہو وزیر سے عرض کرے کیونکہ اُسے تمہاری حوائج پوری کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے" ڈھالوں اور جھنڈوں سے بدر کا نام مٹا دینے کا حکم دیا۔ اس پر المعتضد باللہ کا مولیٰ ابوالنجم مقرر تھا۔ بدر نے المکتفی کو ایک عریضہ لکھا جسے اُس نے زیدان السعیدی کو دیا اور اسے تیز دوڑنے والی سواریوں پر سوار کیا، جب یہ عریضہ المکتفی کو پہنچا تو اُس نے لے لیا اور زیدان پر پہرہ مقرر کر دیا۔ الحسن بن علی کورہ کو ایک لشکر کے ہمراہ واسط کی طرف روانہ کیا۔ مذکور ہے کہ المکتفی نے اُسے پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

اسی سال ۲۹ رشعبان کو مغرب کے وقت محمد بن یوسف کو ایک پیام کے ساتھ بدر کے پاس روانہ کیا۔ المکتفی نے بدر کے پاس جس وقت وہ فارس سے جدا ہوا تھا ایک پیام بھیجا کہ "وہ جس علاقے کی ولایت چاہے منظور ہے، خواہ اصبہان ہو یا رے، یا الجبال جہاں چاہے مع پیادہ و سواروں کے جن کو وہ چاہے لے جا سکتا ہے، اُس علاقے کا والی بن کر ان لوگوں کے قیام کرے" بدر نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے اپنے آقا کے دروازے پر جانا ضروری ہے۔ القاسم بن عبید اللہ کو اس کی شکایت کرنے کا موقع مل گیا۔ اُس نے المکتفی سے کہا کہ "امیر المومنین ہم نے اُس کے سامنے یہ پیش کیا کہ وہ جس علاقے میں جانا چاہے ہم اس کے سپرد کر دیں مگر اُس نے سوائے تیرے دروازے پر آنے کے اور سب سے انکار کر دیا" خلیفہ کو بدر کے کینے سے ڈرایا اور اُس کی جنگ سے دہشت دلائی۔

بدر کو یہ خبر پہنچی کہ اُس کے مکان پر پہرہ مقرر کر دیا گیا اور اُس کے غلاموں اور عزیزوں کو قید کر دیا گیا، تو اُسے شر کا یقین ہو گیا۔ اُس نے کسی کو روانہ کیا جو اس کے بیٹے ہلال کی رہائی کی تدبیر کرے، القاسم بن عبید اللہ کو اطلاع ہوئی تو اُس کی حفاظت کا حکم دیا۔ ابو حازم قاضی شرقیہ کو بلایا اسے بدر کے پاس جانے، اُس سے ملنے، اس کا دل خوش کرنے، اُس کو اور اس کی جان و مال و اولاد کو امیر المومنین کی جانب سے امان دینے کا حکم دیا مذکور ہے کہ ابو حازم نے اُس سے کہا کہ مجھے اس بات کی امیر المومنین سے سننے کی ضرورت ہے کہ بدر کو امیر المومنین کا بالمشافہہ پیغام پہنچا دوں۔ اُس نے جواب دیا کہ تو واپس جا کہ میں اس معاملے میں تیرے لیے امیر المومنین سے اجازت

لے لوں۔ بعد کو ابوعمر محمد بن یوسف کو بلایا اور اُسے بھی وہی حکم دیا جیسا ابوحازم کو دیا تھا۔ اُس نے فوراً قبول کرلیا۔ القاسم بن عبید اللہ نے المکتفی کی جانب سے ایک امان نامہ ابوعمر کو دیا۔ وہ اُسے بدر کے پاس لے گیا۔ جب بدر واسط سے جدا ہوا تو اُس کے ساتھی اور اکثر غلام جدا ہوگئے، جیسے عیسی النوشری اور اس کا داماد یانس جس نے امن لے لیا تھا، احمد بن سمعان، نحرالصغیر، یہ لوگ بحالت امان المکتفی کے خیمے میں چلے گئے۔

اسی سال کے رمضان کی دوسری تاریخ ہوئی تو المکتفی بغداد سے اپنے خیمے کی طرف جو نہر دیالے میں تھا نکلا اور اُس کے ہمرکاب تمام لشکر بھی نکلا۔ اُس نے اسی مقام پر پڑاؤ کیا۔ اُس جماعت کو جو اُس کے خیمے میں آگئی تھی جن کے میں نے نام لیے اور سرداروں اور لشکر کی ایک جماعت کو خلعت دیا۔ ایک جماعت پر پہرہ مقرر کر دیا، لوہے کی بیڑیاں ڈال دیں اور انہیں بیڑیاں پہنے ہوئے نئے قید خانے روانہ کرنے کا حکم دیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ابوعمر محمد بن یوسف سے واسط کے قریب ملاقات کی اور اُسے امان نامہ دے دیا جو کچھ القاسم بن عبید اللہ نے کہا تھا اُس کی خبر المکتفی کی جانب سے دی۔ اسی کے ہمراہ بدر الحراقہ (آگ لگانے والی کشتی) میں سوار ہوگیا۔ وہ اُسے شرقی جانب لیے جا رہا تھا، غلام جن کے ہاتھ میں چپو تھے، لشکر کی ایک جماعت کے اور کردوں کی مخلوق کثیر اور الجبل کے باشندے اس کی رفتار کے ساتھ ساتھ دجلے کے کنارے پر چل رہے تھے، بدر اور ابوعمر کے درمیان یہ امر قرار پایا کہ بدر مطیع و فرماں بردار بن کے بغداد میں چلے۔ بدر نے دجلے کو عبور کیا اور النعمانیہ تک پہنچ گیا۔ اُس نے اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہتیار اتار ڈالیں اور کسی سے جنگ نہ کریں جو امان نامہ ابوعمر اُس کے پاس لایا تھا اُس کی انہیں خبر دی۔ اُس وقت کہ چل رہا تھا اُس کے پاس محمد بن اسحاق بن کنداج ایک کشتی میں آیا، ہمراہ غلاموں کی بھی ایک جماعت تھی، وہ حراقہ (بدر کی کشتی) میں آگیا، اس سے بدر نے خبر دریافت کی، اُس نے اس کا دل خوش کرنے کو دلپسند باتیں کیں۔ حالانکہ ان تمام معاملات میں وہی سرگروہ بنا ہوا تھا۔ القاسم بن عبید اللہ نے یہ حکم دے کے اُسے روانہ کیا تھا کہ "جب تو بدر کے ساتھ اکٹھا ہو جائے اس کے ہمراہ کسی مقام تک جائے تو مجھے آگاہ کر دینا"۔ اُس نے کسی کو بھیج کر اطلاع دے دی۔ القاسم بن عبید اللہ نے

لؤلؤ کو بلایا جو خلیفہ کا غلام تھا، اُس سے کہا کہ "میں نے تجھے ایک کام کے لیے نامزد کیا ہے" اُس نے کہا "بسر وچشم" کہا "تو جا، ابن کنداجیق سے بدر کو بچا اور اس کا سر میرے پاس لے آ" وہ ایک نہایت تیز رفتار کشتی میں روانہ ہو کے سیب بنی کو ما اور اضطربد کے درمیان بدر اور اُس کے ہمراہیوں کے سامنے آگیا۔ اپنی کشتی سے بدر کی کشتی میں منتقل ہو گیا۔ بدر سے کہا کھڑا ہو۔ اُس نے کہا کیا خبر ہے؟ کہا تیرے لیے کوئی خوف نہیں ہے۔ پھر اُسے وہ اپنی کشتی میں لے کے جزیرۃ الصافیہ تک لے گیا، جزیرے میں نکالا، خود بھی نکلا، تلوار مانگی، اُسے میان سے باہر کرلیا، جب بدر کو قتل کا یقین ہو گیا تو اُس نے درخواست کی کہ "اتنی مہلت دے دے کہ دو رکعت نماز ادا کرلے" یہ مہلت مل گئی۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اُس کے پاس آگیا تو اُس نے اس کی گردن مار دی۔ یہ واقعہ ۶ رمضان یوم جمعہ کو زوال سے پہلے ہوا بدر کا سر لے کے اپنی تیز رفتار کشتی (طیار) میں سوار ہو کے المکتفی کی چھاؤنی میں آیا جو نہر دیالے میں تھی۔ بدر کا سر ہمراہ تھا۔ لاش وہیں چھوڑ دی گئی تھی جو وہیں پڑی رہی۔ اُس کے اعزہ نے کسی کو بھیجا جس نے خفیہ طور پر لاش اٹھالی اور ایک صندوق میں رکھ لی۔ حج کا زمانہ آیا تو چھپا کے مکے روانہ کر دی، کہا گیا ہے کہ بدر کی لاش مکے ہی میں مدفون ہوئی۔ یہی اُس نے وصیت بھی کی تھی، اپنے قتل سے قبل تمام غلاموں کو آزاد کر دیا تھا۔ قتل کے بعد حکومت نے بدر کی جاگیر اور جائداد اور مکانات اور اُس کے تمام مال پر قبضہ کرلیا۔ قتل کی خبر المکتفی کو اسی سال ۷ رمضان کو پہنچی تو اس نے واپسی کے لیے مدینۃ السلام کی طرف کوچ کیا، جو لشکر ہمرکاب تھا وہ بھی چلا، بدر کا سر اُس کے پاس چھاؤنی سے کوچ کرنے سے پہلے پہنچا دیا گیا، اُس نے حکم دیا تو صاف کیا گیا اور خزانے میں رکھ دیا گیا۔ ابو عمر قاضی اپنی شتاب کاری سے ملول و غمگین ہو کر شنبے کو اپنے مکان واپس آیا۔ لوگوں نے اس کے بارے میں چرچے کیے کہ وہی بدر کے قتل کا سبب ہوا۔

**حکومت پر نکتہ چینی**

اس باب میں متعدد نظمیں ہوئیں جو کچھ کہا گیا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

مدینۃ المنصور کے قاضی سے کہہ دے کہ کس دلیل سے تو نے امیر کے سر لینے کو حلال کر دیا۔

بعد اس کے کہ ایک فرمان میں تو اُس سے عہد و پیمان کر چکا قسمیں کھا چکا تھا۔

تیری وہ قسمیں کہاں گئیں۔ جن پر خدا گواہ ہے کہ وہ ایک بدکار کی قسم تھی۔

تیرے ہاتھ اُس کے ہاتھوں سے جدا نہ ہوتے تھے جب تک تو نے تخت کے بادشاہ کو نہیں دیکھا تھا۔

اے یحیٰ اور اے سب سے زیادہ جھوٹے۔ اور اے جھوٹی شہادت دینے والے
یہ قاضیوں کا فعل نہیں ہے اس عبارت کو کون اچھا سمجھے گا۔
تو نے بہترین ماہ کے روشن جمعے میں کس فعل کا ارتکاب کیا۔
جس کو تو نے رمضان میں قتل کیا وہ تو سجدۂ مغفرت کرکے روزے کی حالت میں چلا گیا۔
اے یوسف بن یعقوب کی اولاد یا اہل بغداد تم سے دھوکے میں رہے۔
اللہ تعالیٰ تمھارے گروہ کو ہلاک کرے۔ اور مجھے اس وزیر کی زندگی ہی میں تمھاری ذلت دکھائے۔
تاکہ وہ منکر نکیر کے بعد حاکم عادل کے روبرو جواب کے لیے تیار کیا جائے۔
تم سب کے سب ابوحازم پر قربان ہو جو تمام امور میں درست ہے۔

۷ر رمضان کو زیدان السعیدی جو بدر کی جانب سے قاصد بنا کے المکتفی کے پاس بھیجا گیا تھا مع بدر کے اُن نو سرداروں کے جن کے بیڑیاں ڈالی گئی تھیں اور اُن سات مصاحبوں کے جو ان کے بعد اس کشتی میں گرفتار کیے گئے تھے جس میں وہ تھا اور وہ مقید کر کے بصرے روانہ کر دیے گئے، وہاں کے قید خانے میں بند کر دیے گئے۔

مذکور ہے کہ لؤلؤ جو بدر کے قتل پر مقرر کیا گیا وہ محمد بن ہارون کا وہی غلام تھا جو محمد بن زید کو طبرستان میں اور اکرتمش کو رے میں قتل کر کے محمد بن ہارون کے غلاموں کی ایک جماعت کے ہمراہ بحالت امان بارگاہِ خلافت میں حاضر ہوا تھا۔

اسی سال ۲۶ر رمضان شب دوشنبہ کو عبدالواحد بن ابی احمد الموفق جیسا کہ بیان کیا گیا قتل کر دیا گیا۔ کہا گیا ہے کہ جب وہ گرفتار کیا گیا تو اس کی ماں نے ہمراہ ایک دایہ کو مونس کے گھر پر بھیج دیا تھا، مگر اُسے اور دایہ کو جدا جدا کر دیا گیا، وہ دو یا تین دن رہی پھر اپنی بیوی کے مکان پر واپس کر دی گئی۔ عبدالواحد کی والدہ نے جب اس کا حال دریافت کیا تو کہہ دیا گیا کہ وہ المکتفی کے مکان میں بخیریت ہے۔ وہ اس کی زندگی کی امیدوار رہی، جب المکتفی مر گیا تو مایوس ہو گئی اور اُس کا ماتم کیا۔

## ۲۸۹ھ کے بقیہ حوادث جلیلہ

اسی سال ۱۲ر شعبان کو اسماعیل بن احمد حاکم خراسان کی جانب سے اُس جنگ کی خبر کے متعلق خلافت میں عرضداشت پہنچی جو طبرستان میں اُس کے ساتھیوں اور ابن جستان الدیلمی کے

درمیان ہوئی تھی کہ اس کے ساتھیوں نے ابن جستان کو شکست دی۔ یہ عریضہ بغداد کی دونوں جامع مسجدوں میں پڑھ کر سنا گیا۔

بدر قتل کر دیا گیا تو ایک شخص جس کا نام اسحاق الفرغانی تھا بدر کے ساتھیوں میں سے تھا، وہ ایک جماعت کے ہمراہ حکومت کی مخالفت پر آمادہ ہو کے البادیہ کے نواح میں چلا آیا۔ وہاں ابوالاغر سے جنگ ہوئی جس میں ابوالاغر نے شکست کھائی اور اس کے ساتھیوں اور سرداروں کی ایک جماعت قتل ہوئی۔ مونس خازن کو بہت بڑی جماعت کے ہمراہ اسحاق الفرغانی کی جنگ کے لیے کوفے روانہ کیا گیا۔ ختم ذی القعدہ پر خاقان المفلحی کو خلعت دیا گیا اور اسے الرے کی معونت کا والی بنایا گیا، پانچ ہزار آدمی اس کے ماتحت کئے گئے۔

اسی سال شام میں ایک شخص ظاہر ہوا جس نے اعراب کی بہت بڑی جماعت جمع کر لی، انھیں دمشق میں لایا جہاں ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی جانب سے طغج بن جف مامور تھا، یہ اس سال کے آخر میں ہوا، اس کے اور طغج کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں جس میں کہا جاتا ہے کہ مخلوق کثیر قتل ہوئی۔

## شام میں کیوں ظلمت پھیلی؟

### زکرویہ کا خروج

ہم کہہ چکے ہیں کہ زکرویہ بن مہرویہ ہی قرمط کا باعث تھا، جب المعتضد کی جانب سے کوفے کے دیہات میں جو قرامطہ تھے ان کی جانب پے در پے لشکروں کی روانگی ہونے لگی، ان کی تلاش میں اصرار اور قتل کی گرم بازاری ہوئی، تو زکرویہ نے دیکھا کہ کوفے کے دیہات میں نہ (قرامطہ کی) کوئی مدافعت کرنے والا ہے اور نہ کوئی اطمینان کی صورت ہے، اس نے کوفے کے قریب کے اسد، وطے، وتمیم، وغیرہم، قبائل عرب کے ورغلانے کی کوشش کی اور انھیں اپنی دعوت دی۔ یہ یقین دلایا کہ دیہات میں جو قرامطہ ہیں سب شریک ہو جائیں گے بشرطیکہ عرب اسے مان لیں۔ مگر ان لوگوں نے نہیں مانا۔ قبیلۂ کلب کی ایک جماعت تھی جو السماوہ کے خشکی کے راستے کی حفاظت کرتی تھی جو کوفے و دمشق کے درمیان تدمر وغیرہا کی سڑک پر تھا۔ قاصدوں کو اور تجار کے مال کو اپنے اونٹوں پر لادا کرتی تھی۔ زکرویہ نے اپنی اولاد کو ان کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے بیعت کر لی اور ان میں شامل ہو گئے، علیؑ ابن

ابی طالب اور محمد بن اسماعیل بن جعفرؒ سے اپنے آپ کو منسوب کر لیا۔ بیان یہ کیا کہ انھیں حکومت کی جانب سے خوف ہے اور وہ اُن کی پناہ لیں گے۔ کلبیوں نے اس کو قبول کر لیا، قرامطہ کی دعوت دینے کی کوشش بھی کی مگر اُس کو کسی نے قبول نہ کیا، البتہ بنی العلیص بن ضمضم بن عدی ابن جناب کہ قبیلۂ کلب ہی کے ایک جزو تھے مع اپنے موالی کے ساتھ ہو گئے۔

اواخر ۲۸۹ھ میں السماوہ کے علاقے میں ابن زکرویہ سے بیعت کر لی جس کا نام یحییٰ اور کنیت ابوالقاسم تھی، اُن لوگوں نے اُس مکر کی وجہ سے جس کا جال ان میں پھیلایا تھا اُسے شیخ کا لقب دیا تھا، اُس نے بھی اپنے آپ کو یہی لقب دیا تھا اور یقین دلایا تھا کہ وہ ابوعبداللہ ابن محمد بن اسماعیل بن جعفرؒ بن محمدؒ ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ بھی یقین دلایا تھا کہ وہ محمدؒ بن عبداللہؒ بن یحییٰؒ ہے، یہ بھی کہا گیا کہ اُس نے یقین دلایا کہ وہ محمدؒ بن عبداللہؒ بن محمد بن اسماعیلؒ بن جعفرؒ بن محمدؒ بن علیؒ ابن الحسینؒ بن علیؒ بن ابی طالب ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ محمد بن اسماعیل کا کوئی بیٹا نہ تھا جس کا نام عبداللہ ہو۔ یقین دلایا کہ اس کا باپ عرف ابومحمود اس کا سبب ہے دیہات اور مشرق و مغرب میں اس کے ایک لاکھ چشم میں وہ جس اونٹنی پر سوار ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے جب لوگ اس کے پیچھے چلیں گے تو کامیاب ہوں گے۔

**دامِ تزویر**

غیب کی باتیں کہیں اُن کے سامنے اپنا ایک ناقص بازو ظاہر کیا کہ وہ ایک نشان ہے۔ بنی الاصبغ کی ایک جماعت اس کی طرف مائل ہو گئی، اس کے ساتھ خلوص ظاہر کیا، اُن کا نام فاطمیین رکھا گیا اور اس کا دین اختیار کر لیا۔ المعتضد باللہ کے مولی سبک الدیلمی نے دیار مضر کی فرات کے غربی جانب الرصافہ کے علاقے میں اُن کا قصد کیا، انھوں نے دھوکے سے اُس کو قتل کر دیا، الرصافہ کی مسجد کو جلا دیا۔ دیہات میں جہاں گذرتے تھے تعرض کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ شام کے علاقے تک پہنچ گئے جو ہارون بن خمارویہ کی جاگیر میں تھا اور اُس نے اس کا انتظام طغج بن جف کے سپرد کر دیا تھا، وہاں اس نے قیام کیا، طغج کے ہر لشکر کو جس نے مقابلہ کیا شکست دی۔ اُسے اُسی کے شہر دمشق میں محصور کر دیا۔

مصریوں نے ابن طولون کے غلام بدر الکبیر کو مقابلے کے لیے روانہ کیا جو اس کی جنگ کے لیے طغج کے ساتھ ہو گیا، اُس نے دمشق کے قریب اُن پر حملہ کیا، اللہ نے اپنے دشمن یحییٰ ابن زکرویہ کو قتل کر دیا۔

قتل کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ کسی بربری نے اُسے چھوٹے نیزے سے مارا اور کسی آگ لگانے والے نے تعاقب کر کے اُس پر آتشیں پچکاری چلائی، یہ اُس وقت کی بات ہے کہ

لڑائی زوروں پر تھی، جنگ مصریوں تک پہنچ گئی تو وہ لوگ ہٹ گئے۔

**چھوٹے بھائی**

بنی علیص اُن کے موالی، اور بنی الاصبغ نے اتفاق کر کے "شیخ" کے بھائی "حسین بن زکرویہ" اپنا سرہنگ بنایا، اس نے انھیں یقین دلایا کہ وہ احمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے۔ اس کی عمر کچھ اوپر بیس سال کی تھی۔ الشیخ نے پہلے ہی بنی العلیص کے موالی کو روانہ کر دیا تھا، انھوں نے ایک جماعت کو قتل کر دیا اور انھیں ذلیل سمجھا، الحسین بن زکرویہ سے جس کا نام احمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل بن جعفر رکھا گیا تھا اس کے بھائی کے بعد بیعت کر لی۔ اُس نے اپنے چہرے میں ایک خال ظاہر کیا جس کو بیان کیا کہ یہ نشان ہے اور اُس پر اس کے چچا کا بیٹا عیسیٰ بن مہرویہ جس کا نام عبداللہ ہے آگیا ہے، یقین دلایا کہ وہ عبداللہ بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے، اُس نے اُسے المدثر کا لقب دیا اور اُس سے عہد کیا۔ بیان کیا کہ جس سورۃ میں المدثر کا ذکر ہے اُس کے یہی معنی ہیں۔ اور اُس نے اپنے عزیزوں میں سے ایک لڑکے کا لقب المطوّق رکھا، مسلمان قیدیوں کا قتل اُس کے سپرد کیا۔ وہ مصریوں پر اور حمص اور شام کے لشکر پر غالب آگیا۔ ان مقامات کے منبروں پر اُس کا نام امیر المومنین لیا جاتا تھا۔ یہ تمام واقعات ۲۸۹ھ میں اور ۲۹۰ھ میں ہوئے۔

اسی سال نویں ذی الحجہ کو بغداد میں لوگوں نے گرمی کے لباس میں عصر کی نماز پڑھی، عصر کے وقت شمالی آندھی آئی جس سے ہوا اس قدر سرد ہوگئی کہ لوگوں کو سردی کی شدت کی وجہ سے آگ کی اور آگ سے تاپنے کی اور روئی دار کپڑوں اور جبّوں کے پہننے کی حاجت ہوئی۔ سردی بڑھتی رہی یہاں تک کہ پانی جم گیا۔

اسی سال رے میں اسماعیل بن احمد اور محمد بن ہارون کے درمیان جنگ ہوئی، ابن ہارون اس وقت تقریباً آٹھ ہزار کے ساتھ تھا۔ محمد بن ہارون بھاگا، اور اُس کے ساتھی آگے چلے گئے، تقریباً ایک ہزار اُس کے پیچھے ہو گئے اور الدیلم کی طرف چلے گئے۔ وہاں وہ پناہ گزین ہو کر داخل ہو گیا، اسماعیل بن احمد رے میں آگیا جو لوگ بھاگے تھے اُن میں سے تقریباً ایک ہزار آدمی جیسا کہ بیان کیا گیا حکام کے دروازے پر چلے گئے۔

اسی سال ۴ رجمادی الآخرہ کو جزیرے کی سرحدوں پر گرمائی جہاد کے لیے القاسم بن سیما کو مقرر کیا گیا اور اُسے تئیس لاکھ دینار کا اختیار دیا گیا۔

اس سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۹۰ھ

۲۔ محرم کو المکتفی نے اسمٰعیل بن احمد کے پاس خلعت اور ولایت رے کا فرمان ایک قاصد کے ساتھ بھیجا اور عبداللہ بن الفتح کے ہمراہ تحفے روانہ کیے۔

اسی سال ۲۵۔ محرم کو بیان کیا گیا ہے کہ الرقہ سے علی بن عیسیٰ کا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ ابن زکرویہ قرمطی عرف شیخ ایک بڑے مجمع کے ساتھ الرقہ میں آیا۔ سپاہ خلافت کی ایک جماعت نکلی جن کا رئیس المکتفی کا غلام سُبک تھا۔ اس پر انھوں نے حملہ کیا، سُبک مارا گیا، سپاہی بھاگ گئے۔ ۱۰۔ ربیع الآخر کو یہ خبر آئی کہ طغج بن جف نے دمشق سے قرمطی کے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجا جن کا سرخیل "بشیر" نامی ایک غلام تھا، قرمطی نے ان سے جنگ کی لشکر کو شکست دی اور بشیر کو قتل کر دیا۔

۱۷۔ ماہ ربیع الآخر کو ابوالاغر کو خلعت دے کے شام کے نواح میں قرمطی کی جنگ کے لیے روانہ کیا گیا، وہ دس ہزار آدمیوں کے ساتھ حلب گیا۔

۱۹۔ ربیع الآخر کو ابوالعشائر احمد بن نصر کو خلعت دیا گیا اور اسے طرسوس کا والی بنایا گیا اور مظفر بن حاج کو اہل سرحد کی شکایت کی وجہ سے وہاں سے معزول کر دیا گیا۔

### قرامطہ کا زور و شور

اسی سال کے نصف جمادی الاولیٰ کو دمشق سے سوداگروں کے خطوط بغداد آئے جن پر ۲۲۔ ربیع الآخر کی تاریخ تھی۔ خبر دی تھی کہ شیخ قرمطی نے طغج بن جف کو کئی مرتبہ شکست دی، سوائے چند کے اس کے تمام ساتھیوں کو قتل کر دیا، وہ قلیل جماعت کے ساتھ رہ گیا اور نکلنے سے باز آگیا۔ صرف عام لوگ جمع ہو جاتے ہیں پھر قتال کے لیے نکلتے ہیں اور وہ بھی ہلاکت کے قریب ہیں"۔

اسی روز بغداد کے تاجروں کی ایک جماعت جمع ہوئی، یوسف بن یعقوب کے پاس گئے اور خطوط سنائے۔ اس سے وزیر کے پاس جانے کی درخواست کی کہ اہل دمشق کے حال کی خبر دے، اس نے وعدہ کیا۔

۲۳۔ جمادی الاولیٰ کو ابوحازم اور یوسف اور اس کا بیٹا محمد ایوان حکومت میں حاضر کیے گئے، طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث کا ساتھی بھی حاضر کیا گیا، اسے فارس کے مال کا ٹھیکہ دار بنایا گیا، المکتفی نے طاہر کو اعمال فارس کا عہدہ دیا، اس کے ساتھی کو خلعت دیا، خلعت

مع فرمانِ تقرر اس کے پاس روانہ کر دیے گئے۔

جمادی الاولیٰ میں مدینۃ السلام سے امن لینے والا امرد جس کا عرف ابوسعید الخوارزمی تھا، بھاگ گیا، اس نے موصل کا راستہ اختیار کیا تو عبداللہ عرف غلام نون کو، جس کے سپرد تحریت کے معاون اور اس کے متصل علاقے کے اعمال سامرا اور موصل کی حد تک تھے، اس کے روکنے اور گرفتار کرنے کے لیے لکھا گیا۔ انھوں نے یہ گمان کیا تھا کہ عبداللہ نے اسے روک لیا ہے۔ ابوسعید نے اسے دھوکا دیا یہاں تک کہ دونوں بغیر جنگ کے جمع ہو گئے۔ ابوسعید نے اس پر ناگہانی حملہ کر کے قتل کر دیا۔

ابوسعید شہرزور کی طرف چلا گیا، وہ اور ابن ابی ربیع الکردی جمع ہوئے، اس نے اسے داماد بنا لیا، دونوں کے دونوں حکومت کی نافرمانی پر متفق ہو گئے۔ ابوسعید اس کے بعد قتل کر دیا گیا، جو لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تھے سب منتشر ہو گئے۔

۱۰ رجمادی الآخرہ کو ابو العشائر اپنے طرسوس کے عمل پر روانہ ہوا، اس کے ہمراہ جہاد کے لیے رضاکار مجاہدین کی ایک جماعت بھی تھی اور المکتفی کی جانب سے ملک روم کے لیے ہدایا بھی تھے۔

۲۰ رجمادی الآخرہ کو عصر کے بعد المکتفی سامرا کے قصد سے وہاں منتقل ہونے کے لیے عمارت بنانے کے ارادے سے نکلا۔

۲۵ رجمادی الآخرہ یوم پنجشنبہ کو داخل ہوا۔ ان خیموں کی طرف لوٹا جو اس کے لیے الجوسق (محل) میں لگائے گئے تھے۔ القاسم بن عبیداللہ کو اور تعمیر کا تخمینہ کرنے والوں کو بلایا۔ ان لوگوں نے تعمیر کا اور اس پر خرچ کرنے کے لیے جتنے مال کی ضرورت ہو گی سب کا اندازہ کیا۔ موازنہ کثیر اور مدت تکمیل تعمیر طویل دکھائی۔ القاسم اس بارے میں خلیفہ کی رائے کو بدلنے اور خرچ کو بہت گراں بتانے لگا۔ تمام مصارف اندازے سے باہر نکلے، لہٰذا اس ارادے سے باز رکھا۔ اس نے ناشتہ کیا اور سو گیا، جب اپنی نیند سے اٹھا تو سوار ہو کر ساحل کی طرف گیا، ایک بادبان میں سوار ہوا اور القاسم بن عبیداللہ کو بھی کشتی میں روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بہت سے لوگوں نے جب اور وں کو لوٹتا ہوا پایا تو وہ سامرا پہنچنے سے پہلے ہی راستے سے لوٹ گئے۔

۷ ررجب کو القاسم بن عبیداللہ کے لڑکوں کو خلعت دیا گیا، بڑے کو شہزادوں اور بیگموں کی جاگیر و تنخواہ کا والی بنایا گیا، چھوٹے کو ابو احمد بن المکتفی کے کاتبوں کا میر منشی بنایا گیا۔ یہ اعمال الحسین بن

عمرو النصرانی کے سپرد تھے جوان دونوں سے معزول کر دیا گیا، القاسم بن عبید اللہ نے الحسین بن عمرو پر یہ تہمت لگائی تھی کہ اُس نے المکتفی سے اُس کی چغلی کھائی ہے۔ الحسین بن عمرو نے المکتفی کے سامنے القاسم بن عبید اللہ سے صفائی کر لی تھی۔ مگر القاسم اُس کے خلاف تدبیر کرتا رہا اور المکتفی کے دل کو اُس سے بیزار کرتا رہا یہاں تک کہ جو چاہا کیا۔

## قتل ابن زکرویہ

۱۶ ار شعبان یوم جمعہ کو مدینۃ السلام کی دونوں جامع مسجدوں میں یحییٰ بن زکرویہ الملقب بالشیخ کے قتل کے متعلق دو خط پڑھ کر سنائے گئے مصریوں نے باب دمشق پر اُس کو قتل کر دیا۔ یہ جنگ اُس کے اور اہل دمشق اور اُن کے مصری مددگاروں میں برابر ہوتی رہی۔ اس نے قرمطی لشکروں کو شکست دے دی، ایک بڑی جماعت کو قتل کر دیا، یحییٰ بن زکرویہ ایک کجاوہ دار اونٹ پر سوار ہوتا تھا، ڈھیلے کپڑے پہنتا تھا، بدوی طریقے کا عمامہ باندھتا تھا، اور ناک پر کپڑا باندھے رہتا تھا۔ اپنے ظاہر ہونے سے قتل ہونے تک کبھی گھوڑے پر سوار نہیں ہوا۔ ساتھیوں کو یہ حکم دیا تھا کہ "اس وقت تک کسی سے جنگ نہ کریں اگرچہ کوئی اُن پر حملہ ہی کر دے، جب تک وہ اپنی جانب سے اپنے اونٹ کو نہ بھیجے" کہا تھا کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمھیں شکست نہیں ہوگی"۔

مذکور ہے کہ جب وہ اُن اطراف میں سے کسی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا تھا جہاں اُس سے جنگ کرنے والے ہوتے تھے تو اُس طرف والوں کو شکست ہو جاتی تھی، اسی عمل سے اس نے اعراب کو گمراہ کر دیا تھا۔

جب وہ دن ہوا جس میں یحییٰ بن زکرویہ الملقب بالشیخ قتل کیا گیا اور لوگ اس کے بھائی الحسین بن زکرویہ کی طرف بھاگے تو اُس نے اپنے بھائی الشیخ کو مقتولین میں تلاش کیا، اسے پایا تو چھپایا، الحسین بن زکرویہ نے اپنے آپ کو خود ہی مقرر کر لیا، اپنا نام احمد بن عبد اللہ رکھ لیا، کنیت ابو العباس رکھی۔ بدر کے ساتھیوں کو الشیخ کے قتل کا علم ہوا تو لاش تلاش کی مگر نہ پائی، الحسین ابن زکرویہ نے بھی ویسی ہی دعوت دی جیسی اُس کے بھائی نے دی تھی۔ اہل بادیہ اور دوسرے لوگوں میں سے اکثر نے اُسے مان لیا اور اُس کی شوکت بہت بڑھ گئی وہاں سے نکل کے دمشق کی طرف چلا گیا۔

مذکور ہے کہ دمشق کے باشندوں نے اُس سے خراج پر صلح کر لی جو ادا بھی کر دیا وہاں سے حمص کے اطراف میں جا کر زبردستی قبضہ کر لیا، منبروں پر اُس کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ اپنا نام

المہدی رکھ لیا۔ شہر حمص گیا تو باشندوں نے اُس کی اطاعت کر لی، اُس کے خوف سے شہر کا دروازہ کھول دیا۔ وہ داخل ہو گیا۔

## قتلِ عام

حماۃ اور معرۃ النعمان وغیرہ گیا، باشندوں کو، عورتوں کو اور بچوں کو قتل کر ڈالا، بعلبک گیا اور وہاں کے اکثر باشندوں کو قتل کر دیا، ان میں سے سوائے چند کے کوئی باقی نہ رہا۔ سلمیہ گیا تو باشندوں نے جنگ کی اور اسے داخل ہونے سے روکا، اس نے صلح کر لی اور انہیں امان دے دی تو دروازہ کھول دیا اور وہ داخل ہو گیا۔ وہاں جو بنی ہاشم تھے انہیں سے ابتداء کی، اُن کی بڑی جماعت تھی جن سب کو اُس نے قتل کر دیا، دوسرے درجے پر اہلِ سلمیہ کو لیا اور ان سب کو قتل کر دیا، جانوروں اور کاتبوں کے بچوں کو بھی قتل کیا، وہاں سے اس حالت میں نکلا کہ کوئی آنکھ دیکھنے والی نہ تھی۔ اطراف کے دیہات میں قتل کرتا، قید کرتا، آگ لگاتا، اور راستے کو خوف دلاتا چلا گیا۔

باب المحول کے ایک طبیب سے جس کا نام ابو الحسن تھا مذکور ہے کہ چہرے کے سیاہ نشان والے قرمطی اور اس کے ساتھیوں کے بغداد میں داخل کیے جانے کے بعد میرے پاس ایک عورت آئی، اُس نے مجھ سے کہا کہ میرے شانے میں کچھ ہو گیا ہے، اس کا علاج کر دے، میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا زخم۔ میں نے کہا میں تو آنکھ کا معالج ہوں۔ یہاں ایک عورت ہے جو عورتوں کا علاج کرتی ہے اور زخموں کی بھی دوا کرتی ہے تو اس کے آنے کا انتظار کر۔ وہ بیٹھ گئی، میں نے اُسے دردمند اور بے تاب اور گریاں دیکھا تو اس سے حال دریافت کیا کہ تیرے زخم کا کیا سبب ہے؟ اُس نے کہا میرا قصہ طویل ہے، میں نے کہا مجھ سے بیان کر اور سچ سچ بیان کر، جو لوگ میرے پاس تھے وہ ہٹ گئے تھے۔ اُس نے کہا کہ میرا ایک بیٹا تھا جو کھو گیا، اس کی جدائی دراز ہو گئی، میرے پاس اپنے چھوٹے بھائیوں کو چھوڑ گیا، میں تنگ ہوئی، حاجتمند ہو گئی اور اُس کی مشتاق ہوئی۔ وہ الرقہ کے نواح میں گیا تھا، میں موصل میں، شہر و نواح میں، اور الرقہ کے اطراف میں تمام مقامات پر اُسے تلاش کرتی ہوئی اور اس کو پوچھتی ہوئی نکلی مگر پتا نہ لگا، الرقہ سے تلاش میں نکلی تو قرمطی کے لشکر میں گھومنے اور اُسے تلاش کرنے لگی۔ یکایک میں نے اُسے دیکھا اور لپٹ گئی، میں نے کہا میرے بیٹے، اُس نے کہا میری ماں، میں نے کہا ہاں، اُس نے کہا میرے بھائی کیا ہوئے، میں نے کہا بخیریت ہیں، اس کے بعد جو تنگی ہمیں لاحق ہوئی تھی اس کی میں نے شکایت کی، مجھے وہ اپنے ٹھکانے پر لے گیا، میرے سامنے بیٹھ گیا اور حالات دریافت کرنے لگا میں نے اُسے خبر دی۔ اس نے کہا یہ باتیں

چھوڑ۔ مجھے یہ بتا کہ تیرا دین کیا ہے؟ میں نے کہا اے میرے بیٹے کیا تو مجھے پہچانتا نہیں؟ اس نے کہا بھلا میں تجھے کیسے نہ پہچانوں گا؟ میں نے کہا پھر کیوں میرا دین پوچھتا ہے، تو تجھے بھی جانتا ہے اور میرا دین بھی جانتا ہے، کہا ہم جس دین میں تھے وہ بالکل باطل ہے دین تو وہ ہے جس میں ہم لوگ اب ہیں۔ مجھے یہ گراں گذرا اور تعجب ہوا۔ جب اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو نکلا اور چھوڑ گیا، گوشت روٹی اور جو میرے لیے مناسب تھا بھیجا اور کہا اسے پکا۔ مگر میں نے اُسے چھوا ایک نہیں اُس نے خود ہی پکایا اور اپنے مکان کی درمیانی کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، وہ نکل کر گیا وہ شخص اُس سے کہہ رہا تھا کہ یہ جو تیرے پاس آئی ہے کیا اچھا ہوتا اگر یہ کچھ عورتوں کے معاملات کے قابل ہوتی، اُس نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا میرے ہمراہ چل، میں روانہ ہوئی تو اُس نے مجھے ایک مکان میں داخل کیا، میں نے دیکھا کہ ایک عورت ہے جو دردِ زہ میں مبتلا ہے، میں اس کے سامنے بیٹھ گئی اور اس سے باتیں کرنے لگی مگر وہ مجھ سے بات نہ کرتی تھی۔ جو مجھے اس کے پاس لایا تھا اُس نے کہا کہ اُس سے باتیں کرنا تیرا فرض نہیں، تو اس کی حالت کی اصلاح کر اور گفتگو کو چھوڑ۔ میں ٹھیر گئی، یہاں تک کہ اس کے لڑکا پیدا ہوا، میں نے اس کا حال درست کیا، باتیں کیں، اُس کے ساتھ مہربانی کرنے لگی اور اُس سے کہنے لگی کہ اے عورت مجھ سے ناراض نہ ہو کیونکہ تجھ پر میرا حق واجب ہے۔ مجھے اپنے حال سے اور اپنے قصے سے آگاہ کر کہ اس بچے کا والد کون ہے۔ اُس نے کہا کہ تو اس لیے اس کے باپ کو دریافت کرتی ہے کہ اس سے کچھ مطالبہ کرے؟ میں نے کہا نہیں، البتہ میں یہ چاہتی ہوں کہ تیرا حال معلوم کروں، اُس نے بیان کیا کہ "میں ایک ہاشمی عورت ہوں" سر اٹھایا تو میں نے اُس کے چہرے کو سب سے زیادہ حسین دیکھا، "یہ قوم ہم لوگوں کے پاس آئی، میرے ماں باپ بھائی شوہر سب کو ذبح کر دیا، اُن کے رئیس نے مجھ کو گرفتار کر لیا، میں پانچ دن اس کے پاس رہی پھر اُس نے مجھے نکال دیا اور اپنے ساتھیوں کے حوالے کر دیا کہ اس کو پاک کر دو، انھوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تو میں روئی۔ اس کے سرداروں میں سے ایک شخص اُس کے سامنے تھا، اُس نے کہا اسے مجھے دے دے، اُس نے کہا لے لے، اُس نے مجھے لے لیا، سامنے اس کے ساتھیوں میں سے تین آدمی کھڑے تھے، انھوں نے اپنی تلواریں میان سے باہر کر لیں کہ ہم لوگ اُسے تیرے سپرد نہ کریں گے، یا تو ہمیں دے دے ورنہ ہم اُسے قتل کریں گے۔ انھوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا اور شور مچایا، اُن کے رئیس قرمطی نے انھیں بلایا اور واقعہ دریافت کیا۔ انھوں نے

اسے خبر دی' اُس نے کہا وہ تم چاروں کے لیے ہے' انھوں نے مجھے لے لیا' میں اُن چاروں کے ساتھ مقیم ہوں اور بخدا میں نہیں جانتی کہ یہ لڑکا ان میں سے کس کا ہے"۔ شام کے بعد ایک شخص آیا تو اُس نے مجھ سے کہا کہ اُسے مبارک باد دے' میں نے اُسے بچے کی مبارکباد دی' اس نے مجھے ایک چاندی کا سکہ دیا' دوسرا اور تیسرا آیا' میں اُن میں سے ہر ایک کو مبارک باد دیتی رہی اور مجھے چاندی کا سکہ دیتا رہا۔ جب پچھلی رات ہوئی تو ایک شخص کے ہمراہ ایک جماعت آئی' اس کے آگے آگے شمع تھی' ریشمی کپڑے پہنے تھا جن میں سے مشک کی خوشبو آرہی تھی' مجھ سے کہا اُسے مبارک باد دے' میں اٹھی اور کہا خدا تیرا چہرہ روشن کرے' سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جس نے تجھے یہ بیٹا عطا کیا' میں نے اُسے دعا دی تو اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں ایک ہزار درہم تھے' وہ شخص ایک کوٹھری میں سو گیا' میں اس عورت کے ساتھ ایک کوٹھری میں سو گئی' جب صبح ہوئی تو میں نے عورت سے کہا اے عورت تجھ پر میرا حق واجب ہے لہٰذا میرے معاملے میں اللہ اللہ کر کے مجھے چھڑا دے۔ اُس نے کہا تجھے کس سے چھڑا دوں' میں نے اُسے اپنے بیٹے کا حال بتایا کہ میں تو اس کے شوق میں تھی اور اس نے مجھ سے یہ یہ باتیں کیں۔ اس کی کوئی چیز میرے قبضے میں نہیں ہے' میری کمزور بیٹیاں ہیں جنھیں میں برے حال میں اپنے پیچھے چھوڑ آئی ہوں۔ تو مجھے یہاں سے چھڑا دے۔ اپنی بیٹیوں تک پہنچ جاؤں"۔ اس نے کہا "اس آدمی کو پکڑ جو اس جماعت کے آخر میں آیا تھا اور اُس سے اس کی درخواست کر تو وہ تجھے چھڑا دے گا"۔ دن بھر ٹھیری رہی یہاں تک کہ شام ہو گئی' جب وہ واپس آیا تو میں اُس کے آگے گئی' ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا " اے میرے سردار میرا حق تجھ پر واجب ہے' اللہ نے مجھے تیرے ہاتھ سے جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے بے نیاز کر دیا ہے' میری کمزور اور محتاج لڑکیاں ہیں۔ اگر تو مجھے جانے کی اجازت دے دے گا تو میں تیرے پاس اپنی لڑکیوں کو بھی لے آؤں گی کہ وہ تیری خدمت کریں۔ اور تیرے سامنے رہیں"۔ اس نے کہا تو (ایسا) کرے گی؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو بلایا اور کہا اس کے ساتھ جاؤ یہاں تک کہ اُسے فلاں فلاں مقام پر پہنچا دو' پھر اُسے چھوڑ کے واپس آجاؤ۔ انھوں نے مجھے ایک گھوڑے پر سوار کیا اور لے چلے۔ ہم جا رہے تھے کہ یکایک میں نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ جھمیر مارتا چلا آتا ہے حالانکہ ہم لوگ' جیسا کہ مجھے میرے ساتھ والی جماعت نے خبر دی' دس فرسخ چلے تھے کہ وہ مجھ سے مل گیا اور کہا کہ " او بدکار تیرا یہ خیال ہے کہ تو جائے گی اور اپنی لڑکیوں کو لائے گی" اپنی تلوار میان سے باہر نکالی کہ مجھے مارے مگر اس جماعت نے روک لیا پھر بھی

تلوار کی نوک میرے شانے میں اتر گئی۔ اس جماعت نے بھی اپنی تلواریں سوت لیں وہ میرے پاس سے ہٹ گیا۔ وہ مجھے لے چلے یہاں تک کہ انھوں نے مجھے اس مقام تک پہنچا دیا جو اُن کے سردار نے نامزد کیا تھا۔ وہاں تک پہنچا کے مجھے چھوڑ دیا اور چلے گئے۔ اب میں یہاں آئی ہوں۔ اور اپنے زخم کے علاج کے لیے پھری ہوں تو مجھ سے اسی مقام کو بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے میں یہاں آئی ہوں۔

یہ بھی کہا کہ جب امیر المومنین کے پاس قرمطی کو اور اس کے قیدی ساتھیوں کو لایا گیا تو میں نکلی کہ انھیں دیکھوں، میں نے اُن میں اپنے بیٹے کو ایک اونٹ پر لمبی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا کہ وہ رو رہا ہے حالانکہ وہ ایک نوجوان آدمی تھا، میں نے اس سے کہا کہ خدا تیرے لیے آسانی نہ کرے اور نہ تجھے رہائی دے۔ طبیب نے کہا کہ جب علاج کرنے والی عورت آئی تو میں اس عورت کے ساتھ اس کی طرف جانے کو اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اُس کے لیے اُسے نصیحت کی، اُس نے اُس کے زخم کا علاج کیا اور ایک مرہم دیا، میں نے علاج کرنے والی عورت سے اُس عورت کے واپس جانے کے بعد دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھا اور اُس سے کہا کہ سانس لے، اس نے سانس لی تو میرے ہاتھ کے نیچے زخم سے ہوا نکلی۔ میں نہیں سمجھتی کہ وہ اُس سے اچھی ہو جائے گی۔ وہ چلی گئی پھر ہمارے پاس پلٹ کر نہیں آئی۔

اسی سال ۱۹ شوال کو القاسم بن عبید اللہ نے الحسین بن عمرو النصرانی کو گرفتار کیا اور اسے قید کر دیا۔ یہ اس لیے ہوا کہ وہ اس کے معاملے میں برابر المکتفی سے چغلی کھاتا رہا اور اس کی برائی کرتا رہا، یہاں تک کہ گرفتاری کی اجازت لے لی، جس وقت الحسین کو گرفتار کیا گیا تو الحسین بن عمرو النصرانی کا کاتب الشیرازی بھاگ گیا، اُسے تلاش کیا گیا، اس کے پڑوسیوں کے مکان بند کر دیے گئے اور یہ اعلان کیا گیا کہ جو شخص اُسے پائے گا اُسے اتنا انعام ملے گا، مگر وہ نہیں ملا۔ اسی ماہ کی ۲۴ کو الحسین بن عمرو کو اس شرط پر اُس کے گھر پر واپس کیا گیا کہ وہ بغداد سے نکل جائے۔ اُس جمعے کے بعد کہ جس میں الحسین بن عمرو النصرانی نکلا اور بطور جلا وطنی علاقہ واسط کی طرف روانہ ہوا اس کا کاتب الشیرازی ۳ ذی القعدہ کو مل گیا۔

اسی سال ۲ رمضان کو المکتفی نے لشکر کو تنخواہیں دینے اور علاقۂ شام میں قرمطی کی جنگ کے لیے روانگی کی تیاری کا حکم دیا، ایک ہی دفعہ میں لشکر کے لیے ایک لاکھ دینار نکالے گئے۔ یہ اس لیے ہوا کہ اہل مصر نے المکتفی کو لکھ کر ابن زکرویہ عرف صاحب الشامہ سے جو انھوں نے مقابلہ کیا تھا اس کی شکایت کی کہ اُس نے شہروں کو ویران کر دیا، لوگوں کو قتل کر دیا، اس کے قتل

اُس کے بھائی کا مقابلہ کیا تھا تو اس وقت بھی یہی مصیبت نازل ہوئی تھی کہ اُن میں سے سوائے قلیل تعداد کے کوئی نہیں بچا۔

۵ ر رمضان کو المکتفی کے خیمے نکالے گئے اور باب الشماسیہ میں لگا دیئے گئے۔ ۸ر تاریخ کی پچھلی شب کو المکتفی باب الشماسیہ کے خیمے کی جانب نکلا ہمراہ اُس کے سردار اور غلام اور لشکر بھی تھے۔ ۱۲ ر رمضان کو المکتفی سحر کے وقت باب الشماسیہ کے خیمے سے نکل کے موصل کے راستے پر روانہ ہوا۔

اسی سال کے نصف رمضان کو ابوالاغر حلب روانہ ہوا۔ حلب کے قریب وادی بطنان میں اُترا، ساتھ ہی اُس کے تمام ساتھی اُترے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے اپنے کپڑے اتار دیئے اور جنگل میں داخل ہو کر اُس کے پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے لگے، وہ دن شدید گرمی کا تھا۔ اسی حالت میں تھے کہ یکایک القرمطی عرف صاحب الشامہ کا لشکر آ گیا، وہ شخص جس کا عرف المطوق تھا اُن کی طرف بڑھا اور اسی حالت میں اُن پر حملہ کر دیا، اُس نے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا، لشکر کو لوٹ لیا، ابوالاغر اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ بچ گیا اور حلب میں داخل ہو گیا۔ اُس کے ہمراہ بقدر ایک ہزار آدمی کے بچ گئے۔ حالانکہ وہ دس ہزار پیادہ و سوار کے ہمراہ تھا اور فرغانی سرداروں اور سپاہیوں کی ایک جماعت بھی اُس کے ساتھ تھی جو باب خلافت پر مامور تھے، اُن میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا۔ القرمطی کے ساتھی باب حلب کی طرف گئے تو اُن سے ابوالاغر نے اور اُس کے بقیہ ساتھیوں نے اور شہر والوں نے جنگ کی، انھوں نے ان لوگوں سے وہ مال و اسباب و اسلحہ و سامان جو لے لیا تھا ایک جنگ کے بعد واپس کر لیا۔

المکتفی مع ہمراہی لشکر کے روانہ ہو کے الرقہ پہنچ گیا اور اُتر گیا، لشکروں کو القرمطی کی جانب یکے بعد دیگرے روانہ کیا۔

۲ ر شوال کو مدینۃ السلام میں القاسم بن عبیداللہ کی جانب سے ایک خط آیا جس میں یہ خبر تھی کہ اُس کے پاس دمشق سے ابن طولون کے ساتھی بدر الحمامی کا ایک خط آیا ہے جس میں یہ خبر دی ہے کہ اُس نے القرمطی صاحب الشامہ پر حملہ کیا، اُسے شکست دی، اُس کے ساتھیوں میں تلوار چلائی، اُن میں سے جو بچ گیا وہ البادیہ کی طرف چلا گیا۔ امیرالمومنین نے اُس کے پیچھے سرداروں میں سے الحسین بن حمدان بن حمدون وغیرہ کو روانہ کیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ اسی زمانے میں البحرین سے اُس کے امیر ابن بانوا کی جانب سے ایک خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اُس نے قرامطہ کے ایک قلعے پر حملہ کیا، جو لوگ اس میں تھے اُن پر فتح پائی۔

اسی سال ۲۹۰ھ ذی القعدہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا البحرین سے ابن بانوا کا ایک دوسرا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اُس نے ابو سعید الجنابی کے قرابت داروں اور اس کے ولی عہد پر جو مقرر کیا گیا تھا حملہ کر کے اُسے شکست دی۔ اس شکست خوردہ کا مقام القطیف میں تھا، ساتھیوں کو شکست ہونے کے بعد وہ بھی مقتول پایا گیا، پھر اُس کا سر کاٹ لیا گیا۔ اور وہ القطیف میں داخل ہو گیا اور اُسے فتح کر لیا۔ اور صاحب الشامۃ کا اپنے کسی عامل کے نام خط یہ ہے۔

## قرمطی خط ایک عامل کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ احمد بن عبد اللہ کی جانب سے جو مہدی ہے اور اللہ کی طرف سے اس کی مدد کی گئی ہے، جو اللہ کے دین کا مددگار ہے، اللہ کے کام کو قائم کرنے والا ہے، اللہ کا حکم دینے والا ہے، اللہ کی اس کتاب کی دعوت دینے والا ہے جو اللہ کے محترم امور کی حفاظت کرنے والی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پسندیدہ ہے، مسلمانوں کا امیر اور مومنین کا امام ہے، منافقین کو ذلیل کرنے والا ہے، تمام عالم پر اللہ کا خلیفہ ہے، ظالموں کی جڑ کاٹنے والا، حد سے بڑھنے والوں کا سر توڑنے والا، ملحدوں کا برباد کرنے والا، خلاف حق چلنے والوں کا قاتل، فساد کرنے والوں کا ہلاک کرنے والا، اہل بصیرت کا چراغ، طالبان نور کی روشنی اور مخالفین کا پراگندہ کرنے والا، سید المرسلین کی سنت کا استحکام کرنے والا، خیر الوصیین صلی اللہ علیہ وعلی اہل بیتہ الطیبین وسلم کثیرا کا بیٹا ہے، اُس کی جانب سے جعفر بن حمید الکردی کے نام۔

سلام علیک۔ میں اُس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اُس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرے۔

امابعد۔ اللہ کے کافر دشمنوں کی جو خبریں تیری جانب ظاہر ہوئیں اور تیرے علاقے میں انھوں نے جو کچھ ظلم اور تباہی اور زمین میں فساد کیا اس کی مجھے خبر دی گئی ہے ہمیں یہ بہت گراں معلوم ہوا اور ہم نے مناسب سمجھا کہ وہاں اپنے اُن لشکروں کو بھیجیں جو اللہ کے ظالم دشمنوں سے

انتقام لیں کہ زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنے قائم مقام عطیر کو اور مومنین کی ایک جماعت کو شہر حمص کی جانب روانہ کر دیا اور لشکروں سے ان کی امداد کی۔ ہم لوگ بھی اُن کے پیچھے ہیں، ہم نے اللہ کے دشمنوں کی تلاش میں خواہ وہ کہیں ہوں، انھیں تیرے علاقے میں جانے کا مشورہ دیا ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طریق پر اچھے نتائج نکالے گا۔ مناسب یہ ہے کہ تو اپنا دل اور اپنے اُن ہمراہیوں کا دل جو ہمارے دوست ہیں، مضبوط رکھ اور اللہ پر اور اُس کی مدد پر بھروسا رکھ جس کو وہ ہر اُس شخص کے بارے میں جو اس کی طاعت سے پھر گیا اور ایمان سے ہٹ گیا بار بار ہمارے پاس بھیجتا رہا ہے۔ اس علاقے کے حالات اور وہاں جو نئی بات ہو اُس کی ہمیں جلد اطلاع دے اور اس کے حالات میں سے ہم سے کچھ پوشیدہ نہ کر انشاء اللہ۔

اے اللہ تو ہی ہر عیب سے بالکل پاک ہے۔ وہاں اُن کی دُعا سلامتی ہے، ہماری آخری دعوت یہ ہے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ میرے نانا محمد رسول پر درود بھیجے، صلی اللہ علیہ وعلی اہل بیتہ وسلم کثیرا۔

اُس کے عامل کے خط کی نقل یہ ہے، جو اسی کے نام ہے۔

## عامل کا خط قرمطی کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ احمد امام مہدی کے لیے جس کی اللہ کی طرف سے تائید کی گئی ہے۔

[اس کے بعد پورا خطاب خط کے القاب کے طور پر ہے جو اُس کے عامل کے نام ہے اور جس کو ہم نے ابھی ابھی خط سابق میں نقل کیا ہے]

خیر النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اہل بیتہ الطیبین وسلم کثیراً کے بیٹے کے نام۔ عامر بن عیسیٰ العنقائی کی جانب سے امیر المومنین پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔

اما بعد۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی عمر دراز کرے اللہ اس کی عزت و تائید و مدد و سلامت و کرامت و نعمت و سعادت کو ہمیشہ رکھے۔ اس پر اپنی نعمتیں نازل کرے۔ اُس کے ساتھ اپنا احسان اور زیادہ کرے۔ اپنی بارگاہ میں اس کی فضیلت کو بڑھائے۔

میرے پاس میرے سردار امیر المومنین فرمانِ پہنچا، اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے جس میں اس نے مجھے یہ اطلاع دی ہے کہ اس نے اپنا لشکر منصور اپنے کسی سردار کے ہمراہ ہمارے علاقے میں اللہ کے دشمن بنی القصیص اور خائن ابن دحیم کے جہاد کے لیے، خواہ وہ کہیں بھی ہوں اُن کی تلاش کے لیے اور اُن پر اور اُن کے متعلقین پر اور ان کی جائداد پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا ہے مجھے اس نے اپنے فرمان میں (خدا ہمیشہ مجھے اس کی عزت دکھائے) اپنے عزیزوں اور ساتھیوں میں سے اس شخص کے ساتھ جس پر میں قادر ہوں اُن کے مقابلے کے لیے اور لشکر کی مدد کرنے اور ان کے قوت پہنچانے اور اُن کے ساتھ ساتھ چلنے اور ہر اُس امر کا قصد کرنے کا حکم دیا تھا جس کا وہ لوگ مشورہ دیں اور حکم دیں میں نے یہ سب کچھ سمجھ لیا۔ امیر المومنین کو اللہ عزت دے۔

یہ فرمان میرے پاس اس وقت تک نہیں پہنچا جب تک کہ لشکر منصور نہیں پہنچا، وہ ابن دحیم کے علاقے میں کسی قدر کامیاب ہوا۔ وہ اُس خط کو لوٹائے گئے جو مسرور بن احمد الداعیۃ کی جانب سے اُن کے پاس آیا تھا کہ وہ شہر اخابیہ میں اُس کا اعلان کریں۔ میرے پاس اسی خط کی تہ میں جس کے مضمون کا تذکرہ میں نے اپنے اسی خط کے شروع میں کیا ہے، مسرور بن احمد کا خط آیا جس میں اس نے مجھے، تمام ساتھیوں اور قبیلوں کو جو تیار ہوں، جمع کرکے روانہ کرنے کا حکم دیا تھا اور مخالفت سے ڈرایا تھا، اس کا خط میرے پاس ایسے وقت آیا کہ ہمیں صحت کے ساتھ بیدین مفلح کے غلام سبک کے تقریباً ایک ہزار سوار و پیادہ کے ہمراہ شہر عرقہ میں نازل ہونے کی خبر ملی تھی۔ وہ ہمارے شہر کے قریب ہو گیا ہے اور اُس نے ہمارے علاقے میں خوں ریزی کی ہے۔

امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ کے غلام احمد بن الولید نے میرے پاس اپنے تمام ساتھیوں کو بھیج دیا ہے، میں نے بھی اپنے سب ساتھیوں کو بلا بھیجا ہے، ہم نے اُن سب کو اپنے پاس جمع کر لیا ہے، مخبروں کو عرقہ کے نواح میں روانہ کیا ہے کہ ہمیں اس خائن کے حالات معلوم ہوں کہ اس کا کہاں کا قصد ہے تو پھر ہمارا قصد بھی اُسی طرف ہو، ہمیں امید ہے کہ اللہ ہمیں اُس پر فتح دے گا اور اپنی قدرت و احسان سے اُس پر قابو عطا فرمائے گا۔ اگر یہ حادثہ اور اس بیدین کا اس نواح میں نزول اور اس کا ہمارے شہر کے نزدیک آنا نہ ہوتا تو میں اپنے ساتھیوں کی جماعت کے ہمراہ شہر افامیہ روانہ ہونے میں کبھی تاخیر نہ کرتا کہ میرا ہاتھ اُن سرداروں کے ہاتھوں کے ساتھ ہوتا جو وہاں ان لوگوں سے جہاد کے لیے مقیم ہیں جو اس علاقے میں ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دیتا اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

اس نے اپنے سردار امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ کو مسرور بن احمد سے اپنے پیچھے رہنے کا سبب بتا دیا کہ وہ اس کے علم میں رہے پھر بھی اگر' ادام اللہ عزہ' مجھے افامیہ کی دانگی کا حکم دے گا تو میری روانگی اس کی رائے سے ہوگی اور انشاء اللہ میں اس پر عمل کروں گا۔ جو مجھے حکم دے گا۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین پر کامل انعام کرے' اس کی عزت وسلامت کو ہمیشہ رکھے' انہیں اپنی کرامت عطا کرے اور عافیت ومغفرت کا لباس پہنائے۔ والسلام علی امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی محمد النبی وعلی اہل بیتہ الطاہرین الاخیار۔

اسی سال القاسم بن عبید اللہ نے لشکروں کو صاحب الشامہ (قرمطی) کی جانب روانہ کیا اس کی جنگ کا محمد بن سلیمان کو افسر بنایا جس کے سپرد دفتر فوج تھا۔ تمام سرداروں کو اس کے ساتھ کر دیا اور انہیں اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ وہ الرقہ سے ایک بڑے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ جو سردار اس سے پہلے جا چکے تھے انہیں اس کی فرماں برداری کے لیے لکھ دیا گیا۔

اسی سال شاہ روم کے دو قاصد آئے جن میں ایک خادم تھا اور دوسرا نوجوان۔ اس نے ان مسلمانوں کا فدیہ طلب کیا تھا جو وہاں قید تھے ان دونوں کے ہمراہ شاہ روم کی جانب سے تحفے تھے اور مسلمان قیدی تھے جن کو اس نے بارگاہ خلافت میں بھیج دیا تھا۔ ان دونوں نے جو مانگا اسے قبول کیا گیا اور انہیں خلعت دیا گیا۔

اس سال الفضل بن عبد الملک بن عبد اللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۹۱ھ

من جملہ واقعات ایک خاص واقعہ یہ ہے کہ لشکر خلافت اور صاحب الشامہ کے درمیان جنگ ہوئی

**اسلام اور قرمطیت کی لڑائی۔**

المکتفی کے مدینۃ السلام سے صاحب الشامہ کی جنگ کے لیے اس کی الرقہ جانے اور اپنے لشکروں کو حلب اور حمص کے درمیان پھیلانے اور صاحب الشامہ کی جنگ پر محمد بن سلیمان کاتب کو والی بنانے اور لشکر اور سرداروں کا معاملہ اس کے سپرد کرنے کے متعلق میرا بیان گذر چکا۔ جب یہ سال آیا تو وزیر القاسم بن عبید اللہ نے محمد بن سلیمان اور دوسرے سرداروں کو لکھا کہ صاحب الشامہ اور

اس سے کے ساتھیوں کا مقابلہ کریں۔ وہ لوگ جانب روانہ ہوکے ایک ایسے مقام تک پہنچے کہ اُن کے اور حماۃ کے درمیان جیسا کہ کہا گیا بارہ میل تھے اُس مقام پر ۶ محرم یوم سہ شنبہ کو قرمطی کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا۔ قرمطی نے اپنے ساتھیوں کو آگے کر دیا تھا اور وہ خود ایک جماعت کے ہمراہ پیچھے رہ گیا تھا، اس کے ساتھ وہ مال بھی تھا جو اُس نے جمع کیا تھا۔ اُس نے گاؤں کو اپنے پیچھے کر لیا تھا۔

## اسلام غالب آیا

جنگ شروع ہوگئی اور خوب ہونے لگی۔ قرمطی کے ساتھیوں کو شکست ہوئی، وہ قتل کیے گئے اور بکثرت گرفتار کیے گئے۔ باقی لوگ جنگلوں میں منتشر ہوگئے۔ خلافت کے سپاہیوں نے شب ۷ محرم یوم چہارشنبہ کو ان کا تعاقب کیا۔ جب قرمطی نے وہ سراسیگی و شکست دیکھی جو اُس کے ساتھیوں پر نازل ہوئی تو کہا گیا ہے کہ اُس نے اپنے ایک بھائی پر جس کی کنیت ابو الفضل تھی مال کو لاد دیا اور اسے یہ حکم دیا کہ جنگلوں میں چلا جائے یہاں تک کہ جب وہ خود کسی مقام میں ظاہر ہو تو اس کے پاس آجائے۔ وہ خود اور اس کا چچازاد بھائی المدثر اور اس کا ساتھی المطوق اور اس کا ایک رومی غلام سوار ہوگئے، اس نے ایک رہبر لے لیا اور جنگل میں گذرتا ہوا کوفے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچا جو الدالیہ کے نام سے مشہور تھا اور طریق فرات کے اعمال میں سے تھا (یعنی اس پر راہ فرات کے حاکم و عامل کی حکومت تھی)

## دشمن اسلام قید ہوگیا

اُن کے ہمراہ جو کچھ رسد و چارہ تھا سب ختم ہوگیا۔ اپنے ہمراہیوں میں سے کسی کو بھیجا کہ ضروری اشیاء حاصل کرے۔ وہ الدالیہ میں جو دالیہ ابن طوق کے نام سے مشہور تھا ضروریات کی خریداری کے لیے داخل ہوا تو لوگوں کو اُس کی شکل اجنبی معلوم ہوئی۔ کچھ پوچھا تو وہ صاف نہ بول سکا۔ اس علاقے کے اسلحہ خانے کے افسر کو اس کا حال بتایا گیا جس کا عرف ابی خبزہ تھا اور امیر المومنین المکتفی کے الرحبہ و طریق فرات کے عامل احمد بن محمد بن کشمرد کا نائب تھا۔ وہ ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہوکر آیا، اُس شخص سے اُس کا حال دریافت کیا، اُس نے خبر دی کہ صاحب الشامہ ایک ٹیلے کے پیچھے تین آدمیوں کے ہمراہ ہے۔ وہ اُن کی طرف روانہ ہوا اور انھیں گرفتار کر کے ابو خبزہ اور ابن کشمرد نے المکتفی کے پاس الرقہ روانہ کر دیا۔ قرمطی کے دستوں اور گروہوں میں سے جن پر اہل لشکر قادر ہوئے انھیں قتل اور قید کرتے کے بعد تلاش کرنے سے لوٹ آئے۔

## فتح نامہ

محمد بن سلیمان نے وزیر کو فتح کے متعلق یہ لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے وہ عریضے کہ قرمطی اور اُس کے گروہوں کی خبر کے بارے میں وزیر کے پاس، اللہ اُسے عزت دے، پہلے بھیجے تھے، امید ہے کہ انشاء اللہ پہنچ گئے ہوں گے، جب ۶ محرم یوم سہ شنبہ ہوا تو میں نے وفاداروں کے تمام لشکر کے ہمراہ موضع القرد اند سے العلیانہ کی طرف کوچ کیا۔ ہم نے انھیں ان کے مراتب کے موافق قلب اور میمنے اور میسرے وغیرہ میں مرتب کیا، میں دور نہ ہوا تھا کہ یہ خبر آئی کہ کافر قرمطی نے اسماعیل بن النعمان کے بھائی کے بیٹے النعمان کو جو اُس کے تبلیغ کرنے والوں میں سے ہے تین ہزار سواروں اور کچھ پیادوں کے ہمراہ روانہ کیا ہے جو موضع تمنع میں، کہ اُس کے اور حماۃ کے درمیان بارہ میل ہیں، اترا ہے، اُس کے پاس وہ تمام سوار و پیادہ جو شہر النعمان اور الفصیصی کے نواح اور بقیہ اطراف میں تھے جمع ہو گئے ہیں۔ اِس خبر کو میں نے تمام لوگوں اور سرداروں سے چھپایا اور اُسے ظاہر نہیں کیا۔ اُس رہبر سے جو میرے ہمراہ تھا اس موضع کا حال دریافت کیا کہ ہمارے اور اُس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے، اُس نے بیان کیا کہ چھے میل۔ میں نے اللہ عزوجل پر بھروسا کیا اور رہبر کو چلنے کا حکم دیا۔ ہم روانہ ہوئے، میں کافروں کے پاس پہنچا تو انھیں تیاری کی حالت میں پایا، ہم نے اُن کے مخبروں کو دیکھا، جب انھوں نے ہمیں آتا دیکھا تو وہ بھی ہماری طرف بڑھے اور ہم ان کی طرف چلے۔ وہ چھے دستوں میں منتشر ہو گئے اور انھوں نے جیسا کہ مجھے اُن لوگوں نے خبر دی جن پر میں فتح مند ہوا، اپنے سرداروں سے مسرور العلیصی اور ابو الحمل اور ہارون العلیصی کے غلام اور ابو العذاب اور رجار اور صافی اور ابو یعلی العلوی کو پندرہ سو سواروں کے ہمراہ اپنے میسرے پر کیا۔ ہمارے میمنے کے مقابل اپنے میسرے کے پیچھے چار سو سواروں کے ہمراہ ایک لشکر کو کمین بنایا۔ قلب میں النعمان العلیصی اور ابو الحطی اور الحماری اور اپنے بہادروں کی ایک جماعت کو چودہ سو سوار اور تین ہزار پیادے کے ہمراہ کیا، میمنے میں کلیب العلیصی اور السدید العلیصی اور الحسین بن العلیصی اور ابو الجراح العلیصی اور حمید العلیصی اور ایک جماعت کو چودہ سو سواروں کے ہمراہ کیا اور دو سو سواروں کو کمین بنایا، وہ برابر ہماری طرف بڑھتے رہے، ہم لوگ بغیر اس کے کہ جدا جدا ہو جائیں اللہ عزوجل کے بھروسے پر اُن کی طرف چلتے رہے۔ میں نے وفاداروں اور غلاموں اور اُن کے علاوہ دوسرے لوگوں کو برانگیختہ کیا، اور انھیں خوف دلایا، فریقین میں سے جب ایک نے دوسرے کو دیکھا تو اس لشکر کو

جو ان کے میسرے میں تھا تازیانے مار کر برانگیختہ کیا، اُس نے الحسین بن حمدان کا جو میمنے کے بازو
میں تھا قصد کیا، الحسین نے، خدا اُس پر برکت کرے اور اُسے جزائے خیر دے، خود بھی اور
اُس کے مقام کے تمام ساتھیوں نے بھی اپنے نیزوں سے اُن کا مقابلہ کیا جو ان کے سینوں میں
توڑ دیے، وہ لوگ اُن کے مقابلے سے بھاگے۔ قرامطہ نے اُن پر دوبارہ حملہ کیا تو انھوں نے
تلواریں لے لیں اور مُنہ پر مار کر روک لیا۔ شروع جنگ ہی میں کفار کے چھے سو سوار بچھڑ گئے۔
الحسین کے ساتھیوں نے پانچ سو آدمی اور چار سو چاندی کے طوق لے لیے۔ وہ لوگ پشت
پھیر کر شکست اٹھا کے پلٹے۔ الحسین نے ان کا تعاقب کیا تو اس پر پلٹ پڑے اور برابر
حملے پر حملے کرتے رہے، اس دوران میں اُن کی ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت
بچھڑتی رہی۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے انھیں فنا کر دیا اور ان میں سے سوائے چند کے جو
دو سو سے بھی کم تھے کوئی نہ بچا۔ اس لشکر نے جو ان کے میمنے میں تھا قاسم بن سیما اور یمن خادم
اور جو لوگ بنی شیبان اور بنی تمیم کے ان دونوں کے ہمراہ تھے اُن پر حملہ کیا۔ ان لوگوں نے
نیزوں سے اُن کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ نیزے اُن کے سینے میں توڑ توڑ دیے۔ بعض سے بعض
مل گئے، فاجروں کی بہت بڑی جماعت مقتول ہوئی۔ اُن کے حملے کے وقت خلیفہ بن المبارک
اور لؤلؤ نے ان پر حملہ کیا، میں نے اُسے تین سو سواروں کے ہمراہ خلیفہ اور اُس کے تمام ساتھیوں
کا بازو بنا دیا تھا۔ حالانکہ وہ لوگ بنی شیبان و تمیم سے جنگ کر رہے تھے۔ کفار میں قتل عظیم
برپا کیا گیا۔ انھوں نے اُن کا تعاقب کیا۔ بنو شیبان نے اُن میں سے تین سو آدمی اور سو طوق گرفتار
کیے۔ اور خلیفہ کے ساتھیوں نے بھی اسی قدر گرفتار کیے۔ النعمان اور جو اس کے ہمراہ قلب میں
تھے ہماری طرف بڑھے۔ میں نے اور میرے ساتھ والوں نے حملہ کیا۔ میں قلب اور میمنے کے درمیان
تھا۔ خاقان اور نصر القشوری اور محمد بن کمشجور نے اور جو لوگ میمنے میں اُن کے ہمراہ تھے
اور وصیف موشکیر اور محمد بن اسحاق بن کنداجیق اور کیغلغ کے دونوں بیٹوں اور المبارک القمی
اور ربیعہ بن محمد اور مہاجر بن طلیق اور المظفر بن حاج اور عبداللہ بن حمدان اور حی الکبیر اور
وصیف البکتمری اور بشر البکتمری اور محمد بن قراطغان نے حملے کیے وہ سب میمنے کے بازو میں تھے جنھوں نے
ان لوگوں پر حملہ کیا جو قلب میں تھے اور جو اُن لوگوں سے علیحدہ ہو گئے تھے جنھوں نے الحسین
ابن حمدان پر حملہ کیا تھا۔ وہ کفار کے سوار و پیادہ کو برابر قتل کرتے رہے، یہاں تک کہ پانچ میل
سے زیادہ تک انھیں قتل کیا، میدان جنگ سے میں نصف میل سے آگے بڑھ گیا تو یہ اندیشہ ہوا کہ

کفار کی جانب سے آدمیوں اور گاؤں پر حیلہ اور مکر کیا گیا ہوگا، میں رُک گیا یہاں تک کہ وہ لوگ بھی مجھ سے مل گئے، میں نے انہیں اور تمام لوگوں کو اپنے پاس جمع کر لیا، میرے آگے آگے امیر المومنین کا نیزۂ مبارک تھا جسے میں نے اور لوگوں نے اول وقت میں اٹھایا تھا۔ عیسی النوشری مع اپنے سوار و پیادہ کے جیسا کہ میں نے اُس کے لیے مقرر کر دیا تھا ان کے پیچھے دیہات کی طرف سے میدان جنگ کو روکے رہا اور اپنے مقام سے نہیں ہٹا یہاں تک کہ سب لوگ ہر مقام سے میرے پاس واپس آ گئے۔ میں نے اُسی مقام میں اپنا خیمہ نصب کیا جہاں میں ٹھیرا تھا یہاں تک کہ سب لوگ اُترے اور میں ٹھیرا رہا، میں نے نماز مغرب پڑھی، لشکر میں قرار آ گیا، مخبروں کو روانہ کیا، اور میں نے اس پر اللہ کی بہت حمد کی کہ اُس نے ہمارے لیے مدد مہیا فرمائی۔ امیر المومنین کے سرداروں اور اُس کے غلاموں نے اور عجم وغیرہ نے اس دولت مبارکہ کی مدد اور اس کی خیر خواہی میں کوئی ایسا مرتبہ نہیں چھوڑا کہ جس پر وہ نہ پہنچے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر برکت نازل کرے۔ جب لوگوں نے آرام کر لیا تو میں اور تمام سردار نکلے کہ صبح تک ہم لشکر کے باہر قیام کریں کہ مبادا کفار کوئی چال نہ چلیں۔ میں اللہ سے تمام نعمت اور توفیق شکر مانگتا ہوں، اللہ میرے سردار و زیر کو عزت دے، اب میں حماۃ کی جانب کوچ کرنے والا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلمیہ روانہ ہوں گا کیونکہ اُن کفار میں سے جو اس کافر کے ہمراہ بچے ہیں وہ سلمیہ میں ہیں کیونکہ وہ کافر تین دن سے اُس طرف گیا ہے۔ میں اس امر کا محتاج ہوں کہ وزیر تمام سرداروں اور تمام قبائل عرب کو بنی شیبان و تغلب و بنی تمیم کو حکم نامے روانہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اس کی جزائے خیر دے جو کچھ اُن سے اس جنگ میں ہوا۔ اُن میں سے کسی نے نہ چھوٹے نہ بڑے کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ اللہ کے لیے حمد ہے اُس پر جو اُس نے عطا فرمایا اور اسی سے میں تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں۔ جب میں نے سر جمع کرنے کا حکم دیا تو ابو الحمل اور ابو المعذاب اور ابو البغل کا سر بھی ملا اور کہا گیا کہ النعمان بھی قتل کر دیا گیا، میں نے اس کی تلاش کے لیے اور اس کا سر لینے کے لئے اور اُسے اور سروں کے ساتھ امیر المومنین کی بارگاہ میں روانہ کرنے کا حکم دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

انجام الحاد

۲۶ محرم یوم دوشنبہ کو صاحب الشامہ کو الرقہ کی طرف لوگوں کے سامنے ایک

دو کوہان والے اونٹ پر نکالا گیا وہ حریر کی لمبی ٹوپی اور دیبا کی عبا پہنے تھا اس کے آگے آگے المدثر اور المطوق دو اونٹوں پر تھے۔ المکتفی نے اپنے لشکروں کو محمد بن سلیمان کے ہمراہ چھوڑ دیا اور خود اپنے خاص غلاموں اور خادموں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ القاسم بن عبید اللہ بھی اس کے ہمراہ الرقہ سے بغداد روانہ ہوا اسی کے ساتھ القرمطی اور المدثر اور المطوق اور اس جنگ کے قیدیوں کی ایک جماعت بھی روانہ کی گئی۔ یہ واقعہ اسی سال اول صفر میں ہوا۔ جب بغداد پہنچا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ اس نے یہ قصد کیا کہ القرمطی کو دقل (کھجور کے لٹھے) پر مصلوب کرکے اور دقل کو ہاتھی کی پشت پر کرکے مدینۃ السلام میں داخل کرے۔ اس نے دروازوں کی ان محرابوں کے منہدم کرنے کا حکم دیا جن میں سے ہاتھی گذرے۔ کیونکہ وہ دقل سے پست تھیں۔ جیسے باب الرصافہ اور باب الطاق وغیرہ تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ نے اس کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ یازمان کے غلام دمیانہ نے ایک کرسی بنائی اور یہ کرسی ہاتھی کی پشت سے باندھ دی گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہاتھی کی پشت سے اس کی بلندی ڈھائی گز تھی۔

۲ ماہ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو صبح کے وقت المکتفی مدینۃ السلام میں داخل ہوا۔ اور اس نے قیدیوں کو بیڑیاں پہنا کر اور المطوق کو اونٹوں پر اپنے آگے کیا' وہ حریر کی عبائیں اور حریر کی لمبی ٹوپیاں پہنے تھے۔ ان کے درمیان ایک لڑکا تھا جس کی ڈاڑھی نہیں نکلی تھی، اس کے منہ میں ایک گاؤدم لکڑی کر دی گئی تھی اور وہ دہانے کے طور پر اس کی گدی سے باندھ دی گئی تھی یہ اس لیے کہ وہ الرقہ میں داخل کیا گیا تو جب لوگ اس پر بددعا کرتے تھے تو وہ ان کو گالیاں دیتا تھا اور ان پر تھوکتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ کیا گیا کہ وہ کسی انسان کو گالی نہ دے۔

المکتفی نے مصلائے عتیق کے شرقی جانب ایک چبوترہ بنانے کا حکم دیا جو بیس گز سے بیس گز مکسر ہو اور جس کی بلندی تقریباً دس گز ہو۔ اس کے لیے سیڑھیاں بنائی گئیں جن سے اس پر چڑھا جاتا تھا۔ المکتفی نے مدینۃ السلام واپس آنے کے وقت اپنے لشکروں کو محمد بن سلیمان کے ہمراہ الرقہ میں چھوڑ دیا تھا۔ محمد بن سلیمان نے القرمطی کے ان سرداروں اور قاضیوں اور پولیس والوں کو جو اس نواح میں تھے سمیٹ کے گرفتار کر لیا اور ان کے بیڑیاں ڈال دیں۔ سردار جو اس کے ہمراہ رہ گئے تھے فرات کے راستے سے مدینۃ السلام کی طرف روانہ ہوئے۔ شب پنجشنبہ ۱۲ ربیع الاول کو باب الانبار پہنچا۔ ہمراہ سرداروں کی ایک جماعت بھی تھی۔ جن میں خاقان المفلحی اور محمد بن اسحاق بن کنداجیق وغیرہ تھے۔ ان سرداروں کو ۔ حو

بغداد میں تھے محمد بن سلیمان کے استقبال اور اس کے ہمراہ آنے کا حکم دیا گیا۔ وہ بغداد میں اس طرح داخل ہوا کہ اُس کے آگے آگے کچھ اوپر ستر قیدی تھے۔ اتر پا گیا تو اسے خلعت دیا گیا اور سونے کا طوق پہنایا گیا اور سونے کے دو کنگن پہنائے گئے۔ ساتھ آنے والے تمام سرداروں کو بھی خلعت دیئے گئے طوق اور کنگن پہنا کے اپنے اپنے مکانوں کو واپس بھیجے گئے۔ قیدیوں کے لیے قید خانے کا حکم دیا گیا۔

صاحب الشامہ سے مذکور ہے کہ جب وہ المکتفی کی قید میں تھا تو اس نے اُس دسترخوان سے جو اس کے پاس داخل کیا جاتا تھا ایک پیالہ لے کے توڑ ڈالا اور اس کی ایک کرچ لے لی اور اس سے اپنے جسم کی کوئی رگ کاٹ ڈالی جس سے بہت سا خون نکلا جسے اپنے ہاتھ سے بند کر دیا۔ جب وہ شخص اس سے واقف ہوا کہ اُس کی خدمت کے لیے مقرر کیا گیا تھا تو اس نے دریافت کیا کہ یہ اس نے کیوں کیا۔ اُس نے کہا میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا تھا تو میں نے اُسے نکال دیا پھر اس نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ تندرست ہو گیا اور اس کی قوت واپس آگئی۔

جب ۲۳ ربیع الاول دوشنبہ کا دن ہوا تو المکتفی نے سرداروں اور غلاموں کو اس چبوترے پر حاضر ہونے کا حکم دیا جس کے بنانے کا اس نے حکم دیا تھا مخلوق کثیر حاضر ہونے کے لیے نکلی احمد بن محمد الواثقی جو اُس زمانے میں مدینۃ السلام کی پولیس کا والی تھا اور محمد بن سلیمان کاتب لشکر چبوترے پر بیٹھ گئے۔ اُن قیدیوں کو جنہیں المکتفی اپنے ہمراہ الرقہ سے لایا تھا اور جنہیں محمد بن سلیمان لایا تھا اور ان قرامطہ کو جو قید خانے میں تھے اور جو کوفے میں جمع کیے گئے تھے، اہل بغداد کی ایک جماعت کو جو قرامطہ کی رائے پر تھی۔ باقی شہروں کے بدمعاشوں کی ایک جماعت کو جو قرامطہ نہ تھے اور بہت تھوڑے تھے اونٹوں پر سوار کیا گیا وہ چبوترے پر حاضر کیے گئے، اپنے اونٹوں پر ٹھیرائے گئے، ان میں سے ہر شخص پر دو خادم مقرر کیے گئے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لوگ تین سو بیس سے کچھ زائد تھے اور کہا گیا ہے کہ وہ تین سو ساٹھ تھے۔

الحسین بن زکرویہ القرمطی عرف صاحب الشامہ کو بھی لایا گیا، اُس کے ہمراہ اس کا چچازاد بھائی عرف المدثر بھی ایک خچر پر ایسی عماری میں تھا جس پر پردہ لٹکا دیا گیا تھا، ان کے ہمراہ پیادہ و سواروں کی ایک جماعت بھی تھی۔ ان دونوں کو چبوترے پر چڑھایا گیا اور دونوں کو بٹھایا گیا۔ ان قیدیوں میں سے چونتیس آدمیوں کو آگے کیا گیا اور یکے بعد دیگرے اس طرح ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور گردنیں ماری گئیں کہ آدمی کو پکڑا جاتا تھا، پھر اُسے مُنہ کے بل

ڈال دیا جاتا تھا، پھر اُس کا اپنا ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا، اور اُسے نیچے پھینک دیا جاتا تھا پھر اُسے بٹھایا جاتا تھا، پھر اُس کا سر کھینچا جاتا تھا اور اُس کی گردن مار دی جاتی تھی۔ سر اور لاش کو نیچے پھینک دیا جاتا تھا۔ ان قیدیوں میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو چلا رہے تھے، فریاد کر رہے تھے، اور قسم کھا رہے تھے کہ وہ قرامطہ میں سے نہیں ہیں۔ جب ان چونتیس آدمیوں کو قتل کر دیا گیا جو بیان کیا جاتا ہے کہ القرمطی کے معزز ساتھیوں اور اُن کے بڑوں میں سے تھے تو المدثر کو آگے کیا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹے گئے گردن مار دی گئی۔ پھر القرمطی کو آگے کیا گیا، اُسے دو سو تازیانے مارے گئے، پھر اُس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور داغا گیا، پھر اُسے بے حس کر دیا گیا، پھر ایک لکڑی لی گئی اور اس میں آگ لگائی گئی اور اُسے اُس کے دونوں کولوں اور پیٹ پر رکھا گیا وہ اپنی دونوں آنکھیں کھولنے لگا اور پھر بند کرنے لگا، جب انھیں یہ اندیشہ ہوا کہ مر جائے گا تو اس کی گردن مار دی گئی۔ اس کا سر ایک لکڑی پر بلند کیا گیا۔ جو لوگ چبوترے پر تھے انھوں نے بھی تکبیر کہی اور باقی لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔

جب وہ قتل کر دیا گیا تو سردار اور وہ لوگ جو یہ دیکھنے کے لیے آئے تھے کہ القرمطی کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے واپس ہو گئے۔ اور الواثقی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اسی مقام پر عشاء کے آخر وقت تک ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ باقی قیدیوں کی گردنیں بھی ماری گئیں۔ جو چبوترے پر حاضر کیے گئے تھے۔ پھر وہ واپس ہوا۔ جب دوسرا دن ہوا تو مقتولین کے سر مصلی سے الجسر روانہ کیے گئے۔ القرمطی کا بدن بغداد کے الجسر الاعلیٰ کے ایک کنارے لٹکا دیا گیا۔ چارشنبے کو مقتولین کی لاشوں کے لیے چبوترے کے کنارے کنویں کھودے گئے وہ اُس میں ڈال دیے گئے اور کنویں پاٹ دیے گئے۔ کچھ دن کے بعد چبوترہ حکماً منہدم کر دیا گیا۔

۱۴ ربیع الآخر کو القاسم بن سیما اپنے طریق الفرات کے عمل سے واپس ہو کر بغداد آیا اُس کے ہمراہ بنی العلیص کا ایک شخص تھا جو صاحب الشامہ القرمطی کے ساتھیوں میں سے تھا اور اس کے پاس امان میں داخل ہوا تھا، وہ القرمطی کے مبلغین میں سے تھا، اس کی کنیت ابو محمد تھی۔ اس کے امان میں داخل ہونے کا سبب یہ ہوا کہ حکومت نے اُس کے پاس قاصد بھیجا اور اُس سے احسان کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ امان میں داخل ہو جائے۔ یہ اس لیے کہ شام کے نواح میں رؤسائے قرامطہ میں سے اس کے سوا کوئی باقی نہیں رہا تھا اور وہ بنی العلیص کے موالی میں سے تھا۔ جنگ نے اُسے کسی دشوار علاقے میں پوشیدہ کر دیا تھا جس سے وہ بچ گیا۔ اپنی جان سے

خوف سے اُسے امان اور طاعت میں داخل ہونے کی رغبت ہوئی جو اس کے ساتھ تھے مدینۃ السلام پہنچے۔ وہ سب کچھ اوپر ساٹھ آدمی تھے انھیں امن دیا گیا، احسان کیا گیا اور وہ مال دیا گیا جو ان کے پاس روانہ کیا گیا تھا۔ اُسے اور اس کے ہمراہیوں کو القاسم بن سیما کے ہمراہ مالک بن طوق کے میدان کی طرف روانہ کر دیا گیا اُن کے لیے تنخواہیں جاری کی گئیں۔ جب القاسم بن سیما اپنے علاقے تک پہنچ گیا اور وہ لوگ بھی اس کے ہمراہ ایک مدت تک رہے تو انھوں نے اس کے ساتھ بدعہدی کرنے پر اتفاق کر لیا اور اُس کے متعلق آپس میں مشورہ کیا۔ قاسم اُن کے ارادے سے واقف ہو گیا۔ اُس نے سبقت کر کے تلوار چلا دی، انھیں ہلاک کر دیا اور ان کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا جو بنی العلیص باقی رہ گئے وہ نکال دیے گئے اور ان کی عزت جاتی رہی۔ وہ ایک مدت تک ارض السماوہ اور اس کے نواح میں منتظر بند کر دیے گئے یہاں تک خبیث ذکرویہ نے اُن سے مراسلت کی اور یہ لکھا کہ اس کے پاس یہ وحی آئی ہے کہ " الشیخ اور اس کا بھائی قتل کیے جائیں گے اور اس کا وہ امام جس پر وحی آتی ہے وہ اُن دونوں کے بعد ظاہر ہو گا اور وہ فتح مند ہو گا۔"

۹ جمادی الاولیٰ یوم پنجشنبہ کو المکتفی نے اپنے بیٹے محمد کا جس کی کنیت ابو احمد تھی ابو الحسین القاسم بن عبید اللہ کی بیٹی سے ایک لاکھ دینار مہر پر نکاح کیا۔

اسی سال آخر ماہ جمادی الاول میں جیسا کہ بیان کیا گیا جبّی کے علاقے سے ایک خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ جبی اور اس کے متصل کے علاقے میں کسی وادی (وادی کوہ) میں جبل سے سیلاب آیا جس سے تقریباً تیس فرسخ علاقہ غرق ہو گیا جس میں مخلوق کثیر غرق ہو گئی، مویشی اور غلے بھی غرق ہو گئے، مکانات اور دیہات ویران ہو گئے۔ ڈوبنے والوں میں سے بارہ سو آدمی نکالے گئے، جو نہ ملے اُن کے علاوہ تھے۔

یکم رجب یوم یکشنبہ کو المکتفی نے کاتب لشکر محمد بن سلیمان کو اور بڑے بڑے سرداروں کی ایک جماعت کو خلعت دیا جن میں محمد بن اسحاق بن کنداجیق اور خلیفہ بن المبارک عرف ابو الاغر اور کیغلغ کے دونوں بیٹے اور بندقہ بن کمشجور اور دوسرے سردار بھی تھے۔ انھیں محمد بن سلیمان کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ محمد بن سلیمان خلعت پہن کر نکلا، باب الشماسیہ میں اپنے خیمے میں اترا، وہیں پڑاؤ کیا اور سرداروں کی جماعت نے بھی اس کے ہمراہ پڑاؤ کیا اُن کی یہ روانگی دمشق و مصر کے ارادے سے ہارون بن خمارویہ کے اعمال پر قبضہ کرنے کے لیے ہوئی تھی۔ اس لیے کہ حکومت کو معلوم ہو چکا تھا کہ مصر ضعیف ہو چکا ہے، اہل مصر قرمطی سے لڑنے

آئے تھے مگر یا تو قتل ہوئے یا جان چرا کر چلے گئے۔ محمد بن سلیمان اور جو اس کے ساتھ تھے تقریباً دس ہزار آدمی تھے انھوں نے ۶ رجب کو باب الشماسیہ سے کوچ کیا۔ اس نے رفتار میں تیزی کا حکم دیا۔
۲۷ رجب کو مدینۃ السلام کی دونوں جامع مسجدوں میں وہ عریضہ پڑھ کر سنایا گیا جو خراسان سے اسماعیل بن احمد کی جانب سے آیا تھا جس میں یہ ذکر تھا کہ ترکوں نے بہت بڑے لشکر اور مخلوق کثیر کے ساتھ مسلمانوں کا قصد کیا۔ ان کے لشکر میں سات سو ترکی قبے تھے۔ قبہ ان کے رؤساء کے سوا کسی کے لیے نہیں ہوتا۔ اس کے سرداروں میں سے ایک شخص کو لشکر کے ہمراہ اس کی طرف روانہ کیا گیا۔ لوگوں میں کوچ کا اعلان کیا گیا تو رضا کار مجاہدین میں سے بہت سے لوگ نکلے، صاحب لشکر مع ان لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے ترکوں کی جانب روانہ ہوا۔ مسلمان ان کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ وہ لوگ غافل تھے، صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا۔ مخلوق کثیر قتل کر دی گئی اور باقی بھاگ گئے۔ لشکر لوٹ لیا گیا۔ مسلمان اپنے مقام پر صحیح و سالم اور مال غنیمت لے کے واپس ہوئے۔

اسی سال کے شعبان میں یہ خبر آئی کہ شاہ روم نے دس صلیبیں جن کے ہمراہ ایک لاکھ آدمی تھے سرحدوں کی جانب روانہ کیں۔ ان کی ایک جماعت نے الحدث کی جانب قصد کیا۔ لوٹا اور جن مسلمانوں پر قابو پایا انھیں قید کیا اور آگ لگا دی۔

اسی سال کے رمضان میں القاسم بن سیما کا الرحبہ سے عریضہ آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ "ان اعراب بنی العلیص اور ان کے موالی نے جو القرمطی کے ساتھ تھے اور اب خلافت سے اور اس سے امن لے لیا تھا انھوں نے عہد توڑ دیا اور بیوفائی کی۔ ان کا ارادہ تھا کہ عید الفطر کے دن لوگوں کے نماز عید میں مشغول ہونے کے وقت وہ الرحبہ پر حملہ کریں گے اور جس کو پائیں گے اسے قتل کریں گے، آگ لگا دیں گے اور لوٹ لیں گے۔ میں نے حملے سے ان پر حملہ کر دیا، کچھ قتل کر ڈالے اور ڈیڑھ سو کو گرفتار کر لیا جو ان کے علاوہ تھے کہ دریائے فرات میں غرق ہوئے۔ میں قیدیوں کو لا رہا ہوں۔ ان میں ایک جماعت رؤساء کی بھی ہے اور جو قتل ہوئے ان کے سر بھی۔"

اسی سال آخر ماہ رمضان میں جیسا کہ کہا گیا الرقہ سے ابو معدان کی جانب سے طرسوس سے خبر رسانی کی ذیل میں ایک مراسلہ آیا کہ "اللہ نے ایک شخص غلام زرافہ کو اس جنگ میں ظاہر کیا جو اس وقت رومیوں نے شہر انطاکیہ میں کی۔ لوگوں کا یہ گمان تھا کہ دریا کے ساحل پر قسطنطینیہ اور یہ شہر برابر ہو گیا۔ غلام زرافہ نے اسے زبردستی تلوار کے ذریعے سے فتح کر لیا۔ کہا گیا ہے کہ

اس نے پانچ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور قریب قریب اُتنے ہی قید کیے۔ مسلمان قیدیوں میں سے چار ہزار آدمیوں کو چھڑا لیا۔ رومیوں کی ساٹھ کشتیاں لے لیں جن میں غلام اور سونا چاندی اور مال و اسباب غنیمت کو بار کیا۔ ہر شخص کے حصے کا جو اس جنگ میں حاضر تھا اندازہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار ہوا۔ مسلمان اس سے خوش ہوئے اور میں نے اس عریضے کے بھیجنے میں اس لیے عجلت کی کہ وزیر کو اس کی اطلاع ہو جائے' یہ عریضہ ۱۰ رمضان یوم پنجشنبہ کو لکھا گیا"۔

اسی سال الفضل بن عبد الملک بن عبد اللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کے لیے حج کا انتظام کیا۔

## واقعات سنہ ۲۹۲ھ

بصرے سے بغداد میں نزار بن محمد نے حکومت کے حضور میں ایک شخص کو روانہ کیا جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا کہ اُس نے بغاوت کرنے کا ارادہ کیا اور واسط گیا تھا۔ نزار نے اس کی تلاش میں کسی کو روانہ کیا جس نے اُسے واسط میں گرفتار کر کے بصرے روانہ کر دیا۔ بصرے میں ایک جماعت کو گرفتار کر لیا جس کے متعلق بیان کیا گیا کہ انھوں نے اس سے بیعت کی ہے۔ نزار نے اُن سب کو ایک کشتی میں بغداد روانہ کر دیا۔ وہ لوگ فرضۃ البصریین (بصریوں کے گھاٹ) پر ٹھیرائے گئے۔ سرداروں کی ایک جماعت کو فرضۃ البصریین روانہ کیا گیا۔ اس شخص کو دو کوہان کے اونٹ پر سوار کیا گیا' اس کے آگے آگے اس کا بیٹا بھی جو بچہ تھا ایک اونٹ پر تھا۔ ہمراہ انتالیس آدمی بھی اونٹوں پر تھے' اُن کی ایک جماعت حریر کی لمبی ٹوپیاں اور حریر کی عبائیں پہنے تھی۔ اُن میں سے اکثر فریاد کر رہے تھے' اور قسم کھا رہے تھے کہ وہ بری ہیں' وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ اس نے کس امر کا دعوی کیا۔ ان سب کو کھجور والوں اور باب الکرخ اور الخلد میں لے چلے یہاں تک کہ المکتفی کے محل تک پہنچا دیا۔ اُس نے اُن کے واپس کرنے اور نئے قید خانے میں قید کرنے کا حکم دیا۔

اسی سال محرم میں اندرونقش الرومی نے مرعش اور اُس کے نواح کو لوٹا۔ اہل المصیصہ اور اہل طرسوس بھاگے۔ ابو الرجال بن ابی بکار پر مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ مصیبت آگئی۔

**بغداد کی چڑھائی مصر پر**

اسی سال محرم میں محمد بن سلیمان' ہارون بن خمارویہ کی جنگ کے لیے حدود مصر کی جانب روانہ ہوا۔ المکتفی نے

یازمان کے غلام وصیانہ کو بغداد سے روانہ کیا اور اُسے دریا کے سفر اور مصر جانے اور نیل میں داخل ہونے اور مصر کے لشکر کی رسد بند کرنے کا حکم دیا۔ وہ گیا اور نیل میں داخل ہوئے اجسر تک پہنچ گیا اور وہاں مقیم ہو گیا۔ اس نے اُن پر تنگی کی۔ محمد بن سلیمان لشکروں کے ہمراہ اُن لوگوں کی طرف خشکی کے راستے سے روانہ ہوا۔ الفسطاط کے قریب پہنچا تو سرداران شہر نے اس سے خط و کتابت کی۔ سب سے پہلے جو شخص نکلا وہ بدر الحمامی تھا۔ وہ قوم کا رئیس تھا۔ اس کے اس فعل نے اُن لوگوں کو توڑ دیا۔ پھر تو اُن مصری وغیر مصری سرداروں کا سلسلہ بندھ گیا جو اس سے امان لے رہے تھے۔

جب ہارون نے اور اس کے ساتھ کے بقیہ لوگوں نے یہ دیکھا تو وہ محمد بن سلیمان کی طرف بڑھے۔ اُن کے درمیان جیسا کہ بیان کیا گیا کئی لڑائیاں ہوئیں بعض دنوں میں ہارون کے ساتھیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ انھوں نے آپس میں جنگ کی تو ہارون نکلا کہ اس کو ٹھنڈا کرے اسے کسی مغربی نے ایک تیر مارا اور قتل کر دیا۔ محمد بن سلیمان کو یہ خبر پہنچی۔ تو وہ اور اس کے ساتھی الفسطاط میں داخل ہوئے۔ طولون کے اہل و عیال اور اعزہ کے مکانات پر قبضہ کر کے اُن سب کو گرفتار کر لیا۔ وہ دس سے کچھ زائد تھے۔ انھیں بیڑیاں پہنا کر قید کر دیا۔ تمام مال لے لیا اور فتح کی خبر لکھ دی۔ یہ واقعہ اسی سال کے صفر میں ہوا تھا۔ محمد بن سلیمان کو طولون کے اہل عیال اور سرداروں کی روانگی کے متعلق لکھا گیا کہ اُن میں سے کسی کو وہ نہ مصر میں چھوڑے اور نہ شام میں۔ اُن سب کو بغداد روانہ کر دے۔ اس نے یہی کیا۔

اسی سال ۳ ماہ ربیع الاوّل کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے مکان کی شرقی جانب کی دیوار جو پہلے پل (الجسر الاول) کے سرے پر تھی الحسین بن زکرویہ القرمطی پر گر پڑی جو اس دیوار کے قریب مصلوب (لٹکا ہوا) تھا۔ اس نے اُسے اس طرح پیس دیا کہ پھر اُس میں سے کچھ نہ ملا۔

اسی سال ماہ رمضان میں یہ خبر آئی کہ مصریوں کا ایک سردار جس کا عرف الخلیجی اور نام ابراہیم تھا، حلہ وہ مصر کے آخر میں محمد بن سلیمان سے لشکر وغیرہ کی جماعت کے ہمراہ پیچھے رہ گیا جن کو اس نے اپنی طرف مائل کر لیا تھا سلطنت کا مخالف بن کر مصر کی طرف روانہ ہو گیا راستے میں ایک جماعت جو فتنے کو پسند کرتی تھی ساتھ ہو گئی یہاں تک کہ مجمع بہت ہو گیا۔ جب وہ مصر گیا تو عیسی النوشری نے اس سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا۔ عیسی النوشری اس زمانے میں وہاں کی مونت پر عامل تھا مگر وہ الخلیجی کے ہمراہیوں کی کثرت کی وجہ سے عاجز رہا۔ وہ اُن کے مقابلے سے

الاسکندریہ چلا گیا۔ اور مصر کو خالی کر دیا۔ الخلیجی داخل ہو گیا۔
اسی سال حکومت نے المعتضد کے مولی فاتک کو مغرب کی حالت کی اصلاح اور الخلیجی کی جنگ کے لیے نامزد کر کے بدر الحمامی کو اس کا مشیر مقرر کر کے بھیجا۔ سرداروں کی ایک جماعت اور بہت سے لشکر کو اس کے ہمراہ کیا۔ اسی سال ۷ شوال کو فاتک اور بدر الحمامی کو ان دونوں کی روانگی مصر کی نامزدگی پر خلعت دیا گیا اور انھیں بہت جلد روانگی کا حکم دیا گیا۔ اور ۱۲ شوال کو فاتک اور بدر الحمامی روانہ ہوئے۔
اسی سال نصف شوال کو رستم بن بردوا شہر طرسوس میں اس پر اور شامی سرحدوں پر والی بن کر داخل ہوا۔
اسی سال مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان فدیے کا معاملہ ہوا۔ اس کا پہلا دن اسی سال ۲۴ ذی القعدہ کو ہوا۔ جن کو مسلمانوں کی طرف سے فدیہ میں دیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک ہزار سے تقریباً دو سو زائد تھے۔ رومیوں نے بدعہدی کی اور پلٹ گئے۔ مسلمان بھی ان رومی قیدیوں کو لے کر جو ان کے ساتھ باقی رہ گئے تھے واپس ہوئے۔ فدیہ اور صلح کا عقد ابو العشائر اور قاضی مکرم کی جانب سے ہوا تھا۔ جب اندرونقش سے مرعش کی لوٹ کا اور ابو الرجال وغیرہ کے قتل کا واقعہ سرزد ہوا تو ابو العشائر کو معزول کر دیا گیا اور رستم کو والی بنایا گیا۔ پھر فدیہ اس کے ہاتھ پر ہوا جو شخص رومیوں کی جانب سے معاملۂ فدیہ پر مقرر تھا اس کا نام اسطانہ تھا۔
اس سال میں الفضل بن عبد الملک ابن عبد اللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۹۳ھ

۲۵ صفر کو خبر آئی کہ الخلیجی نے کہ زبردستی مصر پر غلبہ کر لیا تھا احمد بن کیغلغ اور سرداروں کی ایک جماعت سے العریش کے قریب جنگ کی۔ اس نے انھیں بہت ہی بری شکست دی۔ اس کی جانب روانگی کے لیے ان سرداروں کی ایک جماعت نامزد کی گئی جو مدینۃ السلام میں مقیم تھے۔ جن میں ابراہیم بن کیغلغ بھی تھا۔ وہ لوگ روانہ ہو گئے۔
اسی سال ۲ ربیع الاول کو طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث الصفار کا ایک سردار جس کا عرف ابو قابوس تھا سیستانی لشکر کو چھوڑ کر طالب امان ہو کر مدینۃ السلام آیا۔ یہ اس لیے ہوا کہ طاہر بن

محمد سیر و شکار میں مشغول ہو گیا اور شکار و تفریح کے لیے سجستان کی طرف چلا گیا۔ فارس کی حکومت پر اللیث بن علی بن اللیث اور عمرو بن اللیث کے مولی سبکری نے غلبہ کر لیا۔ اس نے طاہر سے عمل اور نام میں اپنے لیے تدبیر کی تو اُن میں اور ابو قابوس میں اختلاف ہو گیا۔ اس نے انھیں چھوڑ دیا اور حکومت کے دروازے پر چلا گیا۔ حکومت نے اُسے قبول کر لیا، اُسے اور اس کی ہمراہی جماعت کو خلعت دیا، خوش آمدید کہا اور اُس کا اکرام کیا۔ طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث نے ابو قابوس کو اپنے پاس واپس کرنے کی درخواست کی کہ اُس نے اُسے بعض اعمال فارس میں کافی سمجھا تھا اس نے مال وصول کیا اور اپنے ہمراہ لے گیا اگر اُسے واپس نہ کیا جائے تو یہ درخواست ہے کہ وہ مال فارس جس کا اُس سے مطالبہ کیا گیا ہے اور جسے وہ اپنے ہمراہ لے گیا ہے اُس کے لیے محسوب کر لیا جائے مگر حکومت نے اس میں سے کسی بات کو قبول نہ کیا۔

### قرمطی کا بھائی

اسی سال کے اسی مہینے میں یہ خبر آئی کہ الحسین بن زکرویہ عرف صاحب الشامہ کا ایک بھائی ایک جماعت کے ہمراہ فرات کے راستے سے الدالیہ میں ظاہر ہوا ہے۔ اس کے پاس اعراب کی اور چوروں کی ایک جماعت جمع ہو گئی ہے۔ وہ انھیں خشکی کے راستے سے دمشق کی طرف لے گیا۔ اُس علاقے میں فساد برپا کیا اور وہاں کے باشندوں سے جنگ کی۔ اُس سے مقابلے کے لیے الحسین بن حمدان بن حمدون نامزد کیا گیا۔ جو لشکر کی جماعت کثیر کے ہمراہ نکلا۔ القرمطی کی دمشق کی جانب روانگی اسی سال کے جمادی الاولیٰ میں ہوئی تھی۔

پھر یہ خبر آئی کہ یہ قرمطی طبریہ گیا تو لوگ اُس کے داخل کرنے سے رُکے۔ اُس نے جنگ کی اور داخل ہو گیا۔ وہاں جو عورتیں اور مرد تھے اُن میں سے اکثر کو قتل کر دیا۔ شہر کو لوٹ لیا اور البادیہ کے نواح میں لوٹ گیا۔ ماہ ربیع الآخر میں یہ خبر آئی کہ وہ داعی جو یمن کے نواح میں تھا وہ شہر صنعا چلا گیا۔ اُس سے وہاں کے باشندوں نے جنگ کی جس میں وہ اُن پر فتحمند ہوا۔ باشندوں کو قتل کر دیا۔ اُن میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا اور وہ یمن کے تمام شہروں پر زبردستی غالب آ گیا۔

### برادر ابن زکرویہ

محمد بن داؤد بن الجراح سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ زکرویہ بن مہرویہ نے اپنے

بیٹے صاحب الشامہ کے قتل کے بعد ایک شخص کو جو بچوں کو پڑھاتا تھا قریہ الزابوقہ روانہ کیا جو الفلوجہ کے علاقے میں تھا۔ اس شخص کا نام عبداللہ بن سعید اور کنیت ابو غانم تھی مگر اُس نے اپنا نام نصر رکھ لیا کہ اپنا حال پوشیدہ رکھے۔ قبائل کلب پر گھوم کر انھیں اپنی رائے کی دعوت دینے لگا مگر کسی نے قبول نہ کیا، سوائے ایک شخص کے جو بنی زیاد میں سے تھا اور جس کا نام مقدام بن الکیال تھا۔ اُس نے اُس کے لیے (ان اصبغیین) کی چند جماعتوں کو جو فاطمیوں کی طرف منسوب تھے اور العلیصیین کے بیوقوفوں کو اور قبیلہ کلب کی تمام شاخوں کے بدمعاشوں کو گمراہ کر دیا اور علاقۂ شام کا قصد کیا۔ دمشق اور الاردن پر احمد بن کیغلغ عامل تھا جو مصر میں اُس ابن خلیج کی جنگ کے لیے مقیم تھا جس نے محمد بن سلیمان کی مخالفت کی اور مصر کی طرف لوٹا اور اُس پر غالب آگیا۔ عبداللہ بن سعید نے اس موقع کو غنیمت جانا اور بصریٰ اور اذرعات کی طرف چلا گیا جو حوران اور البثنیہ کے دیہات میں سے تھے۔ اُن کے باشندوں سے اُس نے جنگ کی پھر انھیں امان دی۔ جب وہ مطیع ہو گئے تو جوانوں کو قتل کر دیا، بچوں کو قید کر لیا اور مال و اسباب کو لے لیا۔ دمشق کے قصد سے روانہ ہوا تو بالمقابل مصریوں کی وہ جماعت نکلی جو دمشق کی حفاظت کے لیے مامور تھی۔ احمد بن کیغلغ ان کو صالح بن الفضل کے ساتھ چھوڑ گیا تھا وہ اُن پر غالب آگئے۔ اُن کی خونریزی کی۔ امان کا وعدہ کر کے انھیں دھوکا دیا۔ صالح کو قتل کر دیا، اُس کے لشکر کو توڑ دیا، شہر دمشق کا لالچ نہیں کیا حالانکہ وہ اسی کی طرف گئے تھے۔ انھوں نے طبریہ کی طرف شہر جند الاردن کا قصد کیا۔ دمشق کے لشکر کی ایک جماعت بھی جو فتنے میں مبتلا ہو گئی اُن سے مل گئی تھی۔ یوسف بن ابراہیم بن بغامردی نے جنگ کی۔ جو الاردن پر احمد بن کیغلغ کا عامل تھا۔ اُسے اُن لوگوں نے شکست دی اور اُسے امان دے کے بدعہدی کی اور اسے قتل کر دیا۔ شہر الاردن کو لوٹ لیا، عورتوں کو قید کر لیا اور باشندوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ حکومت نے الحسین بن حمدان کے ساتھ بڑے بڑے سرداروں کو ان کی تلاش میں روانہ کیا۔ دمشق میں ابن حمدان ایسے وقت آیا کہ اللہ کے دشمن طبریہ میں داخل ہو چکے تھے۔ جب حسن کی خبر انھیں پہنچی تو السماوہ کا رخ کیا۔ الحسین بیابان سماوہ میں اُن کو تلاش کرتا ہوا اُن کے پیچھے پیچھے گیا حالانکہ وہ لوگ ایک دریا سے دوسرے دریا کی طرف منتقل ہو رہے تھے اور اسے برباد کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے ان دونوں ندیوں کی پناہ لے لی جو الدمعانہ اور الحالہ کے نام سے مشہور تھیں۔ الحسین پانی نہ ملنے کے باعث اُن کے تعاقب سے رک گیا۔ اور الرحبہ لوٹ آیا۔

قرامطہ اپنے گمراہ کے ہمراہ جس نے اپنا نام نصر رکھا تھا قریۂ ہیت کی طرف رات کے وقت روانہ ہوئے۔ وہ ۲۱ رشعبان کو صبح کو طلوع آفتاب کے ساتھ ہی اس حالت میں وہاں پہنچے کہ باشندے غافل تھے۔ نصر نے قریۂ ہیت کو لوٹ لیا اور باشندوں میں سے جس پر قابو پایا، قتل کر دیا، مکانوں کو جلا دیا اور اُن کشتیوں کو لوٹ لیا جو دریائے فرات میں سفر کے لیے تیار تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ شہر کے باشندوں میں سے تقریباً دوسو آدمیوں کو قتل کیا جن میں مرد وعورت اور بچے تھے۔ جس مال واسباب پر قابو پایا سب کچھ لے لیا۔ کہا گیا ہے کہ تین ہزار کجاووں میں جو اس کے ہمراہ تھے تقریباً دوسو کھتے گیہوں کے دونوں طرف برابر کر کے بھر لیے اور گیہوں اور عطر اور ردی سامان میں سے وہ تمام چیزیں جن کی اُسے حاجت تھی۔ وہاں جس دن داخل ہوا تھا اُس کے بقیہ حصے میں اور اُس کے بعد کے دن بھی مقیم رہا۔ وہاں سے بعد مغرب البریہ کی طرف کوچ کیا۔ یہ مصیبت جو اس نے پہنچائی یہ صرف اُس شہر (ہیت) کے اطراف کے مکانات کو پہنچائی۔ باشندے شہر پناہ کی وجہ سے محفوظ رہے۔

محمد بن اسحاق بن کنداجیق اس قرمطی کے سبب سے سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ ہیت کی جانب روانہ ہوا۔ چند روز کے بعد مونس خازن نے اُس کا تعاقب کیا۔

محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ قرامطہ صبح کے وقت ہیت اس حالت میں پہنچے کہ وہاں کے باشندے غافل تھے مگر اللہ نے اُس کی دیوار شہر پناہ کے ذریعے سے اُن کی اس سے حفاظت کی۔ حکومت نے عجلت کے ساتھ محمد بن اسحاق بن کنداجیق کو اُن کی جانب روانہ کیا مگر وہ لوگ اس میں تین دن کے سوا نہیں ٹھیرے یہاں تک کہ محمد بن اسحاق اُن سے قریب ہو گیا تو وہ اُن سے المائین کی طرف بھاگ گئے۔ محمد اُن کی طرف روانہ ہوا۔ اُس نے انھیں اس حالت میں پایا کہ اُن لوگوں نے اُس کے اور اپنے درمیان کے دریا تباہ کر دیے تھے۔ دربار سے اُس کے پاس اونٹ اور بہت سا پانی اور کھانا روانہ کیا گیا۔ الحسین بن حمدان کو الرحبہ کی جانب سے ان کی طرف روانہ ہونے کو لکھا گیا کہ وہ اور محمد بن اسحاق اُن لوگوں پر حملہ کرنے میں متفق ہو جائیں۔

جب کلبیوں کو معلوم ہوا کہ لشکر آرہا ہے تو انھوں نے اللہ کے دشمن کے متعلق جس نے اپنا نام نصر رکھا تھا مشورہ کیا۔ انھوں نے اُس پر حملہ کیا اور اسے یکایک قتل کر دیا اور

اس کا قاتل اُن میں سے تنہا ایک ہی شخص تھا جس کا نام الذئب بن القائم تھا۔ جو کچھ اُس سے ہوا اُس کے ذریعے تقرب حاصل کرنے اور بقیہ لوگوں کے لیے امان طلب کرنے کے لیے باب حکومت روانہ ہوا۔ اُسے بہت انعام دیا گیا، تعریف کی گئی، اور اُس کی قوم کی تلاش کو روک دیا گیا۔ وہ چند روز ٹھیر کے بھاگ گیا۔ محمد بن اسحاق کے مُخبر نصر کے سر پر کامیاب ہوگئے، اُسے کاٹ لیا اور مدینۃ السلام میں بھیج دیا۔ اس کے بعد قرامطہ نے آپس میں ایسی خونریزی کی کہ خون کے دریا بہ گئے۔ مقدام بن الکیال وہ تمام مال بچا کر جو اس کے پاس جمع کیا گیا تھا علاقہ رُطے کی طرف چلا گیا۔ انھیں کا ایک گروہ کہ ان امور کو ناپسند کرتا تھا، بنی اسد میں چلا گیا جو عین التمر کے نواح میں مقیم تھے وہاں وہ اُن کے پڑوسی بن گئے۔ اُنھوں نے حکومت میں ایک وفد روانہ کیا۔ جو کچھ سرزد ہوا اس کی معذرت اور بنی اسد کے پڑوس میں رہنے کی درخواست کی۔ یہ درخواست قبول کر لی گئی۔ بقیہ فاسق جو دین قرامطہ میں بصیرت رکھنے والے تھے وہ الطائین پر پائے گئے۔ حکومت نے حسین بن حمدان کو ان کی بیخ کنی کے لیے لکھا

زکرویہ نے اپنے ایک مبلغ کو اُن کے پاس روانہ کیا جو السواد کے کسان، نہر ملحا نا کا دہقان، القاسم بن احمد بن علی نام اور عرف ابو محمد تھا۔ اُس نے بتلایا کہ الذئب ابن القائم کے فعل نے اُسے بیزار کر دیا ہے۔ اُن پر سخت کر دیا ہے۔ وہ لوگ دین سے پھر گئے ہیں۔ ان کے ظہور کا وقت اب آگیا ہے۔ کوفے میں چالیس ہزار آدمیوں نے اُس سے بیعت کی ہے، اور دیہات میں چار لاکھ آدمیوں نے۔ اُن کے وعدے کا وہ دن ہے جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے حکیم موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے دشمن فرعون کی شان میں ذکر کیا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ "تمھارے وعدے کا دن یوم الزینۃ (میلے کا دن) ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن لوگ دن چڑھے اٹھائے جائیں گے"۔ زکرویہ انھیں یہ حکم دیتا ہے کہ اپنا حال چھپائیں، روانگی شام کی جانب ظاہر کریں اور جائیں کوفے کی طرف، یہاں تک کہ یوم النحر کو جو ۱۰ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۲۹۳ھ کو ہوگا۔ صبح کے وقت وہاں پہنچیں تو روکے نہ جائیں گے اور ان کے لیے وہ وعدہ ظاہر اور پورا ہوگا جس کو اُس کے رسول اُن کے پاس لاتے رہے۔ اور القاسم بن احمد کو اپنے ہمراہ لے جائیں۔

لوگوں نے اُس کے حکم کی فرماں برداری کی، کوفے کے دروازے پر اُس وقت پہنچے کہ اہل شہر اپنے عامل اسحاق بن عمران کے ہمراہ عید گاہ سے واپس ہو چکے تھے جو اُس روز

کوفے کے دروازے پر پہنچے آٹھ سو سوار تھے یا اس کے قریب قریب جن کا سردار الذبلانی بن مہرویہ تھا جو اہل الصوار یا اہل جنبلا میں سے تھا۔ وہ لوگ زرہ و جوشن اور عمدہ قسم کے آلات سے آراستہ تھے۔ ہمراہ ایک جماعت پیادہ بھی تھی جو کجاووں پر تھے۔ عوام میں سے جو ملا انھوں نے حملہ کیا، ایک جماعت کا مال و اسباب چھین لیا، تقریباً بیس آدمیوں کو قتل کر دیا لوگ کوفے کی طرف دوڑے اور داخل ہو گئے اور آپس میں ہتیار ہتیار کی ندا دینے لگے۔

اسحاق بن عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ قرامطہ میں سے تقریباً ایک ہزار سوار باب کندہ سے شہر کوفہ میں داخل ہو گئے عوام اور سپاہ کی ایک جماعت جمع ہو گئی انھوں نے ان کو پتھر مارے، جنگ کی اور ان پر ڈھالیں ڈال دیں جس سے اُن کے تقریباً بیس آدمی مقتول ہوئے۔ انہیں شہر سے نکال دیا۔ اسحاق بن عمران اور اس کے ساتھ کا لشکر نکلا، القرامطہ کے مقابلے میں جنگ کے لیے صف بستہ ہو گئے۔ اسحاق بن عمران نے اہل کوفہ کو پہرہ دینے کا حکم دیا کہ قرامطہ کو غفلت میں موقع نہ ملے جس سے شہر میں داخل ہو جائیں۔

یوم النحر کو عصر کے وقت تک اُن میں جنگ ہوتی رہی، قرامطہ القادسیہ کی طرف بھاگے، اہل کوفہ نے شہر پناہ اور خندق کو درست کر لیا۔ رات دن سپاہ کے ہمراہ کھڑے ہو کر اپنے شہر کی حفاظت کرتے رہے۔ اسحاق بن عمران نے حکومت کو لکھ کر مدد طلب کی۔

حکومت نے سرداروں کی ایک جماعت بھیجی جن میں طاہر بن علی بن وزیر اور وصیف بن صوارتکین ترکی اور الفضل بن موسیٰ بن بغا اور بشر خادم الافشینی اور جنی الصفوانی اور رائق الخزری تھے۔ الحجر وغیرہ کے غلاموں کی ایک جماعت کو ان کے ساتھ کیا۔ اُن کا سب سے پہلا دستہ نصف ذی الحجہ یوم سہ شنبہ کو روانہ ہوا۔ ان میں کوئی رئیس نہ تھا ہر ایک اپنے ساتھیوں پر رئیس تھا۔ القاسم بن سیما وغیرہ رؤسائے اعراب کو کوہستانی میدانوں کے اعراب کو دیار مضر اور طریق الفرات اور دقوقا، اور خانیجار وغیرہ نواح میں جمع کرنے کا حکم دیا گیا کہ ان قرامطہ کی جانب روانہ ہوں کیونکہ سپاہی شام اور مصر کے علاقے میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کے پاس مراسلے گئے اور وہ حاضر ہوئے۔ خبر آئی کہ جو لوگ اسحاق بن عمران کی مدد کے لیے روانہ ہوئے تھے وہ اپنے آدمیوں کے ہمراہ زکرویہ کی جانب روانہ ہو گئے، اسحاق بن عمران کو مع اُس کے ہمراہی آدمیوں کے کوفے میں چھوڑ دیا کہ اس کی حفاظت کرے۔ ایک ایسے مقام تک گئے جس کے اور قادسیہ کے درمیان چار میل کا فاصلہ اور

العواد کے نام سے مشہور تھا جو بیابان میں ایک پہاڑی میدان تھا۔ وہاں پر زکرویہ ان سے ملا۔ وہ لوگ ۱۲ ذی الحجہ یوم دوشنبہ کو اس کے مقابلے میں صف بستہ ہوگئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ جنگ ۲۰ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ کو ہوئی۔

سپاہیوں کی ترتیب اس طرح رکھی گئی کہ ان کے اور ان کی آبادی کے درمیان تقریباً ایک میل رہ گیا اور وہاں سپاہیوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا۔ باہم شدید جنگ ہوئی دن کے شروع ہی میں قرمطی اور اس کے ساتھیوں کو ایسی شکست ہوتی نظر آئی کہ قریب تھا کہ ان پر فتح حاصل ہو جائے۔ زکرویہ نے پیچھے ایک لشکر کو پوشیدہ کیا تھا جسے وہ نہیں جانتے تھے۔ جب نصف النہار ہوا تو پوشیدہ لشکر نکل آیا، بستی لوٹ لی، سپاہیوں نے اپنے پیچھے تلوار دیکھی تو بری طرح بھاگے، قرمطی اور اس کے ساتھیوں نے تلوار چلائی اور جس طرح چاہا انہیں قتل کیا۔ الحجر کے غلاموں کی ایک جماعت نے جو خزر وغیرہ تھے صبر کیا، وہ تقریباً سو غلام تھے، ایسی جاں فروشی کے ساتھ لڑے کہ قرامطہ کو شدید طور پر زخمی کرنے کے بعد سب کے سب قتل کر دیے گئے۔ قرامطہ نے بستی کو گھیر کے اس پر قبضہ کر لیا، بجز اس کے کوئی نہ بچا جو اپنے گھوڑے پر تھا، چنانچہ وہ راستہ بھولا اور اسے بچا دیا یا جو بہت سخت زخمی ہو گیا اور اپنے آپ کو مقتولین میں ڈال دیا، جنگ ختم ہونے کے بعد مشکل سے روانہ ہو کے کوفے میں داخل ہو گیا۔ تیز رفتار گدھے جن پر ہتھیار اور آلات تھے سپاہ کے ہمراہ روانہ کیے تھے ان میں سے تین سو گدھے اور خچروں میں سے پانچ سو خچر اس بستی میں لے لیے گئے۔ مذکور ہے کہ جو سپاہی اس جنگ میں مقتول ہوئے ان کی تعداد پندرہ سو تھی جو ان کے غلاموں اور حمالوں اور آبادی والوں کے علاوہ تھے۔

قرمطی اور اس کے ساتھیوں نے جو کچھ اس جنگ میں لیا اس سے وہ قوی ہو گئے۔ وہ ان خرمنوں میں آیا جو اس کے ایک جانب تھے۔ چنانچہ اس میں سے اس نے غلہ اور جو لیے اور انہیں حکومت کے خچروں پر لاد کر اپنے لشکر لے گیا۔ مقام جنگ سے کوچ کر کے کوہی میدان میں تقریباً پانچ میل ایک ایسے مقام تک گیا جو نہر المثنیہ کے قریب تھا اس لیے کہ مقتولین کی بدبو نے تکلیف پہنچا رکھی تھی۔

محمد بن داؤد بن الجراح سے مذکور ہے کہ وہ اعراب جن کے پاس زکرویہ نے قاصد بھیجا تھا اس وقت کوفے کے دروازے پر پہنچے کہ مسلمان اسحاق بن عمران کے ساتھ

اپنی عید گاہ سے واپس آچکے تھے وہ دونوں جانب بھیل کے کوفے کے مکانات میں داخل ہو گئے، القاسم بن احمد کے لیے جو زکرویہ کا مبلغ تھا قبہ بنایا تھا کہتے تھے کہ "یہ ابن رسول اللہ ہے" اور یہ پکارتے تھے "یا آلِ ثارات الحسین" اس سے ان کی مُراد الحسین بن زکرویہ تھی جو مدینۃ السلام کے باب جسر پر مصلوب تھا۔ ان کا شعار "یا احمد یا محمد" تھا اس سے ان کی مُراد زکرویہ کے وہ دونوں بیٹے تھے جو قتل کر دیے گئے تھے۔ اور انھوں نے سفید جھنڈے ظاہر کیے اور ان کا اندازہ یہ تھا کہ وہ کوفیوں کے چرواہوں کو اس سے گمراہ کردیں گے۔ اسحاق بن عمران اور اس کے ہمراہیوں نے سبقت کی اور انھیں دفع کر دیا، اُن میں سے جو ثابت قدم رہا اُسے قتل کر ڈالا۔ ایک جماعت آلِ ابی طالب کی بھی آگئی۔ انھوں نے اسحاق بن عمران کی ہمراہی میں جنگ کی۔ عوام کی بھی ایک جماعت آگئی۔ انھوں نے بھی جنگ کی۔ قرامطہ نامراد واپس ہوکے اُسی روز ایک گاؤں میں چلے گئے جو العشیرہ کہلاتا تھا کہ طسوج السالحین و نہر یوسف کے اُس آخری علاقے میں تھا جو خشکی کے متصل ہے۔

اللہ کے دشمن زکرویہ بن مہرویہ کی جانب ایسے شخص کو روانہ کیا جو قریۃ الدریہ میں زمین کے اُس گڑھے سے اُسے نکال دے جس میں وہ برسوں پوشیدہ رہا تھا۔ قریۃ الصوار والے اُسے ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے، اُسے ولی اللہ کہتے تھے۔ جب اُسے دیکھا تو سجدہ کیا۔ اُس کے ہمراہ مبلغین اور مخصوصین کی ایک جماعت بھی حاضر ہوئی۔ اُس نے انھیں یہ بتایا کہ القاسم بن احمد کا اُن پر سب سے زیادہ احسان ہے اُسی نے انھیں دین سے نکل جانے کے بعد اُس کی طرف لوٹایا ہے۔ وہ لوگ جب اُس کا حکم مانیں گے تو انھیں اپنی عید کا یقین کر لینا چاہیے وہ اُنھیں ان کی مرادوں تک پہنچا دے گا کچھ خاص علامات مقرر کیں جن میں آیاتِ قرآنیہ کو جس بارے میں نازل ہوئی تھیں اس سے بدل کر بیان کر دیا۔

زکرویہ کے لیے اُن تمام عربی اور موالی اور نبطی اشخاص نے جن کے دلوں میں کفر کی محبت جم گئی تھی اس امر کا اقرار کر لیا کہ وہ ان کا رئیس مقدم اور ملجا و ماوا ہے۔ مدد ملنے اور کامیاب ہونے کا یقین کر لیا۔ وہ انھیں اس طرح لے چلا کہ خود ان سے پوشیدہ تھا وہ سب اس کو "سید" پکارتے تھے اور اپنے لشکروں کے سامنے اسے

ظاہر نہ کرتے تھے۔ اس کے بعد القاسم تمام امور کا والی تھا وہ انھیں فرات کے آبپاشی والے حصے کے آخر تک جو کوفے کے علاقے میں تھا اپنی رائے سے چلاتا رہا۔ انھیں یہ بتایا کہ اطراف کوفہ کے کل باشندے اس کے پاس آنے والے ہیں۔ وہاں وہ بیس روز سے زاید ٹھیر کر اپنے قاصدوں کو باشندگان اطراف کوفہ کے پاس جنھیں وہ اپنی طرف منسوب کر چکا تھا بھیجتا رہا۔ مگر باشندگان اطراف میں سے سوائے ان لوگوں کے کہ بدنصیبی جن کے شامل حال تھی اور کوئی اس سے نہ ملا اور وہ بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ تقریباً پانچ سو آدمی تھے۔

حکومت نے یکے بعد دیگرے لشکر اس کی جانب روانہ کیے۔ جو لوگ الانبار اور ہیت گئے تھے انھیں اس کے انتظام کے لیے اس خوف سے لکھا گیا کہ جو المدائن میں مقیم تھے وہ کوفے جاتے وقت دوبارہ اس پر حملہ نہ کر دیں۔ سرداروں کی ایک جماعت عجلت کے ساتھ روانہ ہوئی جن میں بشر الافشینی اور جنی الصفوانی اور نحریر العمری اور امیر المومنین کا غلام رائق اور وہ چھوٹے غلام تھے جو الحجریہ کے نام سے مشہور تھے۔ ان لوگوں نے قریۃ الصوار کے قریب اللہ کے دشمنوں پر حملہ کیا۔ ان کے پیادہ اور سواروں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ ان لوگوں نے اپنے مکانات ان لوگوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیے تو یہ اس میں داخل ہو گئے اور اسی میں مشغول ہو گئے۔ قرامطہ پھر پلٹ پڑے۔ انھوں نے ان کو بھگا دیا۔

ایک شخص سے مذکور ہے کہ وہ اس وقت محمد بن داؤد بن الجراح کی مجلس میں موجود تھا جبکہ اس کے پاس قرامطہ کی ایک جماعت داخل کی گئی جن میں زکرویہ کا ہمزلف بھی تھا جو کچھ اس نے اس سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ زکرویہ میرے مقام پر میرے مکان کے تہ خانے میں پوشیدہ تھا جس کا دروازہ لوہے کا تھا۔ ہمارا ایک تنور تھا جسے ہم منتقل کیا کرتے تھے۔ جب ہمارے پاس طلب آئی تو ہم نے تنور کو تہ خانے کے دروازے پر رکھ دیا اور ایک عورت ٹھیر کر اسے گرم کرتی رہی۔ وہ اسی طرح چار سال رہا۔ یہ المعتضد کے زمانے کا واقعہ ہے۔ وہ کہا کرتا تھا کہ میں اس حالت میں نہ نکلوں گا کہ المعتضد زندہ ہے۔ پھر وہ میرے ہاں سے ایک ایسے مکان میں منتقل ہو گیا جس میں مکان کے دروازے کے پیچھے ایک کوٹھری اس طرح بنائی گئی تھی کہ جب گھر کا دروازہ کھولا جاتا تھا تو وہ کوٹھری کے دروازے پر جھک جاتا تھا۔ اندر آنے والا اندر آتا تھا مگر وہ اس کوٹھری کے دروازے کو نہیں دیکھتا تھا جس میں وہ تھا۔ یہی حال رہا یہاں تک کہ المعتضد مر گیا۔ اس وقت اس نے

مبلغوں کو روانہ کیا اور نکلنے کی تیاری کی۔ جب اس جنگ کی خبر حکومت کو پہنچی جو الصوار میں قرمطی اور خلافت کے سپاہیوں کے درمیان ہوئی۔ لوگوں نے اُسے بہت سخت جانا تو اُن سرداروں کی ایک جماعت کوفے کی روانگی کے لیے نامزد کی گئی جن کا میں نے ذکر کیا۔ سر لشکری محمد بن کنداج کو دی گئی۔ بنی شیبان و النمر کے اعراب میں سے تقریباً دو ہزار آدمی اس کے ساتھ کیے گئے اور انھیں تنخواہیں دی گئیں۔ ۱۰ر جمادی الاولیٰ کو مکے سے دس آدمی کی ایک جماعت آئی۔ وہ خلافت کے دروازے پر گئے اور اپنے شہر کی طرف لشکر بھیجنے کی درخواست کی اس لیے کہ انھیں علاقۂ یمن میں جس شخص نے خروج کیا تھا جس سے یہ خوف تھا کہ وہ اُن کے شہر کو کچل ڈالے گا کیونکہ اُن کے خیال میں وہ اس کے قریب آگیا تھا۔

۱۲ر رجب یوم جمعہ کو بغداد کے منبر پر وہ خط پڑھ کر سنایا گیا جو حکومت کے پاس آیا تھا کہ صنعاء اور یمن کے اور شہروں کے باشندے اس خارجی کے مقابلے پر جمع ہوئے جو زبردستی ان شہروں پر غالب آگیا تھا انھوں نے اُس سے جنگ کی اور اسے شکست دی، اُس کے گمراہوں کو بھگا دیا، وہ نواح یمن کے کسی موضع میں چلا گیا۔ ۳ر شوال کو حکومت نے مظفر بن حاج کو خلعت دے کے اُسے یمن کا عہدہ دار بنایا۔ ۵ر ذی القعدہ کو ابن حاج نکلا اور اپنے عمل یمن کی طرف روانہ ہوا۔ اپنی موت تک وہیں مقیم رہا۔

اسی سال ۲۳ر رجب کو المکتفی کا خیمہ نکالا گیا اور اس بنا پر اسے باب الشماسیہ میں نصب کیا گیا کہ وہ ابن الخلیج کے سبب سے شام کی طرف روانہ ہو گا۔

اسی ماہ کی ۲۴ر تاریخ کو مصر سے فاتک کا ایک خریطہ آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ وہ اور سردار الخلیجی کی طرف بڑھے۔ ان کے درمیان میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ میں اُس کے اکثر ساتھی قتل کر دیے گئے۔ بقیہ لوگ بھاگے تو وہ اُن پر فتح مند ہو گئے، ان کی چھاؤنی کو گھیر لیا، الخلیجی بھاگ کے الفسطاط میں داخل ہو گیا، کسی کے پاس وہیں چھپ گیا۔ وفاداران خلافت الفسطاط میں داخل ہوئے جب ٹھیر گئے تو الخلیجی اور اس شخص کو بتا دیا گیا جس کے ساتھ وہ پوشیدہ تھا اور جو اس کے پیروکاروں میں سے تھا۔ اس نے انھیں گرفتار کر کے اپنے پاس قید کر لیا۔ فاتک کو الخلیجی اور جو اس کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے، مدینۃ السلام بھیجنے کو لکھا گیا۔ المکتفی کے وہ خیمے واپس کیے گئے جو

باب الشماسیہ تک روانہ کیے گئے تھے اُس کے خزانوں کے واپس کرنے کو کسی کو بھیجا گیا اور وہ بھی واپس کیے گئے وہ تکریت سے آگے بڑھ گئے تھے۔ فاتک نے الخلیجی کو اور اُس جماعت کو جو اس کے ساتھ گرفتار کی گئی تھی محمد بن ابی الساج کے مولی بشر کے ہمراہ مصر سے مدینۃ السلام روانہ کر دیا۔ جب اسی سال میں نصف رمضان کو پنجشنبے کا دن ہوا تو وہ باب الشماسیہ سے مدینۃ السلام میں داخل کیا گیا۔ اُس کے آگے آگے انیس آدمی تھے جو اونٹوں پر تھے لمبی ٹوپیاں اور حریر کی عبائیں پہنے تھے۔ اُن میں جیسا کہ کہا گیا بینک کے دو بیٹے تھے۔ ابن اشکال بھی تھا جو میمنہ عمرو کے لشکر سے یہاں امان لے کے آیا تھا۔ ایک حبشی غلام "صندل المزاحمی" بھی تھا۔ المکتفی کے پاس خلیجی پہنچا تو اُس نے اُس کی طرف دیکھا اور دار الخلافت میں اس کے قید کرنے کا حکم دیا اور دوسرے لوگوں کو جدید قید خانے میں قید کرنے کا حکم دیا۔ انھیں ابن عمرویہ کے پاس روانہ کر دیا گیا جس کے سپرد بغداد کی پولیس تھی۔ المکتفی نے اپنے وزیر العباس بن الحسن کو اُس کی حسن تدبیر کا جو اس فتح میں ہوئی خلعت دیا۔ بشر الافشینی کو بھی خلعت دیا۔

۵ شوال کو نصر قرمطی کا سر ایک نیزے پر نصب کر کے بغداد میں داخل کیا گیا جس نے ہیت کو لوٹا تھا۔

۷ شوال کو مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ رومیوں نے قورس پر دھاوا کیا۔ باشندوں نے اُن سے قتال کیا۔ انھوں نے ان کو شکست دی اور ان کے اکثر آدمیوں کو قتل کر دیا۔ بنی تمیم کے رؤسا کو قتل کر دیا۔ بستی میں داخل ہو گئے۔ مسجد کو جلا دیا اور جس قدر باشندے بچ گئے تھے سب کو بھگا دیا۔

اس سال الفضل بن عبد الملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۹۴ھ

اول محرم میں ابن کیغلغ غازی بن کرطرسوس میں داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ رستم بھی روانہ ہوا۔ یہ رستم کی دوسری جنگ تھی۔ وہ سلندو پہنچے۔ اللہ نے انھیں فتح دی۔ آلس گئے، ان کے قبضے میں تقریباً پانچ ہزار اسرآئے۔ رومیوں کا قتل عظیم کیا اور صحیح و سالم واپس ہوئے۔

## قرمطی کی حرکت

۱۲ محرم کو مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ زکرویہ بن مہرویہ قرمطی حاجیوں کے ارادے سے نہر المثنیہ سے کوچ کرکے ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا کہ اُس کے اور واقصہ کے درمیان چار میل کا فاصلہ رہ گیا۔ اور محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ وہ لوگ خشکی میں مشرق کی جانب روانہ ہوکے ماء سلمان پہنچے۔ ان کے اور بستی کے درمیان ایک صحرائے بے آب رہ گیا۔ وہ اُسی مقام پر حاجیوں کے ارادے سے ٹھیر کر پہلے قافلے کا انتظار کر رہا تھا۔ قافلہ ۹ ربیع ۷ محرم کو واقصہ پہنچا۔ اہل منزل نے ڈرایا اور خبر دی کہ اُن کے اور غنیم کے درمیان چار میل کا فاصلہ ہے کوچ کیا اور ٹھیرے نہیں تو بچ گئے۔ اس قافلے میں الحسن بن موسی الربعی اور سیما الابراہیمی بھی تھے۔ جب قافلہ بالکل روانہ ہوگیا تو قرمطی واقصہ گیا، قافلے کا حال پوچھا تو انھوں نے اُسے بتایا کہ وہ واقصہ میں نہیں ٹھیرا اُس نے اُن پر الزام لگایا کہ تمھیں نے اُن کو ڈرایا ہوگا وہاں کے گھسیاروں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا اور گھاس جلا دی۔ باشندے اپنے قلعے میں محفوظ ہوگئے۔ وہ وہاں چند روز رہ کر زبالہ کی طرف کوچ کر گیا۔

محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ لشکر زکرویہ کی تلاش میں عیون الطف کی طرف گئے، جب انھیں اس کا سلمان میں ہونا معلوم ہوا تو وہاں سے واپس ہوئے۔ علان بن کشمرد تنہا سواروں کے ایک دستے کے ہمراہ مکے کے سیدھے راستے پر زکرویہ کی جانب روانہ ہوا، السبال میں اتر کے واقصہ کا رُخ کیا، پہلے قافلے کے گذرنے کے بعد وہاں اترا۔ زکرویہ اپنے راستے میں بنی اسد کے گروہوں پر گذرا، اُس نے انھیں اپنے ساتھ لے کے مکے سے واپس آنے والے حاجیوں کے ارادے سے براہ راست ان کو لوٹ لینے چلا۔

## حاجیوں پر حملہ

اسی سال ۱۶ محرم کو کوفے سے یہ منحوس خبر آئی کہ زکرویہ نے ۱۱ محرم یوم یکشنبہ کو خراسانی قافلے کو مکے کے راستے میں العقبہ میں روکا۔ ان لوگوں نے اُس سے شدید جنگ کی، اُس نے بڑی بدسلوکی کے ساتھ پوچھا کہ آیا تم سرکاری جماعت ہو؟۔ انھوں نے جواب دیا نہیں۔ ہم تو حاجی ہیں۔ یہ سُن کے کہا "اچھا تم لوگ جاؤ، کہ میں تم لوگوں کا قصد نہیں کرتا" جب قافلہ روانہ ہوا تو اُس نے تعاقب کرکے اُس پر حملہ کیا، اس کے ساتھی اونٹوں کے نیزے بھونکنے اور تلواروں سے اُن کے پیٹ چاک کرنے لگے، اونٹ بھڑکے اور قافلہ رک گیا، خبیث کے ساتھی حاجیوں پر

ٹوٹ کر جس طرح بنا قتل کرنے لگے۔ مردوں اور عورتوں کو قتل کیا، جن عورتوں کو چاہا گرفتار کرلیا اور جو کچھ قافلے میں تھا سب پر قابض ہو گئے۔

قافلے میں سے جو شخص بچ گیا تھا وہ علان بن کشمرد سے ملا تھا، خبر دریافت کی تو اُس نے خراسانی قافلے پر جو کچھ نازل ہوا اُسے بتایا کہ "تیرے اور اُس قوم کے درمیان تھوڑا ہی فاصلہ ہے۔ آج رات کو یا کل دوسرا قافلہ پہنچ گا۔ اگر وہ شاہی جھنڈا دیکھیں گے تو ان کے دل مضبوط ہو جائیں گے اور اُن کے بارے میں اللہ ہی اللہ ہے۔" علان اسی وقت لوٹ گیا اور اپنے ہمراہیوں کو بھی لوٹنے کا حکم دیا کہ میں آدمیوں کو قتل کے لیے پیش نہیں کروں گا۔

## اللہ والوں پر کیا گزری

ذکرویہ مکے کی طرف چلا۔ دوسرا قافلہ بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ حکام نے دوسرے اور تیسرے دونوں قافلوں کے رئیسوں اور اُن دونوں کے سرداروں اور کاتبوں کو جن کے ساتھ قاصدوں کی وہ جماعت تھی جو سیدھے راستے سے ہٹ آئے تھے، فاسق کا حال اور حاجیوں کے ساتھ اس کا برتاؤ لکھ دیا تھا اور انہیں اس سے بچ کے سیدھے راستے سے واسط اور بصرے کی طرف پلٹنے یا فید یا مدینے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا تھا کہ لشکر خلافت پہنچ جائے تو پھر بڑھیں۔ یہ احکام اُن کے پاس پہنچ گئے مگر انھوں نے نہ سنا اور نہ قیام کیا اور نہ ٹھیرے۔

دوسرے قافلے والے آگے روانہ ہوئے جس میں المبارک القمی، احمد بن نصر العقیلی، اور احمد بن علی بن الحسین الہمدانی بھی تھے۔ یہ لوگ فاجروں کے پاس پہنچ گئے جو واقصہ سے کوچ کر چکے تھے، وہاں کے پانی تباہ کر دیے تھے، حوضوں اور کنوؤں کو ان اونٹوں اور گھوڑوں کی لاشوں سے پاٹ دیا تھا جو پیٹ پھٹے ہوئے اُن کے ہمراہ تھے۔ منزل العقبہ میں ۱۲ محرم دوشنبے کو اُترے تو اُن سے دوسرے قافلے والوں نے جنگ کی۔ ابو العشائر مع اپنے ساتھیوں کے قافلے کے شروع میں تھا، مبارک القمی مع اپنے ہمراہیوں کے ساقہ میں تھا۔ باہم سخت لڑائی ہوئی۔ حاجیوں نے ان کو بھگا دیا۔ قریب تھا کہ فتحیاب ہوں۔ فاجروں نے ان کے درمیانی حصے میں غفلت پائی تو اس جانب سے ان پر حملہ آور ہوئے۔ اپنے نیزے اونٹوں کی پسلیوں اور پیٹوں میں رکھ دیے۔ اونٹوں نے حاجیوں کو کچل ڈالا۔ قرمطی اُن پر قابو پا گئے۔ خوب تلوار چلائی اور آخر تک سب کو قتل کر ڈالا۔ سوائے اس کے جسے انھوں نے غلام بنا لیا۔ العقبہ کے چند میل اس طرف سواروں کو روانہ کیا جو اُن

لوگوں سے ملے کہ تلوار سے بچ گئے تھے' اُن کو امان دی' وہ لوٹے تو سب کو قتل کر دیا اور جن عورتوں کو پسند کیا انھیں قید کر لیا۔ مال واسباب لے گئے۔ المبارک القمی اور اُس کا بیٹا المظفر قتل کر دیا گیا۔ ابوالعشائر قید کر لیا گیا۔ مقتولین کو جمع کر کے ایک کو دوسرے پر رکھا گیا یہاں تک کہ وہ بہت بڑے ٹیلے کے مثل ہو گئے۔ ابوالعشائر کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں کاٹے گئے اور اس کی گردن ماردی گئی۔ وہ عورتیں رہا کر دی گئیں جن کی انھیں خواہش نہ تھی۔

زخمیوں کی وہ جماعت بچ گئی جو مقتولین کے درمیان پڑ گئے تھے۔ وہ راستے میں بدشواری کھسکے اور چلے گئے۔ ان میں سے کچھ مر گئے' کچھ بچ گئے جو بہت کم تھے۔ قرامطہ کی عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ مقتولین میں گھومتی تھیں جو اُن پر پانی پیش کرتے تھے اُن سے جو بات کرتا تھا اُسے وہ اجازت دیتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ قافلے میں تقریباً بیس ہزار حاجی تھے جو سب کے سب قتل کر دیے گئے سوائے اُن چند آدمیوں کے جو دشمن پر غالب آکر بغیر زادِ راہ کے بچ گئے' یا جو مجروح ہو کر مقتولین میں پڑ گئے' اور بعد کو بچ گئے۔ یا جس کو انھوں نے اپنی خدمت کے لیے غلام بنا لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ جو مال اور قیمتی اسباب اس قافلے سے ان لوگوں نے لیے اس کی قیمت بیس لاکھ دینار تھی۔

بعض سکہ ڈھالنے والوں سے مذکور ہے کہ ہمارے پاس مصر کے سکے ڈھالنے والوں کے خطوط آئے کہ تم لوگ مالدار بن جاؤ گے کیونکہ ابن طولون کے اعزہ نے اور ان مصری سرداروں نے جو مدینۃ السلام روانہ کر دیے گئے اور جو ان کی طرح مالدار تھے انھوں نے اپنے مصر کے مال کو مدینۃ السلام منگا بھیجا تھا اور انھوں نے مال لے جانے کے لیے سونے چاندی کے برتن اور زیور ڈھلوا لیے تھے اور وہ سکے بھیجا گیا تھا کہ حاجیوں کے ساتھ اُسے مدینۃ السلام لے جائیں۔ وہ مدینۃ السلام جانے والے قافلوں کے ساتھ روانہ کیا گیا پھر وہ سب جاتا رہا۔

مذکور ہے کہ جس وقت دوشنبے کو قرامط اس قافلے کو قتل کر رہے اور لوٹ رہے تھے تو یکایک خراسانی قافلہ آگیا۔ قرامطہ کی ایک جماعت ان کی جانب نکلی اور ان پر حملہ کر دیا کیونکہ ان لوگوں کا راستہ بھی یہی تھا۔ جب زکرویہ حاجیوں کے دوسرے قافلے سے فارغ

ہوگیا۔ اُن کے مال لے لیے۔ اُن کی عورتوں کو تباہ کرچکا، تو حوضوں اور کنوؤں کو آدمیوں اور جانوروں کی لاشوں سے پاٹنے کے بعد اسی وقت العقبہ سے روانہ ہوگیا۔

دوسرے قافلے پر اس کی رہزنی کی خبر مدینۃ السلام میں ۱۶ / محرم یوم جمعہ کو عشا کے وقت پہنچی تھی۔ یہ واقعہ تمام لوگوں پر اور سلطان پر بہت گراں گذرا۔ العباس ابن الحسن بن ایوب وزیر نے محمد بن الجراح کاتب کو جو دفتر خراج و دفتر ضیاع مشرق اور دفتر لشکر کا متولی تھا کوفہ روانہ ہونے اور قرمطی کے مقابلے کے لیے لشکر روانہ کرنے کے لیے وہاں قیام کرنے کے لیے نامزد کیا وہ بغداد سے ۱۹ / محرم کو نکلا اور اپنے ہمراہ لشکر کو دینے کے لیے بہت سا مال لے گیا۔ زکرویہ زبالہ چلا گیا اور وہاں اُتر گیا۔ سپاہ مقیم قادسیہ کے خوف سے کہ کہیں وہ اُسے پاجائیں، اپنے آگے اور پیچھے مخبر روانہ کیے کہ اس تیسرے قافلے کی بھی امید تھی جس میں مال اور سوداگر تھے۔ الثعلبیہ سے الشقوق اور وہاں الشقوق اور البطان کے درمیان الرمل کے کنارے موضع الطلیح میں ٹھیر کر تیسرے قافلے کا انتظار کرنے لگا۔ اس قافلے کے سرداروں میں نفیس المولدی اور صالح الاسود بھی تھے اور اُس کے ہمراہ شمسہ و خزانہ بھی تھا۔ شمسہ وہ تھا جس میں المعتضد نے نہایت عمدہ جواہر لگائے تھے اسی قافلے میں ابراہیم بن ابی الاشعث بھی تھا جس کے سپرد مکہ و مدینہ کا محکمۂ قضاء اور راہ مکہ کا کام اور اس کی اصلاح کا خرچ تھا۔ میمون بن ابراہیم کاتب بھی تھا جس کے سپرد خراج وضیاع کی متمدی تھی۔ احمد بن محمد بن احمد عرف ابن الفرنج اور الفرات بن احمد ابن محمد بن الفرات اور الحسن بن اسماعیل جو العباس بن الحسن کا قرابتدار تھا اور حرمین کے ڈاک کے محکمے کا متولی تھا اور علی بن العباس النہیکی تھا۔

جب اس قافلے والے فید تک پہنچے تو انھیں خبیث زکرویہ اور اس کے ساتھیوں کی خبر ملی۔ وہ لوگ فید میں حکومت کی جانب سے قوت پہنچائے جانے کے انتظار میں چند روز ٹھیرے۔ حالانکہ ابن کشمرد ان لشکروں کے ساتھ جنھیں حکومت نے اُس کے ہمراہ اور اس کے قبل و بعد بھیجا تھا راستے سے قادسیہ لوٹ گیا تھا۔ زکرویہ فید گیا۔ وہاں کے عامل کا نام حامد بن فیروز تھا۔ حامد نے دو قلعوں میں سے ایک میں تقریباً ان سو آدمیوں کے ہمراہ جو اس کے ساتھ مسجد میں تھے۔ پناہ لے لی۔ دوسرے قلعے کو آدمیوں سے بھر دیا۔ زکرویہ اہل فید سے مراسلت کرکے یہ درخواست کرنے لگا کہ وہ لوگ اپنے عامل کو اور وہاں کے

لشکر کو اس کے سپرد کر دیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو میں انھیں امان دے دوں گا۔ مگر اُن لوگوں نے اُس کی درخواست کو منظور نہ کیا۔ جب انھوں نے قبول نہ کیا تو اس نے جنگ کی۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ جب اُس نے یہ دیکھا کہ اُسے باشندوں کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے تو ہٹ گیا۔ پہلے البناح گیا پھر حضیر ابی موسیٰ الاشعری کو روانہ ہوا۔

ماہ ربیع الاول کے شروع میں المکتفی نے وصیف بن صوارتکین کو روانہ کیا اُس کے ہمراہ ایک جماعت سرداروں کی بھی تھی۔ وہ قادسیہ سے خفان کے راستے پر روانہ ہوئے۔ وصیف نے ۲۲ ربیع الاول یوم شنبہ کو اُس سے مقابلہ کیا۔ دن بھر خونریزی کی۔ رات اُن کے درمیان میں حائل ہوگئی۔ ان لوگوں نے پہرے کی حالت میں رات بسر کی۔ صبح کو جنگ دوبارہ چھڑی۔ لشکر نے اُن کا قتل عظیم کیا اور وہ اللہ کے دشمن زکرویہ تک پہنچ گئے۔ وہ پشت پھیرے ہوئے تھا کہ کسی لشکری نے اُس کی گدی پر تلوار کی ایک ایسی ضرب ماری جو اُس کے دماغ تک پہنچ گئی۔ وہ اور اُس کا نائب اور اس کے خاص لوگوں اور قرابتداروں کی ایک جماعت کو جن میں اس کا بیٹا اور اس کا کاتب اور اس کی بیوی بھی تھی گرفتار کر لیا گیا۔ لشکر شاہی نے جو کچھ اس کے لشکر میں تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ زکرویہ پانچ دن زندہ رہا پھر اُس کا پیٹ چاک کر کے اسی ہیئت میں اُسے روانہ کر دیا گیا۔ حاجی قیدیوں کو جو اُس کے ہاتھ میں زندہ بچ گئے تھے واپس کر دیا گیا۔

اسی سال ابن کیغلغ نے طرسوس میں رومیوں سے جہاد کیا جہاں اُسے دشمن کے چار ہزار قیدی اور بہت سے گھوڑے اور مواشی اور اسباب ملا۔ ایک بطریق اس کی امان میں داخل ہوا اور اسلام لایا۔ طرسوس سے اس کی روانگی بغرض جہاد اسی سال کے اول محرم میں ہوئی تھی۔

اسی سال اندرونقس بطریق نے خلافت سے بطلب امان خط وکتابت کی۔ وہ پادشاہ روم کی جانب سے سرحد والوں کی جنگ پر مامور تھا۔ اس کی درخواست قبول ہوئی۔ وہ خود بھی نکلا اور اس نے اپنے ہمراہ اُن دو سو مسلمانوں کو بھی نکالا۔ جو اُس کے قلعے میں قید تھے۔ پادشاہ روم نے کسی ایسے شخص کو روانہ کیا تھا جو اسے گرفتار کرے۔ اُس نے اُن مسلمانوں کو جو قلعے میں قید تھے ہتھیار دیدیے اُن کے ساتھ اپنے ایک بیٹے کو بھی نکالا۔ اُن لوگوں نے اس بطریق پر رات کے وقت حملہ کر دیا جو اُس کے گرفتار کرنے کے لیے روانہ کیا گیا تھا۔ اس کے ہمراہیوں

میں سے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا اور جو کچھ اُن کے لشکر میں تھا وہ سب غنیمت میں لے لیا۔

رستم سرحد والوں کے ہمراہ جمادی الاولیٰ میں اندرونقس کے قصد سے نکلا تھا کہ اُسے رہا کرائے۔ چنانچہ اس جنگ کے بعد رستم قونیہ پہنچا۔ بطریقوں کو مسلمانوں کے اُن کی طرف جانے کا علم ہوا تو وہ واپس ہو گئے۔ اندرونقس نے اپنے بیٹے کو رستم کے پاس روانہ کیا۔ رستم نے اپنے کاتب کو اور بحریین کی ایک جماعت کو روانہ کیا۔ یہ لوگ قلعے میں سوئے۔ جب صبح ہوئی تو اندرونقس اور وہ تمام مسلمان قیدی جو اس کے ہمراہ تھے اور جو ان میں سے اُن کے پاس چلے گئے تھے اور جن نصاریٰ نے اُس کی رائے کی موافقت کر لی تھی سب نکلے۔ اُس نے اپنا مال و اسباب بھی نکال کر مسلمانوں کی چھاؤنی میں پہنچا دیا۔ مسلمانوں نے قونیہ کو تباہ کر دیا۔ وہ لوگ اور اندرونقس اور مسلمان قیدی اور وہ نصاریٰ جو اندرونقس کے ہمراہ تھے طرسوس کی طرف لوٹے۔

اسی سال جمادی الآخرہ میں حسین بن حمدان بن حمدون کے ساتھیوں اور زکرویہ کے ساتھیوں کی اُس جماعت کے درمیان جنگ ہوئی جو اس جنگ میں بھاگ گئے تھے جس میں اس پر جو مصیبت آنا تھی وہ آئی۔ انھوں نے شام کے ارادے سے فرات کا راستہ اختیار کیا تھا۔ اس نے اُن پر ایسا حملہ کیا جس میں اُن کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ عورتوں اور بچوں کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔

اسی سال پادشاہ روم کے قاصد کہ ایک اُن میں اس کے بیٹے الیون کا ماموں تھا، بسیل خادم اور اُن کے ہمراہ ایک جماعت تھی، پادشاہ کی جانب سے المکتفی کے نام ایک خریطے کے باب الشماسیہ پہنچے جس میں اس نے اپنے شہر کے مسلمانوں سے بلاد اسلام کے رومیوں سے مبادلے کی درخواست کی تھی کہ "المکتفی اپنا ایک قاصد بلاد روم روانہ کرے کہ وہ ان مسلمان قیدیوں کو جمع کرے جو اس ملک میں ہیں اور وہ اُس کے ساتھ کسی ایسے امر پر مجتمع ہو جائے جس پر دونوں اتفاق کر لیں، بسیل خادم طرسوس میں رہے کہ اُس کے پاس وہ رومی قیدی جمع ہو جائیں جو سرحدوں میں ہیں کہ وہ انھیں مقام فدیہ دتبادلہ تک لے جائے"۔ وہ لوگ چند روز باب الشماسیہ میں مقیم رہے پھر بغداد میں داخل کیے گئے۔ ان کے ہمراہ پادشاہ روم کی جانب سے ہدیہ اور دس مسلمان قیدی بھی تھے۔ اُن کا ہدیہ قبول کیا گیا اور پادشاہِ روم کی درخواست منظور کی گئی۔

اسی سال شام میں اس خیال سے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا کہ وہ السفیانی ہے۔ اُسے اور

اُس کے ہمراہ ایک جماعت کو شام سے حاکم کے دروازے پر روانہ کر دیا گیا پھر کہا گیا کہ وہ مجنون ہے۔

اسی سال مکّے کے راستے میں اعراب نے دو آدمیوں کو گرفتار کر لیا جن میں سے ایک کا عرف الحداد اور دوسرے کا المنتقم تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُن میں جو المنتقم تھا وہ زکرویہ کی بیوی کا بھائی تھا۔ اُن دونوں کو انھوں نے کوفے میں نزار کے حوالے کر دیا۔ نزار نے انھیں حکام کے پاس روانہ کر دیا۔ اعراب سے مذکور ہے کہ یہ دونوں اُن کے پاس جا کر انھیں بغاوت کی دعوت دیتے تھے۔

اسی سال الحسین بن حمدان نے شام کے راستے سے ایک شخص کو جس کا عرف الکیال تھا مع ساٹھ آدمیوں کے جو اُس کے ساتھیوں میں سے تھے حکام کے پاس روانہ کر دیا جنھوں نے اُس سے امن لیا تھا اور جو زکرویہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔

اسی سال اندرونقس بطریق بغداد پہنچا۔

اسی سال الحسین بن حمدان اور کلب اور النمر اور اسد وغیرہ کے اعراب کے درمیان جنگ ہوئی جو اسی سال ماہ رمضان میں اُس کی مخالفت پر جمع ہوئے تھے۔ اُنھوں نے اُسے شکست دی اور باب حلب تک پہنچا دیا۔

اسی سال اعراب طے نے فید میں وصیف بن صوارتکین کا محاصرہ کیا۔ وہ امیر حج بنا کے روانہ کیا گیا تھا۔ تین دن تک اُس کا محاصرہ رہا۔ پھر وہ نکلا اور اُن سے جنگ کی۔ کچھ بدویوں کو قتل کیا۔ اعراب بھاگ گئے۔ وصیف فید سے مع اپنے ہمراہی حاجیوں کے روانہ ہو گیا۔

اسی سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۹۵ھ

عبداللہ بن ابراہیم المسمعی نے شہر اصبہان سے کسی گاؤں پر خروج کیا جو

چند فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ تقریباً دس ہزار کاشتکار شامل ہو گئے۔ بدر الحمامی کو اُس کی طرف جانے کا حکم دیا گیا۔ اُس کے ہمراہ سرداروں کی ایک جماعت اور تقریباً پانچ ہزار آدمی لشکر کے بھیجے گئے۔

اسی سال حسین بن موسیٰ کا ان اعراب طے پر اُن کی غفلت کی حالت میں حملہ ہوا جنھوں نے وصیف بن صوارتکین سے جنگ کی تھی۔ کہا گیا ہے کہ اُس نے ستر بدویوں کو قتل کر دیا۔ اور سواروں کی ایک جماعت کو قید کر لیا۔

اسی سال ۱۴ صفر کو ابو ابراہیم اسماعیل بن احمد عامل خراسان و ماوراء النہر کی وفات ہوئی۔ اس کا بیٹا احمد بن اسماعیل بن احمد اُس کا قائم مقام اور اپنے باپ کے اعمال کا والی بنایا گیا۔ مذکور ہے کہ ۴ ماہ ربیع الآخر کو دربار کیا۔ اپنے ہاتھ میں جھنڈا لے کے طاہر بن علی بن وزیر کو دیا، اُسے خلعت سے مخلع کیا اور جھنڈا لے کے احمد بن اسماعیل کے پاس جانے کا حکم دیا۔

اسی سال منصور بن عبد اللہ ابن منصور کاتب کو عبد اللہ بن ابراہیم المسمعی کے پاس روانہ کیا گیا، انجام مخالفت کا خوف دلایا گیا۔ وہ اُس کے پاس روانہ ہو گیا۔ جب پہنچا تو اُس سے گفتگو کی۔ وہ فرماں برداری میں واپس آ گیا اور اپنے غلاموں کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ ہو کے اپنے عمل اصبہان پر کسی کو نائب بنا دیا۔ اُس کے ہمراہ منصور بن عبد اللہ بھی تھا یہاں تک کہ باب خلافت پر پہنچ گیا۔ المکتفی اُس سے راضی ہو گیا، انعام دیا اور اُسے اور اُس کے بیٹے کو خلعت سے سرفراز کیا۔

اسی سال الحسین بن موسیٰ نے الکردی پر حملہ کیا جو زبردستی نواح موصل پر غالب آ گیا تھا۔ اُس کے ساتھیوں پر فتحمند ہوا۔ اُس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔ الکردی بچ گیا، پہاڑوں میں پناہ لے لی اور اُس کا پتا نہ لگا۔

اسی سال المظفر بن حاج کو یمن کے اُس حصے پر جس پر بعض خارجی غالب آ گئے تھے فتح ہوئی۔ اُس نے اُن کے ایک رئیس کو جس کا عرف الحکیمی تھا گرفتار کر لیا۔

اسی سال ۷ جمادی الآخرہ کو خاقان المفلحی کو یوسف بن ابی الساج کی

جنگ کے لیے آذربیجان کی روانگی کا حکم دیا گیا۔ لشکر کے تقریباً چار ہزار آدمی اُس کے ساتھ کیے گئے۔ ۱۷ رمضان کو ابومضر زیادۃ اللہ بن الاغلب کا قاصد بغداد میں داخل ہوا۔ اُس کے ہمراہ فتح الاعجمی بھی تھا۔ تحائف بھی تھے جو المکتفی کو بھیجے گئے تھے۔

اسی سال ذی القعدہ میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان معاملہ مبادلہ و فدیہ مکمل ہوا۔ جن عورتوں اور مردوں کا فدیہ دیا گیا وہ تین ہزار تھے۔

۱۲ ذی القعدہ کو المکتفی باللہ کی وفات ہوئی۔ جس روز اُس کی وفات ہوئی اس دن وہ بتیس ۳۲ سال کا تھا۔ ۲۶۴ھ میں پیدا ہوا تھا۔ کنیت ابو محمد تھی۔ اُس کی ماں ترکی ام ولد تھی جس کا نام جیجک تھا۔ متوسط اندام، خوش رنگ، خوبصورت بال اور سر پر زلفیں اور بھری ہوئی ڈاڑھی تھی۔

# المقتدر باللہ کی خلافت

جعفر بن المعتضد باللہ سے بیعت کی گئی۔ بیعت کے بعد المقتدر باللہ کا خطاب دیا گیا۔ وہ اُس روز تیرہ برس ایک مہینے اکیس دن کا تھا۔ اُس کی ولادت ۲۲ رمضان شب جمعہ کو ۲۸۲ھ میں ہوئی تھی۔ کنیت ابوالفضل تھی۔ اُس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام شغب تھا۔

مذکور ہے کہ جس روز اُس سے بیعت کی گئی اُس روز بیت المال میں ڈیڑھ کروڑ دینار تھے۔ جب المقتدر کی بیعت ہو گئی تو المکتفی کو غسل دیا گیا، نماز جنازہ ادا کی گئی اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان میں ایک مقام پر دفن کر دیا گیا۔

اسی سال عج بن حاج اور لشکر کے درمیان ایام منیٰ میں دوسرے روز

(۱۱ ذی الحجہ کو) اُن لوگوں کے المقتدر کی بیعت کا انعام طلب کرنے کے سبب سے ایسی جنگ ہوئی جس میں ایک جماعت مقتول ہوئی اور ایک مجروح۔ جو لوگ منیٰ میں تھے وہ بستان ابن عامر بھاگ گئے۔ لشکر نے منیٰ میں ابی عدنان ربیعة ابن محمد کا خیمہ لوٹ لیا جو قافلوں کے امرا میں سے تھا۔ مکّے سے واپس ہونے والوں کو راستے میں رہزنی اور پیاس کی ایسی شدید تکلیف پہنچی کہ کہا گیا ہے ایک جماعت پیاس سے مر گئی۔ میں نے بعض لوگوں سے سنا جو یہ بیان کرتے تھے کہ آدمی اپنے ہاتھ میں پیشاب کرتا تھا پھر اُسے پی لیتا تھا۔

اس سال الفضل بن عبد الملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۹۶ھ

سرداروں اور کاتبوں اور قاضیوں کی ایک جماعت نے المقتدر کی معزولی پر اتفاق کر کے مشورہ کیا کہ کس کو بجائے اُس کے منتخب کیا جائے۔ اتفاق رائے عبد اللہ بن المعتز پر ہوا۔ اُنھوں نے اس معاملے میں اُس سے گفتگو کی تو اُس نے اس شرط پر منظور کیا کہ خوں ریزی و جنگ نہ ہو۔ اُنھوں نے اُسے یہ خبر دی کہ حکومت بخوشی اُس کے سپرد کر دی جائے گی۔ تمام سردار اور لشکر اور کاتب جو اُن کے پیچھے ہیں سب اُس سے راضی ہیں۔ آخر اسی شرط پر بیعت کر لی۔ اس معاملے میں سرگروہ محمد بن داؤد بن الجراح اور ابو المثنیٰ احمد ابن یعقوب قاضی تھے۔ محمد بن داؤد بن الجراح نے سرداروں کی ایک جماعت سے المقتدر کے ناگہانی قتل اور عبد اللہ بن المعتز کی بیعت کا تصفیہ کیا تھا۔ العباس ابن الحسن کی رائے بھی یہی تھی۔ جب العباس نے یہ دیکھا کہ اُس کا معاملہ المقتدر ہی کے ساتھ قابل اعتماد ہے تو اُس کی رائے بدل گئی۔ اُس وقت دوسروں نے اُس پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر دیا۔ جو لوگ اُس کے قتل پر مقرر تھے وہ بدر الاعجمی اور الحسین بن حمدان اور وصیف بن صوارتکین تھے۔

یکشنبے کا دن تھا کہ المقتدر کو سرداروں اور کاتبوں اور بغداد کے قاضیوں نے معزول کر دیا، عبداللہ بن المعتز سے بیعت کر لی اور اُسے الراضی باللہ کا خطاب دیا۔ وہ شخص جس نے سرداروں سے اُس کی بیعت لی اور اُنھیں حلف دینے پر اور اُن کے نام پکارنے پر مقرر ہوا وہ کاتب لشکر محمد ابن سعید الازرق تھا۔

اُسی روز الحسین بن حمدان اور دار الخلافت کے غلاموں کے درمیان صبح سے نصف النہار تک شدید جنگ ہوئی۔

اُسی روز وہ جماعتیں جنھیں محمد بن داؤد نے ابن المعتز کی بیعت کے لیے جمع کیا تھا اُس کے پاس سے منتشر ہو گئیں اس لیے کہ وہ خادم جو مونس کہا جاتا تھا اُس نے دار الخلافت کے کچھ غلاموں کو کشتیوں میں سوار کیا اور اُن کشتیوں کو جن میں وہ سوار تھے دجلے میں لے گیا۔ جب وہ لوگ اُس مکان کے مقابل پہنچے جس میں ابن المعتز۔ اور محمد بن داؤد تھا تو وہ اُن پر چلّائے اور اُنھیں تیر مارے۔ وہ منتشر ہو گئے۔ جو لشکر اور کاتب اور سردار اُس مکان میں تھے وہ بھاگ گئے، ابن المعتز بھی بھاگا، بعض لوگ جنھوں نے ابن المعتز سے بیعت کی تھی المقتدر سے مل گئے اور اُنھوں نے یہ عذر کیا کہ انھیں اُس کے پاس جانے سے روکا گیا۔ بعض چھپ گئے جو گرفتار کر کے قتل کر دیے گئے۔ عام لوگوں نے ابن داؤد اور العباس بن الحسن کے مکانات لوٹ لیے جو لوگ گرفتار ہوئے اُن میں ابن المعتز بھی گرفتار کر لیا گیا۔

اسی سال ۲۶ ربیع الاول یوم شنبہ کو بغداد میں صبح سے نماز عصر تک برف گری یہاں تک کہ مکانوں اور چھتوں پر تقریباً چار اُنگل ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایسی برف بغداد میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔

اسی سال ۲۸ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو محمد بن یوسف قاضی اور محمد ابن عمرویہ اور ابو المثنیٰ اور ابن الجصاص اور الازرق کاتب لشکر کو ایک جماعت کے ساتھ مونس خازن کے سپرد کیا گیا۔ ابو المثنیٰ کو اُس نے باب حکومت میں چھوڑ دیا اور دوسروں کو اپنے مکان لے گیا۔ بعض نے اپنا فدیہ دے دیا،

بعض قتل کردیے گئے اور بعض کی سفارش کی گئی تو رہا کردیے گئے۔

اسی سال طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث اور عمرو بن اللیث کے غلام سبکری کے درمیان جنگ ہوئی۔ سبکری نے طاہر کو گرفتار کرلیا اور اسے اس کے بھائی یعقوب بن محمد کے ہمراہ بارگاہ خلافت میں روانہ کردیا۔

اسی سال ابوالقاسم بن سیما کو سرداروں اور لشکر کی ایک جماعت کے ہمراہ حسین بن حمدان بن حمدون کی تلاش میں روانہ کیا گیا۔ وہ اس کام کے لیے قرقیسیا اور الرحبہ اور الدالیہ گیا۔ الحسین کے بھائی عبداللہ بن حمدان بن حمدون کو اپنے بھائی کی تلاش کے لیے لکھا۔ اس نے اور اس کے بھائی نے ایک مقام پر جو الاعمی کے نام سے مشہور تھا اور دجلے کی غربی جانب تکریت اور السودقانیہ کے درمیان تھا مقابلہ کیا۔ عبداللہ بھاگ گیا۔ الحسین نے کسی کو بھیج کر امان طلب کی جو مل گئی۔

اسی سال ۲۳ جمادی الآخرہ کو الحسین بن حمدان بغداد پہنچا اور باب حرب میں اترا۔ دوسرے روز اسے خلعت دیا گیا اور قم اور قاشان کا عہدہ دار بنایا گیا۔ ۲۴ جمادی الآخرہ کو یوسف بن ابی الساج کے کاتب اور اس کے قاصد ابن دلیل نصرانی کو خلعت دیا گیا۔ یوسف بن ابی الساج کو المراغہ اور آذربیجان کا عہدہ دار بنایا گیا، خلعت روانہ کیے گئے اور اپنے عمل کی طرف جانے کا حکم دیا گیا۔

اسی سال نصف شعبان کو مونس خادم کو خلعت دیا گیا اور اسے زمستانی جہاد کے لیے طرسوس جانے کا حکم دیا گیا۔ وہ اس کے لیے روانہ ہوا۔ وہ بہت بڑے لشکر اور سرداروں کی ایک جماعت اور الحجر کے غلاموں کے ہمراہ نکلا۔

اس سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۲۹۷ھ

مونس خادم بہت بڑے لشکر کے ہمراہ بلاد روم میں سرحد ملطیہ سے

زمستانی جہاد کو چلا۔ اُس کے ہمراہ ابوالاغر السلمی بھی تھا۔ وہ روم پر فتحمند ہوا اور آخر ۲۹۶ھ میں کفار کو گرفتار کیا۔ اس کی اطلاع ۶ محرم کو آئی۔

اسی سال ناقربان اللیث بن علی بن اللیث ایک لشکر کے ہمراہ فارس گیا اور زبردستی اس پر غالب آکے وہاں سے سبکری کو نکال دیا طاہر ابن محمد کو گرفتار کر کے سلطان کے پاس بھیجنے کے بعد حکومت نے سبکری کو والی بنا دیا تھا۔ المقتدر نے اللیث بن علی کی جنگ کے لیے مونس خادم کو فارس کی روانگی کا حکم دیا۔ وہ اسی سال رمضان میں اُس کی طرف روانہ ہوا۔

اسی سال شوال میں المقتدر نے القاسم بن سیما کو بڑے لشکر کے ہمراہ بلاد روم میں زمستانی جہاد کے لیے روانہ کیا۔

اسی سال مونس خادم اور اللیث بن علی بن اللیث کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں اللیث کو شکست ہوئی۔ اُس کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت گرفتار اور قتل کی گئی۔ ایک بڑی جماعت مونس کی پناہ میں آگئی۔ شاہی سپاہی النوبندجان میں داخل ہو گئے جس پر اللیث نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔

اس سال الفضل بن عبدالملک بن عبداللہ بن عبیداللہ بن العباس ابن محمد نے لوگوں کے لیے حج کا انتظام کیا۔

## واقعات ۲۹۸ھ

القاسم بن سیما نے روم میں زمستانی جہاد کیا۔

اسی سال المقتدر نے عمرو بن اللیث کے غلام سبکری کی جنگ کے لیے وصیف کامہ الدیلمی کو لشکر اور سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ کیا۔

اسی سال سبکری اور وصیف کامہ کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں وصیف کامہ نے اسے شکست دے کے فارس سے نکال دیا وصیف اور اس کے ہمراہی فارس میں داخل ہو گئے سبکری کے ساتھیوں کی

بہت بڑی جماعت امان میں آگئی سرلشکر "القتال" گرفتار کرلیا گیا۔سبکری مع اپنے مال و ذخیرے کے بھاگ کر احمد بن اسماعیل بن احمد کے پاس گیا۔اُس نے جو کچھ اُس کے ساتھ تھا لے لیا اور قید کر دیا۔

اسی سال بُست اور الرُّخج کے نواح میں احمد بن اسماعیل بن احمد اور محمد بن علی بن اللیث کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں احمد بن اسماعیل نے اُسے گرفتار کرلیا۔

اس سال الفضل بن عبد الملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۲۹۹ھ

نواح طرطوس میں رستم بن بردوا نے زمستانی جہاد کیا جو بنی نفیس کی طرف والی سرحدوں کا والی تھا۔اُس کے ہمراہ دمیانہ بھی تھا۔اُس نے ملیح الارمنی کے قلعے کا محاصرہ کیا پھر وہاں سے کوچ کیا۔بھیڑ بکری والوں کے مکانات جو بیرون شہر تھے جلا دیئے۔

اسی سال احمد بن اسماعیل بن احمد عریضہ لے کے آیا جس میں یہ خبر تھی کہ اُس نے سجستان فتح کرلیا اور اُس کے ساتھی اُس میں داخل ہو گئے اور اُنھوں نے نافرمان کے ساتھیوں کو نکال دیا۔المعدل بن علی بن اللیث مع اپنے اُن ساتھیوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے اُس کی امان میں چلا گیا۔اُس روز المعدل زرنج میں مقیم تھا پھر وہ احمد بن اسماعیل کے پاس چلا گیا جو بُست اور الرخج میں مقیم تھا۔ابن اسماعیل نے اُسے اور اُس کے عیال کو اور اُس کے ہمراہیوں کو ہراۃ روانہ کر دیا۔سجستان اور بُست اور الرخج کے درمیان ساٹھ فرسخ کا فاصلہ تھا۔۱۰رصفر یوم دوشنبہ کو اُس کے متعلق خریطہ آیا۔

اسی سال زکرویہ کا ساتھی العطیر امان لیکر بغداد پہنچا۔اُس کے ہمراہ الاغر بھی تھا۔وہ بھی زکرویہ کے سرداروں میں سے تھا۔

اسی سال ذی الحجہ میں ۸ تاریخ کو علی بن محمد بن الفرات پر عتاب ہوا۔ اُسے قید کیا گیا اور اُس کے اور اُس کے اہل و عیال کے مکانات پر پہرہ لگا دیا گیا۔ جو کچھ ملا سب لے لیا گیا، اُس کے اور اُس کے بھائی کے بیٹوں کے اور اُن کے اہل و عیال کے مکانات لوٹ لیے گئے۔ محمد بن عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وزیر بنایا گیا۔

اس سال الفضل بن عبد الملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۳۰۰ھ
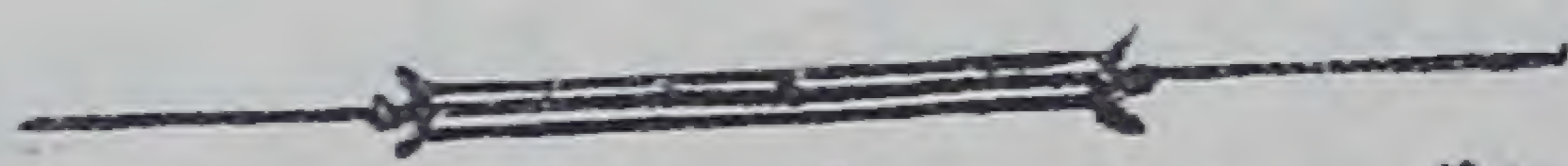
عامل برقہ کا قاصد بغداد میں اُس خارجی کی خبر لایا جس نے خروج کیا تھا۔ عمل برقہ، عمل مصر سے چار فرسخ پیچھے تک تھا۔ اُس کے بعد عمل مغرب تھا۔ اُسے اُس کے لشکر پر فتح ہوئی۔ مخلوق کو قتل کر دیا۔ ہمراہ مقتولین کے ناک کان کا ہار اور خارجی کے کچھ جھنڈے بھی تھے۔

اسی سال بغداد میں امراض کی کثرت ہوئی۔ مذکور ہے کہ جنگل کے کُتے اور بھیڑیے اُس میں بدحواس ہو گئے۔ وہ انسانوں اور گھوڑوں اور جانوروں کو تلاش کرتے تھے۔ جب کسی انسان کے کاٹ لیتے تھے تو اُسے ہلاک کر دیتے تھے۔ اس سال الفضل بن عبد الملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات ۳۰۱ھ
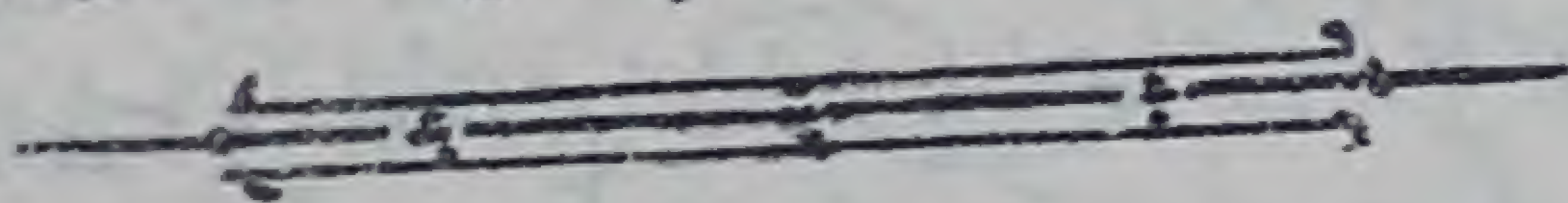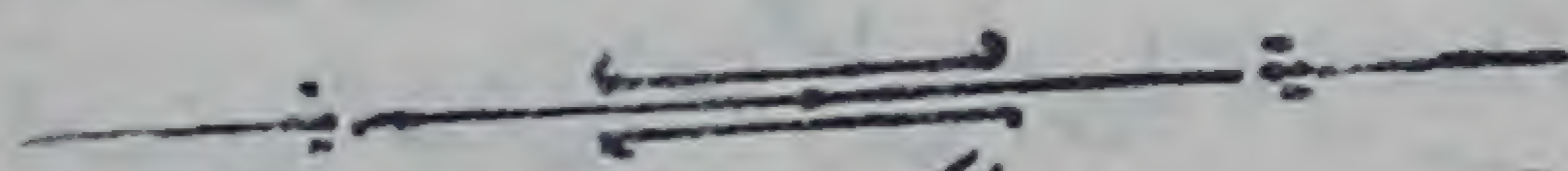
المقتدر نے محمد بن عبید اللہ کو وزارت سے معزول کر کے اُسے مع اُس کے بیٹوں عبد اللہ اور عبد الواحد کے قید کر دیا۔ علی بن عیسیٰ بن داؤد ابن الجراح کو اپنا وزیر بنایا۔

اس سال بھی بغداد میں وبا کی کثرت ہوئی۔ ایک قسم کی وبا تھی جس کا نام لوگوں نے حنین رکھا۔ ایک قسم وہ تھی جس کا نام الماسرار کھا۔ حنین میں سلامت تھی اور الماسرا ہلاک کرنے والا طاعون تھا۔

## حسین بن منصور حلاج

اسی سال علی بن عیسیٰ وزیر کے مکان پر ایک شخص کو حاضر کیا گیا جس کے متعلق بیان کیا گیا کہ اُس کا عرف الحلاج اور کنیت ابو محمد مُشعوذ ہے۔ اُس کے ہمراہ اُس کا ایک ساتھی بھی تھا۔ میں نے لوگوں کی ایک جماعت سے سنا جن کا یہ گمان تھا کہ وہ رب (پروردگار) ہونے کا مدعی ہے۔ اُسے اور اُس کے ساتھی کو تین دن تک ہر روز شروع سے نصف النہار تک لٹکایا گیا۔ اُن دونوں کو اُتارا جاتا تھا اور اُن کے قید کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ وہ طویل مدت تک قید رکھا گیا۔ ایک جماعت اُس سے فتنے میں مبتلا ہو گئی جن میں نصر القشوری وغیرہ بھی تھے یہاں تک کہ جو اُس کی برائی کرتا تھا لوگ اُسے بددعا دیتے تھے اور اُس پر غل مچاتے تھے۔ اُس کا معاملہ پھیل گیا اور وہ قید سے نکالا گیا۔ اُس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے گئے، پھر اُس کی گردن ماری گئی، پھر اُسے آگ میں جلا دیا گیا۔

اس سال الحسین بن حمدان بن حمدون نے زمستانی جہاد کیا۔ طرسوس سے ایک خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اُس نے بہت سے قلعے فتح کیے اور رومیوں کی مخلوق کثیر کو قتل کیا۔

اسی سال احمد بن اسماعیل ابن احمد جو خراسان و ماوراء النہر کا حاکم تھا قتل کیا گیا۔ ایک ایسے ترک غلام نے قتل کیا جو اُس کا خاص غلام تھا۔ اُس نے اور اُس کے ساتھ دو غلاموں نے جو اُس کے خیمے میں گھس گئے اُسے ذبح کر دیا۔ پھر اس طرح بھاگے کہ اُن کا پتا نہ لگا۔

اسی سال نصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد اور اُس کے باپ کے چچا اسحاق بن احمد کے درمیان اختلاف ہوا۔ نصر بن احمد کے ساتھ جو اُس کے باپ کے غلام اور اُس کے کاتب اور اُس کے سرداروں کی جماعت اور مال و اسباب و ہتھیار تھے۔ وہ اپنے باپ کے قتل کے بعد بخارا چلا گیا۔ اسحاق بن احمد

سمرقند میں نقرس سے علیل تھا۔ اُس نے سمرقند کے لوگوں سے خواہش کی کہ اُسے اپنا سردار بنالیں۔ اُن دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے لیے اسماعیل بن احمد کے عمل کی درخواست کی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسحاق نے اپنے عریضے عمران المرزبانی کو روانہ کیے تاکہ وہ اُنھیں پہنچا دے۔ نصر بن احمد بن اسماعیل نے حماد بن احمد کو بھیجے۔

اسی سال ۱۶ر شعبان کو نصر بن احمد بن اسماعیل اور اُس کے بخارا والے ساتھیوں اور اُس کے باپ کے چچا اسحاق بن احمد اور اُس کے سمرقند والے ساتھیوں کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں نصر اور اُس کے ساتھیوں نے اسحاق اور اہل سمرقند کو اور اُن کو جو اُس نواح کے باشندوں میں سے اُس کے ساتھ ہو گئے تھے شکست دی اور وہ سب بھاگ کر اُس سے جدا ہو گئے۔ یہ جنگ اُن کے درمیان باب بخارا پر ہوئی تھی۔

اسی سال اہل بخارا نے اسحاق بن احمد اور اُس کے ہمراہیوں کو شکست دینے کے بعد اہل سمرقند پر دھاوا کیا۔ اُن کے درمیان یہ دوسری جنگ تھی جس میں اہل بخارا کو اہل سمرقند پر فتح ہوئی۔ اُنھوں نے اُن کو پسپا کر دیا۔ اُنھیں تلوار کے گھاٹ اُتارا اور زبردستی سمرقند میں داخل ہو گئے۔ اسحاق بن احمد گرفتار کر لیا گیا اور جو کام اُس کے سپرد تھا اُس پر عمرو بن نصر بن احمد کے ایک بیٹے کو والی بنا دیا۔

اسی سال ابن البصری کے ساتھی جو اہل مغرب میں سے تھے برقہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے اُنھوں نے عامل کو نکال دیا۔ ابو بکر محمد بن علی بن احمد ابن ابی زنبور المادرائی کو اعمال مصر اور اُس کے خراج کا والی بنایا گیا۔

اسی سال ابو سعید الجنابی کو قتل کیا گیا جس نے نواح بحرین میں خروج کیا تھا۔ کہا گیا ہے کہ اُس کا خادم اُس کے قتل کا مرتکب ہوا۔

اسی سال بغداد میں بیماریوں کی کثرت ہوئی۔ باشندوں میں موت پھیل گئی۔ الحربیہ اور شہر کے بیرونی مکانات کے باشندوں میں اس کی کثرت تھی۔

اسی سال ابن البصری کا ایک سردار بربریوں اور مغربیوں کے ہمراہ

الاسکندریہ پہنچا۔

اسی سال عامل تکین کا مصر سے عریضہ آیا جس میں اُس نے مدد کی درخواست کی تھی۔

اس سال الفضل بن عبد الملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

## واقعات سنہ ۳۰۲ھ

علی بن عیسیٰ وزیر نے ابن عبد الباقی کو اسی سال دو ہزار سواروں کے ہمراہ تابستانی جہاد میں ابن ابی الساج کے خادم بشر کی مدد کے لیے جو طرطوس کا والی تھا طرطوس روانہ کیا۔ انھیں تابستانی جہاد کا موقع نہ ملا تو انھوں نے سخت سردی و برف میں زمستانی جہاد کیا۔

اسی سال الحسن بن علی العلوی الاطروش طبرستان پر غالب آنے کے بعد آمل سے ہٹ کے سالوس جا کر وہیں مقیم ہو گئے۔ حاکم الرے صعلوک نے لشکر بھیجا مگر اُس کا لشکر وہاں ٹھیر نہ سکا۔ الحسن بن علی وہاں پلٹ آئے۔ لوگوں نے الاطروش کا سا عدل اور اُس کی سی حسن سیرت اور اُس کا سا حق کو قائم کرنا نہیں دیکھا۔

اسی سال ابن البصری کا ساتھی حباسہ الاسکندریہ میں داخل ہو کے اُس پر غالب آگیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ دو سو بحری کشتیوں کے ساتھ وہاں وارد ہوا۔

اسی سال ابن البصری کا ساتھی حباسہ ایک مقام پر پہنچا جو فسطاط مصر سے ایک منزل پر تھا جس کا نام سفط تھا۔ وہاں سے لوٹ کے ایک منزل میں اُتر گیا جو الفسطاط اور الاسکندریہ کے درمیان تھی۔

اسی سال مونس خادم حباسہ کی جنگ کے لیے مصر روانہ ہوا۔ اُسے آدمیوں اور ہتھیار اور مال سے قوت دی گئی۔

اسی سال ۲۳ جمادی الاولیٰ کو الحسین بن عبد اللہ عرف ابن الجصاص اور اُس کے دونوں بیٹوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اُس کی تمام اشیا چھین لی گئیں، اُسے

قید کیا گیا اور بیڑیاں پہنا دی گئیں۔

اسی سال ۲۴ جمادی الاولیٰ کو مصر میں سپاہیوں اور حباسہ اور اُس کے ساتھیوں کے درمیان ایک جنگ ہوئی جس میں فریقین کی ایک جماعت مقتول اور ایک جماعت مجروح ہوئی۔ ایک دن بعد دوسری ہوئی جو ویسی ہی ہوئی جیسی اُس دن ہوئی تھی۔ اس کے بعد تیسری اسی سال جمادی الآخرہ میں ہوئی۔ اسی سال ۶ جمادی الآخرہ کو اس جنگ کے متعلق خط آیا جو اُن کے درمیان ہوئی تھی جس میں سپاہیوں نے مغربیوں کو شکست دی۔

اسی سال عامل طرسوس کا ایک عریضہ آیا جس میں اُس نے اپنے جہاد روم کا اور جتنے وہاں قلعے فتح کیے اور جو مال غنیمت پایا اور گرفتاریاں کیں اُس کا ذکر تھا۔ اُس نے ڈیڑھ سو بطریق گرفتار کیے۔ گرفتاری کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔

۱۴ رجب کو مصر سے یہ خبر آئی کہ سپاہیوں نے حباسہ اور اُن مغربی لوگوں کا مقابلہ کیا جو قتال کرتے تھے مغربیوں کو شکست ہوئی۔ اُنھوں نے اُن کے سات ہزار آدمیوں کو قتل و قید کیا۔ باقی لوگ ہزیمت اُٹھا کے بھاگ گئے۔ یہ جنگ پنجشنبہ ختم جمادی الآخرہ کو ہوئی۔

اسی سال حباسہ اور اُس کے مغربی ساتھی اسکندریہ سے مغرب کا رخ کر کے واپس ہوئے۔ حباسہ نے جیسا کہ بیان کیا گیا عامل مصر سے امان میں داخل ہونے کی گفتگو کی تھی اور اس بارے میں اُن دونوں کے درمیان خط کتابت ہوئی تھی۔ اُس کی واپسی اس اختلاف کی وجہ سے ہوئی جو اُس کے ساتھیوں میں اُس مقام پر پیدا ہوا جہاں سے وہ روانہ ہوا۔

اسی سال یانس خادم نے وادی الذئاب کے نواح اور جو اس مقام کے قریب تھا وہاں کے عربوں پر حملہ کیا۔ اُس نے اُن کا قتل عظیم کیا۔ مذکور ہے کہ اُن کے سات ہزار آدمی قتل کیے، اُن کے مکانات لوٹ لیے۔ مکانات میں اُسے تجار کا وہ مال و اسباب ملا جس کو اُنھوں نے رہزنی کر کے جمع کیا تھا۔ جس کی کثرت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۶ ذی الحجہ کو المامون کی آزاد کردہ باندی ہلاک ہو گئی۔

اس سال الفضل بن عبد الملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال ۲۲ ذی الحجہ کو اعراب نے الحاجر سے تین فرسخ پر البر کے متصل تکیے سے واپس آنے والوں پر خروج کیا اور رہزنی کر کے اُن کے ساتھ کا مال لے لیا۔ اُن کے اونٹ جس قدر جی چاہا ہنکا لے گئے کہ کہا گیا ہے کہ دو سو اسی [۲۸۰] آزاد عورتیں گرفتار کر لیں۔ یہ اُن لونڈیوں باندیوں کے علاوہ تھیں جو انھوں نے لی تھیں۔

تمّت

# صحت نامہ

## تاریخ طبری (عہد بنی عباس)

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۱۵ | ۲۰ | جحابیت | حجابیت | ۷۷ | ۳ | کھا | تھا |
| ۱۷ | ۱ | حبب | جب | ۷۹ | ۵ و ۶ | چندچندروز | چندروز |
| ۳۰ | ۲ | یر | پر | 〃 | ۷ | پنشین گوئی | پیشین گوئی |
| ۳۶ | ۷ | کیا جاتا | کہا جاتا | ۸۰ | ۲۱ | دداؤ | دداد |
| ۴۳ | ۲۵ | گگے | گئے | ۹۰ | ۲۵ | راستے ہے | راستے سے |
| ۴۷ | ۲۲ | یائی | پائی | ۹۲ | ۷ | حالانکہ دو | حالانکہ وہ |
| ۵۶ | ۲۵ | ا ہ | ماہ | ۹۳ | ۱۴ | کیا کیا | لیا گیا |
| ۶۸ | ۵ | ذر سیے | فدیئے | ۱۳۵ | ۵ | حمد | احمد |
| 〃 | ۱۰ | حلف | حلف | ۱۳۷ | ۱۵ | استوری | استواری |
| ۶۹ | ۲ | کرنے | کرتے | ۱۴۹ | ۱۲ | دونوں میں ہے | دونوں میں سے |
| 〃 | ۸ | شعبان ومضان | شعبان ورمضان | ۱۵۳ | ۴ | مقابلہ گیا | مقابلہ کیا |
| ۷۲ | ۱ | ملایا | بلایا | ۱۵۵ | ۲۳ | شاربن | شاہ بن |
| ۷۴ | ۷ | پلاؤ | بلاؤ | ۱۵۶ | ۲۵ | گے کر ان میں | گئے کہ اُن پر |
| ۷۶ | ۸ | شرالی | شرابی | ۱۶۰ | ۲ | پڑھنے | بڑھنے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۱۷۲ | ۱۹ | ۱۵ رمحرم | ۲۵ رمحرم |
| ۱۷۶ | ۱۰ | کیا را | کو مارا |
| ۱۹۳ | ۱۹ | بارے یہ | بارے میں یہ |
| ۱۹۵ | ۱۷ | ے ساتھ | کے ساتھ |
| ۱۹۸ | ۱۹ | مغربیوں کے | مغربیوں نے |
| ۲۰۶ | ۷ | یک | ایک |
| ۲۱۷ | ۱۱ | گیا کہ | کہا کہ |
| ۲۲۷ | ۱۴ | اورمضان | اور رمضان |
| ۲۲۹ | ۱۷ | لی | کی |
| ۲۸۷ | ۱۵ | وہ روا | وہ روانہ |
| 〃 | ۲۵ | الحسن بن رید | الحسن بن زید |
| ۳۲۴ | ۱ | یحیئے | یحیئے |
| 〃 | ۱ | نے | کے |
| ۳۳۱ | ۱ | یاجور | باجور |
| ۳۳۵ | ۵ | ی | تھی |
| ۳۵۳ | ۱۸ | اے اے موسیٰ | اے موسیٰ |
| 〃 | ۲۲ | ولغا | وبغا |
| ۳۵۷ | ۵ | کور ہے تھے | کررہے تھے |
| ۳۶۷ | ۲۴ | عیسیٰ اکرحی | عیسیٰ کرخی |
| ۳۶۸ | ۲ | خاقانی | خاقان |
| ۳۶۹ | ۱۸ | پکڑلیا | پکڑلی |
| ۳۷۰ | ۲۵ | کیاگیاکیا | کیاکیاگیا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۳۷۵ | ۹ | ہٹ بصرہ | ہٹ کر بصرہ |
| ۳۷۶ | ۲ | دودنوں | دونوں |
| 〃 | ۱۸ | الاہوز | الاہواز |
| ۳۷۷ | ۶ | شہروں | شہروں میں |
| ۳۸۱ | ۱و۲ | تنگی ہوئی محسوس ہوئی | تنگی محسوس ہوئی |
| 〃 | ۱۱ | نہرمعقل پرپر | نہرمعقل پر |
| 〃 | ۲۵ | اگ | آگ |
| ۳۸۲ | ۱۵ | تے لشکر | کے لشکر |
| 〃 | ۲۰ | کس دے | کس لیے |
| 〃 | ۲۱ | بغدادگئی | بغدادلائی گئی |
| ۳۸۳ | ۲ | علی بن ایان | علی بن ابان |
| 〃 | ۱۳ | علی بن آبان الجزآنیہ | علی بن ابان الجزرانیہ |
| ۳۸۴ | ۱ | ڈالے ہوا تھا | ڈالے ہوئے تھا |
| 〃 | ۷ | حال | حاصل |
| 〃 | ۲۰ | اُس نے | اُن سے |
| ۴۰۳ | ۳ | جوہ | جو وہ |
| ۴۰۷ | ۶ | گو | کو |
| ۴۰۸ | ۴ | دبح | ذبح |
| 〃 | ۱۰ | یعقوب من اللیث | یعقوب بن اللیث |
| 〃 | ۱۶ | نہستان | قہستان |
| ۴۰۹ | ۱۳ | اُسلا | اُترا |
| ۴۱۲ | ۳ | دس گشتیاں | دس کشتیاں |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۴۲۰ | ۱۳ | سرو | مرونے |
| ۴۲۵ | ۹ | دیدے | دیدیے |
| ۴۳۲ | ۱و۲۰ | اعزتمش | اغرتمش |
| ۴۵۰ | ۲۵ | وہاٹھیر گیا | وہاں ٹھیر گیا |
| ۴۵۳ | ۳ | میطیع وفرمانبردار | مطیع وفرمانبردار |
| ۴۵۴ | ۱۱ | ولایت اہوار | ولایت اہواز |
| ۴۵۵ | ۷ | کئے | گئے |
| ۴۵۶ | ۱۲ | سنہ ۲۲۶ھ | سنہ ۲۶۶ھ |
| ۴۵۹ | ۹ | کہ دوں | کردوں |
| ۴۶۰ | ۶ | ہوانے | ہونے |
| ۴۶۱ | ۱۰ | تقریبا | تقریباً |
| ۴۶۲ | ۸ | انکاے | انکلاے |
| ۴۶۴ | ۱۸ | اس نشیب وفراز | اُسے نشیب وفراز |
| " | " | اُن کی اُن کی بات | اُن کی بات |
| ۴۷۲ | ۱۵ | بوالعباس | ابوالعباس |
| ۴۷۳ | ۵ | کشتیتو | کشتیوں |
| ۴۷۶ | ۱ | کشتتیا | کشتیاں |
| " | ۱۵ | رینۃ السلام | مدینۃ السلام |
| ۴۸۰ | ۸ | کسیر غلوں | کثیر غلوں |
| ۴۹۳ | ۱۰ | دیکھے | دیکھنے |
| " | ۱۹ | کپرے | کپڑے |
| ۴۹۹ | ۱۵ | ہولی | ہوئی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۵۰۶ | ۴ | جانے حکم | جانے کا حکم |
| " | ۴ | لول | لوگ |
| ۵۱۲ | ۱۲ | الواحمد | ابواحمد |
| ۵۱۳ | ۱۰ | راسنے | راستے |
| ۵۲۲ | ۲ | ضرور | ضرر |
| " | ۸ | دخل | داخل |
| " | ۲۲ | کرنے لیے | کرنے کے لیے |
| ۵۳۴ | ۲۵ | کہرا تھا | کہر تھا |
| ۵۳۵ | ۱۵ | شدت مرض کی شدت کی حالت میں | شدت مرض کی حالت میں |
| ۵۴۷ | ۱۷ | اُس سے اپنے دشمن کے جنگ کی ان کی کوشش اور محنت میں۔ | اس سے اپنے دشمن کے جنگ کی کوشش اور محنت میں۔ |
| ۶۱۱ | ۲۳ | معتصد | معتضد |
| ۶۱۶ | ۲۰ | ولایات رہے | ولایات رے |
| " | ۲۰ | سمذان | ہمذان |
| ۶۵۹ | ۲۱ | زمت | مذمت |
| ۶۶۰ | ۱۷ | سعونت | معونت |
| ۶۶۴ | ۲۱ | ودسر | دوسر |
| ۶۶۹ تا ۶۷۱ | پیشانی کتاب | عہد خلافت ابوالعباس المعتضد باللہ | عہد خلافت المکتفی باللہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۶۷۱ | سطر ۱۳ | پھر دے | پھیر دے |
| ۶۷۲ | پیشانی کتاب | عہد خلافت ابو العباس المعتضد باللہ | عہد خلافت المکتفی باللہ |
| ۶۷۳ تا ۶۷۶ | " | " | " |
| ۶۷۶ | سطر ۲۵ | ابنی | اپنی |
| ۶۷۷ تا ۶۸۱ | پیشانی کتاب | عہد خلافت ابو العباس المعتضد باللہ | عہد خلافت المکتفی باللہ |
| ۶۸۱ | ۴ | بیرار | بیزار |
| ۶۸۲ | ۱۴ | موالج | معالج |
| ۶۸۲ تا ۶۹۶ | پیشانی کتاب | عہد خلافت ابو العباس المعتضد باللہ | عہد خلافت المکتفی باللہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۶۹۶ | ۱۳ | محمد الواتقی | محمد الواثقی |
| ۶۹۷ تا ۶۹۹ | پیشانی کتاب | عہد خلافت ابو العباس المعتضد باللہ | عہد خلافت المکتفی باللہ |
| ۶۹۹ | ۳ | مدیتہ السلام | مدینۃ السلام |
| " | ۱۹ | حملہ کو دیا | حملہ کر دیا |
| ۷۰۰ تا ۷۰۴ | پیشانی کتاب | عہد خلافت ابو العباس المعتضد باللہ | عہد خلافت المکتفی باللہ |
| ۷۲۵ | ۲۵ | شلست | شکست |
| ۷۲۸ | ۹ | فید | قید |